U1376 २१ - १२ ०९

Title - RISALA ILM INTIZAM MADAN

Creator - Naarsa William Senior.

Publisher - Seen Taiffek Society (Aligarh).

Date - 1865.

Pages - 364, 24

Subjects - Muaashiyaat.

NO. 8.

POLITICAL ECONOMY

BY

NASSAU WILLIAM SENIOR, M. A.
LATE PROFESSOR OF POLITICAL ECONOMY IN THE UNIVERSITY OF OXFORD.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY,

WITH SHORT EXPLANATORY NOTES ADDED

رسالۂ علم انتظام مدن

کے

سین تیفک سوسئیتي نے معزز کیا

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLE

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائیل

کے

سین ٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

شکریه

سین تیفک سوسیئٹي نهایت شکر ادا کرتي هی اپنے دو ممبروں بابو رام کالي چودهري صاحب منصف بلیا ضلع غازي پور اور راے شنکرداس صاحب منصف امروهه ضلع مرادآباد کا که اِن دو صاحبوں نے اپنے بے بها وقت کو اس کتاب کے پچاس پچاس صفحه ترجمه کرنے میں صرف کیا اور روحاني اور جسماني محنت اُٹهانے سے سوسیئٹي کو اپنا ممنون کیا *

سید احمد

سکرتر سین تیفک سوسئیٹي

۲۳ دسمبر سنه ۱۸۶۵ع

فہرست مضامین رسالہ علم انتظام مدن

مضمون | صفحہ

تقسیم دولت کا بیان

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صحيح
١١	٢٢	مقوصه	مقبوضه
از ٢۴ تا ٣٨		قيمت	ماليت
٢٦	٦	وصول	حصول
۳۵	٢٦	حاجات‌توئي	حاجاتي
٦٦	١٢	تواضح	تواضع
١١٧	٩	مرتت	مرتب
١٣٩	٢١	يارم	يارن
١۵٢	٦	خاس	خاص
٢١۴	۵	هوئي	هوا
٢١٧	١٨	محنت	صحت
٢۴۴	٢٢	ملک	مالک
٢۵٧	١	روپيئے	ذخيره

رسالہ علم انتظام مدن

دیباچہ

تعریف اِس علم کي

طالبان دولت کو یہہ مژدہ سنایا جاتا هی که اس رساله میں بہت مختصر بیان اُس علم فیض آمود کا هی که بدولت اسکے دولت کے خواص و آثار اور اُسکي تحصیل اور تقسیم کے طریقے معلوم هوتے هیں اور وہ علم گرامي بنام علم انتظام مدن نامي گرامي هی اور یہہ بات واضح هو که اکثر لوگوں نے اس لفظ کے بہت وسیع معني اختیار کیئے هیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جن مصنفوں نے کچھہ کچھہ اصول اس علم کے بیان کیئے تو اُنھوں نے اس علم کي مراد بیان کرنے میں صرف تحصیل و تقسیم دولت کے طریقوں هي پر اکتفا نکي بلکه سیاست مدنیه کو بهي داخل کیا مرسیر ڈي لا ریوائیري صاحب نے ایک رساله تالیف کیا اور نام اُسکا قدرتي انتظام خلایق رکھا اور یہہ اُسمیں بیان کیا که یہہ رساله ایسے انتظام عام کے بیان میں هی که وہ اُن ضروري عیش و آرام کا ذریعہ هی جو دنیا میں ممکن الحصول هیں اور سر جیمس سٹورٹ صاحب تعریف اس علم کي اِسطرح بیان کرتے هیں که بڑا مقصود اُسکا یہہ هی که تمام لوگوں کو کھانے کمانے کے رنگ ڈھنگ اچھي طرح معلوم هو جاویں اور جو امور اُنکے مانع مزاحم هوویں وہ رفع دفع کیئے جاویں اور مختلف حاجتوں کے لیئے ضروري ضروري ساماں مہیا هوویں اور اِس زمانه کے یورپ کے مورخ بهي اِس علم کے مقصد کو ایسا هي وسیع سمجھتے هیں چنانچہ سٹارک صاحب فرماتے هیں که علم انتظام مدن اُن اصول و قواعد کا علم هی که اُنکے ذریعہ سے اخلاق وعادات کي تبدیل اور مال و دولت کي ترقي هوتي هی اور سسمانڈي صاحب کہتے هیں که غایت و مقصود اس علم کا انسان کي

بھلائي کے وہ مرتبے اور فائدے ہیں جو بطفیل حکومت حاصل ہوتي ہیں اور سے صاحب یہہ لکھتے ہیں کہ انتظام مدن انتظام خلایق کو کہتے ہیں اور یہہ وہ علم ہی جس میں امور قدرت اور خلایق کے مختلف گروہوں کے کاموں کي تحقیقوں کے نتیجے شامل ہوتے ہیں زمانہ حال کے انگریزي مورخوں کا یہہ حال ہی کہ وہ اقرار اسبات کا عموماً کرتي ہیں کہ ہم اپني توجہہ کو صرف دولت کے بیان پر محدود رکھینگے مگر باوصف اُسکي مشہور مشہور مورخوں نے کام اپنا چھوڑ کر حد سي پانوں نکالے اور بیگانہ کاموں میں ہاتھہ ڈالا یعني عام مقنن یا منتظم کے کام میں دستاندازي کي چنانچہ مکلک صاحب نے تعریف اُسکي یہہ فرمائي کہ علم انتظام مدن اُن قوانین کا علم ہی جنکے ذریعہ سے اُن چیزوں کے حاصل کرنے اور جمع کرنے اور تقسیم اور خرچ کرنے کے ڈھنگ ٹھیک ہوتے ہیں جو آدمي کو بالضرور مفید اور اُسکي طبیعت کو پسند ہوتے ہیں اور مبادلہ اور معاوضہ کي صلاحیت اُنمیں پائي جاتي ہی اور بعد اُسکے یہہ زیادہ کیا کہ حقیقي مقصود اِس علم کا تعلیم اُن وسیلوں کي ہی کہ اُنکے وسیلہ سے آدمي کي محنت اُس قابل ہو جاتي ہی کہ بہت سي دولت اُس سے حاصل ہووے اور وہ صورتیں جو دولت کو جمع کریں اور وہ قرینے جو تقسیم دولت کے لیئے قرار پاویں اور وہ طریقے جو عمل درآمد کے لیئے کمال کفایت سے ممکن ہوویں بخوبي تحقیق ہو جاتے ہیں *

علم انتظام مدن کا محدود ہونا

واضح ہو کہ وہ فائدے جو اِس علم کي تحقیقوں سے متصور ہیں بیان اُنکا بخوبي ممکن نہیں اور اسیطرح اُن تحقیقوں کي وسعت کا بیان بھي آسان نہیں اور اصل یہہ ہی کہ اگر اِس علم کے عام مرتبوں پر لحاظ کیا جاوے تو قواعد اخلاق و حکومت اور قوانین دیواني و فوجداري بھي اُن تحقیقوں میں داخل ہیں اور اگر خاص مرتبوں پر نظر کیجاوے تو علم اُن باتوں کا تحقیقات مذکور میں محصور ہی جو اُس خاص گروہ کے باہمي معاملات سے علاقہ رکھتي ہیں جنکے حالات پر اس علم کے محقق کو بحث کرني مقصود ہو اور یقین واثق ہی کہ بیان اُن وسیع تحقیقوں کا ایک چھوٹے رسالہ میں اور ایک آدمي کي سمجھہ بوجھہ سے

محال و متعذر هی اور یهه بهي یقین هی که اپني اور اپنے طالب علموں کي توجهه کو اگر دولت کے خواص اور اسکي تحصیل و تقسیم کے طریقوں پر محصور کریں تو هماري کتاب بهت صاف اور کامل اور نصیحت آمیز هوگي به نسبت اُسکے که هم اُن بڑے بڑے میدانوں میں جو بهت کم محدود و معین هیں اگرچه بجاے خود دلچسپ اور بڑي منزلت کے هیں اور اس علم کے تنگ راسته کے چاروں طرف محیط هیں دوڑ دهوپ کریں واضح هو که اگرچه ایسے ایسے سوال که مال و دولت کا قبضه کهاں تک اور کن کن صورتوں میں اُسکي قابض یا اُس بڑي گروه کے حق میں جسکا وه ایک رکن هی مفید یا مضر هی اور هر مختلف گروه میں دولت کي کیسي تقسیم خواهش کي قابل هی اور وه کیا وسیلے هیں جنکے ذریعه سے وه تقسیم کسي ملک میں آسان هو سکتي هی بهت دلچسپ اور مشکل هیں لیکن جن معنوں میں که علم انتظام مدن مستعمل هے از روے اُن معنوں کے وه سوال اس علم سے اس سے زیاده تعلق نهیں رکهتے جیسا که جهاز راني کا علم هیئت سے تعلق رکهتا هی اگرچه ان سوالوں کے حل میں وه اصول ضروري هیں جو علم انتظام مدن سے حاصل هوتي هیں مگر وه اصول ایسے کامل نهیں که سوالات کے حل کے لیئے وهي کافي وافي هوں اور یا حل سوالات کے لیئے شروط ضروریه هوویں اور حقیقت یهه هی که جو ایسي چهان بین کرتا هی وه علم ایجاد قوانین کے دریاے زخار میں تیرتا هی اور یهه علم ایجاد قوانین ایسا هی که اگرچه اُسمیں انتظام مدن کے اصول و قاعدوں کي حاجت پڑتي هی مگر وه اپنے مضمون اور نتیجوں اور مرتبوں کی رو سے انتظام مدن سے اختلاف رکهتا هی اسلیئے که تحصیل اور تقسیم دولت کي علم ایجاد قوانین کا منشاء نهیں بلکه ایجاد قوانین کا مقصود صرف آدمي کي بهلائي هی اور علم ایجاد قوانین کے مرتبے اُن مختلف حالتوں سے نکالے جاتے هیں جو کمال قوي گواهوں سے ثبوت کو پهنچتي هیں اور اُن حالتوں میں ایسے ایسے نتیجوں کو تسلیم کیا جاتا هی جنکي تحقیق و صحت پر یقین واثق سے وهم و گمان تک سند لیجاتي هی اور جو آدمي که توضیح اس علم کي کرتا هی اُسکو صرف یهي قابلیت نهیں هوتي که وه عام حقیقتوں کي تشریح کرے بلکه اصل تجویزوں اور مسلسل کاموں کي ترویج یا تردید کي قابلیت رکهتا هی *

برخلاف اُسکے علم انتظام مدن کا عالم وہ مضمون پیش نظر رکھتا هی جو خلقت کے اخلاق اور اسایش اور بہبودي سے علاقہ نہیں رکھتا بلکہ دولت سے متعلق هوتا هی اور اُس مولف کے مضمونوں میں ایسي چند عام باتیں بهي داخل هوتي هیں جو نہایت غور اور تحقیق اور نہایت صحیح قیاس سے حاصل کیجاتي هیں اور دلیلوں کے لانے اور بیان میں تکلیف اُتهانے کي حاجت نہیں هوتي یہاں تک کہ جو آدمي اُنکو سنتا هی بیساختہ بول اُتهتا هی کہ یہہ باتیں میرے دلنشین تهیں اور میں اُنکو جانتا تها اور جن نتیجوں کا کہ وہ عالم استخراج کرتا هی وہ بهي ویسے هي عام هوتے هیں اور اگر تقریر اُسکي صاف اور صحیح هو تو یہہ نتیجے بهي ویسے هي صحیح هوتے هیں جیسے کہ اُسکے مضمون واضح هو کہ جو نتیجے دولت کے خواص و اثار اور اُسکي جمع و تحصیل سے متعلق هیں وہ عموماً درست اور صحیح هوتے هیں اور جو اُسکي تقسیم سے علاقہ رکھتے هیں اگرچہ بعض بعض ملکوں کے قوانین مخصوصہ کے سبب سے جیسے قانون غلامي اور † قانون انحصار تجارت اور ‡ قانون پرورش غربا اُن نتیجوں میں اختلاف هونا ممکن هی مگر باوصف اسکے جو کچهہ کہ تهیک تهیک اصل حالات هیں اُن سے عام قاعدے قرار دیئے جاسکتے هیں اور جو اختلافات کہ بعض بعض امور خارجیہ کے سبب سے هوتے هیں اُنکا تصفیہ بعد کو کرسکتے

---

† لفظ قانون انحصار تجارت انگریزي لفظ مانوپلائي کا ترجمہ هی جسکے معنے یہہ هیں کہ کسي ایک قسم کا تمام اسباب جو کسي ایک شخص یا کئي شخصوں نے خرید لیا هو اُسکے خرید لینی سے یا گورنمنت کي اجازت کے ذریعہ سے اُس اسباب کے فروخت کرنے کا کل اختیار حاصل هووے مثلاً ایست انڈیا کمپني کو ایک زمانہ میں هندوستان کي تجارت کا کل اختیار بذریعہ سند شاهي کے حاصل تها اور ایک قسم کا تمام اسباب خرید لینی سے جو خاص خاص اشخاص کل اختیار فروخت حاصل کرلیتی هیں وہ قانوناً جایز نہیں اور جو کوئي شخص اپني ایجاد یا بنائي هوئي چیزوں کے بیچنی کا کل اختیار رکھتا هی وہ اُسکا قدرتي حق هی وہ قانوناً مانوپلائي نہیں *

‡ قانون پرورش غربا جسکو انگریزي میں پوارلاز کہتی هیں ایک ایسا مضمون هی کہ هندوستانیوں کو بهي اُس سے واقف هونا اور اُسکے تمام حالات پر غور کرنا نہایت مفید هوگا اسلیئی همنے مختصر حاشیہ لکهنا مناسب نہ سمجهہ کر اس قانون کا ذکر تتمہ کتاب میں علیحدہ لکهدیا هي وهاں ملاحظہ کیا جاوے *

هیں مگر یہہ بات یاد رکھنی چاهیے کہ اُس مولف کے نتیجے گو کیسے هي عام اور صحیح هوں مگر وہ مجاز اسکا نہیں کہ اپني طرف سے کوئي بات عمل در آمد کروانے کے ارادہ سے زیادہ کرے اور حق یہہ هی کہ عمل درآمد کروانے کے ارادہ سے کوئي بات اپني طرف سے بیان کرني حق اُس مولف بلکہ حصہ اُس منتظم کا هی جسنے اُن تمام سببوں کو جو لوگوں کي بھلائي کو ترقي دیویں یا اُسکے مانع اور مزاحم هوں خوب سمجھہ بوجھہ کر دریافت کیا هو اور اسمیں کچھہ شک وشبہہ نہیں کہ یہہ کام اُس حکیم صاحب قیاس کا حق نہیں هے جسنے اُن سببوں میں سے صرف ایک سبب کو سوچ بچار کر سمجھا هو اور گو وہ سبب بہت بڑا سبب هو علم انتظام مدن کے مولف کا یہہ کام نہیں کہ عام اصول کیطرف لوگوں کو ترغیب دے یا اُنسے متنفر کرے بلکہ اُسکا کام یہہ هی کہ وہ اُن عام قاعدوں کو بیان کردے جنسے غفلت کرنا مضر هی مگر یہہ نہیں چاهیئے کہ اصلي انصرام امورات میں اُنکو بطور ایک کامل یا ضروري هدایت کے سمجھیں اور اس علم کے هر مولف کا کام بھي ظاهر هی یعنے وہ ایسے علم کي بحث میں مصروف هوتا هی کہ اُسمیں تھوڑي سي غفلت یا غلطي سے بہت سا نقصان هوسکتا هی اور اسلیئے اُسکو لازم هی کہ وہ بطور ایک پنچ کے اپنا کام انجام دے اور مفلسوں کي همدردي اور امیروں اور لالچیوں کي نفرت اور موجودہ قوانین کے لحاظ و پاس اور بري رسموں کي حقارت اور نام آوري کے ولولوں اور مذهب کے تعصب سے اُن باتوں کے لکھنے سے باز نرهے جنکو وہ صحیح سمجھتا هو اور اُن صحیح باتوں سے ایسے نتیجے نکالنے میں بھي کوتا هي نکرے جنکو وہ اپنے نزدیک جایز اور ضروري سمجھتا هو باقي یہہ بات کہ هر معاملہ میں کسقدر اُن نتیجوں پر عمل کرنا واجب و لازم هی فن سیاست سے متعلق هے اور یہہ فن سیاست ایسا هی کہ منجملہ اُن علموں کے جو اُسکے ممدو معاون هوتي هیں علم انتظام مدن بھي اُسکا ایک معاون هی اور اُس فن شریف میں ایسي ایسي غرضوں اور مقدموں پر لحاظ کرنا ضروري هی جنمیں دولت کي طمع بھي ایک مقدمہ هے اور اُسکے ایسے ایسے مقصود هیں کہ اُن کي تحصیل کے واسطے حصول دولت بھي ایک ادنے وسیلہ هے *

علم انتظام مدن کو اُن علوم اور فنوں سے خلط ملط کرنا جنکا وہ

ممد و معاون ھے اُسکي ترقي کا بڑا مانع اور قوي مزاحم ھوا ھے اور وہ مزاحمت دو طرح پر ھوتي ھے پہلے یہہ کہ اُس خلط ملط کے باعث سے لوگوں کے دلمیں برے برے تعصب پیدا ھوتے ھیں دوسرے یہہ کہ جو لوگ اس علم پر کچھہ لکھتے ھیں وہ اپنے مقصود اصلي اور اُسکے تحصیل کے ذریعوں سے ادھر اودھر ھو جاتے ھیں چنانچہ بلحاظ پہلے امر کے انتظام مدن والوں کي یہہ شکایتیں کي جاتي ھیں کہ وہ لوگ دولت کے باب میں ایسے مصروف ھوتے ھیں کہ آرام خلایق اور مکارم اخلاق سے واسطہ اور علاقہ نہیں رکھتے اگرچہ جي چاھتا ھے کہ یہہ شکایت کسي معقول اصل پر مبني ھوتي مگر عموم شکایت سے یہہ سمجھا جاتا ھے کہ کام انتظام مدن والوں کا صرف یھي نہیں کہ اصول کا بیان کیا کریں بلکہ اصلي تجویزوں کي تشریح بھي اُنھیں کا کام ھے ورنہ اور کسي وجہہ سے یہہ الزام اُنپر عاید نہیں ھوسکتا کہ وہ صرف ایک ھي طرف متوجہہ ھیں کسي شخص کا یہہ مقدور نہیں کہ فن سپہ گري کے مصنف کو یہہ دھبا لگاوے کہ اُسنے صرف سپہہ گري کي باتوں کو کیوں بیان کیا یا اُسکي کمال توجہہ سے یہہ نتیجہ نکالے کہ مقصود اُسکا یہہ ھے کہ قصے قضاے ھمیشہ کے لیئے باقي رھیں لیکن یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ جو مصنف یہہ امر بیان کرے کہ فلاں طور و طریقہ اور چال چلن سے دولت ھاتھہ آتي ھے اور پھر اُسکي پیروي کرنے کي لوگوں کو رغبت دلاوے تو وہ ضرور اس بیہودگي کا ملزم ھوگا کہ وہ آسایش اور تحصیل دولت کو برابر سمجھتا ھے لیکن اگر وہ صرف تحصیل دولت پر اپني توجہہ محصور رکھے تو یہہ غلطي اُس سے نہوگي مگر آسایش اور تحصیل دولت کو خلط ملط کردینے سے یہہ غلطي البتہ ھو جاتي ھے اور اگر کوئي مصنف اس صریح غلطي سے باز رھے اور پھر اپنے جي کو جسقدر چاھے اپنے مضمون خاص سے لگائے رکھے تو اوتنا ھي زیادہ اُس مضمون کي حدود کو وسعت دیگا *

دوسرے یہہ کہ انتظام مدن والے علم انتظام کو اُن فنون اور علوم کے ساتھہ ملانے جلانے سے جنکا وہ ممد و معاون ھوتا ھے کبھي کبھي ایسے دھوکہ میں جاپڑتے ھیں جس سے بہت طول طویل اور ایسي بیہودہ تحقیقاتیں کرنے لگتے ھیں کہ اُن سے کوئي عملي نتیجہ حاصل نہیں ھوتا اور بعض بعض اوقات اُس علم کے صحیح مطلبوں کي چھان بین ایسے وسیلوں

ہے کرتے ہیں کہ وہ وسیلے اُن کے مقاصد کے لیئے کافي و مناسب نہیں ہوتے اس علم کے مقاصد کو جو بہت سے مصنف بہت وسیع اور بڑا سمجھتے ہیں ہم کو اُنکي اُسي بلند نظري سے جس کے سبب وہ بہت سے واقعات کو بطور فخریہ جمع کرتے ہیں اُن کي اس غلطي کو منسوب کرنا چاہیئے کہ وہ موجودہ حالتوں سے بزور فکر اور تقریر صحیح کے نتیجہ نکالنے کے بدلے ادھر اودھر کے بہت سے واقعات کے جمع کرنے کے درپے ہوتے ہیں یہہ بات ہمیشہ سني جاتي ہے کہ انتظام مدن ایک علم واقعات اور تجربونکا ہے اور اگرچہ استعمال اس علم کا بھي مثل استعمال اور علموں کے اسباب کا تقاضا کرتا ہے کہ بہت سے واقعات بھي جمع کیئے جاویں اور اُنکا امتحان کیا جاوے مثلاً جو واقعات کہ قوانین پرورش غربا کي ترمیم اور ملک چین سے اجراے تجارت کے واسطے بطور لوازمات کے جمع کیئے گئے اُن سے ایسي بڑي دو جلدیں ہوئیں کہ اگراُن تمام رسالوں کو جو انتظام مدن میں لکھے گئے ہیں جمع کیا جاوے تو اُنکے نصف سے بھي کم ہو مگر وہ باتیں جو انتظام مدن کے قانونوں کي اصل و بنیاد ہیں دو چار فقروں بلکہ دس بیس لفظوں میں بیان ہوسکتي ہیں مگر اُن باتوں کا پورا پورا ادا کرنا اور اُنسے ٹھیک ٹھیک نتیجے نکالنا بہت بڑا کام ہے باعث اُسکا یہہ ہوسکتا ہے کہ باوجود اس محنت و مشقت کے جو اس فن شریف کي تحصیل و تکمیل میں اُٹھائي گئي ہے ہنوز وہ ناتمام ہے *

اور کچھہ دشواري کي یہہ بھي وجہہ ہے کہ جن مطلبوں کي تحقیق اس علم میں کیجاتي ہے وہ ایسي پیچیدہ اور باریک ہیں کہ اُن کے لیئے اُسکي اصطلاحوں کو عام فہم کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر تمام اُن چیزونکا بیان کیا جاوے جو لفظ دولت سے مراد ہوتي ہیں بلکہ اگر اُن تمام چیزونکا بھي جو اُس سے دوسرے درجہ کے لفظ سرمایہ سے تعبیر کي جاتي ہیں تو اسمیں کچھہ شک نہیں کہ ایک دفتر بن جاوے علاوہ اِسکے اُس دشواري کا سبب یہہ بھي ہوتا ہے کہ اصطلاحوں کي تسہیل کے واسطے جن جن لفظوں کا استعمال ہوتا ہی وہ اُس معمولي زبان سے لینے پڑتے ہیں جسمیں وہ لفظ ایسے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں کہ علمي مطلبوں کے واسطے یا تو بہت وسیع پر معنے ہوتے ہیں یا نہایت تنگ اور تاریک اور نتیجہ یہہ ہاتھہ آتا ہی کہ مؤلف اور پڑھنے والے ایسے ایسے خیالوں

میں جاپڑتے ھیں جنکا خارج کرنا مقصود ھوتا ھی یا ایسے ایسے مضمون سے الگ ھوجاتے ھیں جنکا تعلیم و تعلم بدرجہ کمال مد نظر ھوتا ھی مثلاً معمولي زبان میں لفظ سرمایہ کے معنے کبھي ایسے لیئے جاتے ھیں که ھرقسم کي دولت اُس سے مفہوم ھوتي ھے اور کبھي ایسے معنے لیئے جاتے ھیں که وہ صرف روپیه سے تعلق رکھتی ھیں *

انتظام مدن کے مولف اگر یہہ بات سمجھتے که غور و فکر اور ادراک حالات کي نسبت حصه اس علم کا تقریر و بیان پر زیادہ ھی اور صرف مطلبوں کي چھان بین میں بڑي مشکل پیش نہیں اتي بلکه استعمال اصطلاحوں کا نہایت دشوار ھی تو اسمیں کچھہ شک نہیں که پہلے اُن لوگوں نے عمدہ عمدہ اصطلاحوں کے انتخاب اور تعین اور استعمال میں کمال کوشش کي ھوتي مگر حقیقت یہہ ھی که کسیطے نہیں کي اب بہت تہوڑے عرصه سے کچھہ توجہہ کي جاتي ھی اور جو کتاب که بنام قوموں کے دولت کے مشہور ومعروف ھے اُس کتاب میں بھي اصطلاحوں کي شرح بالکل نہیں زمانه حال کے اکثر فرانسیسي مورخوں اور کچھہ تہوڑے انگریزي مولفوں نے صرف تشریح اصطلاحات سے غفلت نہیں برتي بلکه استعمال اصطلاحات سے بھي صریح اجتناب کیا اور رکارڈو صاحب کي انگریزي کتاب مسمی اصول انتظام جو فی زماننا مشہور و معروف ھے وہ کتاب ایسے ایسے لفظوں کے استعمال سے خفیف ھوگئے جنکے معنے باوجودیکه معمولي استعمال سے اور نیز اور مورخوں کے معمولي لفظوں کے استعمال سے مختلف لیئے گئے ھیں اُسپر بھي اُن لفظوں کے معنوں کي کچھہ تشریح نہیں کي گئي اور اُن کے معنے کبھي کچھہ اور کبھي کچھہ لیئے ھیں جس سے پڑھنےوالے کو حیراني و پریشاني ھوتي ھی یہانتک که انہیں لفظوں سے اکثر خود وہ مشہور مصنف غلطي میں پڑے ھیں مگر اُنہوں نے جو نئے نئے لفظ بنائے اُنکي کچھہ شکایت نہیں اسلیئے که علمي مطلبوں کے ادا کرنے میں نئے نئے لفظوں کے تراشنے کي ضرورت پڑتي ھی چنانچه ھم بھي لاچار ھوکر انوکھے انوکھے لفظ تراشینگے ھاں یہہ شکایت ضرور ھی که ایسي ایجاد اُنکي جیسیکه لفظ لاگت کي جگہہ لفظ قیمت کا برتا گیا کچھہ ضرور نه تھي علاوہ اسکے اُنہوں نے اس ایجاد کي کوئي اطلاع بھي پڑھنے والوں کو نہیں کے اور ایسا ھي جھاں لفظ گراں اور ارزاں کو محنت

کي اجرت کی ساتھہ استعمال کیا تو کبھي وہ معنے اختیار کیئے جو نہایت عام پسند ہیں یعني تعداد اور کبھي وہ انوکھے معنے لیئے جو اُنھوں نے خود مقرر کیئے یعنے مناسبت سے مراد رکھي *

جو باتیں کہ ہمنے بیان کیں اُنسے صرف یہي غرض نہیں کہ علم انتظام مدن کو جو ابتک بہت کم ترقي ہوئي اُسکا باعث واضح ہووے اور جن وسیلوں سے جلد ترقي اُسکي متصور ہی وہ ظاہر و باہر ہوجاویں بلکہ یہہ بھي غرض ہی کہ پڑھنے والے اس کتاب کي اصلیت سے واقف ہوجاویں چنانچہ اس کتاب میں بہت سے ایسے مباحثے پاے جاوینگے جو چند مشہور لفظوں کے نہایت عمدہ استعمال پر ہوئے ہیں اگرچہ اُن کو دلچسپ کرنا ممکن نہیں مگر یہہ توقع ہی کہ وہ اُنکو بڑے بڑے باریک مسئلوں پر متوجہہ کرینگے اور نہایت نافع ہونگے گو وہ ترتیب اصطلاحوں کي جو ہمنے اختیار کي ہی پسند نہ آوے *

دولت کي ماهيت

لفظ دولت کے معنی

اسباب کے بیان کرنے کے بعد که علم انتظام مدن جس پر بحث کرني منظور هی وه علم هی که اُسکے ذریعه سے دولت کي ماهیت اور اُسکي تحصیل و تقسیم کے طریقے دریافت هوتے هیں پهلا کام اپنا یهه هی که اُن معنوں کي تشریح کریں جن میں لفظ دولت کا مستعمل هی اور اُس اصطلاح سے هم اُن سب چیزوں کو سمجهتے هیں جو تبدیل و معاوضه کے قابل هیں اور تعداد اور مقدار وصول اُنکي محدود و معین هی اور اُنکی وسیله سے بواسطه یا بلا واسطه تکلیفیں زایل اور راحتیں حاصل هوتي هیں یا یهه تفسیر کیجاوے که دولت سے وه چیزیں مراد هیں که اُنمیں تبدیل و معاوضه یعني خریدنے اور کرایه پر لینے کي صلاحیت حاصل هووے یا وه چیزیں جو قدر و قیمت رکهتي هیں اور یهه بهي واضح رهے که لفظ قیمت کي تفسیر کامل آینده بیان هوگي باقي یهاں صرف استدر کهنا کافي هی که اُس لفظ سے ایک عام پسند معنے سمجهے جاویں یعني معاوضه میں لینے دینے کي قابلیت رکهنے والي چیزیں *

اجزاء دولت

پهلا جز افاده

منجمله اُن تین وصفوں کے جنکے ذریعه سے هر شی بجاے خود قیمتدار یا رکن دولت هو جاتي هی افاده وه قوت هی جو بواسطه یا بلا واسطه راحت جسماني اور نفساني غرضکه هر طرح کي راحت کو پیدا کرے یا تکلیف جسماني اور نفساني غرضکه هر نوع کي تکلیف کو دور کرے مگر انگریزي کوئي لفظ ایسا پایا نهیں جاتا که یهه معني ٹهیک

ٹھیک اُس لفظ سے سمجھی جاویں اُردو زبان میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں ھی کہ اُس سے بے تکلف یہہ سب معنے نکلیں البتہ لفظ افادہ کا قریب قریب ان معنوں پر دلالت کرتا ھی افادہ کی لفظ سے عموماً رفع تکلیف یا بلا واسطہ راحت پہونچانے کا مفہوم سمجھا جاتا ھی مگر جب ھم اُسکو زیادہ تر مرتبہ اطلاق میں تصور کریں تو یہہ لفظ اُن سب چیزوں پر بھی دلالت کر سکتا ھی جن سے بواسطہ راحت پیدا ھووے اگرچہ کوئی شخص یہہ بات کہہ سکتا ھی کہ اس لفظ کے ایسے وسیع معنی لینے تکلف سے خالی نہیں مگر کہا جاوے کہ ھماری زبان میں اور کوئی لفظ ایسا بھی نہیں جو اتنا بھی ان معنوں پر دلالت کرے اور کچھہ ھماری زبان پر موقوف نہیں ھی بلکہ انگریزی زبان میں بھی جس سے یہہ کتاب ترجمہ ھوئی ھی کوئی ایسا لفظ نہیں ھی جو ان سب معنوں پر حاوی ھووے لاچار مالتھس صاحب نے بھی اپنی کتاب میں اسطرح پر معنی لینے کو جائز رکھا ھی اور نیز سے صاحب نے فراسیسی زبان میں بھی باوجود اسکی کہ اُسمیں انوکھی باتوں کی گنجایش نہیں ھی اُسکو رواج دیا ھی چنانچہ اُنہوں نے بباعث نہونے کسی دلالت کرنے والی لفظ کے اس مشکل کا حل اسی لفظ کے اختیار کرنے سے کیا ھی اور اس لفظ کا مفہوم ایسا سمجھا ھی کہ وہ ھر ایسی صفت کا نام ھی جسکے طفیل سے کوئی چیز مرغوب ھو جاتی ھی اور بجاے اس لفظ کے جو قابلیت رغبت اور صلاحیت خواھش کی الفاظ پیش کیئے گئی ھیں وہ الفاظ افادہ کی نسبت بھی زیادہ اعتراض کے قابل معلوم ھوتے ھیں *

واضح ھو کہ افادہ جسکی تفسیر بیان کی گئی قیمت کا رکن اعلی ھی بھلا کوئی شخص ایسا بھی ھوگا کہ اپنی شی مقبوضہ کو جو تھوڑی بہت کچھہ بھی کام کی ھو ایسی چیز کے بدلے دینی پر راضی ھو جو محض نکمی ھووے بلکہ بیفائدہ چیزوں کا معاوضہ ھر فریق مبادلہ کرنے والی کی جانب سے بالکل بیغرضانہ ھوگا مگر یہہ بات بھی واضح رھی کہ ھم جن چیزوں کو مفید و نافع کہتی ھیں افادہ اُنکا کوئی صفت ذاتی نہیں اسلیئے کہ افادہ سے صرف اُن چیزوں کا وہ تعلق واضح ھوتا ھی جو انسانوں کی تکلیفوں سے اور اُنکی راحتوں سے مربوط ھی اور بیشمار سببوں سے جو ھمیشہ ادلتی بدلتی رھتے ھیں خاص خاص چیزوں میں تکلیف و راحت کی قابلیت

پیدا هوتي هی جس میں همیشه کمي بیشي هوتي رهتي هی إسلیئے مختلف چیزوں کے افادہ کے تعلقوں کو مختلف مختلف لوگوں کي نسبت نہایت مختلف پاتے هیں پس یہي اختلاف تمام معاوضوں کا باعث هوتا هی

دوسرا جزء

تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا

دوسرا رکن أعظم تعداد یا مقدار وصول کا محدود هونا هی اور یہہ اصطلاح اشیاء کي کسي قسم خاص سے تعلق نہیں رکھتي بلکه تمام چیزوں سے منوط ومربوط هي اسلیئے که بجاے خود کوئي ایسي چیز نہیں هی که تعداد و مقدار میں بے نہایت اور بے پایان هووے مگر إنتظام مدن کي نظر سے هر شے کو أسکي موجودہ حالت میں بیحدو بے نہایت سمجھنا چاهیئے إسلیئے که هر شخص أسمیں سے جس قدر چاهے بذریعه محنت کي لے سکتا هی مثلاً سمندر کا پاني جیسیکه بحسب ظاهرهم سمجھتے هیں که بہت فراوان و نہایت بے پایان هی اور جو شخص اس تک پہنچے وہ جسقدر چاهے لیوے مگر جب سمندر کا پاني کسي جگہہ لاکر رکھا جاوے تو وہ محدود و معین هی اور ایسي حالت میں وہ پاني إسطرح کسیکو نہیں مل سکتا که أسکے حوض پر جاکر کوئي قبضه کرلے بلکه أسکے بدلے کوئي مساوي عوض أسکا دینا پڑتا هی اور علیهذالقیاس جو کچا تانبا سر جان فرینکلن صاحب نے بحر شمالي کے کناروں پر پڑا پایا إس حالت میں هم أسکو بے حد و بے پایان سمجھہ سکتے هیں اور هر شخص أسمیں سے بقدر اپني تاب و طاقت کے لیجاسکتا هی مگر جو ٹکرا أسکا کہاں سے نکالا گیا وہ محدود هوگیا اور قیمت لے آیا اور بہت سي چیزیں ایسي بهي هیں که بعض بعض مطلبوں کے لیئے غیر محدود اور بعض مقصدوں کے واسطے محدود هوتي هیں جیسیکه دریا کا پاني که تمام خانگي مطلبوں کے واسطے جسقدر چاهیئے أس سے بهي بہت زیادہ هوتا هے اور یہي باعث هی که کوئي آدمي ڈول بھرنے کي إجازت کا محتاج نہیں هوتا مگر جو لوگ وهاں پن چکیاں چلاني چاهیں تو أنکے واسطے وہ مقدار کافي نہیں هوتي اور إسیلیئے أس حق زاید کي نظر سے أنکو کچھہ نه کچھہ دینا پڑتا هی *

واضح ہو کہ کفایت شعاري کے واسطے محدودیت تعداد اور مقدار وصول کي اصطلاح میں وہ سبب بھي داخل ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے تعداد و مقدار وصول کو محدودیت حاصل ہوتي ہی چنانچہ دولت کي بعض بعض چیزوں کي تعداد اور مقدار وصول اُن ہرجوں کے سبب سے محدود و معین ہوجاتي ہی جنکے روکنی کا کوئي علاج نہیں ہوسکتا مثلاً رفائیل صاحب نے تصویریں بنائي ہیں اور کینوا صاحب نے جو پتھر کي شبیہیں تراشي ہیں اُنکي تعداد کم تو ہوسکتي ہی مگر بڑہ نہیں سکتي اسلیئے کہ وہ دونو بنانے والے مرگئے اور اگرچہ بعض بعض چیزیں ایسي ہیں کہ اُنکي تعداد اور مقدار وصول بیحد بڑہ سکتي ہی مگر اسپر بھي حق یہہ ہی کہ اُنکو محدود ہي سمجھنا چاہیئی اور یہہ سمجھہ اسلیئے نہیں کہ وہ بالفعل محدود ہیں بلکہ اُن ہرجوں کے سبب سے ہی جو اُنکي ترقي کے مانع و مزاحم ہیں مثلاً آج کل یہہ عالم ہی کہ سونے کي نسبت پینتالیس گني زیادہ چاندي کہاں سے نکالي جاتي ہی مگر اسي قدر اُسکا رواج بھي ملک یورپ میں زیادہ ہی حاصل یہہ کہ انسانوں کي محنت کے ذریعہ سے سونے چاندي کي مقداریں بڑہ سکتي ہیں اور روز روز کي ترقیوں سے وہاں تک پہنچ سکتي ہیں کہ حد اُسکي دریافت نہیں اور جس ہرج کے باعث سے وہ مقداریں محدود ہیں وہ صرف انسانونکي محنت کي کمي ہی کہ وہ اُنکے بڑھانے میں ایسي سعي اور کوشش نہیں کرتے جو ضروري و لابدي ہی مثلاً جسقدر محنت کہ آدھي چھٹانک چاندي کے لیئے درکار ہی سولہ گني اُسکي اُسیقدر سونیکے واسطے مطلوب ہی اور اسي سبب سے جس ہرج کے باعث سے سونے کي مقدار محدود ہی وہ اُس ہرج سے سولہ گنا زیادہ قوي ہی جسکے سبب سے چاندي کي مقدار محدود ہی اور اسي لیئے ہماري اصطلاح کے موجب چاندي کي نسبت سونے کي مقدار وصول سولہ گني زیادہ محدود ہی اگرچہ یورپ میں جسقدر سونا موجود ہی اُس سے پینتالیس گني زیادہ چاندي موجود ہی علاوہ اِسکے ایک اور مثال بہت واضح ہی کہ کرتے اور کرتیوں کي تعداد انگلستان میں برابر برابر ہی اور ہر ایک کي تعداد انسانوں کي محنت سے بیحد بڑہ سکتي ہی مگر جسقدر محنت کہ ایک کرتي کي تیاري میں صرف

هوتي هی اُس سے تگني محنت ایک کرتے کي تیاري میں خرچ هوجاتي هے اور اس لیئے جس هرج کے باعث سے کرتوں کي تعداد محدود هی وہ اُس هرج کي نسبت تین مرتبہ زیادہ قوي هے جسکے سبب سے کرتیوں کي تعداد محدود هے اور اسي نظر سے کرتیوں کي نسبت کرتوں کي تعداد کوتین گني زیادہ محدود سمجھتے هیں اگرچہ تعداد هرایک کي بالفعل مساوي هووے حاصل یہہ کہ جب کبھي لفظ تعداد محدودہ کا اُن چیزوں سے منسوب کریں جنکي مقدار بڑھنے کے قابل هی تو اُن هرجوں کي تاب و طاقت کي مناسبت مراد هوتي هی جو اُن چیزوں کي مقداروں کو محدود کرتے هیں*

تیسرا جز

نقل و انتقال کي صلاحیت

واضح هو کہ یہہ وصف ایسا هی کہ جس چیز میں یہہ بات پائي جاتي هی وہ دولت کي چیز یا بڑي گران قیمت هوتي هی اور مراد اس اصطلاح سے یہہ هی کہ جو قوتیں کہ اُس شے میں خوشي دینے والي یا تکلیف دور کرنے والي هوویں وہ پوري یا تھوڑي همیشہ کے لیئے یا تھوڑي مدت کے واسطے منتقل هوسکیں اور یہہ بات ظاهر هی کہ اس مطلب کے واسطے خاص قبضہ کي صلاحیت شرط هی اسلیئے کہ جس چیز کے دینے سے انکار نہیں هوسکتا اُسکو دے بھي نہیں سکتے عربي زبان کے عالموں نے اس مطلب کو اسطرح پر ادا کیا هی کہ جسکے عدم پر اختیار نہیں اُسکے وجود پر بھي اختیار نہیں مگر حصول خوشي کے مخرج اور رفع تکلیف کے منشاء ایسے بہت کم هیں کہ وہ بالکل خاص قبضہ کے قابل نہوں بلکہ همارے نزدیک کوئي چیز ایسي نہیں کہ وہ خاص قبضہ کے قابل نہو اور بلاشبہہ جو جو مثالیں خاص قبضہ کے قابل نہونے کي بیان کي جاتي هیں وہ محض غلط هیں مسٹر سی صاحب اپنے رسالہ علم انتظام مدن میں یہہ بات لکھتے هیں کہ زمین هي ایسي قدرتي چیز هی کہ قوت پیداوار اُس میں موجود هی اور وہ قبضہ میں آسکتي هی دریا اور سمندر کا پاني بھي جس سے مچھلیاں هاتھہ آتي هیں اور چکیاں اور کشتیاں چلتیں هیں

قوت پیداوار رکھتا هی اور هوا بهي همکو قوت بخشتي هی اور سورج گرمي دیتا هی مگر کوئي آدمي یهه نهیں کهه سکتا هی که هوا اور آفتاب میرے مملوک هیں اور اُنکي خدمتوں کي اجرت کا میں مستحق هوں مؤلف کهتا هے که هرجگهه کي دهوپ اور هوا الگ الگ هی اور اس بات کا بهت لنبي تقریروں سے ثابت کرنا بیفائده هی که بعضي بعضي جگهه تهوڑي هوا هوتي هے اور بعض جگهه بهت سي هوا پائي جاتي هے یا جزیره ملول † کي نسبت ملک انگلستان میں اور انگلستان کي نسبت اور گرم ولایتوں میں سورج کي کرنیں بهت پیداواري کا سبب هوتي هیں اور جبکه هرجگهه کي زمین خاص قبضه کے قابل هی تو آب و هوا کي خاصیت بهي جو اُس زمین سے متعلق هی خاص قبضه کے قابل هوني چاهیئے چنانچه یهه سوال کیا جاتا هی که کوت روتي کے انگوروں کي بڑي قیمت کا کیا باعث هی اور جواب اُسکا یهه دیا جاتا هی که وهانکے آفتاب کي گرمي باعث هی اور یهه بهي پوچها جاتا هی که اُن مکانوں کے قیمتي هونے کا کیا سبب هی جنمیں سے هائیڈ ‡ کي چراگاهوں کا تماشا نظر آتا هی اور جواب اُسکا یهه هوتا هی که اُن مکانوں کي هوا کي صفائي کا باعث هے باقي رهے دریا اور سمندر اُنکي بهي ایسي هي مثالیں هیں اور اُن میں بهي یهي بات ثابت هوسکتي هی چنانچه انگلستان کے بهت سے دریاؤں پر به نسبت اُنکی مساوي سطحه زمینوں کی خاص قبضه کي کچهه کم رغبت نهیں هی بلکه وه اُن زمینوں کي نسبت دولت کی زیاده باعث هیں اور جبکه مستر سی صاحب صوبه لینک شائر میں خود آئی تهے تو اُنهوں نے بچشم خود ملاحظه کیا هوگا که هر ندي میں بارش کا هر انچهه دستاویز پته اور قباله بیع کا مضمون هوا یعني لوگوں نے اُسکو خریدا اور سمندر کي خدمتیں اور فائدے بهي خاص قبضه کے قابل هیں که بعض اوقات گذشته لڑائي میں چهه لاکهه روپیه سمندر کے ایک سفر کي اِجازت کے واسطے ادا کیا گیا اور علاوه اُسکے سمندر کے خاص خاص حصوں میں شکار مچهلي کے حقوق و موافق پر جنگ و صلح کے نقشے جمتے رهتے هیں *

† ملول ایک بڑا جزیره ملک اسٹریلیا کے شمالي کناره کے قریب اُسي ملک سے متعلق هی زمین اِسکے آٹهاره سو میل مربعه هی

‡ هائیڈ اِنگلستان کے ضلع چسٹر میں ایک شهر هی جو شهر مینچسٹر سے ساڑے سات میل مشرق میں مائل بجنوب هی

وہ چیزیں جو انتقال افادہ کی پوری قابلیت نہین رکھتیں وہ دو قسموں پر منقسم ہو سکتی ہیں چنانچہ اول قسم میں وہ مادی اشیاء داخل ہیں جو لذات نفسانیہ سے متعلق ہیں یا خاص خاص حاجتوں سے مناسبت رکھتی ہیں جیسیکہ کوئی شخص ایک مکان عالیشان کا مالک ہووے اور یہہ فخر اپنا سمجھے کہ وہ مکان اُسکے بزرگوں کا مسکن تھا یا اس سبب سے اُسکو عزیز رکھتا ہو کہ بچہ پن سے اُس میں رہا سہا پالا پوسا گیا ہی یا اُسنے وہ مکان ایسی قطع پر بنایا ہی کہ سوا اُسکے کسی آدمی کو پسند نہو یا اُسمیں ایسے کمرے بنائے ہوں جو اُسکی عادت کے علاوہ کسی کی عادت کے مناسب نہوں مگر با وصف اسکے اُس مکان میں جو گرمی پہنچانے اور پناہ دینے کی قابلیت ہے تو اُسکے خریدار اور کرایہ دار بھی پیدا ہوسکتے ہیں اگرچہ زر قیمت یا زرکرایہ میں اسلیئے کمی چاہیں گے کہ گو وہ باتیں مالک کی نظروں میں اچھی اور عمدہ ہیں مگر اُن کے نزدیک اُنکا اچھاپن ثابت نہیں مثلاً سینت جیمس والا محل آرام و آسایش سے معمور اور عیش و عشرت سے یہاں تک بھر پور ہے کہ ایک دولتمند آدمی کے لیئے اچھی ریاست ہوسکتی ہی چنانچہ کمروں کی قطاریں جو اُس میں مرتب کی گئیں ہیں ایک شاندار دربار کے واسطے نہایت مناسب ہیں مگر بادشاہ اور بادشاہی لوگوں کے سوا اور لوگوں کے نزدیک وہ کمرے کسی کام کے نہیں اور ایساہی کوئی شخص ایلن وک یا بلن‌ہیم کو بطور کرایہ کے لیوے اور اُن کے مالکوں سے زیادہ جو ایک عرصہ دراز سے خوگر اُن مکانوں کے ہیں لطف اُن مکانوں کا اُٹھا سکتا ہی مگر وہ لطف خاص اُسکو ہرگز نصیب نہیں ہوسکتا جو بڑے بڑے آدمی مثل پرسی اور جارج‌ہل کے اُن مکانوں کے سیر و تماشے سے اُٹھا سکتے ہیں اور بہت سی چیزیں مثل کپڑوں اور میز چوکی کے جنکا افادہ خریداروں کے سوا ہر شخص کی نظر میں بایں نظر گھٹ جاتا ہی کہ وہ ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ میں جاتی ہیں جیسے کہ اگر کوئی ٹوپی یا کوئی میز گھر میں بھیجی جاوے تو خریدار کو وہ شی ویسی ہی معلوم ہوگی جیسے کہ اُسکو سوداگر کی دوکان پر دیکھا تھا مگر باوصف اسکے اگر اُسکی فروخت کا قصد کرے تو صاف اُسکو دریافت ہوگا کہ تمام دنیا کی نظروںمیں قدر اُسکی گھٹ گئی گویا وہ استعمالی ہوگئی *

اور اُن چیزوں کي دوسري قسم میں جو افادہ کي کامل قابلیت نہیں رکھتیں اکثر اوصاف بلکہ تمام اوصاف ذاتي ہمارے داخل ہیں اور یہہ ترتیب جس میں استعداد و قابلیت اور کمال فنون کو منجملہ اشیاء دولت خیز کے قرار دیا شاید پہلے پہلے عجیب اور دشوار معلوم ہو اور بلاشبہہ بہت سے علماء علم انتظام مدن کي ترتیبوں سے یہہ ترتیب مختلف ہے اسیلیئے ہم بہت خوبي کے ساتھہ اسکي توضیح کرینگے چنانچہ علم اور صحت اور تاب و طاقت اور علاوہ اُنکے جسم و عقل کي ذاتي اور کسبي قوتیں اشیاء دولت میں سے ٹھیک ایسي معلوم ہوتي ہیں کہ جیسے کسي مکان میں بعض بعض باتیں ایسي ہوتي ہیں کہ وہ عوام کے لیئے مفید ہوتي ہیں اور بعض بعض ایسي ہوتي ہیں کہ وہ خاص مالک مکان کے ذوق شوق سے علاقہ رکھتي ہیں یہہ چیزیں یعني جسم و عقل کي قوتیں مقدار حصول میں محدود ہیں اور بہ نسبت ایلیوک یا بلنہیم کے قبض و تصرف کی افادہ راحت اور رفع تکلیف کے معاملہ میں بہت زیادہ موثر ہیں اور جو فائدے کہ اُنسے حاصل ہوتے ہیں اُنکا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اُنکے قابض و مالک سے زنہار الگ نہیں ہوتا جیسے کہ تعلق کسي ملک موروثي کا جو اُسکو کسي مورث یا خاندان کے نام سے خاص ہوتا ہی منتقل نہیں ہوتا اور دوسرا حصہ جو پہلے حصہ سے اکثر بڑا ہوتا ہی اسیطرح پر نقل و انتقال کے قابل ہی جیسے کہ کسي مکان عالیشان کے عیش و عشرت یا باغ شاداب کي زیب و زینت منتقل ہوسکتي ہے چنانچہ جو کچھہ کہ قابل انتقال نہیں وہ وہ سرور سریع‌الزوال ہے جو کسي کمال کي مشاقي سے حاصل ہوتا ہی اور وہ طبعي خوشنودي ہی جو اس خیال سے رہتي ہی کہ فلاں فن میں ہم کامل ہیں اور جو کچھہ کہ قابل انتقال ہی وہ وہ فیض رساں نتیجے ہیں جو اُس زمانہ میں حاصل ہوتے ہیں جس میں اُس کمال کو اجرت پر دیا جاتا ہی جیسے کہ اگر کوئي وکیل قابل میرا مقدمہ لڑاوے تو اُس موقع پر تمام اپنے ذاتي اور کسبي کمالوں کو مجھپر منتقل کریگا اور میري جوابدهي ایسي انصرام پاوے گي کہ گویا ایک کامل وکیل کي عقل و گویائي میري ہوگئي مگر جو کچھہ کہ وہ وکیل منتقل نہیں کرسکتا وہ اُسکے طبیعت کي وہ خوشي ہي جو اُسکو اپنے چستي اور چالاکي کي مشق و مہارت سے حاصل ہي

لیکن اگر وہ میرے لیئے ظفر یاب هوا تو سرور اُسکا میرے سرور کے مقابله
میں بهت تهوڑا هی اور ایسی هي اگر کوئي مسافر جهاز نشین جهاز والوں
کي چابکي چالاکي پر حسد کرے تو وہ لوگ اسبات پر قادر نہیں که
اُس مسافر کي ذات میں تاب وطاقت یا دلیري بیباکي اپني منتقل
کریں مگر جسقدر که یهہ وصف اُن لوگوں کے اُس غریب مسافر
کے مطلب کے واسطے وسیله هیں اور جسقدر که وہ وصف اُس
غریب مسافر کو سرعت طے منازل کے قابل کرتے هیں اُسیقدر وہ غریب
ایسي خوبي سے اُن وصفونکا مزا اُٹهاتا هی که گویا وہ اوصاف
اُسیکي ذات میں مرکوز هیں اور غالب یهہ هی که قرول بهي شکار
میں اُسي طرح کي خوشي پاتا هی جیسے که وکیل نے کچهري میں پائي
اور یهہ سرور اسیطرح سے منتقل نہیں هو سکتا جیسے که اُسکے رگ و ریشے
مگر جسقدر که اُس قرول کي تاب و طاقت اور چابکي چالاکي اور کمال
مهارت سواري اُسکو اسبات کے قابل کرتي هی که وہ اپنے اقا کو شکاري
کتوں کے قریب رکهے تو اُسیقدر اُسکے وہ وصف ایسي خوبي کے ساتهہ
خریدے یا اجرت پر لیئے جا سکتے هیں جیسے که زین و لگام اُسکي
لے سکتے هیں دنیا کے بهت سے حصوں میں آدمي بهي خرید کیئے جانیکے
قابل هی جیسے که گهوڑے خرید کیئے جانے کي صلاحیت رکهتے هیں اُن
ملکوں میں غلاموں اور حیوانوں کي قیمت میں فرق اُن اوصاف کے درجوں
کے موافق هوتا هی جنسے وہ قابل فروخت کے هوتے هیں اگر یهہ سوال
اگلے وقتوں میں پیش کیا جاتا که صفات ذاتیه بهي دولت کي چیزیں
هیں یا نہیں تو بحث اُسکي صاف اور حل اُسکا آسان هوتا اور هر شخص
ایتهنز میں یهہ جواب دیتا که وصف ذاتي هي اُسکي تمام قیمت کا باعث
هی آزادوں اور غلاموں کے اوصاف فروخت کے قابل هیں مگر فرق استدر
هے که آزاد آدمي ایک معین مدت اور ایک خاص کام کے لیئے خود اپنے
تئیں فروخت کرتا هی اور غلاموں کو اور لوگ فروخت کرتے هیں اور هر
کام اور هر وقت یعني همیشه کے لیئے اُنکي فروخت هوتي هی اور دوسرے
یهہ که غلاموں کے وصف ذاتي آقاؤں کي دولت کا ایک حصه هوتے هیں
اور ازادونکے وصف ذاتي جسقدر که وہ مبادله کے قابل هوتے هیں خود
اُنهیں کي دولت کا حصه هوتے هیں اور وہ وصف اُنکي فوت هونے پر اُنکے

ساتھہ جاتے ھیں اور بیماریوں کے سبب سے خراب و تباہ ھوسکتے ھیں یا اُس ملک کي رسموں کے بدل جانے سے جسکے سبب سے اُنکے اوصاف کي حاجت نرھي بے قدر و قیمت ھو سکتي ھیں مگر اُن افتادوں سے قطع نظر کرکے وہ وصف ذاتي بڑي دولت ھیں اور اُن ذاتي وصفوں کي مشق و مہارت سے جو محاصل کہ اِنگلستان میں حاصل ھوتے ھیں وہ اِنگلستان اور اِسکاٹلینڈ اور ویلز کي زمینوں کے محاصلوں سے بہت زیادہ ھیں *

تعداد و مقدار حصول کا محدود ھونا دولت کا نہایت اعلیٰ جز ھی

واضح ھو کہ منجملہ افادہ اور قابلیت اِنتقال اور تعداد و مقدار حصول کے محدودیت جو دولت کے تین رکن ھیں تعداد و مقدار حصول کي محدودیت سب سے بہت بڑا رکن ھی اور وہ دخل و تصرف اُسکا جو قیمت اشیاء پر ثابت ھی اُسکي بناء اُن دو اصلوں پر ھی یعني مختلف چیزوں کے عشق پر جو آدمي کي اصلي طبیعت ھی اور عز و امتیاز کي محبت پر جو مقتضاے بشریت ھی زندگي بسر کرنیکو ایسي دو چار چیزیں جیسے آلو پاني نمک اور دو چار سیر ھی سادھے کپڑے اور ایک پھٹا پرانا کمل اور ٹوٹا سا جھونپڑا اور ایک لوھے کا لوٹا اور تھوڑا سا ایندھن اِنگلستان کے ملک کي آب و ھوا میں کافي و وافي ھی اور حقیقت میں ایرلینڈ کے بہت سے لوگوں کي اوقات، ایسي ھي بسر ھوتي ھی اور گرم ملکوں کے باشندے بہت تھوڑي چیزوں پر قناعت کرتے ھیں مگر کوئي آدمي ان چیزوں پر جي جان سے راضي نہیں ھوتا چنانچہ پہلا مقصود اُسکا یہہ ھوتا ھی کہ طرح طرح کي چیزوں سے خوراک اپني مقرر کرے مگر یہہ خواھش سواے پوشاک کي خواھش کے اور سب خواھشوں کي بہ نسبت بہت آساني سے دب جاتي ھی اگرچہ اول میں بہت زور شور پر ھوتي ھی چنانچہ دریافت ھوتا ھی کہ اگلے لوگ جب اور باتوں میں پورے عیاش ھو گئے تو ایک عرصہ دراز تک ایک طرح کے کھانے پینے پر راضي تھے اور وہ خوراک افراط سے ھوتي تھي اور باوجود اِسکے کہ

آج کل دسترخوانوں کی گوناگونی پر طرح طرح کے ہنگامے برپا ہیں اب بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کھانے پینے کو دو چار چیزوں پر منحصر رکھتے ہیں اور اُن لوگوں میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جنکی اشتہا کفایت شعاری کے قابو میں نہیں آسکتی *

علاوہ اُسکے گونا گونی پوشاک دوسری خواہش ہے اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ ایک ایسی لذت ہی کہ وہ اسباب کی مقدم نشانی ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک قوم وحشی حالتوں سے باہر آتی ہی اور وہ جلد پایہ عالی کو پہنچ جاتی ہی مگر بعد اُسکے جسقدر تربیت کی ترقی ہوتی جاتی ہے اُسیقدر ایسی نظروں سے گرتی جاتی ہی کہ نہایت بڑے درجہ کے مرد و عورت دونوں اور خصوص مرد سیدھی سادھی پوشاک پہننے لگتے ہیں *

بعد اُسکے اچھے مکان بنانے اور بڑے بڑے تکلف کرنے اور عمدہ عمدہ شیشہ آلات لگانیکا شوق دامنگیر ہوتا ہی اور یہہ ایسی خواہشیں ہیں کہ جہاں کہیں ظہور اُنکا ہوتا ہی وہ بالکل سیر نہیں ہوتیں اور جسقدر کہ تربیت اور تادیب میں ترقی ہوتی ہی اُسیقدر شوق و ذوق بڑھتا جاتا ہی چنانچہ ایک معمولی مکان میں جسقدر عیش و عشرت کا سامان ہم آج کل چاہتے ہیں وہ اُس سے بہت زیادہ ہی جو پہلی صدی کے امیروں کو میسر ہوا تھا بلکہ گذشتہ صدی کا بڑا سوداگر اگر اپنے سونے کے کمرے کو بادشاہ ہنری ہشتم کے کمرے سے زیادہ مرتب نپاتا تو وہ راضی نہوتا اور تاریخوں سے دریافت ہوا ہی کہ اس بادشاہ عالیجاہ کی خوابگاہ میں ایک پلنگ اور ایک الماری باسنوں کی اور ایک کہلتی مندتی چوکی اور ایک جوڑا انگیٹھیوں کا اور ایک چھوٹاسا آینہ تھا اور با وصف اِسکے کہ اپنے ہمعصر بادشاہوں میں بڑا روپیئی والا مشہور تھا اور اب گمان غالب ہی کہ ہمارے پوتے پڑوتے ہماری آسایشوں کو ناپسند کرینگے اور بعد اُنکے جو لوگ آوینگے وہ اُنکی شکستہ حالی پر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھریں گے *

یہہ بات واضح ہی کہ ہماری خواہشیں جسقدر کیفیت گوناگونی پر مایل ہوتی ہیں اُسقدر مقدار اور کمیت پر ملتفت نہیں ہوتی ہیں چنانچہ کسی ایک قسم کی جنس و اسباب سے جو خوشی کہ حاصل

هوتي هی وہ حد معین هي نهيں رکهتي بلکہ پہلے اس سے کہ وہ اپني غايت کو پهنچے روز بروز گهتتي جاتي هی اور ايک قسم کي دو چيزوں سے وہ خوشي دوچند نهيں هوتي جو قسم مذکور کي ايک شے سے حاصل هوتي هی اور جسقدر خوشي کہ دو چيزوں سے حاصل هوگي اُسي قسم کي دس چيزوں سے وہ هرگز پچگني نهوگي غرضکہ جسقدر افراط سے کوئي چيز هوتي هی اُسيقدر وہ لوگ بهي بہت سے هوتے هيں جنکے پاس وہ چيز هوتي هی جو اُسکے ذخيرہ کو بڑهانا نهيں چاهتے يا چاهتے هيں تو بہت تهوڑا چاهتے هيں اور بلحاظ ان لوگوں کے اُس چيز کي آيندہ مقدار حصول کا افادہ بالکل يا قريب اُسکے جاتا رهتا هی غرض کہ وہ چيز اُنکي نظروں ميں بے قدر هو جاتي هے اور بقدر اُسکي قلت کے تعداد اُن لوگونکي جنکو احتياج اُسکي هوتي هی اور مقدار حاجت کي بڑہ جاتي هی اور اُسکا افادہ يعني وہ خوشي بهي جو اُسکي کسي مقدار معين کے حصول سے حاصل هوتي هی زيادہ بڑہ جاتي هی *

اگرچہ مختلف چيزوں کي خواهش مضبوط و مستحکم هی مگر بمقابلہ تمناے عز و امتياز کے بہت ضعيف و خفيف هی اور يهہ ايک ايسي آرزو هی کہ اگر اُسکے عموم و استقلال پر لحاظ کيا جاوے جيسيکہ تمام لوگوں ميں هر زمانہ ميں ظهور اُسکا پايا جاتا هے اور لڑکپن سے ساتهہ اپنے آتي هی اور گور تک همراہ رهتي هی تو اُسکو نهايت قوي جذبہ اور شوق غالب انسان کا تصوّر کريں *

شان و امتياز کا بڑا مخرج دولتمندي کي کثرت هی اور حق يهہ هی کہ دولتمندي ايک ايسي عزيز چيز هی کہ چهوٹے بڑے اُسپر مرتے هيں اور تمام انسان آپ کو اُس تک پهنچنے کے قابل سمجهتے هيں اور اپنے همچشموں ميں آپ کو روپئے والا جتانا اور بناو سنوار سے ٹهيک ٹهاک رهنا اُن لوگوں کے چال چلن کا مقدم قاعدہ هی جو اصلي حاجتوں کا کهٹکا نهيں رکهتے اور حصول شان‌شوکت کے واسطے لوگ ايسي ايسي تکليفيں اُٹهاتے هيں کہ اُنکے گوارا کرنے پر اُنکو کسي تکليف کا خوف يا کسي خوشي کي اُميد آمادہ نکرتي اور اُن تکليفوں کو غلامان خانہ‌زاد بهي مار پيٹ کے انديشوں يا کسي لالچ سے گوارا نکرتے مگر يهہ بات ايسي هی کہ صرف

ظاهر کي تيپ تاپ سے حاصل هوتي هے چنانچه † درياے پيکتولس کے تمام سونے سے اگر اُسميں استدر هوتا که گويا || ميڈاس اُسميں ابهي نها کرگيا هی اُس شخص کو کچهه بهي عز و امتياز نهوتا جو اُس سونے کو اُس ميں سے حاصل کرکے دکها نه سکتا جو طريقه که اُسکے ذريعه سے مال و دولت کو دکها سکتے هيں وه صرف ايسي اشياء مرغوبه کا قبضه هی جو تعداد ومقدار حصول ميں محدود هيں يعنے وه چيزيں جو کم بهم پهنچتي هيں مگر يهه بات ياد رهے که قلت حصول انکي مرغوبيت کے ليئے کافي نهيں بلکه کوئي بات علاوه اُسکے ايسي بهي چاهيئے که وه اُسکے ذريعه سے مرغوب هو جاتي هيں اور وه بات ايسي هووے که علاوه مالک کے اور لوگوں کے نزديک بهي افاده اُسکا مظنون هووے اگرچه هر طفل مکتب کي مشق کي کاپي ايسي کمياب هی جيسے اور شے عزيزالوجود کمياب هوتي هی مگر جب که مدرسه ميں کام اُس سے نکل چکتا هی تو کوئي بات اُسميں ايسي نهيں پائي جاتي که وه اُس کے طفيل سے مرغوب خاص و عام هووے اِسميں کچهه شک و شبهه نهيں که وه يکتا و بے همتا

---

† يهه ايک چهوٹي ندي کوچک ايشيا کے اينےٹوليا کے ضلع ميں هی اور دوسرا نام اُسکا بگاني هی کوه دولت داغ ميں سے نکلکر شهر سارڈس کے مغرب اور شمال مغرب ميں بهتي هے متقدميں ميں سونے کے ريتے کے سبب سے مشهور تهي اور سونے کے ريتے کا سبب ايک جهوٹي کهاني کو قرار ديا تها که ميڈاس کے نهانے کے باعث سے سونے کا ريته اُس ميں هو گيا

|| بطور کهاني کے يهه بات مشهور هی که يهه شخص فرجيه کا بادشاه اور اورفئيس کا شاگرد تها اور ڈايونيسس کي پرستش کا ترقي دينے والا بڑا دولتمند مگر زنانه تها ڈايونيسس جب ٹهريس سے فرجيه پر آتا تها تو اُسکا پير سيلينس نشه کي حالت ميں رسته بهک کر ميڈاس کے باغ ميں آنکلا ميڈاس کے آدمي اُسکو پکڑ کر ميڈاس کے پاس لے آئے اُسنے اُسکي بهت سي خاطر داري کي اور دس روز تک پاس رکهه کر اُسکے مريد ڈايونيسس کے پاس پهونچاديا تب اُسنے ميڈاس سے کها که جو تو چاهے وه مانگ اُسنے کها که جس چيز کو ميں چهوؤں وه سونے کي هوجايا کرے يهه درخواست اُسکي پذيرا هوئي جب کهانے پينے کي چيز بهي اُسکے چهونے سے سونے کي هو جانے لگے تو اُسنے استدعا کي که يهه تاثير مجهه سے جاتي رهے تب ڈايونيسس نے اُس سے کها که تو درياے پيکتولس ميں جاکر نها تو يهه بات جاتي رهيگي چنانچه وه اُسميں نهايا اور اُسکے نهانے سے تمام ريته اُس دريا کا سونے کا هوگيا *

هی مگر وہ ایک میلي کچیلي دھبہدار بیکار تحریر هوتي هی برخلاف اُسکے اگر اُس کتاب کا کوئي قلمي نسخہ جو قوموں کي دولت کے نام سے معروف و مشہور هی هاتهہ آجاوے تو تمام یورپ میں اشتیاق اُسکا پیدا هوگا اور وهاں کے لوگوں کو یہہ خیال پیش نہاد همت هوگا کہ اُس عالي طبع شخص کي طبیعت کے پہلے پہل کے کاموں کي دیکھہ بهال کریں جسکي تاثیر تربیت یافتہ خلقت کے بقاء تک باقي رهیگي اور اگر کوئي مورکهہ روپئے والا نمود اور شیخي سے اُسکو خرید کرے تو یہہ مقصود اُسکا جب حاصل هوگا کہ علاوہ ندرت و غرابت کے کوئي اور بات عمدہ اُس میں موجود هووے *

مگر جن سببوں کے وسیلہ سے کوئي شے مرغوب هوتي هی یعنے تعداد و مقدار حصول کے محدود هونے سے افادہ کي صفت اُسمیں ظہور میں آتي هی وہ سبب یہانتک خفیف و بے اصل هوتے هیں کہ کوئي چیز اُنسے زیادہ خفیف و بے اصل متصور نہیں هوتي *

واضح هو کہ الماس ایسي چیز هی کہ وہ سر دست نہایت مرغوب و محبوب هی اور اِسي لیئے ایک مقدار معین اُسکي اور چیزوں کي بڑي بڑي مقداروں سے بدل سکتي هی چنانچہ ایک بازوبند جو شاہ ایران کے پاس موجود هی اور جواهر اُسکے چھٹانک بهر سے کچھہ کم هیں لوگ اُسکو دس لاکھہ روپیہ کا بتاتے هیں اور یہہ دس لاکھہ روپیہ تیس هزار انگریزي کنبونکي سالانہ محنت کا عوض هو سکتے هیں اگر روز روز اجناس کے پیدا کرنے میں جو بیچنے کھوچنے کے واسطے پیدا کیجاتي هیں وہ محنت صرف هو تو بعد مجرا کرنے خرچ کے خالص سالانہ آمدني تیں هزار انگریزي کنبوں یا بارہ هزار آدمیوں کے محنت کے حاصل کي برابر هوگي پس اُس بازوبند کے مالک کے قبض و تصرف میں وہ تمام چیزیں هو سکتي هیں جو کسي بڑے شہر کے تمام باشندوں کي محنت سے میسر هوتیں اور اصل یہہ هے کہ چند ایسے معدني ٹکڑوں کو جو وزن و مقدار میں چھٹانک بهر سے زاید نہیں اور علاوہ قوت باصرہ کے کسي قوت ادراک کو سرور اُنسے حاصل نہیں باوجودیکہ آنکھہ بهي دیکھتے دیکھتے تهک جاتي هی هماري توهمات نے ایسي قدر و قیمت عنایت کي هی کہ وہ اُن چیزوں کي قیمت کي برابر سمجهي جاتي هی جنسے تربیت

یافتہ ہزارہا ادمیوںکو آرام پہنچتا ہی اور گمان ایسا ہی کہ شاید چمک اور سختي کے باعث سے الماس کو امتیاز و شہرت حاصل ہوئي اور اُن وصفوں کے وسیلہ سے چشم و نظر کو راحت بخشنے والا اور جسم کو اراستہ کرنیوالا ہوا جس سے افادہ کي صفت اُسکو حاصل ہوئي مگر آدھي چھٹانک کے وزن کا ہیرا ایک صدي میں ایکمرتبہ بھي ہاتھہ نہیں لگتا ہی چنانچہ تمام اطراف و جوانب میں اُس وزن و مقدار کے پانچ ہیرے بھي موجود نہیں ہیں غرضکہ ثبوت دولت کے لیئے قبضہ ایسي شی عزیزالوجود کا جو مقدار حصول میں محدود و معین ھے کافي وافي ھے اور اسلیئے کہ دولتمند ہونیکا شوق انسانوں کو اصلي و طبعي ہی تو ہمیشہ الماس ایسي چیز سمجھا جاویگا کہ اُسکي جمع و تحصیل پر رشک و حسد کے زور شور ہونگے اور جن ہرجوں کے باعث سے مقدار حصول اُسکي محدود ہوتي ھے وہ تھوڑے نہونگی اگر کوئي شخص ہیرے کي کہان دیکھہ پاوے یا ہم آپ کوئیلوں سے ہیرے تیار کرنے لگیں تو پھر ہیرے ایسے برتے جاویں کہ جیسے وحشیوں کے گہنے یا بچوں کے کھلونے ہوتے ہیں یہانتک کہ بعض بعض فنون کے الات اور مصالحوں میں کام آویں اور ہیروں کے جہاز بھر کر ملک گنی کو روانہ کریں اور بعوض اُنکے ہاتھي دانت یا گوند برابر برابر لیکر کام اپنا چلاویں *

قیمت کي تعریف

واضح ہو کہ جو معني دولت کے ہمنے بیان کیئے یعنی اُس سے وہ کل چیزیں مراد ہیں جو قدر و قیمت رکھتي ہوں تو بحسب اُسکے یہہ بات ضرور متصور ہوئي کہ جن معنوں میں لفظ قیمت کا مستعمل ہی کسیقدر اُسکو تفصیل سے بیان کریں اور خصوص اس لحاظ پر نہایت ضروري متصور ہوا کہ ایک عرصہ دراز سے لفظ قیمت پر بحث و تکرار کے ہجوم ہیں ہم بیاں کرچکے کہ عام معني قیمت سے وہ صفت مراد ہی جسکی طفیل سے کوئي شی معاوضہ کے قابل ہو جاتي ہی یعني وہ اجرت و استعارہ پر دي جاوے یا بیع و شری اُسکي کیجاوے *

جب کہ قیمت کي تعریف اسطرح بیان کي گئي تو اب یہہ بات واضح ہووے کہ قیمت سے وہ ربط و تعلق مراد ہی جو دو چیزوں کے درمیان میں

ھوتا ھے اور ٹھیک ٹھیک اُس سے وہ تعلق مراد ھے جو کسي چیز کي مقدار معین کے بدلے کسي چیز کي مقدار معین حاصل ھوسکتي ھے اور اسي لیئے کسي چیز کي قیمت بدون اسکے بتاني ممکن نہیں کہ کسي دوسري چیز یا کئي چیزوں سے جنکي رو سے تخمینہ اُسکي قیمت کا منظور ھی صراحتاً یا کنایتاً مقابلہ اُسکا نکیا جاوے اور ایساھي بدون اِسکے بھي ممکن نہین کہ کسي شے کي مقدار معین کو دوسري شے کي مقدار معین سے مقابلہ نکیا جاوے غرض کہ قیمت اشیاء کي بدون مقابلہ باھمي کے دریافت نہیں ھوسکتي *

یہہ بیان ھوچکا کہ الماس آج کل نہایت مرغوب اور بہت گران قیمت ھی اور مراد اس سے یہہ تھي کہ الماس کے علاوہ کوئي چیز ایسي چیز نہیں کہ اُسکا مبادلہ ھر جنس سے ھوسکے اور بقدر مقدار الماس کے اُسکي مقدار کے عوض میں وہ مقدار ھاتھہ آوے جو ھیرے کي مقدار معین کے عوض میں آسکتي ھی اور جب کہ شاہ ایران کے بازوبند کي قیمت بیان کي گئي تو ھمنے پہلے سونے کي مقدار بیان کي اور بعد اُسکے اُس انگریزي محنت کي تفصیل قلمبند کي جو اُس بازوبند کے عوض میں حاصل ھوسکتي ھی اور اگر بیان اُسکي قیمت کا ھم پورا پورا کرتے تو صرف اس طرح کرسکتے کہ دولت کي اور چیزوں کي مقدار جو اُسکي بدلہ حاصل ھوسکتي الگ الگ شمار کرتے اور جب ایسا شمار کیا جاتا تو تجارت کے معاملوں میں بہت مفید ھوتا اسلیئے کہ اُسکے ذریعہ سے صرف الماس کي قیمت اور چیزوں کي مناسبت سے ظاھر نہوتي بلکہ تمام چیزوں کي قیمت ایک دوسرے کي مناسبت سے دریافت ھوتي چنانچہ اگر یہہ بات تحقیق کیجاتي کہ آدہ چھٹانک الماس کا مبادلہ پندرہ لاکھہ ‡ٹن ھپبرن کے کوئیلوں یا ایک لاکھہ ٹن § اس سکسس کے گیہوؤں یا انگریزي فلس کیپ کے دو ھزار پانسو ٹن کاغذ سے ھوتا ھی تو اُسکے وسیلہ سے یہہ دریافت ھوجاتا کہ کوئیلوں اور گیہووں اور کاغذوں کا باھم مبادلہ اُسي مناسبت سے ھوگا جس مناسبت سے کہ اُنسے ھیرہ کا مبادلہ ھوتا ھی یعنے کاغذ کے ایک معین وزن کے بدلے چھہ گنا کوئیلہ اور چالیس گنا گیہوں ھاتھہ آتا ھے *

---

‡ ٹن ایک انگریزي وزن کا نام ھے جو ۲۸ من کے برابر ھوتا ھی *

§ یہہ انگلستان کے ایک ضلع کا نام *

طلب اور مقدار حصول

جن سببوں سے کہ جنسوں کي بڑھي قيمت قرار پاتي هی یا جن سببوں کي روسے یہه امر قرار پاتا هی که ایک شے کي قدر معین کے عوض میں دوسري شے کي اتني قدر حاصل هوتي هی وہ سبب دو قسموں پر منقسم هوتي هیں چنانچه اول وہ قسم هی که کوئي چیز اُس سے مقدار وصول میں محدود اور افادہ کي صفت رکھنے والي هوجاتي هی اور دوسري وہ قسم هی که جنسے یہه دونو وصف اُس شے کے دوسري شے سے متعلق هوتے هیں اور هم اپني بول چال کے موافق اُن سببوں کے اثر کوجو کسي جنس کو مفید اور فیض رساں بنادیتي هیں لفظ مانگ یعني طلب سے تعبیر کرتے هیں اور جن هرجوں کي مزاحمت سے کسي شے کي مقدار محدود هو جاتي هے اُنکے ضعف کو بلفظ مقدار حصول تعبیر کرتے هیں *

غرض که اُس عام بیان سے که جنسونکا مبادله اُنکي مانگ اور مقدار حصول کي مناسبت پر هوتاهے یہه مراد هے که تمام جنسوں کا مبادله اُن سببوں کي قوت یا ضعف کي مناسبت سے جو اُنکو مفید کرتے هیں اور اُن هرجوں کي ضعف یا قوت کے تناسب سے جو اُنکو مقدار حصول میں محدود کرتے هیں هوتا هی *

مگر افسوس یہه هے که اِن دونوں لفظوں یعني مانگ اور مقدارحصول سے همیشه یهي معنے سمجھے نہیں جاتے بلکه کبھي کبھي لفظ مانگ کا اسطرح استعمال کیا جاتا هی که وہ لفظ اور لفظ خرچ دونوں مرادف سمجھے جاتے هیں مثلاً اگر یوں کہیں که فلاں چیز کي پیداوار بہت هوئي مگر اُسکي مانگ بھي بہت هوئي تو اُس سے مراد هوگي که اُسکا بہت سا خرچ بھي هوا اور بعض اوقات اُس لفظ کے استعمال سے کسي جنس کي طلب هي نہیں سمجھي جاتي هی بلکه وہ اثر بھي سمجھاجاتا هی جس سے جنس کا مالک اُس جنس کا کوئي عوض لیکر کام ناکام اُس سے الگ هونے پر راضي هوجاتا هی مل صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں فرماتے هیں که لفظ مانگ سے خریدنے کي مرضي اور خرید نے کي تاثیر مراد هوتي هی اور مالتھس صاحب اپني کتاب انتظام مدن میں یہه لکھتے هیں که لفظ مانگ کے دو معنے هیں ایک تو اُن جنسوں کي وسعت

مقدار کے ہیں جو خرید کی جاویں اور دوسرے اُس صرف زاید کے ہیں یعنے اُس زیادتی قیمت کے ہیں جو بڑے بڑے گاھک اپنی حاجتوں کے پورے کرنیکے لیئے اُسپر راضی اور نیز اُسکی قابلیت رکھتے ہیں *

مانگ کی حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مانگ کے جو معنے بیان کیئے گئے اُنمیں سے کوئی معنے عام استعمال کے مطابق معلوم نہیں ہوتے مگر تسلیم کرنا چاھیئے کہ جب یہہ بات کہتے ہیں کہ گیہوں کی فصل کی کمی سے جو اور جئی کی مانگ زیادہ ہوتی ہی تو لفظ مانگ کا معمولی معنوں میں مستعمل ہوتا ہی یعنی جو اور جئی کے افادہ کو ترقی ہوئے یا لوگونکو اُنکے حاصل کرنے کی خواهش زیادہ ہوئی اور اگر برخلاف اِسکی کوئی اور معنے لیئے جاویں تو وہ محض غلط ہونگے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ گیہوں کی کمی سے جو اور جئی کے صرف کرنے والوں کو جو اور جئی کے خرید نے کی قوت اور خود شے مبیعہ یا مصروفہ کی مقدار نہیں بڑہ جاتی بلکہ صرف خرچ کرنے کے طور و طریقے بدلجاتے ہیں چنانچہ گہوڑوں کے کہلانے اور شراب کے بنانے کی جگہہ میں کچھہ جو اور جئی آدمیوں کے کام بھی آنے لگتے ہیں اور گہوڑوں کے کہلانے یا بیر وغیرہ شراب پینیکی خواهش سے جوکھانے کی خواهش زیادہ مقدم ہوتی ھے تو جو اورجئی کی خواهش یا وہ راحت جو ان جنسوں کے حصول سے پیدا ہوتی ھی یا اُس رنج کا زوال جو اُنسے متصور ھے یا جو اور جئی کی مقدار معین کا افادہ ترقی پاتا ھے اسی کو علمی طور پر ایسی تعبیر کرتے ہیں کہ جو اور جئی کی مانگ بڑہ گئی *

باوجود اِسکے کہ یہہ لفظ ایسی بےپروائی سے مستعمل ہوتا ھے کہ اُسکا استعمال ترک کرنے اور اُسپر اعتراض وارد ہونے کے قابل ھے مگر ہم اُس لفظ سے معنے افادہ کے سوا اور کوئی معنے نہ لینگے یا اُس سے وہ مقدار خواهش اور افادہ کی مراد لیوینگے جس مقدار پر کسی جنس کا قبضہ مطلوب ہووے *

مقدار حصول کی حقیقت

واضح ہو کہ لفظ مقدار حصول کے استعمال میں جو جو لوگوں نے بے اعتدالیاں برتیں اُنکو ہم پسند نہیں کرتے چنانچہ عوام کی بول چال

اور مورخان علم انتظام مدن کي تحريروں ميں استعمال اس لفظ کا جنسوں کي اُس مقدار پر مروج هی جو بازار ميں بکنے کو آتي هيں يهہ شکايت نهيں کہ يهہ لفظ ان معنوں ميں مستعمل هوا بلکہ محل شکايت يهہ هے کہ جب يهہ معني ليئے جاتے هيں تو اُسکو سواے چند حالتوں اور بهت تهوڑے زمانوں کے قيمت کا سبب تصور کرتے هيں کرتوں اور کرتيوں اور سونے چاندي کي مثال ميں همنے يهہ ثابت کيا کہ دو جنسوں کي باهمي قيمت هر جنس کي اُس مقدار پر موقوف نهيں جو بازار کو بکنے کے واسطے آتي هی بلکہ اُن هرجوں کي زور و قوت پر موقوف هی جو اُن جنسوں کي مقدار کي ترقي کو مانع و مزاحم هوتي هيں اور اسي ليئے جب کہ هم مقدار حصول کي کمي بيشي کو کمي و بيشي قيمت کا سبب بيان کرتے هيں تو اُس سے يهہ سمجهنا نچاهيئے کہ صرف کمي بيشي هي مراد هی بلکہ ايسي کمي بيشي مرادهے کہ اُن هرجوں کي کمي بيشي سے پيدا هوتي هی جنسي مقدار حصول محدود هوجاتي هے

اصلي اور خارجي اسباب قيمت کے

هم بيان کرچکے کہ دو جنسوں کي باهمي قيمت دو قسم کے سببوں سے قرار پاتي هی ايک وہ جنکے باعث سے ايک شی کي مانگ اور مقدار حصول مقرر هوتي هے اور دوسرے وہ سبب کہ اُنسے دوسري چيز کي مقدار حصول اور مانگ قرار پاتي هے چنانچہ جن سببوں کي طفيل سے کوئي جنس مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هو جاتي هی اُنکو اُسکي قيمت کے اصلي سبب کهتے هيں اور جن سببوں کے وسيلہ سے وہ جنسيں مفيد اور مقدار حصول ميں محدود هوجاتي هيں جنسے شی مذکورہ بالا بدلي جاوے تو وہ اُسي شی مذکورہ بالا کي قيمت کے خارجي سبب هوتے هيں چنانچہ آج کل ملک يورپ ميں سونے چاندي کا بدلا اس مناسبت پر هوتا هی کہ آدهي چهٹانک سونے کو آٹهہ چهٹانک چاندي سے بدلتے هيں اور اس مناسبت کا باعث کچهہ تو وہ سبب هيں جو خود سونے کو مفيد اور اُسکي مقدار کو محدود کرتے هيں اور کچهہ وہ باعث هيں جو چاندي کي مقدار کو محدود اور اُسکو مفيد کرتے هيں اور اب کہ هم سونے کي قدر و قيمت کا ذکر کرتے هيں تو اُسکے اصلي سببوں کو ايسا سمجهيں کہ وہ

اُسکي عام قيمت پر دخل کامل رکھتے ھيں اِسليئے که وہ سبب سونے کو ايسي قوت بخشتي ھيں که مبادله اُسکا ھر جنس سے ھو جاتا ھی باقي خارجي سبب صرف اسقدر تعلق رکھتے ھيں که مبادله اُسکا چاندي سے ھو سکتا ھی پس چاندي کو سونے کي قيمتوں ميں سے ايک خاص قيمت سمجھنا چاھيئے اور سونے کي تمام خاص قيمتوں کے مجموعه سے اُسکي عام قيمت بنتي ھی اور اگر وہ سب سبب جنسے چاندي مفيد اور مقدار حصول ميں محدود ھوتي ھی نه بدليں اور سونے کي قيمت کے سبب يک قلم بدل جاويں مثلاً اگر بطور رسم کے يهه بات ضروري قرار پاوے که ھر خوش لباس آدمي کے بٹن کھرے کھرے سونے کے ھوا کريں يا جنوبي امريکا کے قصيے قضايوں کے باعث سے تمام کارخانه سونے کے ملک برزيل اور کالنبيا ميں يک قلم بند ھو جاويں اور سونے کي اُن مقداروں سے جو ھمکو حاصل ھوتي ھيں پانچ چھه حصے منقطع ھو جاويں تو اسميں کچھه شک و شبه نهيں که سونے چاندي کي باھمي قيمت ميں اختلاف واقع ھوگا اگرچه چاندي کا افادہ اور محدوديت مقدار ھرگز نه بدلے گي مگر ايک معين مقدار اُسکي سونے کي مقدار قليل سے بدل سکيگي اور ظن غالب يهه ھی که بجاے سوله اور ايک کي مناسبت کے بيس اور ايک کي مناسبت سے مبادله ھوگا جب که چاندي اور سونے کي قيمتونکا گھٹنا بڑھنا اپس کي مطابقت کے ساتھه ھوا تو چاندي کي قيمت اگر چوتھائي گھٹيگي تو سونے کي قيمت چوتھائي بڑھيگي مگر چاندي کے بھاو کا گھٹنا عام نھوگا اسليئے که سونے کي مناسبت سے اگرچه چاندي کي قيمت ميں تنزل آويگا مگر تمام جنسوں کا مبادله چاندي سے اُسي مقدار پر ھوگا جيسے که پهلے ھوتا تھا اور سونيکے بھاو کا بڑھنا عام ھوگا يھانتک که اُسکي ايک قدر معين کے بدلے ميں چاندي اور علاوہ اُسکے اور تمام جنسوں کي مقدار پهلے کي نسبت بقدر چوتھائي کے زيادہ آويگي اور جسکے پاس چاندي ھوگي وہ شخص تمام مطلبوں کے ليئے سواے سونے کي خريداري کے ايساھي مقدور والا ھوگا جيسے که وہ پهلے تھا اور جسکے پاس کچھه سونا ھوگا وہ تمام مطالب کے لحاظ سے پهلے کي نسبت زيادہ دولتمند ھوگا *

جن سببوں کے طفيل سے ھر قسم کي جنسيں مقدار حصول ميں محدود اور مفيد ھوتي ھيں ھميشه تبديل و تغير کے قابل ھيں بعض

اوقات ایسا هوتا هی که منجمله اُنکے ایک سبب بدل جاتا هی اور کبهي ایسا هوتا هی که دونوں سبب ایک جانب کو میلان کرتے هیں اور کبهي الگ الگ هو جاتے هیں اور هر ایک کو بطرف مخالف میلان هوتا هی اور مختلف طرفوں کیطرف میلان کرنے سے اُنکي قوت قریب مساوي کے رهتي هی *

مانگ کي ترقي اور مقدار حصول کے هرجوں کے اثر اور مانگ کے تنزل اور مقدار حصول کي اسانی کي ثمرے سني کے معامله میں بخوبي منکشف هوئي چنانچه انگلستان کے اُس بڑے هنگامه سے پہلے پہلے جس میں سلطنت کو انقلاب هوا اوسط قیمت سني کی في ٹن تیس ‡ پونڈ سے زیاده تهي اور جب بحسب اتفاق ایک دریائي لڑائي کے باعث سے مانگ اُسکي بڑه گئي اور اُس مانگ سے جو هرج که مقدار حصول کے بڑهنے میں پیش آئے تاثیر اُنکي یهه هوئي که سنه ۱۷۹۲ میں سني کي قیمت في ٹن پچاس پونڈ سے زیاده زیاده بڑه گئي اور باره برس تک اُسي قیمت پر بکتي رهي مگر سنه ۱۸۰۸ع میں انگلستان اور بحر بالٹک کے بادشاهوں میں جهانسے انگلستان میں کثرت سے سني اتي تهي لڑائي هوئي تو دفعة سني کي قیمت في ٹن ایکسو اٹهاره پونڈ هوگئي اور یهه قیمت اُس قیمت سے چوگني تهي جو امن و امان کے دنوں میں عام تهي بعد اُسکے جب لڑائي ختم هوگئي تو وه مانگ اُسکي پهیکي پڑي اور مقدار حصول کے هرج مرج بیکار هوئے اور جیسي که قیمت اُسکي پہلے تهي ویسي هي هوگئي *

هم یهه بیان کرچکے که جنس کا افاده یعني بطریق بیع یا کرایه کے اُسکي مانگ پر اور اُن هرجوں پر منحصر هی جنسے مقدار حصول اُسکي محدود هوتي هی مگر باوجود اسکے بهت سي جنسیں ایسي هیں که اُن کي مقدار حصول کے هرجوں میں کوئي تبدیل واقع نهووے تو بهي اُنکي مانگ ایسی ایسی بے حقیقت وهمونسے بدل جاتي هے که شاید اُن هرجوں کي قوت ایندہ کو گهٹتي یا بڑهیگي اور یهه حال اُن جنسوں میں واقع هوتا هی جنکي مقدار حصول کسي قاعده پر معین نهیں هوتي بلکه غیر معین مقداروں اور معین وقتوں میں جن میں که مقدار حصول اُنکي

‡ پونڈ انگلستان میں ایک سکه هی جو قریباً دس روپیه کي برابر هوتا هی

نہ گھٹ سکتي هی نہ بڑھ سکتي هی حاصل هوتي هیں مثلاً جیسے کہ زمین کي سالانہ پیداوار هوتي هی یا یہہ حال ایسي جنسوں میں پیش آتا هے کہ حصول اُنکا غیر ملکوں کے بقاء اتحاد پر موقوف هووے اگر فصل کي تہائي کم هووے تو وہ کمي برس دن تک جاري رهیگي یا بذریعہ خرچ کثیر کی غیر ملکوں کي امداد و اعانت سے پوري هوگي چنانچہ اگر انگریز روسیوں سے لڑنے جاویں تو سني کي مقدار حصول کے هرج مرج لڑائي کے جاري رهنے تک ترقي پر رهینگے پس دونوں حالتوں میں فصل اناج اور سني کے رکھنے والے بہت سا فائدہ اُٹھاوینگے تمام دولتمند ملکوں میں اور خصوص انگلستان میں بہت سے لوگ ایسے هیں کہ اُنکے پاس اتني بہت دولت هی کہ معین چیزوں کي خرید میں یک لخت اُسکو صرف کرسکتے هیں اور جب کہ ایسے لوگوں کو شبہہ هوتا هی کہ کسي چیز کي مقدار حصول کے هرج غالباً بڑھنے والے هیں تو اُنکو اُسکي خرید کي فکر هوتي هی چنانچہ وہ لوگ نئي مانگ والوں کي طرز و انداز سے خریدنے جاتے هیں اسي سبب سے قیمت بڑھ جاتي هی اور اس طرح قیمت کے بڑھنے سے اور زیادہ قیمت اُسکي بڑھ جاتي هی واضح هو کہ تجارت کي تفصیلیں کثرت سے هیں اور اُسکي صحیح اور جلد اطلاع حاصل کرنے میں بڑي بڑي مشکلیں هیں اور علاوہ اُسکے حالات بھي همیشہ بدلتے رهتي هیں چنانچہ اکثر اتفاق ایسا هوتا هی کہ بڑے بڑے هوشیار سوداگروں کو مشتبہ باتوں پر عمل کرنا پڑتا هی اور بہت سے نا تجربہ کار منفعت کي طمع پر اس خیال سے نقصان کا اندیشہ نکرکے کہ وہ اُنکے قرضخواهوں پر عاید هوگا اندھا دھوند کام کربیٹھتی هیں اور یہہ بات معلوم کرکے کہ فلاں چیز کي قیمت بڑھ گئي اور اُسکے بڑھ جانے کا کوئي معقول سبب هوگا یہہ کہتے هیں کہ اگر هم لوگ ایک مہینے پہلے اس چیز کو خرید کرتے تو بڑا فایدہ حاصل هوتا اور یہہ نتیجہ نکالتے هیں کہ اگر هم اج خریدیں تو ایک مہینے پیچھے بڑا فائدہ ملے غرض کہ وہ اپني اس تقریر کو اس غایت پر پہونچاتے هیں کہ کسي بڑي جنس کي ترقي قیمت سے عموماً ایسا هوتا هی کہ اور چیزوں کي قیمتیں بھي بڑھ جاتي هیں چنانچہ ایک لالچي سوداگر یہہ خیال کرتا هی اور کہتا هی کہ زید نے سني کو قیمت بڑھنے سے پہلے خریدا اور بعد اُسکے فایدہ سے اُسکو فروخت کیا روئي کا بھاو ابھي تک بڑھا نہیں اور

جسقدر کہ مجکو سني کي قيمت بڑہ جانيکا سبب دريافت نہيں اُس سے زيادہ روئي کا نرخ بڑہ جانيکا باعث معلوم نہيں کہ وہ کس طور سے بڑہ جاويگي مگر ظن غالب هی کہ سني کي مانند وہ بهي بڑہ جاويگي اور يہي باعث هی کہ ميں خريد اُسکي کرتا هوں *

همنے جو يہہ بيان کيا کہ بڑي بڑي دولتيں ايسي ايسي تقريروں سے جو کہوں ميں پڑتي هيں تو جو لوگ ازروے امتحان و تجربہ کے سوداگري کے معاملوں سے واقف نہيں هوتے اور انگلستان کے سوداگروں اور سرمايہ والوں کو کمال حسن عقيدت سے هوشيار و فہميدہ سمجهتے هيں وہ شايد يہہ سوچينگے کہ انکا مبالغہ هی اور يقين نہيں کرنے کے کہ خيال کو راے پر اسقدر غلبہ هوتا هی مگر هم اپنے قول کي صداقت کے ليئے توک صاحب کے قول کو سند ٹہراتے هيں اسليئے کہ يہہ سوداگر علم و عمل ميں دستگاہ کامل رکهتي هيں جس زمانہ ميں کہ اُنہوں نے اپني کتاب لکهي هی وہ اپنے سلامتي کے واسطے اُن عجيب حالتوں کو غور و تامل اور نہايت فکر و نظر سے ديکهتے تهے جنکو اُنہوں نے قلمبند کيا هی چنانچہ يہہ عبارت جو يہاں نقل کيجاتي هی منجملہ اُن عبارتوں کي هی جو اُنہوں نے اُن حالات کے نسبت لکهي هيں جنکے باعث سے سنہ ۱۸۲۵ع کي شروع ميں جنسوں کي قيمتيں بہت بڑہ گئي تهيں *

توک صاحب کا بيان

واضح هو کہ اختتام سال کا وہ زمانہ هی کہ سالانہ رسم کے موافق سال حال کے ذخاير موجودہ کي کيفيتيں اور تخميناً سال آيندہ کي مقدار حصول اور خرچ کے نقشے بذريعہ گشتي چٹهيوں کے جابجا کے سوداگروں اور دلالوں کے پاس روانہ کيئے جاتي هيں اور اُنپر تقريريں اور بحثيں هوتي هيں چنانچہ سنہ ۱۸۲۴ع کے اختتام پر بذريعہ گشتي چٹهيوں کے دريافت هوا کہ بعض بڑي بڑي جنسوں کے ذخيرے اُن ذخيروں سے کم هوگئي جو پہلے برس کے اخر ميں باقي تهے چنانچہ تهوڑي بہت فکر کر کے اِس کيفيت سے يہہ نتيجہ نکالا گيا کہ اُن چيزوں کي سالانہ صرف کي مقدار سالانہ مقدار حصول سے بہت زيادہ هوتي جاتي هی اِسليئے قيمت اُنکي بڑهني چاهيئے اور اُسکے ساتهہ هی فصلوں کي کمي اور اور ايسے سببوں کي خبريں اوڑاديں

جنسے ثابت ہو کہ آیندہ روئي و ریشم کے مقدار حصول میں کمي ہوگي
غرض کہ قلت موہومہ اور قلت حقیقي کے ملانے سے تجارت پیشوں کو
جوش دلایا چنانچہ پہلے تو اُن چیزوں کي قیمت بڑھائي گئي جنکي
سوداگري کي معقول وجہوں سے کسیقدر قیمت بڑھني چاہیئے تھي کیونکہ
انکے خرچ کي مقدار اوسط مقدار حصول سے زیادہ ہوگئي تھي مگر جسقدر
قیمت کہ مقدار حصول کے بڑھانے یا خرچ کم کرنیکے واسطے بڑھاني ضرور
تھي وہ اکثر حالتوں میں بہت خفیف ہوني چاہیئے تھي لیکن جب کہ
تجارت کا ولولہ ایک دفعہ جوش میں آجاتا ہی تو کسي چیز کي قیمت
صرف حد و غایت سے زیادہ ہي نہیں بڑھتي بلکہ اور جنسوں کي ترقي
قیمت کا بلا واسطہ باعث ہو جاتي ہی اور جب کہ ترقي قیمت کو گونہ
سہارا مل گیا اور خریدنے والوں کے ڈھنگ ایسے معلوم ہونے لگے کہ وہ
فائدہ حاصل کرنے کي توقع کامل رکھتے ہیں تو جوں جوں قیمت بڑھتي گئي
اوسیقدر نئي نئي ترغیبیں نئے نئے خریداروں کو ہوتي گئیں اور یہہ
خریدار اب ایسي ہي نرہے کہ وہ بازار کے حال سے واقف ہوں بلکہ بہت
سے لوگوں کو اپنے اصلي کاموں سے دست بردار ہونے اور روپئے کے پھیلانے اور
بڑے بڑے ساہوکاروں سے معاملہ کرنے کي رغبت ہوئي تاکہ وہ اُس کام میں
جي جان سے مصروف ہوں جسکو دلالوں نے جلد حاصل ہونے والي بڑي
منفعت کا ذریعہ بتایا تھا *

غرضکہ روئي کي خرید اِس قدر ہوئي کہ جسکے حد و غایت نہیں اور
پشم و ریشم وغیرہ غرض کہ ایسي ایسی چیزیں جنکي قیمت کا بڑھنا اُنکے
مقدار حصول اور مانگ کي مناسبت پر مناسب تھا بایں نظر خریدي
گئیں کہ آیندہ اُنکي قیمت بڑہ جاویگي اور مقدار مناسب سے زیادہ اُنکي
قیمتیں بڑہ گئیں اگرچہ روئي کي قیمت سے زیادہ نہ بڑھیں عام لوگوں اور
خصوص ایسے لوگوں سے جنھوں نے اپنے تئیں اُن کاموں میں پھنسایا ایسي
بڑي حماقت ہوئي اور سنہ ۱۷۲۰ع سے سوداگري کے قاعدوں اور تجارت کے
قانونوں سے کبھي ایسا بڑا انحراف ظہور میں نہیں آیا جیساکہ سنہ ۱۸۲۴ع
کے انجام اور ۱۸۲۵ع کے آغاز میں واقع ہوا آیندہ قیمت کي ترقي کا خیال
ایسي چیزوں پر منحصر نرہا جنمیں ترقي قیمت کي کوئي وجہہ معقول
تھي بلکہ ترقي قیمت کي ایسي چیزوں تک وسعت ہوئي جو حقیقت

میں افراط و کثرت سے تھیں مثلاً کافی کہ اُسکے ذخیرے پہلے برسوں کی اوسط مقدار سے بہت زیادہ تھے اتنی قیمتی ہوگئی کہ قیمت اُسکی ستر سے اسی پونڈ تک بحساب فی صدی بڑھ گئی بلکہ چند صورتوں میں مصالحوں کی قیمتیں سو سے دو سو تک بحساب فی صدی بڑھ گئیں اور اُس ترقی قیمت کی کوئی وجہہ خریداروںکی جانب سے قرار ندی گئی بلکہ وہ لوگ خرچ اور مقدار حصول کی مناسبت سے بھی ناواقف تھے غرضکہ تجارت کی کوئی چیز ایسی باقی نرھی کہ اُسکی قیمت کو ترقی روز افزوں نصیب نہوئی ہو اِسلیئے کہ دلال اور تجارت پیشہ جو قیمتونکے بڑھانے اور ٹھہرانیکے خواستگار تھے تمام اس کام پر پل پڑے اور یہی کام اُنکا ٹھہر گیا کہ عام مروج قیمتوں کی چھان بین کر کر باین لحاظ اُنکو دیکھتے تھے کہ کوئی چیز ایسی ملے کہ وہ گراں قیمت نہوئی ہو تاکہ اُس چیز کا بھی لین دین کریں کیونکہ آیندہ اُسکی بھی مانگ ہوگی اور جو شخص کہ اِس عام دھوکہ میں نپڑا جسمیں اور لوگ پڑے تھے اور وہ یہہ پوچھتا کہ فلاں چیز کی قیمت کیوں بڑھ گئی تو جواب اُسکو یہہ دیا جاتا تھا کہ اور سب چیزوں کی قیمت بڑھ گئی ہی اسلیئے اُسکی بھی قیمت بڑھ گئی*

چونکہ ہم یہہ بات سوچتے ہیں کہ بڑی بڑی جنسوں کی مقدار حصول غیر ملکونکے اتحاد اور مخالفت اور اُن ملکوں اور ہمارے ملکونکے قوانین ملکی اور قوانین تجارت اور موسموں کے اتفاق و موافقت پر منحصر ہی اور مقدار حصول کے موجودہ یا آیندہ ہرجوں اور نیز اکثر تجارت کے ایسے بے جوڑ اشتیاقوں سے جیسے کہ اناڑی جواریوں کو ہوتا ہی روز روز مانگ کی حالت پلٹتی رہتی ہی تو یہہ بات صاف واضح ہوتی ہی کہ تمام جنسوں کی عام قیمت یعنی وہ مقدار اُن کی جو کسی چیز کی مقدار معین سے بدل سکتی ہی ایک دن بھر بھی برابر نہیں رہ سکتی بلکہ ہر روز اُن جنسوں میں سے جو تجارت کے لیئے ہوتی ہیں کسی نہ کسی جنس بلکہ کئی جنسوں کی مانگ یا مقدار حصول بدلتی رہتی ہی پس مقدار معین اُس جنس کی جسکا بھاو بدل گیا تمام جنسوں کی بہت یا تھوڑی مقدار سے بدل سکتی ہی اور یہی باعث ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت بلحاظ اُس جنس کے بدل جاویگی اور جب کہ کسی جنس کی قیمت بدل گئی ہو تو دوسری جنس کی قیمت کا

بجاے خود بالکل بدلنا ایسا ناممکن هی جیسیکہ یہہ بات محال هی کہ ایک روشني کا مکان کسي بندر کے کنارہ پر هووے اور بعض جهاز اُس سے قریب اور بعض جهاز اُس سے بعید هوویں اور باوجود اُسکے تمام جهازوں پر برابر روشني پڑے *

استقلال قیمت اور یہہ کہ استقلال کسپر موقوف هی

یہہ بات غور کے قابل هے کہ جب هم یہہ بولتے هیں کہ فلان جنس ایک معین زمانہ تک قیمت میں مستقل رهي تو اُس سے کیا مراد هوتي هی جواب اس سوال کا اُن مختلف اثروں کے ملاحظہ سے هوے سکتي هیں جو کسي جنس کي قیمت پر اصلي یا خارجي سببوں کي تبدیل و تغیر سے جو قیمت کے مدار و مناط هیں پیدا هوتے هیں اور وہ سبب جو کسي جنس کو افادہ بخشتے هیں اور مقدار حصول اُسکي محدود کرتے هیں جنکو هم اصلي اسباب کہتے هیں اگر اتفاق سے بدل جاویں تو اُس چیز کي قیمت کا بڑهنا یا گهٹنا عام هوگا اور پہلے وقتوں کي نسبت اُسکي مقدار معین کا مبادلہ ایسي دوسري چیز کي تهوڑي یا بہت مقدار سے هوگا جو اُسیوقت اور اُسي کے مانند بدلي نگئي هوگي اور ایسي مطابقت شاز و نادر واقع هوتي هی بلکہ هر جنس کي قیمت کا بڑهنا گهٹنا بهي بلحاظ اُس جنس کے ضرور هوتا هے مگر فرق اتنا هی کہ وہ عام و شایع نہیں هوتا *

کسي جنس کي قیمت کے خارجي سببوں میں تغیر و تبدیل آنے یعني اور جنسوں کي اور مقدار حصول میں تغیر تبدیل کے راہ پانے سے کمي اور بیشي اُسکي قیمت میں واقع هوتي هی اُن دونوں کا اثر جسطرح کہ اور اتفاقوں کے جمع هو جانے سے هوتا هی مساوي رهتا هی کیونکہ اُس جنس کا افادہ ویسي هي سلامت رهتا هی اور محدودیت مقدار کے اسباب جوں کے توں قایم و دایم رهتے هیں اگرچہ اُس جنس کي معین مقدار خاص خاص جنسونکي تهوڑي یا بہت مقدار سے بدلي جاوے مگر تمام جنسوں کي اوسط مقدار سے بدلي جاویگي جیسے کہ وہ پہلے بدلي جاتي تهي اسلیئے کہ جو کچهہ اُس جنس کے ساتهہ مبادلہ کرنے میں نقصان هوتا هی وہ دوسري جنس سے مبادلہ کرنے سے پورا هوجاتا هی اور نتیجہ اُسکا یہہ هی کہ اب یہہ بات کهہ سکتے هیں کہ وہ جنس اپني قدر و قیمت

میں مستقل و مستحکم ہی اگرچہ کسی جنس کی قیمت کا ایسا بڑھنا گھٹنا جو افادہ کی تغیر یا مقدار حصول کے خرچوں کی تبدل سے ہوتا ہے ہووے تو وہ تدارک کے قابل نہیں مگر تدارک اُسکا صرف اُن جنسوں سے ہو سکتا ہی جنکی افادہ یا مقدار حصول میں اُسی زمانہ میں اُسیکے مانند تبدل واقع ہوا ہو اور جب کہ بہت سی جنسوں میں ایک سی تبدیل واقع ہوئی ہو اور حسب اتفاق اس جنس کے خلاف پر یہہ عام تبدل ظہور میں آیا ہو تو کوئی صورت تدارک کی متصور نہیں اور جو جنس کہ ایسی تبدیلیوں کی تابع ہوتی ہی تو اُسکے حق میں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ جنس اپنی قدر و قیمت میں مستقل و مستحکم نہیں *

اکثر یہہ بیان ہوتا ہی کہ خاص خاص وقتوں میں دیکھا جاتا ہی کہ تمام جنسوں کی قیمت یک لخت بڑھتی گھٹتی ہی اگر ہمسے پوچھا جاوے تو ہم کہینگے کہ یہہ بیان صحیح نہیں ہی کیونکہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ہر جنس کی مقدار معین ہر دوسری جنس کی مقدار کثیر و قلیل سے بدل جاوے اور جو لوگ اس بیان کے کچھہ معنے لیتے ہیں وہ مدام ایک جنس خاص کو حساب سے خارج کرکے تمام جنسوں کے نقصان و زیادت قیمت کو اُسی جنس میں اندازہ کرتے ہیں اور وہ جنس خارج از حساب "روپیہ ہوتا ہی یا محنت ہوتی ہی *

مثلاً انگلستان کا یہہ حال ہوا کہ تمام جنسوں کی قیمت جس" میں روپیہ بھی شامل ہی سولہویں صدی سے محنت کے حسابوں کھٹ گئی یعنی تھوڑی محنت کے عوض میں زیادہ روپیہ اور جنسیں دیجانے لگیں چنانچہ کوئی چیز ایسی نہیں معلوم ہوتی جسکی مقدار معین کے عوض میں جسقدر محنت شہزادی ایلزبتھ کی سلطنت کے اخر عہد میں ملتی تھی اُس سے کم نہ حاصل ہو اور سنہ ‡ ۱۸۱۵ کی لڑائی کے

‡ سنہ ۱۸۱۵ع میں نیپولین جزیرہ ایلبہ سے جہاں وہ پہلی لڑائی کے بعد بھیجا گیا تھا فرانس میں واپس آیا اور ہزاروں آدمی اُسکے ساتھہ ہوگئے اطراف و جوانب سے جوق جوق سپاہ اُسکے پاس آگئی تب وہ پیرس میں داخل ہوا اور وہاں کے بادشاہ قدیم کو خارج کیا یورپ کے وہ سب بادشاہ جنہوں نے اُسکو پہلے مغلوب کیا تھا پھر متفق ہوئے اور اُس سے مقابلہ کیا مقام واٹرلو کی آخر لڑائی میں اُسکو شکست فاحش اور کامل تباہی نصیب ہوئی بعد اُسکے جزیرہ سینٹ ہلینا میں جو بحر اٹلینٹک میں افریقہ کے مغرب کو ہی بھیجا گیا اور وہیں مرگیا

اختتام سے انگلستان میں اکثر جنسوں کي قیمت جنمیں محنت بھي شامل ھے بمقابلہ روپئے کے گھٹ گئي یعني تھوڑے روپیہ کي عوض میں زیادہ محنت اور جنسیں حاصل ھونے لگیں وہ کلام اخر جو قیمت کے مقدمہ میں ھم کرتے ھیں وہ یہہ ھي کہ باستثناے چند حالات کے تمام قیمتیں مقامي ھوتي ھیں یعني حصر اُنکا خاص خاص مقاموں پر ھوتا ھی مثلاً اگر شہر نیوکیسل میں ایک ٹن کوئیلہ کي قیمت کہان کے اندر سوا روپیہ ھو تو کہان کے باھر اڑھائي روپئے اور دس میل کے فاصلہ پر ساڑھے تین روپیہ اور مقام ھل میں پانچروپیہ ھوگي یہانتک کہ جب وہ کوئیلہ دریاے پول تک پہنچ جاوے تو في ٹن آٹھہ روپیہ اُسکي قیمت ھوگي اور رفتہ رفتہ قدر اُسکي یہہ ھو جاویگي کہ اگر گراس‌وینر سکوئیر کا رھنے والا اپني کوٹھریوں کو † ساڑے بارہ روپیہ في ٹن کے کوئیلوں سے بھر لیوے تو آپکو بڑا نصیبي‌والا سمجھیگا ایک ٹن کوئیلہ اگر ھر حالتمیں في حد ذاتہ وھي ھے مگر علم انتظام مدن کي روسے کہان کے اندر اور اُسکے باھر اور مقام ھل اور گراس‌وینر سکوئیر میں اُسکو مختلف الجنس سجھنا چاھیئے اور جسقدر کہ وہ کوئیلے آگے کو بڑھتے جاتے ھیں اُسیقدر مختلف ھرجوں کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ھوتے جاتے ھیں اسي سبب سے مختلف مناسبتوں میں مختلف جنسوں سے معاوضہ کے قابل ھو جاتے ھیں فرض کرو کہ مقام نیوکیسل میں بہت عمدہ گیہوں کا ایک ٹن کوئیلوں کے بیس ٹن کو بکتا ھے اور وھي کوئیلے اور گیہوں لنڈن کے مغربي کنارہ پر ایسي مناسبت سے بدلینگے کہ ایک ٹن گیہوں کے بدلہ میں چار ٹن کوئیلوں کے دیئے جاویں اور شاید اوڈسہ میں برابر برابر بدلے جاویں *

یہہ بات یاد رھے کہ کسي جنس کي قیمت بیان کي جاوے تو اُس جنس کا مقام اور نیز دُوسري جنس کا مقام جسکي مناسبت سے اُسکي قیمت قرار دیجاوے بیان کرنا ضروري ھے اور اکثر حالتوں میں دریافت ھوگا کہ اُن جنسوں کي قربت اُن مقاموں سے جہاں اُن کا استعمال کیا جاتا ھی اُنکي قیمتوں کا مقدم جز ھی چنانچہ دوردراز کي جنس کا خریدار اُسکے مقام استعمال تک لیجانے کي محنت اور اُس محنت

† یہہ مقدار قیمتیوں کي صرف ایک مثال سمجھانے کے لیئے فرض کرلي ھی حقیقي نہیں ھی

كي اجرت پر پيشگي روپيه لگانے كے زمانه پر محصول ادا كرنے اور علاوه اُن كے رسته كي جوكهوں پر لحاظ كرتا هي باوجود ان باتوں كے اسباب كا خطره بهي اُسكو ضرور هوتا هے كه قسم اس جنس كي شايد اُس قسم كے نمونه سے مطابق نهو جسكے خيال سے خريد اُسكي كي گئي اگرچه اڈنبرا سے لنڈن تک ايک الماس كے ليجانے ميں خرچ اور جوكهوں بهت تهوڑي هي مگر قيمت اُسكي اُسكے رنگ و روپ اور چمک دمک پر موقوف هے اور يهه وصف ايسے هيں كه اُنكي حيثيت سے خريداروں كا مطمئن كرنا ايسا دشوار هي كه جو قيمت الماس كي كمال آساني سے اڈنبرا ميں حاصل هوسكتي هي وه لنڈن ميں كمال دشواري سے مل سكتي هي اور اگرچه كوئيله كسي معين كهان كا ايک اچهي قسم كا محقق هي مگر جو خرچ اور نقصان وقت اور جوكهوں اور محصول نيوكيسل سے گراس وينو سكوئير تک ليجانے كا لازم آتا هي وه ايسے امور هيں كه گراس وينر تک پهنچنے پر ايک ٹن كوئيله كي قيمت اُس قيمت سے پچگني بڑه جاتي هي جو نيوكيسل ميں عام رائج تهي *

اُن اعتراضوں كي ترديد جو دولت كے معنوں پر هوئے هيں

همكو يقين واثق هي كه دولت كے يهه معني كه وه تمام چيزيں يا صرف وه چيزيں هيں كه قيمت ركهتي هوں يا اُنكو خريد سكتي هوں يا كرايه پر لے سكتي هوں باستثناے آرچ بشپ ويٹلائي صاحب كے كسي اور مؤلف انتظام مدن سے اتفاق نهيں ركهتے *

مقدم اختلاف يهه هيں كه بعضے مؤلف اصطلاح دولت سے صرف مادي پيداوار سمجهتے هيں اور بعض بعض اُن ميں اُن چيزوں كو داخل كرتے هيں جو آدمي كي محنت سے پيدا يا حاصل هوتي هيں اور بعض بعض قيمت يا معاوضه كو دولت كے معنوں ميں داخل كرنے پر اعتراض كرتے هيں *

اور يهه سوال كه غير مادي چيزوں كو بهي دولت كي چيزونميں سمجهنا چاهيئے يا نهيں بحث و مباحثه كا مقام هے ليكن جب تحصيل دولت كا مذكور هوگا تب سوال مذكور پر بحث كيجاويگي معلوم هوتا هي كه بعضے

مؤلف مثل مل صاحب و مکلک صاحب و کرنل تارنز صاحب اور مالتھس صاحب اور فلورزاستراڈا صاحب کے جو کنایتاً یا صراحتاً صرف اُن چیزون کو اصطلاح دولت میں داخل کرتے ہیں جنکے تحصیل و تصرف میں آدمي کي محنت صرف ہوتي ہی یہہ خیال کرتے ہیں کہ ایسی محدود معنوں میں ہوشی جسکو مناسب طریقہ پر دولت کہہ سکتے ہیں داخل ہو جاویگي اور بعض بعض ایسے لوگ جنمیں رکارڈو صاحب داخل ہیں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ "اصطلاح دولت میں بعضي ایسي چیزیں بھي داخل ہیں جو آدمي کي سعي و محنت سے حاصل نہیں ہوتیں مگر یہہ لوگ اُنکو اتنا خفیف جانتے ہیں کہ ترک کرنا اُنکا اس سے بہتر ہی کہ علم کي نیک اسلوبي کو ایسي وسعت و گنجایش سے خراب کریں کہ اُسمیں ایسي چیزیں بھي دخیل ہو جاویں جو سعي اور محنت کے نتیجے نہوویں *

اُن عبارتوں کے ملاحظہ سے جو مالتھس صاحب اور کرنل تارنزصاحب اور مکلک صاحب کي کتابوں سے ذیل میں نقل کي جاتي ہیں پہلي راے واضح ہوتي ہی *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ہیں کہ دولت اُن مادي چیزوں کا نام ہی جو آدمي کو بجاے خرد ضروري اور مفید یا پسندیدہ ہوویں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں تھوڑي بہت محنت درکار ہووے *

اور کرنل تارنز صاحب کا یہہ مقولہ ہی کہ مفہوم دولت میں وہ مادي چیزیں داخل ہیں جو مفید خلایق اور مقبول طبایع ہوں اور اُنکي تحصیل و تصرف میں وہ خرچ محنت درکار ہو جو قصداً عمل میں آوے پس دو چیزیں دولت کے لیئے ضروري ہیں یعنی ایک افادہ اور دوسري وہ محنت جو قصداً کیجاتي ہے اور جو چیزیں کہ مضموں افادہ سے خالي ہیں اور برامدکار اُنسے نہیں ہوتا اور دل کي مرادیں پوري نہیں ہوتیں وہ ایسي ہوتي ہیں جیسے ہمارے پانو تلے کي خاک اور ساحل بحر کي ریت اور وہ چیزیں ہماري دولت کے اجزاء نہیں ہوتیں بر خلاف انکے وہ چیزیں ہیں جو نہایت مفید اور حیات کے واسطے بہت ضروري ہیں اگر وہ علاوہ مفید ہونے کے قصد و محنت سے حاصل نہیں ہوتیں تو وہ مفہوم دولت میں داخل نہیں مثلاً ہوا جو دم کي راہ ہم

کهینچتے هیں اور وہ شعاعیں سورج کي جو هم کو گرم کرتي هیں باوجود اسکے که وہ نهایت مفید اور بغایت ضروري هیں مگر دولت کي چیزوں میں داخل نهیں مگر روٹي جو بهوک کا علاج هی اور کپڑے جو سردي گرمي کو دفع کرتے هیں اگرچه وہ سورج کي شعاعونسے کچهه زیادہ ضروري و لابدي نهیں مگر ادخال انکا مفهوم دولت میں بایں نظر مناسب هی که علاوہ افادہ کے انمیں یهه بات بهي پائي جاتي هی که وہ محنت سے هاتهه آتي هیں *

اور مکلک صاحب کا یهه بیان هی که دولت کا مخرج صرف محنت هی چنانچه وہ مادہ جسکي تمام جنسیں بنائي جاتي هیں انصرام اسکا خود بخود هوتا هی یعني خدا همکو بے تکلف دیتا هی مگر باوصف اسکے جب تک که اس مادہ کو استعمال اور قبض و تصرف کے قابل کرنے میں محنت صرف نهووے تب تک وہ قیمت سے خارج هی اور اسکو دولت سمجهنا محض خطا هے کسي نهر کے کنارے یا کسي باغ کے صحن میں اگر همکو کهڑا کریں اور بعد اسکے محنت کے ذریعه سے پاني اور پهل پهلاري منهه تک نه پهونچاویں تو بهوک پیاس کے مارے بلاشبهه مرجاوینگے بالفرض اگر کوئي چیز ایسي هو که اسکے مناسب مقصود اور قابل تصرف کرنے میں کسیقدر محنت درکار نهو تو وہ چیز اگرچه نهایت مفید و نافع هو مگر اسلیئے که وہ بے محنت هاتهه آئے اور محض خداداد هے یهه بات ممکن نهیں که وہ قیمت والي گني جاوے بلکه وہ رایگان سمجهي جاویگي *

واضح هو که مکلک صاحب کے طرز تقریر سے یهه بات مفهوم هوتي هی که وہ مفهوم محنت میں ان تمام افعال و حرکات کو داخل کرتے هیں جو تصداً ظهور میں آتے هیں اور یهه بات صاف هی که اگر لفظ محنت کا استعمال ایسے وسیع معنوں میں کیا جاوے تو اکتساب دولت کو محنت و مشقت لازم هی مثلاً اگر سیب کا چنا محنت کا کام هی تو رکابي سے اوٹهانا بهي محنت کا کام هی اور مجلس دعوت میں هو مهمان اپني خوراک اس محنت سے حاصل کرتا هی جس سے که وہ اسکو اپنے قبضه میں کرتا هی غرض که ایسي ایسي بے ٹهکانے باتوں سے جنسے دولت وغیرہ کي اصطلاحوں کے توضیح کی گئي علم انتظام مدن ایسا خوار و

خراب ہوا کہ وہ خرابي ترقي کي مانع ہوئي *

مالتھس اور تارنز صاحب وغیرہ جو محنت کو دولت کا رکن اعظم سمجھتے ہیں وجہہ اُسکي یہہ دریافت ہوئي کہ پہلے اُنہوں نے یہہ تصور کیا کہ افادہ کے سوا کوئي اور وصف بھي قیمت کے لیئے ضروري چاھیئے اور دوسرے یہہ سوچا کہ جو مفید چیزیں محنت سے حاصل ہوتي ہیں وہ تمام قیمتي ہوتي ہیں اور تیسرے یہہ تامل کیا کہ قیمتي چیزوں کي تحصیل میں تہوڑي بہت محنت صرف ہوئي چاہیئے مگر یہہ بات کہ محنت قیمت کے واسطے ضروري نہیں اُسوقت ثابت ہوجاویگي جب کہ ہم ایسے حال کا ملاحظہ کریں گے جس میں بلامحنت قیمت قایم ہوسکتي ہی مثلاً سمندر کے کنارے پہرتے پہرتے کوئي موتي اتفاق سے ہاتھہ آجاوے تو کیا اُس موتي کي قیمت نہوگي اور جوھري اُسکو مول نہ لینگے شاید مکلک صاحب اسکا یہہ جواب دینگے کہ موتي کي قیمت کا وہ محنت باعث ہی جو اُسکے اُٹھانے میں صرف ہوئي اچھا اب یہہ فرض کرو کہ وہ موتي ایسے حال میں ہاتھہ آیا کہ میں آستر مچھلي کھا رہا تھا تو اسصورت میں اُٹھانے کي محنت متصور نہیں ہوتي علاوہ اُسکے یہہ فرض کرو کہ اگر شہاب ثاقب میں سے سونا نکلے تو کیا اُسکي قیمت نہوگي اور اگر بجاے اس لوھے کے جو کہان سے نکلتا ہی شہاب ثاقب کا ہي لوھا ہوتا تو کیا اُس آسماني لوھے کي قیمت اس لوھے کي قیمت سے زیادہ نہ ہوتي ہاں یہہ بات سچ ہی کہ جو شے مفید ہی اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ضروري محنت کا زیادہ ہونا اُسکي قیمت کو پورا کرتا ہي اِسلیئے کہ محنت کي مقدار حصول محدود ہوتي ہی تو یہہ بات لازم آتي ہی کہ جس چیز کے وصول و حصول کے واسطے محنت ضروري ہی وہ چیز اُسي ضروري محنت کے باعث سے مقدار حصول میں محدود ہو جاتي ہی مگر کوئي اور بھي ایساھي سبب کہ مقدار حصول اُس سے محدود ہو جاوے ترقي قیمت کے لیئے ایساھي موثر باعث ہی جیسیکہ وہ محنت جو اُسکي تحصیل میں لابدي ہی اُسکي قیمت کا سبب ہو جاتي ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ اگر تمام جنسیں جو ہمارے کام آتي ہیں بلا اعانت محنت محض عنایت قدرت سے پہنچا کرتیں اور جس کم و کیف سے کہ وہ بالفعل موجود ہیں ویسے ھي بلا کم و کاست

بہم پہنچتیں تو یہہ بات قیاس میں نہیں آتی هی که وہ قیمتی نرهتیں یا جنس مناسبت سے که فی الحال اُنکا معاوضه هوتا هی اُسی مناسبت سے نہوتا *

باقی رکارڈو صاحب کو جواب بوجوہ مفصله ذیل دیا جاتا هی اول یہه که دولت کی وہ چیزیں جنکی قیمت کا باعث وہ محنت نہیں جو اُنکی تحصیل میں صرف هوتی وہ دولت کا کوئی جزء نہیں بلکه خود کامل دولت هیں دوسرے یہه که جب مقدار حصول کی محدودیت محنت کی قیمت کے واسطے ضروری هی تو پھر محنت کو شرط قیمت تسلیم کرنا اور محدودیت مقدار حصول کو جسپر قیمت منحصر هی شرط اُسکی نماننا عام سبب کی جگہه جزوی سبب کو قایم کرنا هی نہیں هی بلکه حقیقت میں ایسے سبب کو خارج کرنا هی جو محنت کو قوت پنہچاتا هی *

اب همکو اُن اعتراضوں پر غور و تامل باقی رها جو دولت کے اُن معنوں پر کیئے گئے که دولت اُن چیزوں کا نام هی جو قیمت رکھتی هوں اور جو لوگ لاگت کی جگہه قیمت کو استعمال کرتے هیں اور دونوں کو برابر سمجھتے هیں یا ایسی طرح اُسکو برتتے هیں که اُسمیں هر شے مفید کو شامل کرتے هیں تو دولت کے مفہوم میں قیمت کے داخل هونے پر اُنکا اعتراض بجا هی اور هم بھی معترض هوتے اگر لفظ قیمت کے معنی ایسے لیتے که وہ معنی مذکورہ میں داخل هوتے مگر اور مؤلفونکا یہه نقشه هے که اُنکے نزدیک استعمال لفظ قیمت کا اُسکے عام پسند معنوں میں مورد اعتراض هے چنانچه وہ یہه اعتراض کرتے هیں که اُن معنوں کے بموجب جو مؤلف رسالہ هذا نے پسند کیئے لازم آتا هے که ایک چیز ایک کے حق میں دولت هو اور دوسرے کے حق میں دولت نہو اور یہه بات کچھہ چھپی هوئی نہیں اور یہه بھی ظاهر هے که ایک هی وصف ایک آدمی کے واسطے بعض وقتوں میں دولت هوسکتا هی اور وهی صفت اُسکے لیئے اور وقتوں میں دولت نہیں هوسکتی جیسے که انگریزی قانونوں کا علم انگلستان میں وجہه معیشت اور فرانس میں فراسیسی اصولوں کی مہارت ذریعه رزق کا هے اور بعد چندے یہه اتفاق پڑے که انگریزی قانون دان اپنے علم و کمال کے سوا کوئی مال اپنے همراہ نه لیجاوے اور فرانس کی سکونت

اختیار کرے یا فراسیسی قانون داں انگلستان میں جاکر بسے تو یہہ دونو آسودہ حالی سے افلاس میں پڑینگے اور کوئی بات اُنکی نہ پوچھیگا اور ایسی ہی وہ داستان گو سحر بیان جسکا کمال ایشیا میں مال و دولت کا منشاء و مخرج ہی ملک یورپ میں ہزار خواری سے بسر کریگا اور کوڑیوں تک محتاج رهیگا پس ہمارے معنوں کے موافق وہی کمال اُسکا بلاد ایران میں مخرج دولت اور اضلاع انگلستان میں منشاء افلاس ہوگا اور ایسی ہی اگر کوئی بہانڈ منتقی ہو جاوے تو وہ کمال اُسکے جو گانے بجانے اور نقلوں کے دکھانے سے متعلق ہیں معاوضہ کے قابل نرهینگے اور وہ نقال اپنے فن و ہنر کو اجارہ کے لایق نسمجھیگا اور اب یہہ کہنا شایاں ہی کہ وہ استعدادیں نقال کی دولت کا وسیلہ نرهیں مگر ہم بڑے حیران ہیں کہ صرف اتنی تمیز و تفریق سے ہماری تقریر شافی پر جو دولت کے معنوں میں بیان کی گئی کس طرح اعتراض وارد ہوسکتا ہے بلکہ اس سے تو ہماری تقریر کی اور خوبی ظاہر ہوتی ہے *

کرنل ٹارنز صاحب ایک ایسی قوم تجویز کرتے ہیں کہ وہ صرف آپسمیں بسر کرتی ہو اور کسی سے میل جول نرکھتی ہو اور ہر شخص اُن میں سے اپنی اپنی کمائی صرف کرتا ہو تو ایسی صورت میں اگرچہ جنسوں کی بہت کثرت ہوگی مگر اس لیئے کہ مضمون معاوضہ باہم مفقود ہی تو وہاں ہماری اصطلاح کے بموجب دولت کا نام و نشان نہوگا جیسے کہ اُسکے معنی بیان کیئے گئے جواب اُسکا یہہ ہی کہ علم انتظام مدن کی رو سے وہاں دولت نہوگی اسلیئے کہ جہاں کہیں ایسی صورت واقع ہوتی ہی تو علم انتظام مدن کے قاعدونکا عمل وہاں جاری نہیں ہوتا ہاں ایسے لوگوں میں فن کشتکاری اور علم ادوات وغیرہ جو اُن جنسوں کے پیداوار کے معاون ہوتے ہیں جنکا ہم باہم مبادلہ کرتے ہیں تحصیل ہو سکتا ہی مگر علم انتظام مدن وہاں قایم نہیں رہ سکتا اور جب کہ رواج عام کی رو سے تمام قیمت والی چیزیں دولت کے مفہوم میں داخل ہیں اور ہر حالت میں وہ رواج اچھا ہی تو اُسپر یہہ کوئی معقول اعتراض نہیں کہ خلقت کے ایک گروہ کی ایسی حالت سے وہ نامناسب ہے جسکا ہمکو تجربہ نہیں *

علم انتظام مدن کي چار اصول

هم بيان کرچکے که جن حقيقتوں پر بنياد اُس علم کي هے وه حقيقتيں چند اصلوں ميں محصور هيں اور وه اصول غور و تحقيق اور صحيح قياس کے ثمرے اور فکروں کي رسائي کے نتيجے هوتے هيں اور وه کل چار اصول هيں پهلے يهه که هر شخص جهاں تک ممکن هو بهت تهوڑي محنت اور مال کے خرچسے زيادہ دولت حاصل کيا چاهتا هی *

دوسري يهه که دنيا کي آبادي اخلاقي يا جسماني خرابي کے باعث سے يا دولت کي اُن چيزوں کي قلت؛ کے انديشه سے محدود و محصور هی جو هر فرقه کي خاص خاص عادتوں سے متعلق هيں *

تيسري يهه که محنت اور باقي اور تمام ذريعوں کي قوتيں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح سے بيحد و غايت بڑه سکتي هيں که اُن ذريعونکے حاصلات کو حاصلات آينده کے ليئے ذريعه ٹهراويں *

چوتهي يهه که جب فن کشتکاري بدستو رهے اور کسي ضلع ميں دستور معمول کے نسبت کسي زمين پر زياده محنت کيجاوے تو اُس محنت سے ايسا معاوضه پيدا هوگا که وه محنت کي نسبت کم هوگا يا يوں کها جاوے که اگرچه محنت کي کثرت سے حاصلات کي کل مقدار ميں ترقي هوتي هی مگر اُس نسبت سے نهيں هوتے جس نسبت سے که محنت زياده صرف کيجاتي هی منجمله ان اصلونکے پهلي اصل صحيح قياس کا ثمره هی اور باقي تينوں غور و تحقيق کے نتيجے هيں اور اسليئے که پهلي دوسري اصل کے بيانميں باستثناء اُن اصطلاحوں کے جو لفظ دولت سے تعلق رکهتي هيں علم انتظام مدن کي اصطلاحوں کے استعمال کا موقع بهت کم آتا هی تو پهلے پهل اُن دونوں کو بيان کرينگے اور بعد اُنکے تيسري چوتهي سے بحث کيجاويگي مگر پهلي اور دوسري اصل ايسي بديهي هی که ابهي همکو اُسکا سچ مان‌لينا چاهيئے کوئي شخص ايسا نهوگا جو انسان کے صرف ذاتي قوت اور کلوں کي بڑي قوت اور سرمايه کے فرق پر لحاظ کرنے کے بعد پهلي اصل کي راستي کي نسبت کسيطرح کا شک و شبهه کريگا اور دوسري اصل کي راستي درستي کے اعتقاد و يقين کے ليئے صرف اتني بات تسليم کرني ضروري هی که اگر وه اصل صحيح اور درست نهوتي تو کوئي زمين عمده زمينونکے سوا هرگز کاشت ميں نه آتي اسليئے که اگر

ایک اکیلے کہیت کے حاصلات بقدر اُس محنت کے جو صرف کیجاوے بڑھتے تو اُسی اکیلے کہیت کي پیداوار انگلستان کے لیئے کافي وافي ہوتي *

پہلي اصل کا ثبوت جو دولت کي عام خواہش پر مبني ہی

اس بیان سے کہ ہر شخص تہوڑي محنت اور تہوڑے مال کے خرچ سے زیادہ دولت چاہتا ہی یہہ سمجھنا نچاہیئے کہ مراد اُس سے یہہ ہے کہ ہر آدمي مال فراوان اور دولت بے پایان چاہتا ہی اور یہہ بھي نہ سمجھنا چاہیئے کہ دولت انسان کي مقدم خواہش ہی یا مقدم مقصود ہونا چاہیئے بلکہ مراد اتني ہی کہ ہر شخص اپني حاجتوں کو پورا سرانجام کیا گیا نہیں سمجھتا اور بعض بعض ایسي خواہشیں رکھتا ہی کہ ابتک وہ پوري نہیں ہوئیں مگر وہ یقین کرتا ہی کہ دولت کي ترقي سے پوري ہوجاوینگي اور لوگوں کي حاجتیں انہوکي انہوکي ہوتي ہیں جیسے کہ مزاج اُنکے مختلف ہوتے ہیں چنانچہ بعضے لوگ اختیار و حکومت چاہتے ہیں اور بعضے امتیاز و شہرت پر مرتے ہیں اور بعضے فرصت کو دوست رکھتے ہیں اور بعضے شغل جسماني پر جان دیتے ہیں اور بعضے شغل روحاني عزیز سمجھتے ہیں اور بعضے ایسے سخي داتا ہیں کہ نفع رساني کي فکر میں رہتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جو حتی الامکان اپني دوستوں کو فائدہ نہ پہونچاویں باقي روپیہ وہ چیز ہی کہ سب لوگ اُسکے مرید ہیں اور سارا باعث یہہ ہی کہ وہ دولت کا خلاصہ ہی جسکے پاس وہ ہوتا ہی وہ اپنے جي کو خوش کرسکتا ہی لوگوں کے کام آسکتا ہی اور خاص خاص لوگونکو خاص خاص فائدے پہنچاسکتا ہی اور لذات نفساني کي تحصیل کے ذریعوں اور تکالیف جسماني کے رفع کے وسیلوں کو ترقي روز افزوں دے سکتا ہی اور عقلي شغلوں کو جنمیں زیادہ خرچ ہو بڑھا سکتا ہی (غرضکہ روپیہ کي بڑي بات ہی باقي سب خرافات ہی) کسي شاعر نے خوب کہا ہی * اے زر تو خدا نئي ولیکن بخدا * * ستار عیوب و قاضي الحاجات توئي * اور منجملہ ان سب شوقوں کے ہر شوق بہت سي دولت کو کھو سکتا ہے جو کسي آدمي کے قبض و تصرف

میں ہووے اور جو کہ تمام آدمی ایک نہ ایک شوق ان شوقوں میں سے اختیار کرتے ہیں اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ وہ تمام شوقوں کو اُٹھاتے ہیں تو یہہ لازم آتا ھے کہ دولت کي خواھش سیر ہونے کے قابل نہیں ہرچند کہ زیادہ دولت کي خواھش میں تمام لوگ شریک ھیں مگر جن طریقوں سے کہ وہ دولت کو صرف کرتے ہیں وہ بیحد و غایت ہیں *

جسقدر کہ تحصیل دولت میں مال اور محنت کے خرچ ایک آدمي یا چند آدمي کرتے ہیں تو وہ خرچ بھي بجاے خود مختلف ہوتے ہیں اور ایک هي قسم کا خرچ محنت و مال کا ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے بہت زیادہ هي نہیں کرتا جیسے کہ علم کي دولت کي تحصیل کرنے میں کم محنتي سے بعضے لوگ آرام اور فرصت کو اور بعضے لوگ ہوا کہانے اور میدان میں رھنے کو اور بعضے لوگ مشغلوں اور یاروں کي صحبتوں کو ھاتھہ سے نہیں دیتے بلکہ اصل یہہ ھے کہ بعضے لوگ دولت کي حرص و طمع اور اُسکي تحصیل میں دقتوں اور محنتوں کے اُٹھانے کو بعضوں کي نسبت زیادہ گوارا کرتے ہیں اور اسي تفاوت سے خاص خاص شخصوں کي عادت اور قوموں کي خصلت کا امتیاز ہوتا ھے مگر تجربہ کي روسے دریافت ہوتا ھے بلکہ بلا تجربہ هي معلوم ہوسکتا تھا کہ جن ملکوں میں مال و دولت نہایت محفوظ اور نام آوري اور امتیاز حاصل کرنے کے طریقے بہت وسعت سے ہیں وھاں تحصیل دولت کے لیئے بڑے بڑے خرچ مال و محنت کے ہوتے ہیں اور مدتوں تک جاري رھتے ہیں جیسیکہ ھالنڈ اور گریٹ برٹن اور اُن ملکوں کے باشندے جنکي حکومت کے قاعدے گریٹ برٹن کے قاعدوں سے ماخوذ ہیں اور یہہ ایسے لوگ ہیں کہ مال و محنت کے بڑے بڑے خرچوں کے مزے اُٹھاتے ہیں اور آج تک تحصیل دولت میں نہایت گرم جوش اور کامیاب رھی ہیں اور مکسیکو کے باشندے بھي جو ایسي مفلسي میں بسر کرتے ہیں جسکو انگریز اپنا وبال جاں سمجھتے ہیں اگر بلا تکلیف و محنت کے دولت حاصل ہوسکتي تو بڑي خوشي سے دولتمند ہوجاتے *

ہمنے جس غرض سے ایسے امر بدیہي پر اسقدر گفتگو کي جو اظہر من الشمس ھی اُسکا یہاں بیان کرنا ضرور ھی چنانچہ پہلي وجہہ یہہ ھی کہ اگرچہ ہم یہہ بات نہیں جانتے کہ کسي کے نزدیک اس اصل کا بیان

حسن و تکلف کے ساتھہ ضروري چاهیئے مگر اس علم شریف کي تقریر میں اسي اصل سے کام لیا جاتا هے اور اِسیلیئے تشریح اسکي مناسب سمجھي غرضکہ یہي اصل اجرتوں اور منفعتوں کے مسئلہ یعنے معاوضہ کے مسئلہ کي بنیاد هے اور اس علم میں ایسي هی جیسیکہ علم طبعي میں میلان و کشش کا قاعدہ هی اور یہہ اصل بجاے خود ایسي هی کہ اُس سے آگے عقل کي رسائي نہیں اور باقي اصلیں غالباً اُسکا ثبوت هیں اور جس تحقیق کامل پر یہہ علم مبني هی اسکے بیان میں یہہ شایان نہیں کہ بنیاد اُسکي چھوڑ دي جاوے اگرچہ اسکے پڑھنے والے کا وقت ایک ایسی بدیہي امر کے پڑھنے میں صرف هوگا جس میں شک و شبہہ نہیں *

دوسري وجہہ یہہ هی کہ اگرچہ یہہ اصل ظاهر و باهر هی مگر بعض بعض لوگوں نے اُسپر کنایتہ شبہہ کیا هی اور یہہ اصل ایک مسئلہ سے مخالف هی جو نہایت مشہور و معروف هی اور بڑے بڑے لوگ اُسکی طرف دار هیں اور وہ مسئلہ کسي شی کا حاجت سے زیادہ پیدا کرنا هی *

واضح هو کہ زائد از حاجت پیدا کرنے سے یہہ مراد هی کہ کسي چیز کو بہت افراط سے پیدا کریں خواہ تو وہ خریداروں کي خواهش سے زیادہ هووے خواہ اُس مقدار سے زائد هووے جسکے بدلے لوگ ایسي سادي چیزیں دے سکتے هیں اور اُنکے دینے پر جي جان سے راضي برضا هیں جو اُسکے پیدا کرنے والے کے حق میں اجراے کاروبار کي ترغیب کے لیئے کافي سمجھي جاویں مثلاً کتابیں ایسي جنس هیں کہ وہ اکثر حاجت سے زائد طیار هوتي هیں اور جسقدر نسخوں کي تعداد گھٹائي جاتي هی اُسیقدر چھپنے اور مشہور کرنیکے خرچ بڑہ جاتے هیں اور اهل تصنیف اپني محنتوں کي مانگ کا اندازہ اتني رعایت سے کرتے هیں کہ کوئي نسخہ دو سو پچاس نسخوں سے کم نہیں چھپتا اور بہت کم کتابیں هیں کہ نسخے اُنکے پانسو سے کم چھپتے هیں لیکن حساب کي رو سے دریافت هوا کہ دو سو مختلف کتابوں میں سے ایک کتاب کے تمام نسخے بہزار دقت و دشواري بھي اُس قیمت پر فروخت نہیں هوتی جس قیمت پر شروع میں وہ کتاب مشتہر هوئي تھي چنانچہ معمولي حالت میں پہلے سال میں کل کتابیں پچاس سے لیکر سو تک فروخت هوتے هیں اور دوسرے برس کل تیس چالیس بکتي هیں یہاں تک کہ بعد اُسکے وہ کتاب نسیاً

منسیاً ہو جاتی ہی اور باقی نسخےگاہ بے گاہ کتب فروشوں میں نیلام ہوتے ہیں اور اُنکے حق میں یہی بھلا ہوتا ہی کہ وہ نیلاموں کے ذریعہ سے بک جاویں تاکہ لوگوں میں پھر مشتہر ہوویں مگر بعد اُسکے دریافت ہوتا ہی کہ اکثر کتابیں کتابوں کے طور و طریقے پر خریدی نگئیں بلکہ ردی سمجھہ کر خریدی گئیں *

واضح ہو کہ زائد از حاجت کی تمثیل کے لیئے کتابوں کو اس لیئے منتخب کیا کہ اُنکے حال و حقیقت کے ملاحظہ سے ایسی زائد از حاجت پیدا کرنے کی مثال واضح ہو جاویگی جو لوگوں کی خریداری کے قابل ہونے کے خیال سے نہیں بلکہ اُنکی خواہش کی غلط گمانی سے ظہور میں آتی ہی اور جہاں کہیں کہ نئی تجارت جاری ہوتی ہی تو عموماً ان دونوں غلط فہمیوں سے تمام جنسیں اس کثرت سے اکھٹی کی جاتی ہیں کہ وہ حاجت سے زائد سے زائد ہوتی ہیں چنانچہ ہر کسیکو یہہ بات یاد ہوگی کہ جب انگریزوں کی امریکا کے اُس حصہ تک جسمیں بریزیل اور اسپین والوں کی عملداری ہی رسائی ہوئی یعنی انگریزوں کی تجارت وہاں تک پہونچی تو بڑی بڑی انگیٹھیاں اور برف پر چلنے کی جوتیاں اور پانی گرم کرنیکی باسن کسقدر وہاں بھیجے گئے تھے اور جب تک کہ اُن لوگوں کی اصل مفلسی دریافت ہوئی تب تک اُنکے ذخیرے خانوں کو اشیاء مذکورہ بالا سے روز روز بھرتی رہے اگرچہ یہہ چیزیں اُنکی حاجتوں کے مناسب تھیں مگر اُنکے مقدور سے خارج تھیں غرض کہ ایسی ایسی غلط فہمیاں اکثر واقع ہوتی ہیں اور کثرت وقوع انکا تعجب کے قابل نہیں تعجب یہہ ہی کہ بہت کم آدمی اُنسے بچتے ہیں مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ ان دو سببوں میں سے ایک نہ ایک سبب زائد از حاجت پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے ایک یہہ کہ دولت کی وہ چیزیں جو حاجت سے زیادہ ہوتی ہیں ایسے لوگوں کے لیئے پیدا کی جاتی ہیں کہ وہ محتاج اُنکے نہیں ہوتے اور دوسرے یہہ کہ اُن لوگوں کے پاس ایسی چیزیں موجود نہیں ہوتیں کہ وہ اشیاء مذکورہ کے پیدا کرنے والوں کی خواہشوں کے مناسب و شایاں ہوویں تاکہ وہ اُنکو اُنکے معاوضہ میں دے سکیں اور اصل یہہ ہی کہ ایسا جزوی زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا جو ان سببوں میں سے کسی سبب کے ذریعہ سے واقع ہووے تجارت کی معمولی واردات

گنا جاتا هی مگر یهه پهلی اصل اُس راے کے خلاف هے جسکی رو سے جزوی زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا اور بالکل زاید از حاجت پیدا کرنا چیزوں کا دونو ممکن هیں اور اُسکی روسے یهه بات ممکن سمجهی جاتی هی که ایک هی وقت میں جنسیں اور اُنکا کارامدنی هونا دونو زاید از حاجت هوسکتی هیں یعنی سب لوگ هر چیز کا بهت سا ذخیره رکهه سکتے هیں اور یهه ایک ایسی بات هی که جو بحثیں سوداگری معاملوں پر زبانی هوتی هیں اُنمیں اکثر واقع نهیں هوتی بلکه اچهے اچهے اهل تصنیف اسبات کو درج کتاب کرتے هیں اب اُس رائی کی روسے دولت کی تمام چیزیں صرف زیاده هی نهیں بلکه بهت افراط سے زیاده هوسکتی هیں تو مساوی معاوضوں کی قلت زاید از حاجت هونے کا سبب نهیں هوسکتی هی اور یهه بهی خیال‌میں نهیں آسکتا که تجارت کے معامله تمام ایسے بیڈهنگے هوجاویں که بایع و مشتری اُنکے سبب سے بطرز معقول خرید فروخت اور لین دین کرنے سے باز رهیں فرض کرو که زید کی مطلوب شے بکر کے پاس اور بکر کی مطلوب شے زید کے پاس موجود هی تو یهه ممکن نهیں که وه دونو بجاے اسبات کے که باهم معاوضه کریں اپنی اپنی جنسوں کو خالد و لید کو دیں جنکے پاس اپنی اپنی حاجتوں کی چیزیں موجود هیں اور زید و بکر سے خریدنا نهیں چاهتے اور اُنکے پاس معاوضه کرنیکے وسیلے موجود نهیں پس اب اگر یهه خیال کرنا بیهوده هی که ایسی عام غلطی کے باعث سے بالکل زاید از حاجب پیدا هونا چیزونکا هوسکتا هی تو صرف یهه خیال باقی رها که بالکل زاید از حاجت پیدا هونا چیزوں کا اس سبب سے هوسکتا هی که کسیکو کسی شے کی حاجت نرهی یعنے تمام لوگوں کے پاس اُنکی ضروری چیزیں اسقدر موجود هوں جسکے باعث سے ایک دوسرے کی فضول حاجتوں کے واسطے بازار میں فروخت هونا اُنکا ضروری نهیں اور واضح هو که یهه بات اُس اصل کے خلاف هی جسکا هم بیان کرتے هیں یعنی هر بشر زیادتی دولت کا خواستگار هی *

دوسري اصل کا ثبوت جو آبادي کے محدود ہونے کے اسباب پر مبني ہے

بعد بیان اُن معنوں کے کہ لفظ دولت کا استعمال اُنمین کیا گیا اور نیز بعد اسکے کہ آدمي تہوڑي محنت اور مال کے خرچ سے بہت سي دولت کا خواہاں ہی ہمکو لازم ہوا کہ منجملہ اُن چار اصلوں کے جو اصل و اساس اس علم کي ہیں دوسري اصل کو یعني اسبات کو بیان کریں کہ دنیا کي آبادي یعني تعداد اُن لوگوں کي جو دنیا میں بستے ہیں اخلاقي یا جسماني خرابي کے باعث یا دولت کي اُن چیزوں کي قلت کے اندیشہ سے جو ہر فرقہ کي خاص عادتوں سے متعلق ہین محدود و محصور ہی *

اب یہہ بات عموماً تسلیم کیجاتي ہی اور ایسي واضح ہے کہ کبھي اُسکي توضیح کي ضرورت پیش آنا تعجب سے خالي نہیں کہ ہر قسم کا درخت اور ہر نوع کا جاندار جو تخم و نسل کے ذریعہ سے بڑھنے کے قابل ہی ہمیشہ بڑھا کرے اور جو زیادتي کہ اُسکي تعداد میں ہووے وہ آیندہ زیادتیوں کي مخرج ہی یعني جس میں بڑھنے کي صلاحیت ہوتي ہی اُسکي ترقي میں صرف جمع کا قاعدہ برتا نہیں جاتا بلکہ ضرب کے قاعدہ سے ترقي ظہور میں آتي ہی غرضکہ بہت سي ترقي ہوتي ہی جس حساب سے کہ کسي قسم کا درخت یا کسي نوع کا جاندار بڑھنے کي قابلیت رکہتا ہی تو اُس طریقہ کا حصر اُسکي اوسط قوت تولید پر اور اُسکے اوسط عہد حیات پر ہوتا ہی چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ گیہوں سالانہ درخت ہی یعني ایک سال مین آغاز و انجام اُسکا پورا ہو جاتا ہی اور اوسط قوت تولید اُسکي اِسقدر ہے کہ ایک درخت سے چھہ درخت پیدا ہو جاتے ہیں اور اسي قیاس سے ایک اُیکڑ کي پیداوار چودہ برس کي مدت میں تمام روی زمین کو چھا سکتي ہی اور جس حساب سے نسل آدمي کے بڑھنے کي قابلیت رکھتي ہی تحقیق ہوا کہ بہت سے زمانوں تک معتدل ملکوں کے وسیع وسیع ضلعوں میں نسل انسان کي ہر پچیسویں برس دوگني ہوجاتي ہی *

ایک سي آب و هوا والے ملکوں میں قوت تولید اِنسان کي نسل کي یکسان هوتي هی اور یهہ اِسلیئے کہتے هیں کہ تولید کي کثرت سے جو بعض اوقات گرم ولایتوں میں پیش آتي هی اگر قوت تولید جلد بند نہو تو بچوں کي ریل پیل هو جاتي هی امریکا کے اضلاع متفقہ میں جو ایسے اضلاع هیں کہ اُنهیں میں اِنسان کي نسل بڑهنے کا وہ حساب جو همنے بیان کیا بہت صاف متحقق هوا هی باشندوں کا یهہ حال هی کہ وہ تهوڑے دنوں جیتے هیں عمریں اُنکي بڑي بڑي نهیں هوتیں اور اسي سے یهہ نتیجہ نکال سکتے هیں کہ اِنسانوں کي اوسط قوت تولید اور اُنکا اوسط عرصہ حیات ایسا هی کہ تعداد اُنکي هر پچیسویں برس میں دوگني هو جاتي هی اور اسي حساب سے هر ملک کے باشندے هر پانسو برس کے عرصہ میں تعداد سابق سے دس لاکهہ مرتبہ زیادہ بڑہ جاتے هیں اور اسي قاعدہ سے انگلستان کي ابادي پانچ سو برس کے عرصہ میں پچاس کهرب اور ایک نیل هو جاویگي وہ ایسي گهني آبادي هوگي کہ پانوں رکهنے کو جگهہ نہ ملیگي جب کہ انسان میں بڑهنے کي قوتیں ایسي ایسي هیں پهر اب یهہ سوال وارد هوتا هی کہ اُن ترقیوںکے موانع کیا هیں اور کیا باعث هی کہ دنیا کي آبادي جیسے کہ پانسو برس پہلے تهي اُس سے دس لاکهہ مرتبہ بڑهنے کي جگهہ بظاهر اب دوگني معلوم نهیں هوتي اور حقیقت میں چوگني نهیں هوئي هی *

مالتهس صاحب نے موانع آبادي کو دو قسموں پر منقسم کیا ایک ممکن‌الزوال اور یهہ وہ مانع هی جو بارآوري کو محدود کرے اور دوسرے ممتنع‌الزوال اور یهہ وہ مانع هی جو درازي عمر کو کوتاہ کرے قسم اول سے پیدایشوں میں کمي آتي هی اور قسم ثاني سے موتوں کي زیادتي هوتي هی چو کہ آبادي کے محدود هونے کے لیئے صرف بارآوري کي کمي اور درازي عمر کي کوتاهي پر هی یهہ حساب قایم هی اسلیئے مالتهس صاحب کے تقسیم کامل هی مانع ممتنع‌الزوال جسماني خرابي هی اور بدکاري اور نفرت شادي سے مانع ممکن‌الزوال هی اور یهہ بدکاري اخلاق کي برائي هی اور شادي سے پرهیز کرنے کي وجهہ معقول باستثناء ایسي دو چار باتونکے جو اسقدر تهوڑي هیں کہ اُنکے هونے سے نتیجے میں فرق نهیں آتا بعض ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ هی کہ وہ دولت کي چیزوں میں

داخل هیں اور اسي لیئے مانع ممکن‌الزوال اور ممتنع‌الزوال کي تقسیم هور اندیشي اور اخلاق کي خرابي اور جسماني خرابي پر هوسکتي هی *

مانع ممتنع‌الزوال

یہہ همنے مشاهدہ کیا کہ اس مانع میں وہ سارے سبب داخل هیں جو انسان کے عرصہ حیات کو همیشہ کم کرتے هیں اور عمر طبعي تک نہیں پہونچنے دیتے مثلاً ایسے ایسے کام اور پیشي جو تندرستي کو مضر هیں اور کڑي کڑي محنتیں اور گرمي سردي کہانا اور خراب غذا اور غذا بقدر ضرورت هاتھہ نہ انا اور میلي کچیلي پوشش اور پوشش کا بقدر حاجت بہم نہ پہنچنا اور بچوں کي بري پرورش اور هر قسم کي زیادتي اور اسباب قدرتي اور شہروں کي آبادي سے هوا کا خراب هو جانا اور لڑائیوں کا هونا اور بچونکا قتل اور قحط سالي اور وباے عام کا ظهور فرضکہ ایسے ایسے سبب مانع ممتنع‌الزوال میں داخل هیں اور منجملہ ان سببوں کے بعض ایسے هیں کہ بمقتضاے قاعدہ قدرت پیدا هوتے هیں اور بعضے ایسے هیں کہ لوگوں کي جہل و حماقت سے ظهور میں اتے هیں اور یہہ سب بلاواسطہ جسماني خرابیاں هیں اگرچہ منجملہ اُنکے بہت سے اخلاق کي خرابیوں کے نتیجے هوتے هیں *

اور وہ جسماني خرابي جسکا علاج نہیں هوسکتا اور تدبیر اُسکي بن نہیں پڑتي ضروریات زندگي کي حاجت هی یعني بہوکوں مرجانا اور یہہ مانع جانوروں کے بڑهنے سے علاقہ رکھتا هی اور آدمي جسقدر جانوروں کي خو بو پکڑتا جاتا هی اُسیقدر وہ مانع اسپر غالب هوتا جاتا هے چنانچہ نہایت پورے وحشیوں میں وہ مقدم اور علانیہ هوتا هی اور بہت تربیت یافتہ لوگوں میں نا معلوم هونیکے قریب قریب هوتا هی مگر نامعلوم هونے کا باعث یہہ هی کہ بجاے اُسکے اور موانع کثرت سے هوتے هیں *

هم ابهي بیان کرچکے کہ یہہ عام قاعدہ هے کہ زمین کا محاصل زیادہ محنت کي نسبت سے زیادہ پیدا نہیں هوتا اور نیز یہہ بات بهي بیان کي گئي کہ انسان کي قوت تولید اور حیات کا عرصہ اتنا هی کہ ایک ضلع معین میں هر پچیس برس بعد آبادي دوچند هوسکتي هی تو بنظر مقدمات مذکورہ بالا یہہ واضح هوا کہ ترقي پیداوار کا حساب اور کثرت

آبادي کا حساب دونو مختلف هیں جو زیادتي که اناج کي اُس مقدار میں کیجاتي هی جو کسي وقت میں پیدا هوئي تو وہ ایسي زیادتي هی که اُسکي بدولت آیندہ کو زیادتي بهت دشوار هوجاتي هی اور جو زیادتي که سردست آبادي حال میں واقع هوتي هے تو اُسکے ذریعه سے آیندہ ترقي کے وسیله وسیع و وافر هوجاتے هیں اگر حوایج ضروري کي خرابي یا خرابي کا خوف انگلستان کي آبادي کا مانع و مزاحم نهو توسو برس کے عرصه میں نوبت اُسکي بیس کرور تک پهونچي اور جبکه یهه بات تسلیم کیجاوے که بیس کرور آدمیونکي خوراک اب انگریز پیدا کرسکیں یا کسي اور جگهه سے لاسکیں تو کیا یهه امر ممکن هے که ایکسو پچیس برس بعد چالیس کرور آدمیوں کي پرورش اور ازهائي سو برس بعد آسي کرور انسانوں کي خبر گیري کرسکینگے مگر باوصف اسکے یهه بات صاف ظاهر هے که پهلي هي صدي کے گذرنے سے ایک مدت پهلے اور نیز اُس زمانه سے ایک مدت پیشتر جب که بشرط عدم موانع کے انگریز بیس لاکهه تک پهنچیں تو اُنکے قوانین و قواعد کي کوئي عمدگي یا آب وهوا کي خوبي یا نهایت محنت کي سختي اُن لوگونکو کهانے پینے کي ایسي قوي احتیاج سے بچانسکیگے جسکي ترقي اُنکي ترقي کے ساتهه لازم و واجب هے اب اگرچه بالفرض والتقدیر تمام اور اخلاقي خرابیوں اور سارے جسماني موانعوں سے نجات حاصل هو اور کسي لڑائي کے قصے قضاے بهي پیش نهوں اور کسي طرح کي عیاشي بهي ظهور میں نه آوے اور کام و پیشه ٹهیک ٹهاک اور مسکن اور عادتیں اچهي درست هوں اور اندیشه افلاس و عدم ملازمت بهي شادیوں کا مانع ومزاحم نهو تو صرف قحط هي ایسي بري بلا هے که وہ همارا پیچها نچهوریگا اور آبادي کي مزاحمت کرے گا *

اگرچه یهه بات مسلم ٹهري که اور سب موانع نهیں هوں گے تو قحط هوگا جو کسي طرح ٹل نهیں سکتا مگر حقیقت یهه هی که ایسا کبهي نهیں هوا اور نه آیندہ کو هوگا چنانچه وجوهات اُسکي گذارش کیجاتي هیں *

پهلے یهه که تمام اخلاقي اور جسماني خرابیوں کا نهونا جو موانع آبادي هیں ایک ایسي بڑي عمدہ تربیت پر دلالت کرتا هے جو انسانوں

کي آچنک حاصل کي هوئي تربيت سے بدرجهها اعلے هے يهه بات ايسي تعليم يافته خلايق کي نسبت خيال ميں نهيں آتي که وه ايسي دانائي کي محتاج هووے جس سے بهت جلد جلد برهنے والي آبادي کي خرابيوں کے ليئے پيش بيني کرے اور ايسي دوراندیشي کي محتاج هو که وه ان برائيوں کي روک تهام کو کافي وافي هووے اس صورت ميں ممکن هے که مانع ممکن الزوال خوب تاثير اپني دکهاوے اور مانع ممتنع الزوال کو معطل کرے اور خود وهي کافي وافي هووے *

دوسرے يهه که يهه امر ممکن نهيں که جب قحط مانع ممتنع الزوال دهوم دهام اپني دکهاوے تو باقي موانع ممتنع الزوال اپنے ساتهه نه لاوے بلکه ايکدو ساتهه اسکے لگے آوينگے چنانچه وباء عام اس سے منفک نهيں هوتي اور قتل و قتال اسکے تابع هوتے هيں اور وجهه اسکي يهه هی که تمام لوگ افلاس وفاقه سے مرنا قبول نکرينگے اور اسيطرح جورو بچوں اور ماں باپونکا مرنا بهي انکو گوارا نهوگا جهاں کهيں که لوگوں ميں مال و دولت کا تفاوت هوتا هی يعني بعضے کوڑيالے اور بعضے کوڑيوں تک محتاج هوتے هيں تو وهاں قحط کے طفيل ايسي بڑي ملکي لڑائي اور خون خرابه کي صورت پيدا هو جاتي هي که اسکا غربا کي بغاوت نام رکهتے هيں نا تربيت يافته قومونميں قحط ايسي صورت پيدا کرتا هی که وه لوگ اپنے مکانوں کو چهوڑ چهاڑ کر پاس پڑوس کي سرحدوں ميں چلے جاتے هيں اور بڑے بڑے ملکوں پر قبضه کرتے هيں چنانچه آپ مرتے هيں يا پهلے قابضوں کو خاک سياه کرتے هيں اور انکو ملک و باغ سے خارج کرکے آواره دشت غربت کر ديتے هيں بعد اسکے جب وه لوگ انپر حمله کرتے هيں تو هزاروں کے وارے نيارے هو جاتے هيں *

اصل حقيقت يهه هی که تمام موانع ممتنع الزوال آپسميں ايک دوسرے سے علاقه رکهتے هيں چنانچه آپسکي حرکات وافعال سے ايک دوسرے کے وجود اور نشو و نما کے باعث هوتے هيں جو لوگ کسي ايک مانع ممتنع الزوال سے ظاهرا برباد هوتے هيں حقيقت ميں انکي بربادي کا باعث وه ايک هي مانع نهيں هوتا بلکه چند اور مانع اسکے پوشيده معاون هوتے هيں جن لوگوں کي تعليم ناقص هوتي هی انهيں بڑا قوي اور برباد کرنيوالا

مانع ممتنع‌الزوال لڑائیاں ہیں جو لوٹ † کھسوٹ کے واسطے واقع ہوتی ہیں اور یہہ مانع کمال کثرت سے پیدا اور بڑی خرابیوں کا باعث ہوتا ہی یہاں تک کہ جس ضلع میں اِس مانع عظیم کا صدمہ اُٹھایا جاتا ہی وہاں اور مانع بھی ظہور کرتے ہیں چنانچہ حملوں کے خوف سے تمام باشندے ایک جگہہ بسنا قبول کرینگے اور کثرت ہجوم سے شہروں کی ہوا خراب ہوگی اور کاشت اُن لوگوں کی ایسے کھیتوں میں محصور رہیگی جو شہروں کے آس پاس ہونگے اور حملوں کے خوف سے اگر تجارت اُنکی ایک لخت تباہ نہوگی تو اتنا خلل ضرور ہوگا کہ وہ تجارت پرورش کا مخرج نہ رہیگی اور یہہ قاعدہ ہی کہ جب دھاوا ہوتا ہی تو اکثر وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں جن پر دھاوا پڑتا ہی چنانچہ اسی مانع کی بدولت افریقہ اور ایشیا کے بیچ کے حصے اب تک برباد ہیں *

اور جب کہ بروس صاحب نے ایبس‌سنیاسے سنار تک سفر کیا تو اُنھوں نے اٹھارہ ضلع کو مشاہدہ کیا جسپر عرب دیوینا دھاوے کیا کرتے ہیں کہ وہ بالکل ویران پڑا ہی اور مکان اُسکے کھنڈر ہو گئے ان صاحب نے موضع گریگر میں ایک رات اِتفاق سے بسر کی کہ اُسکی فصلوں کو ایک برس پہلے اس سفر سے عربوں نے تاخت و تاراج کیا تھا اور حال اُسکا یہہ ہوا تھا کہ تمام باشندے بھوک کے مارے مرگئے تھے اور اُنکی ہڈیاں جابجا پھیلی پڑی تھیں اور کسی نے اُنکو دفن نکیا تھا سیاحوں یعنی بروس صاحب کے ہمراہیوں نے کوئی جگہہ ہڈیوں سے پاک صاف نپائی مجبور اُن ہڈیوں ہی پر خیمہ ایستادہ کیا بعد اُسکے دوسری منزل مقام تیوا میں ہوئی چنانچہ وہ صاحب اِس مقام کی نسبت یہہ فرماتے ہیں کہ یہہ مقام

---

† نہایت افسوس سے اِسبات کے یاد دلانیکا موقع ہی کہ اس رسالہ کے مولف نے نا تربیت یافتہ قوم کا جو حال لکھا ہی خود اہل ہند نے کمبخت سنہ ۱۸۵۷ع میں اپنی آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ قطع نظر دیگر صدمات کے جو اُنکے اعمال کی سزا تھے آپسکی لڑائی اور آپسکی لوٹ کھسوٹ سے کیسے کیسے لوگ اور کیسے کیسے گھرانے تباہ و برباد ہوگئے نا تربیت یافتہ ہونا دوسرونکو نہیں بلکہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا ہی دیکھئے کہ اہل ہند کب جاگتے ہیں۔ اور کب اپنے منہہ پر سے ناتربیت یافتہ ہونیکا دھبہ چھڑاتے ہیں

بھي اُسوقت تک صحيح و سلامت رهيگا جب تک که عرب اُسکا قصد نهيں کرينگے اور جسدن که رات کے وقت اُنکے سوار اُسکے کھيتوں کو جلا پھونک کر خاک سيا کرينگے تو اُسکے باشندوں کي هڈياں بھي ايسے هي زمين پر پڑي رہ جاوينگي جيسيکه گريگرا کے باشندونکي تتر بتر پڑي تھيں *

جو قوميں تربيت يافته نهيں هوتيں يا کم تربيت يافته هوتي هيں اُن ميں موانع ممتنع الزوال ميں سے لڑائي سے دوسرے درجه کا مانع قحط عام هى چنانچه جب کوئي قوم ايسي معاش پر منحصور هوتي هى جو کمال آساني سے حاصل هووے اور يهه قوميں ايسي هي هوتي هيں تو صرف موسموں کے اُولٹ پھير سے اکثر قحط نازل هوتا هى اور جهاں کهيں لوگوں کے رنگ ڈهنگ اچھے هيں اور حکم و اِنتظام اُنکا نهايت ٹھيک ٹھاک هى يعنے وہ اچھي تربيت يافته هيں تو موسموں کے فساد دولتمندونکي خير و خيرات اور ملکوں کے مدد رساني اور خصوص دال دليه پر گذر کرنے سے اصلاح پا جاتے هيں مگر کچهه تھوڑي تربيت يافته وحشي قوميں جو محتاج و غريب هوتي هيں اور غير ملکوں سے تجارت نهيں کرتي هيں تو موسموں کے اولٹ پھير سے نهايت سهمناک قومي بد بختي يعنے قحط کي کڑکڑي مصيبتيں اُٹھاتے هيں چنانچه ايسے لوگونکي جسقدر تاريخيں همارے پاس موجود هيں اُنميں قحط کے حالات نهايت مشهور اور يادگار و قايع کے طرح مندرج هيں اور واضح هو که يهه موسموں کي اولٹ پھير کے فساد ايسي حاجات اور مصائب کے درمياں جنکو ايسے لوگ اُٹھاتے هيں جنکي تعداد اسقدر بڑہ جاتي هى که اُنميں غذا کي پيداوار سب خرچ هوجايا کرے اور ايسى افراط غله کے درمياں جو لڑائي اور وباے عام اور قحط تمام کے پيچھے رهے سے لوگوں کو نصيب هوتي هى داير و ساير رهتے هيں باقي موانع ممتنع الزوال مثل فساد آب و هوا اور خرابي عادات اور مضرت مکانات اور بچوں کے قتل آبادي کي اصل کمي يا اصل ترقي کى مزاحمت کي نسبت ظاهرا سبات پر زياده باعث معلوم هوتي هيں که لوگوں کي شادياں اوائل عمر ميں بهت آساني سے هوا کريں چنانچه بچوں کا قتل آبادي کے حق ميں زياده مفيد اسليئے سمجھا گيا که دور انديشي جو شادي کي ايک مانع هى اُسکے برخلاف ايسي بات بتاتا هى که اُسکے برتاؤ سے اولاد کي فکر سے صاف نجات حاصل هوتي هى اگرچه

یہہ بات سوچ لینی آسان ہی مگر اسکا عمل درامد مشکل ہی کیونکہ ماں باپ کے جی بہر جاتے ہیں یہانتک کہ بچوں کے قتل سے باز رہتے ہیں اور اسمیں کچھہ شک و شبہہ نہیں کہ بعض اضلاع کی آب و ہوا ایسے خراب ہوتی ہی کہ وہ ضلعے آباد نہیں ہوتے اور اگر آباد بھی ہوتے ہیں تو ایسے بیگانہ لوگ اُنمیں آکر بستے ہیں جنکی تعداد نئے لوگوں کے آنے جانے سے قایم رہتی ہی چنانچہ اٹلی کے نہایت بڑے حصوں کا حال ایسا ہی دریافت ہوا اور باوصف خوبی آب و ہوا کے بڑے بڑے کارخانہ والے شہروں کے رنگ ڈھنگ بھی ایسے ہی برے نظر آتے ہیں اگر عمدہ عمدہ فنون اور کمال احتیاطوں سے اُن شہروں کی صفائی اور اُنکے اطراف و جوانب کی اصلاح عمل میں نہ آوے ایک نو آباد ملک میں جیسے کہ امریکہ کی پچھلی آبادیوں میں جہاں زمین کی افراط اور وسایل معیشت کی کثرت سے کوئی مانع ممکن الزوال تاثیر اپنی نہیں کرسکتا کوئی ایسا سبب جو طول عمر کا قاطع ہووے ترقی آبادی کا مانع و مزاحم ہوتا ہی مگر باستثناء امور مذکورہ بالا کے آب و ہوا کی خرابی کا زور شور اسباب کی نسبت کہ وہ باشندوں کی تعداد اصلی تھوڑی تھوڑی کم کرے اسبات پر زیادہ باعث ہی کہ مسلسل نسلوں کو جلد جلد پورا کرے یعنی ایک نسل دوسری کے بعد پیدا ہووے چنانچہ سوئیٹزرلینڈ کے بعض بعض اچھے ضلعوں میں جہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہی ایک برس کی اوسط موتیں اڑتالیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور بلاد ہالنڈ کے بہت سے کہادر کے گانوںمیں تیئیس آدمیوں میں ایک موت کے حساب سے زیادہ ہوتی ہیں مگر یہہ بات سمجھنا کہ پہلے ملک کی آبادی دوسرے ملک کے نسبت بہت گھنی اور بڑی ترقی پر ہوگی کمال غلط فہمی ہے بلکہ حال اُسکا برعکس ہے اسلیئے کہ پہلے ملک کے دیہات میں جیسی موتیں کم ہوتی ہیں ویسے ہی پیدایش بھی کم ہوتی ہے اور اسلیئے آبادی چھدری اور مستقل ہی اور ہالنڈ میں موتوں کی بہ نسبت پیدایش کسیقدر زیادہ ہوتی ہی اسلیئے اُسکی آبادی گھنی اور فی الجملہ ترقی پر ہی پس جبکہ تمام خلقت کی تعداد سے سالانہ پیدایشوں کی نسبت معلوم ہوجاوے تو اندازہ ترقی کا موتوں کی مناسبت پر منحصر ہوتا ہی اور اگر تمام خلقت کی تعداد

سے موتوں کے مناسبت معلوم ہوجاوے تو پیدایشوں کی مناسبت پر ترقی کا حساب موقوف ہوتا ہے یا بعبارت مختصر یوں بیان کیا جاوے کہ اگر عمر کی تعداد معلوم ہوجاوے تو کثرت بار آوری پر ترقی منحصور ہوگی اور اگر کثرت بار آوری دریافت ہوجاوے تو حصر زیادتی کا درازی عمر پر ہوگا اور اگر دونوں باتیں دریافت ہوجاویں تو بڑھنے کا اندازہ شمار سے کیا جاسکتا ہی مگر ایک کے معلوم ہوجانے سے نتیجہ پورا نہیں ہوسکتا اگر سالانہ پیدایشوں کو لوگوں کی تعداد حال سے بڑی مناسبت حاصل ہووے تو وہاں یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آبادی جلد جلد بڑھتی ہی یا بر عکس اسکے موانع ممتنع‌الزوال اپنے کارو بار میں سرگرم ہورہی ہیں یعنے لوگ بہت مرتے ہیں اور برخلاف اُسکے سالانہ موتوں کی قلیل مناسبت سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ خلقت کی تعداد جلد جلد بڑھتی ہی یا برعکس اسکے موانع ممکن‌الزوال تاثیر اپنی دکھا رہی ہیں یعنے پیدایش بہت کم ہوتی ہی *

بلاد انگلستان میں اوسط عرصہ عمر کا امریکا کے اضلاع والوں کے اوسط عرصہ حیات سے زیادہ ہی مگر موانع ممکن‌الزوال کی دھوم دھام انگلستان میں اس حد و غایت کو ہے کہ اضلاع امریکا میں ترقی کا اندازہ اضلاع انگلستان سے قریب دوچندکے ہے اور سوئیٹزرلینڈ کے اُن حصوں کے لوگوں کا عرصہ حیات جنکا ذکر ہوچکا انگلستان کے عرصہ حیات کے مساوے ہی مگر انگلستان کے موانع ممکن‌الزوال اگرچہ اضلاع امریکا کی نسبت نہایت قوی و زبردست ہیں مگر سوئیٹزرلینڈ کی نسبت نہایت ضعیف و ناتواں اور اتنے خفیف و کمزور ہیں کہ جب دونوں ملکوں میں سالانہ موتیں برابر ہوتی ہیں تو سوئیٹزرلینڈ کی آبادی تو اپنی حالت پر رہتی ہی اور انگلستان کی آبادی روز روز بڑھتی ہی *

اگرچہ کسی ملک کے رہنے والوں کا اوسط طول عمر اسبات پر قطعی گواہی نہیں دیتا ہی کہ اُس ملک کے باشندوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہی یا بجائے خود مستقل ہی مگر باوجود اسکے درازی عمر اُن باشندوں کے لیئے کمال صاحب اقبال ہونے کی ایسی عمدہ نشانی ہے کہ اُسمیں غلطی کو بہت کم دخل ہی اور پیدایشوں کی تعداد کی نسبت جسکی بنیاد پر پہلے مقنن بھروسا کرتے تھے درازی عمر ایسی پکی بات ہی کہ وہ دھوکا

نہیں دیتي غرض کہ پیدایشوں کي نسبت درازي عمر صاحب اقبال ہونے کي دلیل روشن ہی *

واضح ہو کہ کوئي اخلاقي برائي یا جسمي خرابي ایسي نہیں کہ وہ بلا واسطہ یا بواسطہ کوتاہي عمر کي خواہاں نہو مگر بہت سي ایسي خرابیاں ہیں کہ وہ ترقي بارآوري پر صاف مایل و متوجہ ہیں چنانچہ گریٹبرٹن کا عرصہ حیات اُن اضلاع کے عرصہ حیات سے بہت زیادہ ہی جو ابادي میں گریٹبرٹن کي برابر ہیں اور یہہ ازدیاد اسباب کا ثبوت ہی کہ انگلستان کي آب و ہوا اور وہاں کے قانون و قاعدے اور مقاموں کي آب و ہوا و قانون و اصول سے نہایت عمدہ ہیں *

مانع ممکن الزوال

واضح ہو کہ اب ہم موانع ممکن‌الزوال سے بحث کرتے ہیں جو محدودیت آبادي کے باعث ہوتے ہیں یہہ بات پہلے معلوم ہو چکي کہ بدکاري کي کثرت اور شادي سے نفرت دونوں مانع ممکن‌الزوال ہیں *

معلوم ہوتا ہی کہ بدکاري ایسا بڑا مانع نہیں کہ چھان بین اُسکي بہت سي کیجاوے ہاں یہہ بات مشہور ہی کہ بحر جنوبي کے بعض بعض جزیروں میں بدکاري بعضے عالي خاندانوں کي ترقي کي مانع مزاحم ہوئے اور معلوم ہوتا ہی کہ امریکا کے حبشیوں میں بھي تاثیر اُسنے بہت سي دکھائي مگر جزائر بحر جنوبي کے دولتمند اس بات کے شایاں و سزاوار نہیں کہ اُنکي علیحدہ گفتگو کي جاوے اور جب کہ ہم اُن سب اخلاقي یا جسمي برائیوں کو جو اُن لوگوں میں پائي جاتي ہیں جمع کریں تو غالب یہہ ہی کہ ازالہ بدکاري سے اُنکي ابادي کي ترقي کو بہت تھوڑي مدد پہونچیگي *

باستثناے ان مثالوں کے ایسي عورتیں بہت کم ہیں کہ بدکاري سے بارآوري اُنکي یکقلم مسدود ہوگئي ہو یا قدرے قلیل کم ہو گئي ہو مگر وہ بیسوائیں جو عام پیشہ کرتیں ہیں اس حکم سے مستثنی ہیں اور یہہ بیسوائیں ابادي دنیا سے اسقدر کم مناسبت رکھتي ہیں کہ اُنکے بارآور نہونے سے جو امتناع ترقي ظہور میں آویگي وہ التفات وتوجہہ کے قابل نہیں *

بدکاري کا حال بیان کرنے کے بعد اب ہم نفرت شادي کي بحث کرتے ہیں ہماري کتاب کے پڑھنے والے بخوبي واقف ہونگے کہ لفظ شادي سے وہ مخصوص یا دایمي تعلق هي مراد نہیں جو عیسائي ملکوں میں شادي کے نام سے خطاب کیا جاتا هی بلکہ وہ اقرار مراد هی کہ کسي مرد و عورت میں ہم صحبت ہونیکا اقرار ایسي صورتوں میں واقع ہووے کہ وہ صورتیں غالباً تولد اولاد کي باعث پڑتي ہیں ہم پہلے بیان کرچکے کہ شادي سے پرهیز کرنیکي وجہہ معقول ایسي چیزوں کي قلت کا اندیشہ هوتا هی کہ وہ دولت کے نام سے پکاري جاتي ہیں یا یوں بیان کریں کہ وجہہ اُسکي دور اندیشي هی اور حقیقت یہہ هی کہ بعض بعض معاملے ایسے واقع ہو جاتے ہیں کہ بہت سے بھلے آدمي باوجود اسقدر دولتمندي کے کہ گھر باهر کے خرچ اُنکو معلوم بھي نہیں هوتے کوارے رہ جاتے ہیں مگر یہہ لوگ اتنے تھوڑے ہیں کہ وہ التفات و توجہہ کے قابل نہیں یعني وہ لوگ آبادي کو نقصان فاحش نہیں پہونچا سکتے *

موانع ممکن‌الزوال کي بحث میں اگر دور اندیشي پر حصر کریں اور یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جسمي برائي کے سوا کوئي مانع صاف صاف انسانکي درازي عمر کو نہیں گھٹاتا اسلیئے کوئي چیز اندیشہ قلت اشیاء دولت کے سواے بارآوري کو مانع و مزاحم نہیں تو همسے کوئي غلطي مشکل سے هوگي اگرچہ بعض اشیاء دولت کي کمي کا اندیشہ هي ترقي آبادي کا مانع ممکن‌الزوال هی مگر باوجود اسکے یہہ امر بھي اظہر من‌الشمس هی کہ مختلف چیزونکي حاجت کا اندیشہ مختلف مختلف طورونسے تمام لوگوں کو هوتا هی بلکہ ایک هي چیز کي حاجت کا اندیشہ مختلف گروهوں کے لوگوں پر انہوکے اثر پیدا کرتا هی چنانچہ اناج کي قلت کا اندیشہ تمام انگریزوں کي طبیعت پر وہ اثر پیدا کریگا جو ریشم کي کمي کا اندیشہ اور کھتکا پیدا نکریگا اور گوشت کي کمي کا اندیشہ مختلف گروهوں کے انگریزوں کے مزاجوں پر مختلف اثر ظاهر کریگا غرض کہ هر چیز کي کمي کا اندیشہ نئے نئے اثر پیدا کرتا هی اور اسي لیئے اشیاء دولت کي تقسیم ضروریات اور تکلفات اور عیاشي کے سامان غرضکہ تین قسمونپر مناسب سمجھي گئي اور بیان اُن مختلف اثرونکا مناسب متصور ہوا جو ان تینوں قسموں کي چیزوں کے اندیشہ سے هوتے هیں چنانچہ

حتی الامکان اب یہہ بیان چاهیئے کہ ضروریات اور تکلفات اور عیاشی کے سامان کی اصطلاحوں سے هماري مراد کیا هی اور یہہ ایسی قدیم اصطلاحیں هیں کہ آغاز علوم اخلاق سے استعمال اُنکا شایع هی مگر باوجود اسکے مناسب اور صحیح استعمال اُنکا نہیں هوا اور التفات اُسپر بہت کم کیا گیا *

پڑھنے والونکو یہہ بات یاد دلانی ضرور نہیں کہ یہہ اصطلاحیں کسی نہ کسی سے تعلق رکھتی هیں اور کوئی شخص ایسا همیشہ خاص هونا چاهیئے کہ کوئی معین جنس یا کام اُسکی نسبت، عیاشی هی یا تکلف هی یا ضرورت هی *

واضح هو کہ ضروریات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسی شخص معین کے حق میں اسقدر صحیح و تندرست رکھنے کے واسطے لابدی هووے کہ وہ شخص اپنے کار و بار معہودہ میں مصروف رهے *

اور تکلفات سے وہ چیزیں مراد هیں جنکا استعمال کسی شخص معین کے واسطے اسلیئے ضروری سمجھا جاوے کہ اُسکی بات اُسکی قدر و منزلت کے موافق بنی رهے *

اور عیاشی کے سامان سے یہہ مقصود هی کہ کوئی شخص ایسی شی کا استعمال کرے کہ برتاو اُسکا قیام صحت و طاقت اور بقاے قدر و قار کے لیئے ضروری نہو *

یہہ بات واضح هی کہ مختلف ملکوں کے باشندوں بلکہ ایک ملک کے مختلف باشندوں کی نسبت ایک هی قسم کی چیزیں عیاشی کے سامان اور ضروریات اور تکلفات میں داخل هوسکتی هیں چنانچہ جوتیونکا پہننا تمام انگریزوں کے حق میں اسلیئے ضروریات میں سے هی کہ کوئی انگریز ایسا نہیں هی کہ برهنہ پائی اُسکی تندرستی کو ضرر نہ پہونچاوے اور وهی جوتیاں اِسکاتلنڈ کے نہایت ادنی باشندوں کے حق میں اسلیئے عیاشی هیں کہ وهاں کے رهنیوالے بدون اُٹھانے کسی تکلیف اور بعیزتی کے برهنہ پا پھرتے هیں اور جب کہ کوئی † اِسکاتلنڈ والا پایہ ادنی سے پایہ اوسط تک ترقی کرتا هی تو وهی جوتیاں اُسکے حق میں تکلف هو جاتی هیں اور یہہ شخص بھی اِسلیئے جوتیاں نہیں پہنتا کہ پانوں اُسکے کانٹے چبنے سے

† هندوستان میں بھی جوتیونکا حال قریب قریب اِسکاتلینڈ کے هی یعنے هندوستان کے نہایت ادنی درجہ کے آدمی بغیر کسی تکلیف وبیعزتی کے برهنہ پا پھرتے هیں

محفوظ رھیں بلکہ اُسکے ھمسروں میں ابرو بھي بني رھے اور منجملہ اُن لوگونکے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کي نسبت جو سن شعور سے جوتیئیں پھنئے کے عادي ھوتي ھیں وہ جوتیاں ایسي ضروري ھیں جیسیکہ تمام انگریزوں کو ضروري ھیں اور ترکي یعنے روم کا یہہ حال ھی کہ وھاں بڑے لوگوں کے حق میں مینوشي عیاشي میں اور حقہ کشي تکلف میں گني جاتي ھے اور ملک یورپ میں خلاف اُسکے معمول و مروج ھی مگر ترکي کے لوگ مینوشي میں اور یورپ والے حقہ کشي میں قوانین صحت اور رسوم خلایق کے موافق عمل نہیں کرتے بلکہ خلاف اُسکے عمل در آمد کرتے ھیں اور حقیقت یہہ ھی کہ بلاد یورپ میں شراب اور دیار ترکي یعنے روم میں حقہ کشي ایسي عمدہ چیزیں گني جاتي ھیں کہ مہمان اُنکا مستحق ھوتا ھی یہاں تک کہ اگر بلاد یورپ میں شراب سے اِنکار کیا جاوے تو وہ ایسا خلاف تکلف سمجھا جاتا ھی جیسیکہ روم میں شراب کي تواضع کیجاوے اور اگر دیار روم میں حقہ کي تواضع نکیجاوے تو ایسا خلاف مہمان نوازي تصور کیا جاتا ھی جیسیکہ بلاد یورپ میں حقہ پیش کیا جاوے *

کھتے ھیں کہ کھان میں سے کویلہ کاٹ نے والے اور جھازوں سے اسباب باھر نکال نے والے اور بعض بعض اور لوگ لندن کے جو کڑي کڑي مزدوریاں کرتے ھیں بدون سھارے پورٹر شراب کے بڑي بڑي محنتیں اُٹھا نہیں سکتے اگر یہہ بات راست ھی تو اُن لوگوں کے لیئے پورٹر شراب ضروري اور باقي لوگوں کے واسطے محض عیاشي ھي اور ایسا ھي ایک گاڑي با وضع عورت کو تکلف اور حکیم صاحب کو ضروري ھی اور سوداگر کو عیاشي ھی *

باقي یہہ سوال کہ فلاني جنس تکلف سمجھي جاوے یا عیاشي

اور متوسطہ درجہ کے آدمي صرف پانو کی حفاظت ھي کے لیئے جوتیاں نہیں پھنتے بلکہ برھنہ پا پھرنا اپنے ھمسروں میں بے عزتي بھي سمجھتے ھیں اور اشراف آدمیونکا برھنہ پا پھرنا اور بھي زیادہ بیعزتي گني جاتي ھی ھندوستان میں اُس فرش پر جھاں بیٹھتے ھیں جوتي پھنے جانا خلاف دستور یا یوں کھو کہ بے ادبي ھی مگر اُس مقام سے جھاں سے ابھي فرش شروع نہیں ھوا یا اُس جگھہ جھاں فرش نہیں ھی گو وہ جگھہ کیسي ھي صاف ھو جوتي اُتار کر جانا ایسي ھي بیعزتي کي بات ھی جیسیکہ فرش پر جوتي پھنے جانا بے ادبي ھی

گني جاوے ایسا سوال هی که جواب اُسکا جب تک نهین دیا جاتا که استعمال کرنے والے کي سکونت اور قدرو منزلت اور اُسکے استعمال کا زمانه دریافت نهوجاوے جو پوشاک که سو برس پهلے محض تکلف تهي وه اب موتي جهوتي گني جاتي هی اور جو مکان و متاع که اب بهلے آدمي کي نسبت تکلف سمجها جاتا هی وه سو برس پهلے پارلیمنت کے امیر کے حق میں عیاشي گني جاتي تهي اسباب اُس جنس کے جو ضروري کهلانیکے قابل هوتي هی تکلف و عیاشي کے اسباب کي نسبت زیاده مضبوط و مستقل اور نهایت عام هوتے هیں اور یهه اسباب ضرورت کچهه اُن عادتوں پر منحصر هیں جن عادتوں میں کسي شخص نے پرورش پائي اور کچهه اُسکے کام اور پیشه کے خواص اور اُن محنتوں کي سختي آساني پر جو کام ناکام اُسکو کرني پڑتي هیں اور کچهه اُس بستي کي آب و هوا پر جهاں وه رهنا سهنا هی موقوف و منحصر هیں *

منجمله اسباب مذکوره بالا کے پهلے دو سببوں یعني عادت و پیشه کو جوتیوں اور پورٹر شراب کي مثالوں سے ثابت کیا گیا مگر آب و هوا بڑا مقدم سبب هی چنانچه جو ایندهن اور مکان اور کپڑے سرد ولایت والوں کي زیست کے لیئے ضروري و لابدي هیں وه گرم ولایتوں میں محض بیکار و بیفائده هیں اور اس لیئے که پیشه و عادت آهسته آهسته بدلتے هیں اور آب و هوا میں کبهي کبهي تغیر آتا هی تو وه جنسیں جو کسي ضلع کے مختلف باشدونکے لیئے ضروري هوتي هیں سیکڑون برس نهیں بدلتیں مگر تکلفات اور عیاشیاں همیشه بدلتي رهتي هیں *

تمام درجوں کے لوگوں میں وه مانع شادي خفیف هوتا هے جو صرف عیاشي کے سامان کي قلت کے خوف سے ظهور میں آتا هے جن مطلبوں بلکه جن معقول خیالوں کي روسے لوگ شادي کرنے پر مستعد هوتے هیں وه خیال ایسے قوي اور مضبوط هیں که بخوف زوال ایسي راحتوں کے جو بقاے صحت اور قیام شوکت کے لیئے واجب اور لازم نهیں هرگز تهامے نهیں تهمتے بلکه اصل یهه هے که قلت ضروریات کے خوف سے بهي ترقي آبادي کي روک تهام قرار واقعي نهیں هوتي چنانچه تربیت نایافته ملکوں میں جهاں قلت ضروریات کثرت سے هوتي هے مانع ممکن‌الزوال معطل سا رهتا هے اگرچه اُن لوگوں کو اندیشوں کي سوجهه بوجهه اور خطروں کی

سوچ بچار هوتی هین مگر وہ اتنے دور اندیش اور عاقبت بین نهین هوتے که وہ خطرات اُن پر دخل و اثر کرین یعني وہ لوگ اُن کي پروا نهین کرتے اور جو لوگ ایسے تربیت یافته هین که تاثیر دور اندیشي کے قابل هین حال اُنکا یهه هے که یهه خطرہ که اولاد اُنکي بهوکون مرجاویگي اُنسے نهایت بعید معلوم هوتا هے کیونکه وہ اپنے چلن کا کوئي عام قاعدہ مقرر نهین کرتے بڑا مانع ممکن‌الزوال آبادي کا تکلفات کے هاتهه سے جانیکا اندیشه یا اس امید کے پورے نهونے کا کهٹکا هے که بهت دنون تک تنها رهنے سے وہ اسباب تکلفات حاصل کرینگے جو شان و شوکت کے ذریعے اور جاہ و حشمت کے وسیلے هون اور جب که کوئي انگریز شادي اور دوراندیشي مین سوچ بچار کرتا هے تو جن باتونکا خوف اُسکو هوتا هے اُن مین خویش و اقارب کي فاقه کشي اسلیئے داخل نهین هوتي که قوانین پرورش غربا کا سهارا هوتا هے یعني وہ یهه سمجهتا هے که سرکارے محتاج خانون سے کام اُنکا چلتا رهیگا *

یهه تسلیم کیا که خواهشین اُسکي نهایت خفیف و ضعیف هووین مگر باوجود اُسکے بدون پراگندہ دلي اور پریشان خاطري کے یهه خیال نهین کرسکتا که عالم تجرد کي آمدني اُس قدر و منزلت کے لیئے جو آج کل اپنے همچشمون مین حاصل هے شادي کے بعد بهي کافي هو جاوے اور جن تعلیمون کے فایدون کے مزے آپ اُتهاتا هے اولاد اپني اُن سے محروم رهے اور بات کو بنا لگے باقي جو بڑے آدمي هین اور کار و بار اُنکے بخوبي جاري هین وہ شادي سے بخوف تنگدستي پرهیز نهین کرتے بلکه باعث اُسکا یهه فکر هوتي هے که عالم بیفکري مین دولت کو ترقي هوگي اور انجام اُنکا یهه هوتا هے که جب ترقي مین کوشش کرتے هین تو سعي انکي خالي جاتي هے اور بجاے ترقي تنزل نصیب هوتا هے یهانتک که کبهي ایسا هوتا هے که اسي فکر و تلاش مین وہ وقت گذرجاتا هے جس مین وہ خانگي خوشیان انجام پاتي هین جنکو هر شخص اپني جواني مین غالباً تجویز کرتا هے *

تکلفات کي ایسي هي خواهشون کے باعث سے وہ ملک تربیت یافته جو برسونسے بستے چلے آتے هین ایسي آبادي کي برائیون سے امن و آمان مین هین جسکي تعداد ایسے پرورش کے وسیلون سے جو ارام و راحت

سے بہم پہونچیں بہت زیادہ ہوجاتي ہے باقي ایسے پرانے مضمون جنپر عام شکایت ہو سوا اسباب کے کہ پہلے لوگوں کي سادہ مزاجي اور حال کے لوگوں کي عیاشي کا مقابلہ کیا جاتا ہی بہت تہوڑے ہیں اور لوگوں کا یہہ حال ہی کہ وہ جیسي تعریف ایسے افلاس کي کرتے ہیں کہ جس میں نان خشک پر قناعت اور نمود کي باتوں سے احتراز اور اسراف بیجا سے پرہیز کیا جاوے ویسي تعریف کسي خوبي کي نہیں کرتے اگرچہ وہ بجاے خود نہایت نافع ہووے اور تمام آراستہ قومیں ان سب باتوں کو اپني بزرگوں سے نسبت کرتي ہیں اور جسقدر کہ صرف بیجا کي مذمت کیجاتي ہی جسکو ہر نسل اپنے گھرانے سے مخصوص کرتي ہی اُسقدر کسي بري شے کي مذمت نہیں کیجاتي اگرچہ وہ شي بجاے خود کیسي ہي بري ہو *

سرسري نظر سے یہہ بات دریافت ہوتي ہی کہ جسطرح کہ اسراف کي عادتوں سے کسي شخص خاص کي دولت میں کمي آتي ہی اُسیطرح سے یہہ لازم ہی کہ کسي قوم کي دولت میں تاثیر اُسکي ایسي ہي ظاہر ہووے اور یہہ بات بھي معلوم ہووے کہ ایک شخص کے بیفائدہ خرچوں سے گو اُنسے وہ کیسے ہي مزے اُٹھاوے تمام لوگ محتاج ہوجاتے ہیں اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ جسقدر خرچ کیا گیا وہ عام ذخیرہ سے نکل گیا اور بیجا ضایع ہوگیا اور جو کہ قومي سرمایہ لوگوں کي بچت کي جمع سے مجتمع ہوتا ہی تو یہہ امر تحقیق ہی کہ اگر ہر شخص اپني آمدني بالکل خرچ کردے تو ملک کا سرمایہ رفتہ رفتہ پورا ہوجاویگا اور شامت عام اُسکا نتیجہ ہوگي مگر یہہ بات ایسي ہي محقق ہے کہ اگر ہر شخص اپنے خرچوں کو صرف ضروریات پر منحصر کرے تو ثمرہ اُسکا بھي ویساہي برا ہوگا جیسے کہ اسراف کا ثمرہ ہوتا ہے *

یہہ دریافت ہوچکا کہ اگر مانع دوراندیشي آبادي کي ترقي کي قوتوں کي روک تھام نکرے تو اُنسے طرح طرح کي اخلاقي برائیاں اور بھانت بھانت کي جسمي خرابیاں پیدا ہونگي ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں کہ اگر ہرشخص اپنے خرچوں کو اپني ضروریات پر محصور کرے تو اُسکا بھي نتیجہ بہت برا ہوگا چنانچہ اس صورت میں تمام لوگوں کي ساري حاجتیں خوراک اور پوشاک اور مکان پر محصور رہینگي جو حیات

چند روزہ کے واسطے ضروری ولایدی ہیں اور وہ جاتیں بھی کوزیوں کے مول کی چیزوں سے برآمد ہونگی منجملہ تربیت یافتہ قوموں کے کچھہ تھوڑے سے لوگ زمین کے بونے جوتنے میں مصروف ہوتے ہیں اور یہہ دستور قدیم ہی کہ جب کسی قوم کی دولت روز بروز ترقی پاتی ہے تو کاشتکار بہت کم ہو جاتے ہیں چنانچہ بلاد انگلستان کے کل باشندوں کی تہائی بھی کھیت کیار کے کام میں مصروف نہیں اور جو لوگ کہ مصروف بھی ہیں وہ عیاشی کی چیزیں پیدا کرتے ہیں البتہ آلو ایک ایسی غذا ہے کہ اناج کی نسبت چھہ گنی ملتی ہے اور گوشت سے بیس گنی زیادہ ملتی ہے اور ادنی باشندگان ایرلینڈ کے قبافوں اور قوتوں کی جانچ تول سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ خوراک مثل اناج اور گوشت کی صحت بخش بھی ہے اناج و گوشت جسقدر کہ آلوؤں کی نسبت گراں قیمت ہیں اُسیقدر وہ عیاشی کی چیزیں ہیں علاوہ اسکی لوگوں کے مال و متاع کی حیثیت کے موافق اور دولت کی کم خواہش کے بموجب کاشت کے طریقوں کا استعمال ایسی طرح ممکن نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے بڑا محاصل حاصل ہووے بلکہ مقصود یہہ ہوتا ہے کہ کاشت کے وسیلہ سے وہ محاصل حاصل ہووے جسکی کاشتکار کو ضرورت ہے مگر اس مطلب کی تحصیل میں اور کاموں کے لیئے وقت یا محنت کی کفایت کرنے سے بہت سی پیداوار ضایع ہوگی *

اگر علاوہ ضروریات کے کسی اور چیز کی خواہش نہووے تو زمین اور محنت دونوں کی موجودہ تقسیمیں مختلف ہو جاوینگی اِسلیئے کہ کوئی خاندان اُس چھوٹے قطعہ زمین سے زیادہ پر قبضہ نچاہیگا جو آلوؤں اور دودہ بہم پہنچانے کے لیئے کافی وافی ہووے فرض کرو کہ اُس چھوٹے سے قطعہ کو لوگ ایسا درست کریں کہ نہایت عمدہ باغ کے مقابل ہووے باوجود اِسکے اُسکے چین و تردد سے اتنی فرصت ہاتھہ آویگی کہ اپنے خاص استعمال کے واسطے چھوٹی موٹی چیزیں جو ضروری ہوویں تیار کریں تو ایسی صورت میں تمام خدائی کاشتکار ہوجاوے گی سات لاکھہ اکسٹھہ ہزار تین سو اڑتالیس گھرانے جو آج کل انگلستان میں کاشتکاری کرتے ہیں باوجود اِسکے کہ اُنکی سعی و محنت سے بہت بڑی پیداوار حاصل نہیں ہوتی انگریزی ستائیس لاکھہ پنتالیس ہزار تین سو

چھبیس گھرانوں کی پرورش کے سامان بدون بہت سی اعانت اور امداد بیگانے ملکوں کی بہم پہنچاتے ہیں اور اگر سارے خاندان کاشتکاری میں مصروف ہو جاویں اور کاشتکاری سے مقدم مقصود انکا صرف پیداوار ہی ہووے تو ظن غالب ہے کہ انگلستان کی زمین معمولی موسموں میں تین کروڑ آدمیوں کی جگہہ چھہ کروڑ آدمیوں کی پرورش کرسکے گی اور تمام یورپ کی زمین بیس کروڑ آدمیوں کی جگہہ اسی کروڑ آدمیوں کی پرورش کرسکے گی اور جب کہ اُن موانع سے جو امریکا کے اضلاع متفقہ میں واقع ہوئی کوئی قوی مانع موجود نہووے تو یورپ کی آبادی پچاس برس گذرنے پر اسی کرور ہو جاویگی اور اسمیں شک و شبہہ نہیں کہ بلحاظ ایسے حالات پیش پا افتادہ کے بلادیورپ میں کمال آبادی کی ترقی ایک عرصۂ دراز تک اُس ترقی سے نہایت زیادہ اور جلد ہوگی جو اضلاع امریکا میں جلوہ گر ہوئی کیونکہ موانع ممکن‌الزوال نیست و نابود ہو جاوینگے اور شادیوں کی دھوم‌دھام ہوگی اور دوراندیشیوں کے خلش نیش زن نہونگے اسلیئے کہ قلت کا کھتکا نوھیگا اور شادیوں کی افراط سے حرام کاری کا پتا نوھیگا اور عادتوں کی درستی سے موانع ممکن‌الزوال نہایت کم ہو جاوینگے

یہاں تک تو یہہ ایسی معقول صورت ہی کہ اُسکی بدولت اگرچہ لوگ آراستہ اور مہذب اور دولتمند نہیں ہونگے مگر بہت کثیر خلقت تندرست اور قوی پرورش پاویگی اور وہ بہت سے مزے جو آغاز عمر کی شادیوں سے متعلق ہیں بلا تکلف اُٹھاویگی مگر یہہ بات واضح ہی کہ یہہ صورت ہمیشہ قائم نرھیگی بلکہ اڑھائی سو برس تک بھی قائم نہ رہ سکیگی چنانچہ اس مدت تک یورپ کی آبادی تیس کھرب کے قریب آپہونچیگی اور یہہ آبادی اِسقدر ہی کہ بڑے سے بڑے تصور میں یہہ بات نہیں آسکتی کہ تمام روےزمین پر اِتنی آبادی برابر آباد ہوسکے *

غرضکہ جلد یا دیر میں ترقی کا امتناع ضرور ہی ہم معلوم کرچکے کہ دوراندیشی ایسا مانع ہی کہ اسکے باعث سے کوئی بدبختی ظہور میں نہیں آتی مگر اُن طبعی جذبوں کی قوت جو انسانوں کو شادی کرنے پر مائل کرتے ہیں ایسی قوی و توانا ہی اور ہر آدمی اپنے چال چلن پر تکیہ اور نصیبوں کی زورآوری پر ایسا بھروسا رکھتا ہی کہ شادی سے باز نہیں رہتا آخر وہ برائیاں اکثر واقع ہوتے ہیں جنکا اندیشہ مانع دوراندیشی

کو بجاے خود قائم کرتا ھی جہاں کہیں کہ اُن برائیوں کے ھونے سے عیاشیاں جاتي رھتي ھیں تو وہ برائیاں زوال عیاشیونکي صورت میں خفیف اور زوال تکلفات کي تقدیر پر تحمل کے قابل ھوتي ھیں مگر بصورت حالت مذکورہ یعني اس صورت میں کہ ضروریات خانگي میں سارے خرچ منحصر ھوں تمام مانع دوراندیشي قلت ضروریات کے اندیشہ میں منحصر ھوگا اور اُس قلت کے باعث سے اکثر یہہ امر پیش ھوگا کہ مانع ممتنع‌الزوال بصورت مہیب ظہور کریگا اور وہ قلت ضروریات اُن اِتفاقات کي غلط فہمي سے واقع نہوگي جنکے تمام انسان تابع ھیں اور جو لوگ شادي کرنے کي خواهش رکھتے ھیں وہ بھي اُس سے مستثني نہیں بلکہ ایسے واقعات کے سبب سے ظہور میں آویگي جنکو کسي اِنسان کا سوچ بچار روک نہیں سکتا اِسلیئے کہ یہہ امر ممکن ھی کہ ایک بري فصل کا تدارک ھو جاوے مگر جبکہ بري فصلیں پے درپے ھونے لگیں اور کبھي کبھي ایسا واقع بھي ھوتا ھی تو بھوکوں کے مارے ایسے لوگ جنکا ذکر ھو رھا ھی مرجاوینگے لیکن جب کہ ایسي بري فصلیں بڑي فضول خرچ قوم پر ٹوٹ کر پڑیں تو تدبیر اُسکي یہہ ھوسکتي ھی کہ چند روز اُن فضولیونسے باز رھیں چنانچہ جو اناج کہ ھر برس شراب خانوں میں شراب بنانے کے لیئے صرف ھوتا ھی وہ ایسا ذخیرہ ھی کہ رفع قلت کے واسطے ھمیشہ موجود ھی اور جو غلہ خانگي جانوروں کے لیئے رکھا جاتا ھی غریب غربا کے کام آسکتا ھی علاوہ اُنکے یہہ ڈھنگ بھي معقول ھی کہ لوازم عیاشي کي جگہہ ضروري ضروري چیزیں بیگانے ملکوں سے مگانے لگیں مثلاً شراب کي جگہہ غلہ منگایا کریں *

یہہ بات کہہ سکتي ھیں بلکہ کہا بھي گیا ھی کہ جب تک زمیں کہیں بہت آباد اور کہیں کم آباد اور کہیں کاشت اُسکي زیادہ اور کہیں نہایت کم جیسا کہ اب تک ھی رھے تو نقل مکان اباد قوموں کے لیئے ایسا سہل ذریعہ ھی کہ اُس سے تمام موانع دوراندیشي بیکار رھتے ھیں *

اور یہہ بات پر ظاھر ھی کہ جسقدر سرمایہ اور فن کاشتکاري فلانڈرز کے عمدہ عمدہ حصوں اور اِسکاٹلینڈ کي نشیب کي زمینوں میں صرف ھوتا ھی اگر اُسي حساب سے تمام قابل آبادي دنیا میں صرف کیا جاوے تو ایک ارب لوگوں سے جو بالفعل روي زمین پر موجود ھیں دس گنے بلکہ

سو گنی بلکہ پانسو گنے لوگوں سے زیادہ کی ایسی ہی بلکہ اس سے بہتر پرورش ممکن اور متصور ہی اور غالب ہی کہ یہہ ہمارا خیال کئی سو صدیوں میں پورا ہوجاوے مگر تجربوں سے ثابت ہی کہ کوئی ایسی کثیر و تربیت یافتہ قوم جسکے ہر چہار طرف اور تربیت یافتہ قومیں بستی ہوں نقل مکان پر ایسا بھروسا نہیں رکھہ سکتی کہ وہ آبادی کا مستقل اور کامل اصلاح کرنیوالا ہی اور یہہ بات ہم اِسلیئے کہتے ہیں کہ اوسط ایشیا اور شمالی یورپ کے خانہ بدوش گروہ اور ایسی چھوٹی چھوٹی بستیوں کے مناسب آبادی سے زیادہ بسنے والے جیسیکہ قدیم یونان اور فنیشیا کے چھوٹے صوبوں کے باشندے تھے کبھی کبھی اپنے ملک سے نکل جاتے تھے چنانچہ وہ خانہ بدوش لوگ ہتیار لگاکر پرائے ملکوں پر دھاوے کرتے تھے اور قدیم یونانی یافنیشیا والے بیگانے ملکوں میں بستیاں بساتے تھے اور اُن امریکا والوں نے جو یورپ والوں کی آل و اولاد تھے اُس وسیع حصہ زمین یعنی امریکہ میں جو یورپ کے پس پشت ہے سیکڑوں برس تک اسقدر جگہہ پائی اور نیز آیندہ کو سیکڑوں برس تک اُنکو اتنی جگہہ ہاتھہ آویگی کہ ایسی آبادی کے واسطے درکار ہو جو بلا مانع و مزاحم کثرت سے پھیل سکے مگر یہہ ایسی مثالیں ہیں کہ اُنکی پیروی اہل یورپ اس زمانہ میں کہ وہ نہایت شایستہ اور آباد ہیں نہیں کرسکتے کیونکہ تمام زمین تصرف میں آچکی اور بیگانہ ملکوں میں بسنے کے لیئے زور و دعوے ممکن نہیں اور مسافر زبان و قواعد کے اختلاف اور فنوں و مذاہب کے تباین کی وجہہ سے سفر سے باز رہتا ہی اور جو سفر کہ وہ کرسکتا ہی وہ دریا کا سفر ہی سو اُسمیں بڑا پھیر پڑتا ہی اور بہت خرچ ہوتا ہی اور بعد سفر کے اگر کہیں پہونچیگا تو وہ ایسا اُجڑا ملک ہوگا جسکی اب و ہوا خراب ہوگی یا وہ ایسا ضلع ہوگا جو پہلے سے آباد تھا سو اُس میں بھی کاموں اور زبانوں اور فنون اور مذاہب کے اختلاف و تباین سے بڑے بڑے ہرج پیش آویں گے پس جبکہ ایسی ایسی مشکلیں ظہور میں آنی ممکن ہیں تو نقل مکان کثرت سے پے درپے نہوسکیگا بلکہ ایک ہی سلطنت کے مختلف حصونکے لوگ اگر اُنمیں اختلاف زبان اور بعد مسافت حایل ہو نقل مکان بہت کم کرسکتے ہیں چنانچہ آستریا کی سلطنت میں بعض بعض ایسے مقام ہیں کہ وہ اُوجڑ ہیں اور بعض بعض ایسے ہیں کہ وہ کمال آباد

هين مگر لنبارڈي کے ميدانون ميں سے هنگري ميں آکر بستياں آباد نهين هوتيں ليکن اگر کوئي قوم يورپ کي جو بجاے مانع دور انديشي کے نقل مکان کو کامل مانع قايم کرسکتي هی وه صرف انگريزوں کي قوم هی چنانچه دنيا کے هر نصف کره ميں بڑے بڑے اوجڑ ملکوں پر انگريزوں کا قبض و تصرف هی اور وه لوگ آج اتنے جهاز رکهتے هيں که اب تک ديکهي نهيں گئي چنانچه اُن جهازوں ميں سوار هوکر اُن مقاموں ميں پهنچ سکتے هيں اور نقل مکان کے خرچ اور اخراجات کے واسطے اسقدر سرمايه موجود هی که آج تک کهيں اکهٹا نهيں هوا اور انگريز ايسے هيں که بڑي بڑي مهموں ميں علی الخصوص سفر دريا وغيره ميں بهت مشهور و معروف هيں اور سيکڑوں برس سے يهه فائدے اُٹهاتے چلے آتے هيں چنانچه عهدتوڈرز سے ليکر آج تک ادهر اودهر کے ملک اتنے انگريزوں کے هاتهه آئے که جسقدر يورپ ميں اُنکے پاس تهے اُنسے وه بهت زياده هيں اور باوجود اسقدر دراز عرصه کے نقل مکان نے کيسا تهوڑا سا اثر انگريزوں کي ابادي کي تعداد پر کيا هے چنانچه گروه کے گروه جو ملک سے باهر بهيجے گئے اور اب بهي بهيجے جاتے هيں اُسيقدر اور اُنکي جگهه بهت جلد قايم هوگئے اور هو جاتے هيں انگريزوں نے ايک شهنشاهي کي بنياد ڈالے اور غالب يهه هی که بهت سي اور سلطنتوں کي بنياديں ڈالينگے مگر جب که ايک بستي کهيں قايم هو جاتي هی تو وهانکے لوگوں کي بڑي ترقي اُن تهوڑے لوگوں کے ذريعه سے نهيں هوتي جو اُس بستي والوں کے اصلي ملک سے پهونچتے رهتے هيں بلکه وه ترقي انسان کي قوت بارآوري کی نرکنے سے هوتي هی *

اس کتاب کے کسي اگلے حصه ميں بيان اُن سببوں کا مفصل کيا جاويگا جو نقل مکانکی مانع هوتے هيں مگر سر دست يهه بيان کيا جاتا هی که تمام تجربوں سے يهه بات ثابت هی که نقل مکان ايسے ملکونکي آبادي ميں رخنه اندازي نهيں کرسکتا جو مثل يورپ و چين هندوستان کے بهت بڑے اور نهايت آباد اور درجه اوسط کے تربيت يافته هيں پس معلوم هوتا هے که شادي کرنے کے معامله ميں دور انديشي اور بڑي فضول خرچيوں کي عادتيں هي ايسي مستقل مانع هيں که اُنکے باعث سے آبادي اتني بڑه نهيں سکتي که وسائل خوراک کي برابر پهونچے جسکي بدولت مانع

ممتنع الزوال پے درپے ظاہر ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ دور اندیشی کے خیال تربیت یافتہ ملکوں میں اور اسرافوں کے طریقے دولتمند ولایتوں میں ہی پائے جاتے ہیں تو یہہ صاف واضح ہوتا ہی کہ جسقدر کوئی قوم آئیں تربیت اور اسباب دولت میں ترقی کرتی ہی اُسیقدر مانع ممکن الزوال مانع ممتنع الزوال پر غالب ہوتے جاتے ہیں اگر یہہ بات سچ ہی تو بہت بڑی آبادی کی برائی یعنے ایسی آبادی کی برائی جسکو ضروریات کافی اور با قاعدہ حاصل نہو سکیں اُس قدر کم ہوتی جاویگی جسقدر کہ علم و دولت کو ترقی ہوتی جاویگی چنانچہ دولت کی روز بروز ترقی ہونے سے جو چیزیں ایک نسل کی نسبت عیاشیاں گنی جاتی تھیں اُسکی اولاد کی نسبت تکلفات سمجھی جاوینگی اور عیش و آرام کا صرف مزاہی نہیں زیادہ بڑھتا جاتا ہی بلکہ اُنکا موجود نہونا بیعزتی سمجھا جاتا ہی محنت کی بارآور قوتوں کے اکثر کاموں میں بڑھنے سے لازم آتا ہی کہ پہلے لوگوں کی نسبت سے لوگ بہت سی راحت پاویں اور جو کہ یہہ بات بہت مفید ہی کہ ترقی خلقت کے ساتھہ ساتھہ آرام کی بھی زیادتی ہووے بلکہ ترقی خلقت سے پہلے حاصل ہو اور مقتضاے کارخانہ قدرت بھی یہی ہی کہ علاج واقعہ کا پیش از وقوع ہووے *

اگرچہ یقین اسبات کا واثق ہی کہ تربیت کی ترقی سے وجہہ معاش اوبھرتی جاتی ہی اور آبادی کا دباو کم ہوتا جاتا ہی مگر باوجود اسکے ہم یہہ بھی انکار نہیں کرتے کہ تمام اُن ملکوں میں جو مدت سے آباد ہیں قلت معاش کا فساد بجز اُن ملکوں کے جہاں نئی نئی بستیاں آباد ہوتی رہتی ہیں اور وہاں پرانے ملکونکے علم ویران ملکوں پر صرف کیئے جاتے ہیں موجود ہے اور یقین کامل ہی کہ یورپ کے بہت کم حصے ایسے ہیں کہ اُنکے باشندوں کی تعداد کم ہونے پر بھی بہ نسبت پہلے کی زیادہ دولتمند نہوتے اور جس مناسب مقدار سے اُنکی آبادی ترقی پاتی ہی اگر وہ قایم نرہے تو وہ لوگ آیندہ بھی زیادہ دولتمند نہونگے لوگوں کی بہتری کی کوئی تدبیر کامل جب تک نہیں ہوسکتی کہ تحصیل دولت کی ترقی اور خلقت کی ترقی کو اُسکی مناسبت پر روکنے کا کوئی معقول علاج نکیا جاوے اور پہلا مطلب یعنی تحصیل دولت کی ترقی کی تدبیر مقننوں کے ذریعہ سے ہوسکتی ہی اور

دوسرا مطلب یعني تعداد خلقت کي ترقي دولت کي ترقي کي برابر نہونے دینے کي تدبیر لوگوں کي دور اندیشي سے ممکن و متصور هی غرض کہ پہلا مطلب حاکموں پر اور دوسرا مطلب رعایا پر موقوف هی اور یہہ امر واضح رهے کہ لوگوں کي بہتري کے واسطے پہلے مطلب کي نسبت دوسرا مطلب زیادہ موثر هی چنانچہ هر شخص اُسپر عمل کرسکتا هی یا غافل رہ سکتا هی مگر اُس راے عام کي روشني اور تجارت اور محاصل کي تدبیر مملکت سے جیسے کہ آج کل یورپ میں مروج و معمول هے یہہ بات واضح هوتي هی کہ پہلے مطلب پر مستقل رهنے سے بهلائي کي زیادتي متصور هی اور جو منتظم کہ منجملہ ان دونو مقصدوں کے ایک مقصد پر لحاظ کرتا هی اور دوسرے مقصد سے غافل رهتا هی وہ لوگوں کي بهلائي کے صرف ایک حصہ کي تدبیر کرتا هی *

اب یہہ بیان کرنا مناسب هی کہ هماري رائے ایسي راے نہیں هے کہ تمام لوگ اُسکو تسلیم کرتے هوں بلکہ هماري تقریر هرایک اُس مولف کي تقریر سے جس نے مضمون آبادي کو صاف صاف بیان کیا هی کچھہ نہ کچھہ مخالف هی هر ایک مولف علم انتظام کا اپني اپني تحریروں کے اُس حصہ میں جسکو اصول آبادي کہتے هیں دو مخالف فریقوں میں سے کسي ایک کي پیروي کرتا هی اور وہ مخالف فریق صرف اپس میں هي مخالف نہیں هیں بلکہ اُن مسئلونکے بهي مخالف هیں جنکي همنے چهان بین کي هی چنانچہ ایک طرف ایسے لوگ هیں کہ اُنکے اعتقاد میں یہہ بات بیٹهي هی کہ تعداد خلقت کي ترقي کے ساتهہ قوت بارآوري کي صرف مستقل ترقي هی نہیں هوتي بلکہ خلقت کي ترقي کي مناسبت پر اُسکو ترقي لازم هوتي هی اور کثرت آبادي اقبالمندي کا باعث اور محک امتحان هی اگر تمام آدمي جو آفتاب کے تلے بستے هیں تمام قدرتي اور مصنوعي مانعوں سے پاک صاف هوجاویں جو اُنکي ترقي و کثرت کے مانع و مزاحم هیں اور جسقدر کہ اولاد اُنکي ممکن الوقوع هو وہ جلد پیدا هووے تو بہت سي نسلیں اس سے پہلے گذرجاویں گے کہ ضروري دباؤ یعني قحط سالي واقع هووے *

اور دوسري طرف ایسے لوگ هین کہ اُنکے جیئوں میں یہہ بات سمائي هی کہ تعداد خلقت کي وجوہ معاش سے زیادہ هونے پر مایل

رهتي هى يا يهه تقرير كيجاوے كه وجوه معاش كيسي هي هوں مگر غالباً
آبادي أنكي غايت تك پهنچيگي بلكه أنكي حد و غايت سے باهر نكل
جانے پر جدو جهد كريگي اور آبادي كي روكنے والي صرف يا وه بد بختي
اور خرابي هے جو أسكي حد سے باهر نكلنے كے باعث سے پيدا هوتي هے *
واضح هو كه هم جو كچهه اس معامله ميں گفتگو كرچكے وه پهلے
قسم كے مصنفوں كا جواب تها اعاده أسكا قرين مصلحت نهيں مگر دوسري
قسم كے مصنفوں كي رائيں ملاحظه كے قابل هيں چنانچه مكلك صاحب
اور مل صاحب اور مالتهس صاحب كي كتابوں كي عبارات مفصله ذيل
گذارش كيجاتي هيں *

مكلك صاحب نے كتاب دولت اقوام پر جو عمده عمده مطالب
تحرير كيئے منجمله أنكے وه مطلب نهايت دلچسپ هى جو آبادي سے
تعلق ركهتا هى اور مقصود أسكا يهه بات ثابت كرنا هى كه امريكا كے
اضلاع متفقه كي آبادي نے جس حساب سے صدي گذشته ميں ترقي
پائي هے أسي حساب سے بهت دنوں تك آينده كو نهيں بڑه سكتي
اور حقيقت يهه هے كه اس عاقبت انديشي كي صدق و صحت پر
همكو يقين كامل حاصل هے باقي خلاصه مفصله ذيل جو هم لكهتے هيں
أس سے يهه غرض نهيں هے كه مكلك صاحب كي رايوں سے جو امريكا
كي نسبت أنكي هيں مخالفت كريں بلكه ساري وجهه إسكي يهه هے كه
جسطريق سے آبادي كے عام مسئله كو أنهوں نے قرار ديا هم طرز أسكي پسند
نهيں كرتے *

مكلك صاحب فرماتے هيں كه يهه بات كهي جاسكتي هے كه جو ترقياں
كه قياس كي روسے ترقي خلايق كے زمانه ميں فن كاشتكاري ميں واقع هوويں
يا كسي آينده زمانه ميں جديد اور زياده بارآور فصلوں كي قسميں رواج
پاويں أنكي تاثيروں كي مراعات واجب ولازم هے مگر يهه بات آساني سے
معلوم هوسكتي هے كه اگر ايسي ترقياں اور تبديلياں بالفرض حاصل بهي
هوں تو أنكا اثر چند روزه هوگا اور اس اصل كي صدق و تحقق كو أنكے
اثر سے ضرر نهيں پهونچ سكتا كه انسانوں كے بڑهنے كي قوت وجوه معاش
كے بڑهنے سے بهت زياده رهيگي فرض كرو كه غله اور مثل أسكے اور چيزوں كي
مقدار كسي عجيب ترقي كے باعث سے جو انسانوں كي پرورش اور آسايش

کے لیئے گریہت برتن میں ہرسال بلاتکلف پیدا ہوتي ہے دوچند ہو جاوے جس سے تمام درجوں کے لوگوں کے حالات کو بہت ترقي ہونے سے اخلاقي رکاوٹ یعني دوراندیشي کے دخل و عمل کو بہت کم موقع باقي رہے اور بہت جلد جلد شادیاں ہوا کریں اور ترقي کے قاعدہ کو ایسي قوت تاثیر ہاتھہ آوے کہ تہوڑے دنوں میں تمام آبادي پہر وجوہ معاش کے برابر پہونچے اور بمقتضاے اُس تبدیلي کے جو لوگوں کي عادتوں میں بمقدمات شادي اُس زمانہ میں ظاہر ہووے جسکا انجام ترقي یافتہ ذخیرہ خوراک کي برابر آبادي کا پہونچ جانا ہے اسبات کي بڑي جوکہوں ہوگي کہ شاید کثرت آبادي حد سے زاید بڑہ جاوے اور اُسکے سبب سے بہت لوگ مرنے لگیں پس اگرچہ یہہ بات ممکن نہیں کہ ترقي بہبودي کے لیئے کوئي حد مقرر کریں مگر باوجود اُسکے یہہ امر ظاہر ہی کہ وہ ترقي معاش کي ایک عرصہ دراز تک اُس مناسبت سے جاري رہ نہیں سکتي جس مناسبت سے آبادي کو ترقي ہوگي گو کیسي ہی کثرت سے خوراک اُس آبادي کو بہم پہونچ سکتي ہو خلقت کي ترقي میں کم پیداواري کے قابل زمینوں پر کاشت کرنا جنکي پیداوار عمدہ زمینوں کے برابر حاصل کرنے میں بہت سي محنت و سرمایہ صرف کیا جاتا ہی ایک صریح بات کي دلیل ہی جسکو سب جانتے ہیں کہ جسقدر خلایق کي ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر خوراک کے ترقي کرنے میں روز روز مشکل زیادہ ہوتي جاتي ہی *

اور مل صاحب نے جو اجرتوں کے باب میں تقریر لکھي ہی اُس سے اُنکي راے واضح ہوتي ہی چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر † سرمایہ آبادي سے بہت جلد بڑہنے کي طرف میلان کرے تو لوگوں کا اقبال بنا رہیگا اوراگر خلاف اسکے آبادي سرمایہ سے زیادہ زیادہ بڑہنے پر مائل ہو تو بڑي مشکل پیش آویگي اسلیئے کہ محنت مزدوري روز روز کم ہوتي جاوے گي اور اُسکي کمي سے لوگونمیں مفلسي پہیلتي جاوے گي اور ساتھہ اُسکے شامت و بدبختي جو اُسکے لازم نتیجے ہیں ظہور پاتے جاوینگے اور جب مفلسي شایع ہوجاوے گي تو آدمي زیادہ مرنے لگیں گے اور نوبت یہانتک پہونچے گي کہ بہت سے خاندانوں میں سے کچہہ تہوڑے آدمي وجہہ معیشت

† مل صاحب لفظ سرمایہ کے معنوں میں محنت کے ذریعے اور اُسکے استعمال کے لوازم اور محنتي کي خوراک سمجھتے ہیں *

کي قلت سے پرورش پاسکیں گے اور جس مناسبت سے کہ آبادي سرمایہ سے زیادہ بڑھیگي اُسي مناسبت سے نئےپیدا ہوئي لوگوں میں سے مرینگے غرضکہ خلقت و سرمایہ کي ترقي برابر رهے گي اور پهر اجرت زیادہ نہ گھٹیگي اور یہہ بات کہ اکثر مقاموں میں سرمایہ کي حقیقي ترقي کي نسبت آبادي جلد جلد بڑھنے پر میلان رکھتي هی اکثر ملکوں کے لوگوں کي حالت کے ملاحظہ سے ایسي ثابت هوتي هی کہ کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں هوسکتا چنانچہ اکثر ملکوں میں بہت سے لوگ روٹي کپڑیسے محتاج هیں اور اگر حسب‌اتفاق ایسا هوتا کہ تعداد خلقت سے سرمایہ زیادہ بڑهتا تو یہہ بات هرگز واقع نہوتي بلکہ مزدوري زیادہ هوتي اور مزدوریکے زیادہ بڑہ جانے سے مزدور لوگ قلت ضروریات کي مصیبتوں سے بچے رهتے انسانوں کي شامت و بد بختي کا باعث ان دونوں خیالوں میں سے ایک هوسکتا هی یعنے خواہ یہہ هو کہ تعداد خلقت کا میلان سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانیکا هی اور خواہ یہہ کہ سرمایہ جسقدر بڑھنے کا میلان رکھتا هی اسقدر بڑھنے سے کسي نہ کسي باعث سے باز رهتا هی غرض کہ یہہ تحقیق ایسي هی کہ بڑے کام آسکتي هی *

مل صاحب اس تحقیق کا نتیجہ نکالنے کے طریق پر دوسرے خیال کے ظہور سے انکار کرتے هیں جس سے ثابت هوتا هی کہ پہلا خیال اُنکے نزدیک قایم هی یعني خلقت سرمایہ کي نسبت زیادہ جلد بڑہ جانے پر مائل هی *

مالتھس صاحب نے جو ایک مدت تک حکمت کے علم و عمل کي مشاقي کي معلوم هوتا هي کہ اُس عرصہ میں اُنکي رائیں بہت بدل گئیں چنانچہ اُنکي بڑي کتاب کے پہلے نسخہ میں کثرت آبادي کو انسانوں کي دایمي بہبودي کے لیئے مانع مستحکم قرار دیا گیا اور پچھلے نسخہ میں بهي مقامات مفصلہ ذیل سے وهي معنے مفہوم هوتے هیں *

چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ ایسے ضلع بہت تهوڑے هیں جنمیں تعداد خلقت کي طرفسے وجوہ معاش سے زیادہ هوجانے پر همیشہ جدو جہد نہوتي هو اور اس جد و جہد دایمي سے غریب لوگ همیشہ آفت زدہ رهتے هیں اور اُسیکے باعث سے اُنکو دایمي بہبودي نصیب نہیں هوتي اور یہہ اثر لوگوں میں اسطرح پیدا هوتے هیں کہ کسي ملک کي وجهہ

معیشت مثلاً ایسي فرض کیجاوے کہ وہاں کے رہنے والوں کي سہل پرورش کے واسطے تہیک تہیک کافي ہووے اور ترقي آبادي کي جدر جہد دایمي جو بڑے بڑے گروہوں میں پائے جاتي ہی تعداد خلقت کو اس سے پہلے زیادہ کردیتي ہی کہ وجہہ معیشت کو ترقي ہووے اور حاصل یہہ ہوگا کہ جس خوراک سے ایک کروڑ دس لاکہہ آدمیوں کي پرورش ہوتي وہ ایک کروڑ پندرہ لاکہہ میں منقسم ہوگي غرضکہ غریبوں کي مٹي خراب ہوگي اور بہت لوگ آفتوں میں پڑینگے اور مزدوروں کي تعداد اُن کاموں کي تعداد سے زیادہ بڑہ جاویگي جو بازاروں میں ضروري ہونگے اور اسي باعث سے محنت کي اجرت بہت کم ہوگي اور ذخیرہ کي قیمت بہت زیادہ ہوجاویگي اور مزدور لوگوں کا یہہ حال ہوگا کہ جسقدر وہ پہلے کماتے تہے اُسیقدر کمائي کے واسطے بہت زیادہ کام کرینگے اور ایسے برے وقتوں میں شادي کرنے سے ہراس اور کنبے پالنے کي فکر اسقدر ہو جاویگي کہ آبادي کي ترقي رک جاویگي اور انہیں دنوں محنتوں کي ارزاني اور مزدوروں کي افراط اور خصوص اِسباب کے لزوم سے کہ پہلے دنوں کي نسبت تہوڑي اُجرت پر بہت محنت کرنے لگے تمام کاشتکار اِسباب پر دلیر ہو جاوینگے کہ اپني اپني زمینوں پر بڑي بڑي محنتیں کریں اور تازي مٹي کو لوٹیں پوٹیں اور جو کچہہ بویا ہو اُسکو کہتیانے سے ترقي دیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ وجوہ معاش اسقدر ترقي پاویں کہ آبادي کي مناسبت پر ہو جاویں جیسیکہ بحسب فرض پہلے برابر تہیں اور محنتي لوگ روٹي کہانے لگیں اور پہلي حالت پر عود کریں اور موانع آبادي کم ہو جاویں مگر تہوڑے دنوں بعد پہر وہي خرابي پیش آویگي *

اور مالتہس صاحب کا دوسرا قول یہہ ہے کہ اصول آبادي کے موافق نسل انسانوں کي غذاؤں کي نسبت بڑھنے چڑھنے پر زیادہ مائل ہی چنانچہ دائمي میلان اُسکا یہہ ہی کہ وہ لوگوں کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچاتي ہی اور واضح ہو کہ حدود وجہہ معیشت سے وہ نہایت کم مقدار معاش مراد ہی جس سے اُس آبادي کي پرورش ہو سکے جو ایک حد تک قائم رہے اور حد سے آگے نہ بڑھے انتہیٰ *

جب سینیر صاحب نے یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ درصورت نہونے مخل شے ہونیکے وجوہ معاش آبادي سے زیادہ چستي و چالاکي کے ساتھہ بڑھنے کے

قایل ہیں مالتھس صاحب کے روبرو پیش کیا تو صاحب موصوف اپنی باتوں پر جمے رہے مگر اُن نتیجوں سے صاف انکار کیا جو اُنکی تقریروں سے مفہوم ہوتے تھے *

چنانچہ بجواب اُسکے اُنھوں نے یہہ فرمایا کہ جس کلام پر تم اعتراض کرتے ہو یعنی آبادی خوراک کی چیزوں کے بڑھنے کی نسبت بہت زیادہ بڑھتی جاتی ہی معنے اُسکے یہہ ہیں کہ بشرط دور ہو جانے موانع آبادی کے آبادی کی بڑھتری خوراک کی چیزوں کی بڑھتری پر غالب رہتی ہی اور جلد بڑھنے پر میلان رکھتی ہی اور اگرچہ یہہ موانع ایسے ہیں کہ آبادی کو خوراک کی پیداواری کی حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتے بلکہ اُن حدوں سے ورے ورے رکھتے ہیں مگر باوجود اُسکے کہ خواہ آبادی خوراک سے زیادہ بڑھتی ہو یا خوراک آبادی پر غالب رہتی ہو یہہ بات سچ ہی کہ باستثناء اُن نئی بستیوں کے جہاں بستی والے تھوڑے اور کھانے پینے کے سامان بہت کثرت سے ہیں ہر جگہہ خوراک کو آبادی دباتی رہتی ہی اور جس طور و طریقے سے کہ خوراکوں کو ترقی ہوتی ہی اُس سے بہت جلد آبادی بڑھنے پر ہمیشہ مستعد رہتی ہی اور سب لوگ اِسبات پر متفق ہیں کہ عقل و دوراندیشی کی حیثیت سے ایسی قوت انسانوں کو عنایت ہوئی ہی کہ اُن خرابیوں کے رفع دفع کے واسطے جو آبادی کے زور سے خوراکوں پر عاید ہوتی ہیں اُس قوت کو شایان و سزاوار سمجھتے ہیں اور اِسبات پر بھی متفق ہیں کہ خلقت میں جسقدر علم و تربیت کی وسعت ہوتی جاتی ہی بلحاظ اُسکے یہہ امر غالب ہی کہ عمل کے زور سے وہ خرابیاں رک جاوینگی اور محنتی لوگوں کی حالت بہتر ہو جاویگی انتہی *

غرضکہ مذکورہ بالا خلاصوں سے یہہ امر بخوبی واضح ہی کہ مالتھس صاحب کی راے مل صاحب اور مکلک صاحب کی تقریر سے مخالف ہی چنانچہ یہہ بیان اُنکا کہ خلقت کے علم و تربیت کی ترقی سے وہ خرابیاں رک جاوینگی جو آبادی کے زور و دباو سے خوراکوں پر عاید ہوتی ہیں مکلک صاحب کے اس بیان سے مخالف ہی کہ اِنسانوں کے بڑھنے کی قوت وجہہ معیشت کے بڑھنے سے ہمیشہ غالب رہیگی اور مل صاحب کی اس تقریر کے خلاف ہی کہ یہہ میلان آبادی کا کہ وہ اکثر مقاموں

۱۳۴۶

میں سرمایہ کے بڑھنے سے بہت جلد زیادہ بڑھتي ھی چنانچہ بنظر حالات خلقت کے دنیا میں اکثر جگہہ ایسا پایا گیا کہ اسپر بحث و تکرار نہیں ھو سکتے مگر آرچ بشپ ویٹلائے صاحب اپني رسائي فہم سے مقام مفصلہ ذیل میں اشتراک ایک لفظ کا دو معنوں میں اختلاف مذکور کا باعث ٹہراتے ھیں *

چنانچہ وہ کہتے ھیں کہ یہہ مختلف فیہ مسئلہ کہ آبادي وجہہ معاش کي نسبت بہت زیادہ ترقي کي آمادہ ھی اور اسي وجہہ سے تعداد خلقت کا دباؤ خوراکوں کي مقداروں پر ھر آیندہ نسل میں بڑھتا جاویگا یہاں تک کہ اگر کوئي نئي تدبیر سوچي نجاوے تو انسانوں کي بھلائي کم ھوتي جاویگي اور اِس مسئلہ کو بعض لوگ جو برخلاف اِس حقیقت کے قایم کرتے ھیں کہ تمام تربیت یافتہ ملکوں میں پہلے وقتونکي نسبت في زمانتا دولت زیادہ ھوگئي ھی وجہہ اُسکي مشترک ھونا لفظ میلان کا دو معنوں میں ھی جو آبادي کي بحث میں ایک مشترک اصطلاح کے طور پر مستعمل ھی واضح ھو کہ کسي نتیجہ کي طرف میلان سے کبھي ایسے سبب کي موجودگي مراد ھوتي ھی کہ بشرط نہونے کسي مانع کے اُسکي تاثیر و عمل سے وہ نتیجہ پیدا ھو جسکي طرف وہ میلان پایا جاتا ھی اور بلحاظ ان معنونکے یہہ کہنا راست ھی کہ زمین یا مثل اُسکے کوئي اور جسم جو اپنے مرکز کے گرد پھرتا ھی مماس کیطرف بھاگنے کا میلان رکھتا ھی معني اُسکے یہہ ھیں کہ اگر زمین کو کشش اتصال نروکے جسکے سبب سے وہ سورج سے ایک مقام مناسب پر ھمیشہ رھتي ھی تو قوت متنفرالمرکز کے باعث سے وہ مرکز سے گریز کر جاوے اور ایسا ھي آدمي کا جسم سیدھا کہڑے رھنے کي نسبت پڑے رھنے پر زیادہ میلان رکھتا ھی یعني میلان کي کشش اور مرکز میلان کا سکون ایسي چیزیں ھیں کہ ھوا کے تہوڑے صدمہ سے وہ آدمي گر سکتا ھے مگر قوت اعصاب کے عمل سے وہ گر جانے سے باز رھتا ھی خلاصہ کلام یہہ کہ معني اس کلام کے کہ آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي یہہ ھیں کہ انسانوں میں ایسے خواص ھیں کہ اگر کوئي مانع روک توک اُنکي نکرے تو آبادي معاش سے زیادہ بڑہ جاویگي *

مگر کبھی کسی نتیجہ کیطرف میلان سے ایسے حالات کی ھیئت مجموعی مراد ھوتي ھی جنسے کسي نتیجے کے وقوع کي توقع پڑتي ھی غرض کہ یہہ وہ دو معني ھیں کہ تقریرات مذکورہ بالا میں یہہ لفظ اُنمیں مستعمل ھوا اور دوسرے معنوں کي رو سے زمین اپني گردش پر بھاگنے کي نسبت اور آدمي کھڑے ھونے پر پڑے رھنے کي نسبت بہت زیادہ میلان رکھتا ھے اور ایسا ھي جب کسي ملک کي تاریخ میں نہایت وحشي زمانہ کو کمال تربیت یافتہ زمانہ سے مقابل کیا جاوے تو یہہ بات ثابت ھوسکتي ھی کہ خلقت کي علم و تربیت کي ترقي میں مقدار خوراک آبادي کي نسبت زیادہ بڑھنے پر میلان رکھتي ھی چنانچہ انگلستان میں باوصف اسکے کہ پانسو برس پہلے سے آبادي بہت زیادہ بڑہ گئي ھی مگر خوراک سے بہ نسبت اُسکے بہت کم کي مناسبت رکھتي ھی جیسے کہ پانسو برس پہلے رکھتي تھي یعنی اب بھي آبادي کي تعداد خوراک کي مقدار سے بہت کم ھی مگر یہہ مناسبت بھي خواھش سے زیادہ ھی *

اگر دنیا کي موجودہ حالت اُس حال سے مقابلہ کرنے سے جو نہایت قدیم تاریخوں سے ظاھر ھوتا ھے نہایت خراب و خستہ ثابت ھووے تو یہہ تسلیم کرنا چاھیئے کہ تعداد خلقت کي مقدار خوراک سے زیادہ بڑھنے پر مائل ھی اور اگر یہہ ثابت ھو کہ وجوہ معیشت باشندوں کي تعداد کي برابر چلي آئي ھی تو یہہ بات صاف واضح ھو جاویگي کہ خوراک و خلقت کي ترقي برابر ھوتي رھي ھی اور اگر وجوہ معیشت تعداد خلقت سے بہت زیادہ بڑھتي پائي جاوے تو کذب اُس مسئلہ کا بخوبي ظاھر ھو جاوے جسپر بحث و تکرار کے زور شور رھتے ھیں بلکہ خلاف اُسکے یہہ صحیح ثابت ھو جاوے کہ وجوہ معاش آبادي کي نسبت جلد تر بڑھنے پر مائل ھیں اب غور کرنا چاھیئے کہ اُن قوموں کي قدیم تاریخوں سے کیا دریافت ھوتا ھی جو اب تربیت یافتہ ھیں یا اب جو وحشي قومیں ھیں اُنکا حال اب کیسا ھی حال اُنکا یہہ ھی کہ مفلسي اُنکي قدیم ھی اور قحط سالي کي مار مار رھتي ھی اور آبادي اُنکي تھوڑي اور وجوہ معاش آبادي سے بھي نہایت تھوڑي ھیں یہہ ھمنے مانا اور تسلیم کرنے کے قابل ھی کہ تمام ملکوں میں بہت لوگ ایسے غریب و محتاج ھیں کہ حال اُنکا نہایت شکستہ ھی پھر بھي اُنکی ھمیشہ بدبخت رھنے سے

بلحاظ اسباب کے کہ اُنکي تعداد کي بڑوھتري اُنکي دولت کي بڑوھتري کي نسبت زيادہ ميلان رکھتي هی هم کيا نتيجہ نکال سکتے هيں ليکن اگر کوئي ملک ايسا هو کہ افلاس اُسکا وحشيونکے عام افلاس سے قليل هو تو وهاں يہہ بات درست هوگي کہ اُن حالتونکے بموجب جنميں وہ ملک هوگا وجوہ معاش آبادي سے زيادہ بڑھنے پر مائل هيں اب يهي حال هر ايک تربيت يافتہ ملک کا هی اگرچہ ايرلينڈ والے اب بهي غريب اور کثرت سے هيں مگر باوجود اسي لاکهہ هونے کے بہ نسبت اُس وحشيانہ حالت کے جب کہ وہ لوگ شکار کهيلنے والے اور مچهليوں کے مارنيوالے تهے بهت کم تکليف اُوٹهاتے هيں انگلستان کي قديم تاريخ ميں بڑي بڑي خشک ساليان اور کڑي کڑي وبائيں جو قحط سالي کے نتيجے هيں جابجا مندرج هيں مگر آج کل باوجود اسباب کے کہ تعداد آباديکي بہ نسبت پهلے وقتوں کے تگنے چوگنے هوگئي قحط و وبا کے چرچے سنے بهي نهيں جاتے *

امريکا کے اضلاع متفقہ بڑي محقق مثاليں هيں کہ وهاں خلقت نے بڑي اور برابر ترقي پائي اور وہ اضلاع ايسے ميدان تهے کہ آبادي کي قوتوں نے وهيں کمال اپنے دکهائے مگر باوصف اسکے کہ وهاں ترقي خلقت نے کمال زور و شور اپنے دکهائے ترقي خوراک کي برابري نکوسکي پهلے بسنے والے کمال قلت کے باعث سے مرگئے اور آل و اولاد اُنکي بهي فاقہ کشي اور نهايت محتاجي سے مرگئي مگر باوجود اسکے معلوم هوتا هے کہ جسقدر اُنکي تعداد خلقت ميں ترقي هوئي اُسيقدر وجوہ معاش بهي بڑهتي گئيں بلکہ تعداد خلقت سے پهلے خوراک کو ترقي نصيب هوئي اگر يہہ بات ماني جاوے کہ نسل انسان کي ترک وحشت اور قبول تربيت کي صلاحيت رکهتي هے اور وحشي قوموں کي نسبت تربيت يافتہ لوگونميں وجوہ معيشت زيادہ هوتي هيں اور يہہ باتيں ايسي هيں کہ انسے انکار نهيں هوسکتا پس يہہ لازم آتا هے کہ خوراک آبادي کي نسبت ترقي کرنے پر زيادہ ميلان رکهتي هے *

اگرچہ خود مالتهس صاحب نے اپنے پهلے مشتهر کيئے هوئے نسخوں ميں کبهي کبهي ايسا مبالغہ کيا جو نئي تحقيق کرنے والونکا خاصہ هے مگر جو غلطي کہ اُنهوں سے صادر هوئي اُس سے اُن کے عملي نتيجونميں کسيطرح کي مضرت نهيں پهونچي جنکي بدولت وہ آدم اسمتهہ کي برابر

انسانوں کے مربي قرار دیئے گئے یہہ کوئي بڑی بات نہیں هے که کچهہ موانع نہوں تو خوراک خواہ آبادي کمال تیزي سے ترقي پر مائل هو بشرطے که یہہ تسلیم کیا جاوے که انسان کي خوشحالي یا تباهي معاش و آبادي کي مناسب مناسب ترقیوں پر محصور و منحصر هے اور ایسے اسباب انسان کے قابو میں هیں که اُنسے وہ ترقیاں با قاعدہ رہ سکتي هیں اور یہہ ایسے اصول هیں که مالتهس صاحب نے اُنکو ایسے واقعات اور تقریروں سے مضبوط و مستحکم کیا جو پرانے پرانے تعصبوں کے مخالف تھے اور غوغائي لوگ اُنپر شور و غل مچاتے هیں بڑے بڑے مقرر لوگ اُن کو تسلیم کرتے هیں اور وہ لوگ بھي اُنکو مانتے هیں جو اپني رایوں کو مسلم جانتے هیں *

باقي اسباب کا بیان" که معاش و آبادي کي مناسب ترقیوں کے کیا کیا اسباب هیں وہ ایسے مولف کي بہ نسبت که علم انتظام مدن سے ماهر هووے زیادہ‌تر اُس مؤلف کا کام هے جو سیاست مدن میں کامل هو هاں سردست اتنا بیان گوش گذار کیا جاتا هے که علم اور جان و مال کي نگهباني اور تجارت بیروني اور اندروني کي آزادي اور منصب اور اختیار پر هرایک کي رسائي وہ مقدم اسباب هیں جو ایک هي وقت میں افراط معاش کو ترقي دیتے هیں اور لوگوں کے عالي حوصله کرنے سے تعداد خلایق کو باب ترقي میں سستي بخشتے هیں اور تجارات اور معاوضات کے موانع اور خصوص ایسے مصنوعي موانع که بطفیل اُنکے اکثر لوگوں کو فخر و عزت پیدا کرنے سے محرومي هوتي هے اور جان و مال کي جوکھوں اور جہالت ایسے عام اسباب هیں که بدولت اُنکے محنت کي اجرت گھٹتي هے اور ایسي وحشیانه حالت پیدا هوتي هے که حسب اقتضاے اُسکی خلقت کي ترقي کي قوت بلا مانع دوراندیشي حدود معاش تک پہونچنے میں دوڑدھوپ کرتي هے اور وہ قوت صرف تباهي اور خسته حالي سے مغلوب هوتي هے اور ان سب باتوں کو عام اسباب اسلیئے کہتے هیں که وہ اسباب اُن میں داخل نہیں جو خاص خاص قوموں سے خصوصیت رکھتے هیں اور وہ بجاے خود ملحوظ هونے کے قابل هیں اور وہ خاص اسباب ایسے هیں جیسے که ملک چین میں اولاد کي لغو خواهش اور وہ ملکي منصوبے جنکي بدولت معافي دار ایرلینڈ میں قایم هوئی اور انگلستان کے بعض

بعض حصوں میں قوانین پرورش غربا کا رواج مگر قطع نظر خصوصیات مذکورہ کے یہہ بات عموماً بیان ہوسکتي ھے کہ جس چیز سے کوئي قوم پست ہمت ہوتي ھے اور اُسکي معاش پیدا کرنے کي قوت نقصان پاتي ھے وہ چیز معاش کي مناسبت کو تعداد خلقت سے کم کرتي ھے جس چیز سے لوگوں کي ہمتیں بڑھتي ہیں اور اُنکي معاش پیدا کرنے کي قوت زیادہ ہو تو وہ چیز تعداد خلقت کي مناسبت کو مقدار معاش سے کم کرتي ھے یعني وجوہ معاش زاید ہو جاتي ہیں حاصل کلام یہہ کہ وجوہ معاش سے آبادي کا جلد جلد بڑھنا کمال بد انتظامي کي علامت ھے اور اسباب کي دلیل ھے کہ اُس سے اور بھي نہایت بڑي بڑي برائیاں موجود ہوں جنکے نتیجوں میں سے بد انتظامي بھي ایک نتیجہ ھے *

باوجود اُن قولوں کے جو ہمنے اوپر لکھے ہمکو یقین ھے کہ مل صاحب اور مکلک صاحب کي بھي یھي رائیں ہیں اور یقین واثق ھے کہ منجملہ اِن مشہور مصنفوں کے کسي مصنف کو اسبات میں شک شبہہ نہیں کہ یورپ کے رہنے والوں کي حالت پانسو برس کے عرصہ سے روز بروز ترقي پر ھے اور کسي مصنف کو یہہ خیال بھي نہیں ھے کہ وہ ترقي غایت کو پہونچ گئي یا کوئي حد اُسکي معین ھے اور جب کہ وہ لوگ انسانوں کي اُس حالت کا جو غالباً شدني ھے حال بیان کرتے ہیں تو اُنکا بیان ہمارے بیان کے مطابق ہوتا ھے اور جہاں کہ صرف مضمون آبادي کي علیحدہ گفتگو کي تو وہاں ایسي تقریر کا استعمال کیا کہ کام ناکام اُسپر اعتراض کرنے کي دلیري ہووے اور یہہ بات یقیني ھے کہ اُنہوں نے اُس تقریر کا استعمال اس طرح سے کیاکہ اُس سے وہ خود گمراہنہوئے اور اس اپنے گمراہ نہونے کي وجہہ سے اُنہوں نے یہہ معلوم نکیا کہ اور لوگ اسکے پڑھنے سے خراب و گمراہ ہوں گے مگر اسبات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بہت اشخاص جو اس علم سے سرسري واقف ہیں وہ اُسي طرز تقریر سے گمراھي میں پڑے ہیں جسمیں وہ آبادي کا مسئلہ بیان کیا گیا ھے اور جب کہ ایسے لوگوں سے یہہ بات کہي جاوے کہ انسانوں کي نسلیں وجوہ معاش سے زیادہ جلد بڑھنے اور ملک کي آبادي کو وجوہ معاش کي حدوں تک پہونچانے پر میلان رکھتي ہیں تو وہ لوگ یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جو شے ہونے والي ھے وہ ضرور واقع ہوگي اور اسلیئے کہ

خلقت کي تعداد کي ترقي سے افلاس کي طغياني ممکن هے تو وه لوگ سمجهتے هيں که مفلسي ضرور آويگي اور اس ليئے که تعداد اُن لوگوں کي بقدر وجوه معاش بڑه جاتي هے اور آخر کار بحسب زعم اُنکے وجوه معاش کي قوت غالب نرهيگي تو وه يهه سمجهتے هيں که عدم غلبه ضرور واقع هوگا اور بهت لوگ خود کام اور ايسي شامت مارے هيں که وه اس مسئله کو کمال اذعان و اعتقاد سے قبول کرتے هيں جس سے نهايت تکليف و هرج سے بهاگنے کا حيله اُنکے هاتهه آتا هے جو تجويز بهبودي کو لازم هے علاوه اُسکے وه لوگ يهه سوال بهي کرتے هيں که نقل مکان کو وسعت دينے سے کيا فائده متصور هے اِسليئے که جسقدر دنيا خالي هے وه آبادي کي ضرور هونے والي ترقي سے پوري هوجاوے گي اور † قوانين اناج کي تبديل کي کيا حاجت هے اسليئے که اگرچه معاش ايک عرصه دراز تک کثرت سے اور وسعت سے رهے تو تهوڑے عرصه ميں معاش اور آبادي پهر برابر هو جاويگي اور هم لوگ ايسے خراب رهينگے جيسے که پهلے تباه تهے *

منجمله اُن لوگوں کي جو عقل و فهم کي نسبت زياده نفسانيت سے تقريريں کرتے هيں بهت سے ايسے لوگ هيں که ان مسئلوں کے سمجهنے کي قابليت نهيں رکهتے اور باوجود اسکے اُنکو علم انتظام کے اُن مسئلوں ميں سے سمجهتے هيں جو مسلم و مقرر هيں اور حقيقت اُنکي يهه هی که وه لوگ اس تمام علم کو تقريروں کا ملونا اور باتوں کا بلونا جانتے هيں اور بجاے اُسکے که تقريروں کي درستي کو ٹهيک ٹهاک کريں اُن مدارج کي تحقيق سے انکار کرتے هيں جو ايسے ايسے برے نتيجوں کے مخرج و منشاء هيں *

واضح هو که اسقدر رد و بدل اور اتنے طول کلام کا باعث يهه هوا که ايسے غلط فهميوں کي پهيلاوٹ ديکهي گئي اگرچه يهه رد و بدل ايسي هے که بعض لوگ اُسکو ايسي تقرير سمجهتے هيں جو لفظ ميلان کے استعمال سے تعلق رکهتي هے اور بعضے لوگ ايسا خيال کرينگے که ايسي حقيقت کے ثبوت ميں گفتگو کي گئي جو صاف صاف واضح تهي *

---

† قوانين اناج گريٹ برٹن ميں کے اُن قوانين کو کهتے هيں جنميں غير ملکوں کے اناج کي اُس ملک ميں آنے کي ممانعت هے باستثناے اُن روزوں کے جنميں قيمت معين مقدار سے زياده هو جاوے يهه قوانين سنه ۱۸۴۶ ع ميں منسوخ هو گئے *

تیسري اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے که محنت اور باقي اورتمام ذریعونکي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هی اسطرح بیحد و غایت بڑه سکتي هیں که اُن ذریعوں کے حاصلات کو حاصلات آینده کے لیئے ذریعه ٹهراویں

تحصیل دولت کا بیان

لفظ دولت کے معني اور مسئله ابادي کے حالات بیانکرکے اُن و سائل دولت سے بحث کرتے هیں جن سے دولت حاصل هوتي هی مگر سب سے پهلے بیان اُن اصطلاحوں کا ضروري هی جو مصدر تحصیل اور اسم پیداوار کے نام سے بولي جاتي هیں *

پیداوار کا بیان

واضح هو که جهانتک علم انتظام کو سروکار هی وهانتک اجزاء مادیه کي تبدیل و تغیر کو پیدا کرنا کهتے هیں اور بعد اُن تبدیلات کے جو چیز حاصل هوتي هی اُسکو پیداوار بولتے هیں غرضکه نفس تبدیل کو پیدا کرنا اور حاصل تبدیل کو پیداوار کهتے هیں اور یهه بات یاد رهے که پڑهنے والوں کو یهه بات یاد دلانا کنچهه ضرور نهیں که خود ماده نقصان و زیادت کے قابل نهیں اور جو تغیر که آدمي اور اور آزموده وسیلوں کے باعث سے اُس میں آتا هی وه صرف اتني بات هی که اُسکي صورت بدلي جاتي هی اور اسلیئے که اس فن خاص میں عوارض دولت سے بحث کیجاتي هی اور منجمله تبدیلیوں کے اُن تبدیلیوں کا بیان کیا جاتا هی جو دولت کے

مخارج گني جاتي هيں باقي اور کل تبديليوں کو قسم پيداوار سے خارج کيا گيا واضح هو که جيسے ايک لڑکا دريا کے کنارے سے ريت اُوتهاکر قلعه بناتا هی اور دوسرا لڑکا اُسکو لات مار کر گرا ديتاهے اور وه دونو لڑکے اپنا اپنا کام دکهاتے هيں ايسا هي ايک آدمي محل بناتا هی اور دوسرا اُسکو ڈها ديتا هی مگر فرق اتنا هي که آدمي اجرت کا مستحق هوتا هی اور لڑکونکا کام ضايع جاتا هے اور اسي ليئے آدمي کي نسبت يهه بات کهني مناسب هے که اُسنے ايک چيز اپنے زور بازو سے پيدا کي اور اُسکے کام کے نتيجے کو پيداوار کهنا عين صواب هی عام اس سے که وه ويرانه کے بسانے پر مرتب هو يا آبادي کے اوجاڑنے کا نتيجه هو *

بيان اسباب کا که کل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هی

واضح هو که کل پيداوار کو مادي اور غير مادي قسموں پر تقسيم کيا جاوے يا يوں بيان کيا جاوے که کل پيداوار اجناس اور خدمات ميں منحصر هی اور ظاهر يهه معلوم هوتا هی که يهه تقسيم آدم اسمتهه صاحب کي اُس تقسيم سے ماخوذ هی جسميں کل محنتوں کو بارآوراور غير بارآور قسمونميں منحصر کيا هی غرضکه جن لوگوں نے تقسيم آدم اسمتهه صاحب کو کمال افضل سمجها تو اُنهوں نے ساتهه اُسکے يهه بهي کيا که ايسي محنت کو غير بارآور کهنا مناسب نسمجها که بدوں اُسکے تمام محنتيں پوري نهوں چنانچه اُنهوں نے حاصلات اُس محنت کے ظاهر کرنے چاهے اور مادي اور غير مادي خدمات کي اصطلاحيں نکاليں *

ليکن معلوم هوتا هی که بارآور اور غير بارآور محنتوں يا مادي اور غير مادي پيداواروں کے پيدا کرنے والوں اور خود جنسوں اور خدمتوں کے درميان ميں جن جن تميزوں کا اراده کيا تو وه تميزيں ايسے اختلافوں پر منحصر هيں جو خود اُن چيزوں ميں پائے نهيں جاتے جنسے بحث کيجاتي هی بلکه جن جن طريقوں سے وه چيزيں همکو متوجهه کرتے هيں وه اختلاف اُنميں موجود هيں اور جن حالتوں ميں که خصوص تبديل پر هم ملتفت نهيں هوتے بلکه حاصل تبديل منظور نظر هوتا هے تو ايسي حالتون ميں علماے انتظام مدن اُس شخص کوجو تبديل کا مرتکب هُوا بار آور محنتي

یا کسي جنس یا مادي پیداوار کا پیدا کرنے والا نام رکھتے ھیں برخلاف اُسکے جب کہ حاصل تبدیل سے قطع نظر کیجاوے بلکہ صرف تبدیل ھي تبدیل پر التفات ھووے تو علماے انتظام اُس تبدیل کرنیوالے کو غیر بارآور محنتي اور اُسکي محنتوں کو خدمات یا غیر مادے پیداوار قرار دیتے ھیں جیسے کہ ایک چمار چمڑے اور دھاگے اور موم سے جوتے کا جوڑا بناتا ھی اور سیاھي پھیرنے والا اُنکو پاک صاف کرتا ھی منجملہ اُن دو صورتوں کے پہلي صورت کا یہہ حال ھی کہ نظر ھماري حاصل فعل یعني صرف جوتي پر متعین ھی اسلیئے یہہ کہتے ھیں کہ چمار نے جوتي بنائي اور دوسري صورت کي یہہ صورت ھی کہ یہاں نفس فعل ملحوظ ھی حاصل فعل سے کچھہ علاقہ نہیں اور یھي باعث ھی کہ اس شخص کي نسبت یہہ بات کہہ نہیں سکتے کہ اسنے جوتي بنائی یا صاف کي بلکہ یہہ صاف کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے صاف کرنے کي خدمت پوري کي مگر یہہ بات یاد رھے کہ ھر حالت میں فعل اور حاصل فعل ھوتا ھی مگر فرق اتنا ھی کہ کبھي نفس فعل ملحوظ ھوتا ھی اور کبھي حاصل فعل پر نظر ھوتي ھی *

منجملہ اُن سببوں کے کہ اُنکے باعث سے کبھي نفس فعل پر نظر ھوتي ھی اور کبھي حاصل فعل ملحوظ ھوتا ھی پہلا سبب اُس تبدیلي کي کمي بیشي ھی جو ظہور میں آتي ھی اور دوسرا سبب وہ طریقہ معلوم ھوتا ھی جس طریقہ سے تبدیلي کے فائدہ کو اُس تبدیلي کا فائدہ اُٹھانے والا خرید کرے *

جہاں کہیں کہ تہوڑي سي تبدیل واقع ھوتي ھی اور خصوص ایسي صورت میں کہ شے تبدیل یافتہ تبدیل کے بعد بھي جوں کي توں اُسي نام سے باقي رھي تو التفات اپنا فعل پر مائل ھوتا ھی اور نظر بریں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ باورچي نے گوشت بنایا بلکہ یہہ کہتے ھیں کہ اُسنے اُسکو پکایا مگر یہہ کہہ سکتے ھیں کہ گلگلے اُسنے بنائے اِسلیئے کہ تبدیل اُسمیں بہت واقع ھوئي غرضکہ تبدیل کے بعد نام کا بدل جانا شرط ھی چنانچہ درزي کي نسبت یہہ کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے کپڑیکا کرتہ بنایا اور رنگریز کي نسبت یہہ نہیں کہہ سکتے ھیں کہ اُسنے رنگین کپڑا بنایا اگرچہ تبدیل اُسکي درزي کي تبدیل سے زیادہ ھی مگر فرق اتنا ھی کہ جب

کپڑا درزي کے هاتھه سے نکلتا هی تو نام اُسکا بدل جاتا هی اور رنگریز کے پاس وصف اُسکا بدل گیا باقي نام اُسکا نهیں بدلا اور کوئي چیز اُسمیں پیدا نهیں هوئي *

دوسرا بڑا سبب وه طرز هی جس طرز پر قیمت ادا کیجاتي هی چنانچه کبھي کبھي ایسا هوتا هی که نه پیدا کرنے والا اپني محنت کي فروخت کا عادي هوتا هی اور نه هم لوگ اُسکي خرید کے عادي هوتے هیں بلکه حقیقت میں اُس شئے کي بیع و شرا کے عادي هوتے هیں جسپر وه محنت صرف هوتي جیسے که جب دواکي ڈبیا خرید تے هیں تو اُسوقت وه دوا ملحوظ هوتي هی اور کبھي کبھي جو چیز هم خرید تے هیں وه خود ملحوظ نهیں هوتي بلکه اُسکے تبدیل کي محنت خرید کي جاتي هی جیسے که هم فصاد یا طبیب کو نوکر رکھتے هیں واضح هو که ان تمام صورتوں میں توجهه کي اصل خاصیت یهه هی که وه آپ کو اُس چیز پر مائل کرتي هی که جسکي بیع و شراکي عادت هی اور جسقدر که همکو محنت کي خرید اور نیز اُس چیز کي خرید کي عادت هی جو صرف محنت سے حاصل هوتي هی اُسیقدر هم لوگ اُس جنس یا خدمت کو حاصل محنت سمجھتے هیں چنانچه مصوري اور بازیگري وه کام هیں که دونوں کا حاصل وه خوشي هی جو نقل و بازي کرنے سے حاصل هوتي هی اور جو وسیلے که مصور اور بازیگر اختیار کرتے هیں وه ایک هي قسم کے هوتے هیں چنانچه دونوں آلات جسمانیه سے کام لیتے هیں مگر نقاش اُن آلات جسمانیه سے روغني کپڑوں پر رنگ آمیزي کرتا هی اور بازیگر اُنهیں آلات جسمانیه سے بازیاں دیکھاتا هی اور اچھي اچھي باتیں بناتا هی اور نفس محنت کو بیچتا هی اور نقاش اُس حاصل محنت کو فروخت کرتا هی جسپر محنت صرف کرتا هی محنتي لوگوں اور ادنے خدمتگاروں میں فرق اتنا هی که خاص خاص طرز پر اُنکي خدمتیں بکتي هیں چنانچه وه خدمتگار جو تهه‌خانه سے کوئیله نکالکر کسي کمرے میں لیجاتا هی وه ویسا هی کام کرتا هی جیسے که کهان کھودنے والا آدمي کوئیله کو غار سے نکالکر اوپر تک لاتا هی مگر جب که کوئیلے کهان سے باهر نکل کر کوئیله والوں کے تهه‌خانه تک پهنچ جاتے هیں تو وه کوئیلوں کي قیمت اداکرتا هے اور نوکر کو لانے کي تنخواه دیتا هے

اور یهي باعث هے کہ کہان کھودنے والے آدمي کي نسبت یہہ بات کهتے هیں کہ اُسنے جنس مادي یعني کوئیلوں کو پیدا کیا اور نوکر کي نسبت یہہ کہہ سکتے هیں کہ اُسنے پیداوار غیر مادي یعنے نفس خدمت کو پیدا کیا اور اصل یہہ هے کہ وہ دونوں شخص ایک هي شے کو پیدا کرتے هیں یعني مادہ میں تبدیل و تغیر پیدا کرتے هیں مگر همارے التفات کي یہہ صورت هی کہ ایک حالت میں نفس فعل پر اور دوسري حالت میں حاصل فعل پر مائل هوتا هی *

جب کہ لوگ از بس جاهل هوتے هیں تو تمام چیزیں اپنے هي گهروں میں بناتے هیں چنانچہ اگلے وقتوں میں جس زمانہ میں سپہگري اور دلاوري کے چرچے رهتے تهے ساري بیگمات اور شاهزادیوں کا یہہ عالم تها کہ اپني لونڈي باندیوں کي کارگذاري میں بحسب مقتضاے رسم وعادت کے شریک هو جاتي تهیں مگر تقسیم محنت نے وہ کام کیا کہ چرخہ اور تانا تک گهروں سے نکالکر کارخانوں تک پهنچایا اور اگر وہ گفتگو جو نزاع و بحث کا محل هی راست اور درست هو تو یہہ کہنا مناسب هی کہ تقسیم محنت کے طفیل سے کاتنے والے اور بنے والے غیر باراور محنتیوں سے بار اور محنتي هو گئے اور غیر مادي خدمتوں کے پیدا کرنے سے مادي جنسوں کے پیدا کرنیوالے بنگئے *

جنس و خدمت میں امتیاز کرنے کا بیان

اگرچہ هم ایسي اصل و اصطلاح پر اعتراض کرتے هیں کہ اُسکي رو سے تمام پیدا کرنیوالے بحسب اپني پیداواروں کے خواص کے خدمات و اجناس کے پیدا کرنیوالوں میں منقسم هوتے هیں مگر باوجود اُسکے خدمات و اجناس کي تمیز و تفریق کے فائدوں کو تسلیم کرتے هیں اور ساتهہ اسکے یہہ بهي مانتے هیں کہ خدمت کو بلفظ تبدیل اور جنس کو بلفظ شے مبدل تعبیر کریں اور لفظ پیداوار کا دونوں کو شامل رهے *

جب تک کہ کوئي شخص ایجاد شے میں مصروف نهووے تو حسب دستور اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسنے اُسکو پیدا کیا چنانچہ مچهلي پکڑنیوالا اگر اتفاق سے ایسي مچهلي یعنے سیپي پکڑے کہ اُسمیں موتي پایا جاوے تو اُسکو یہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ موتي کا پیدا کرنیوالا هی بلکہ اُسکو موتي کا اتفاق سے پانی والا کہینگے برخلاف اُسکے اگر جزیرہ لنکا یعنے سیلون

کا مچھلي پکڑنیوالا جو موتي والي مچھلیوں یعنے سیپیوں کو پکڑتا رهتا هے موتي والي مچھلیوں کو پکڑے یعنے صدف نکالے تو اُسکي نسبت یہہ بات کہہ سکتے هیں که وہ موتي کا پیدا کرنیوالا هے اور کچھہ شک و شبہہ نہیں که دونوں صورتوں میں موتي کا وجود بذریعہ قدرت کے هی اور اُسکے قیمتي هونیکا باعث وهي مچھلي والا هی جسنے اُسکو مقام بیقدري سے نکالا اور جوهریوں تک پہونچایا مگر فرق اِتنا هی که ایک صورت میں بیقصد هاتھه آیا اور دوسرے صورت میں قصداً هاتھه لگا خلاصه کلام یہہ هی که ایک صورت میں هماري توجہه مچھلي یعنے سیپي پکڑنیوالے کی ذریعہ پر هوتي هے اور اِس سبب سے اُسکو موتي کا پیدا کرنیوالا کہتے هیں اور دوسري حالت میں قدرت کے ذریعہ پر توجہه هوتي هی اور اسي باعث سے اُسکو صرف قبضه کرنیوالا کہتے هیں مگر اِس علم کي رو سے یہہ بات اچھي معلوم هوتي هی که اُن دونو کو پیدا کرنیوالا کہنا چاهیئے *

خرچ کي تعریف

علماء اِنتظام کا یہہ دستور هی که تحصیل کے مقابله میں لفظ خرچ کا استعمال کرتے هیں اور مراد اُس سے یہہ لیتے هیں که وہ دولت کے کسیقدر حصه کا پورا یا تھوڑا ضایع کرنا هوتا هے اور هر تحصیل کا مقصود بالذات اُسکو سمجھتے هیں *

چنانچه مالتھس صاحب فرماتے هیں که تمام تحصیلوں کا بڑا مقصود خرچ هے اور مکلک صاحب کہتے هیں که خرچ کے معنوں سے اُن وصفوں کا معدوم هونا مراد هی جنکے ذریعه سے تمام اجناس مفید اور قابل خواهش هو جاتي هیں اور فن و محنت کي پیداواروںکا خرچ کرنا اُس مادہ کي فنا هوتي هی جسکي امداد اور اعانت سے وہ پیداواریں مفید و نافع هو جاتي هیں اور اس مادہ کے فنا هونے سے اُن چیزوں کي قابل معاوضه قیمت ضایع هو جاتي هی جو صرف محنت سے اُنمیں پیدا هوئي تھي اور حقیقت یہہ هی که صرف آدمي کي سعي و محنت کا مقصود اور نتیجه خرچ هی اسي نظر سے اگر کوئي جنس استعمال کے قابل هووے اور خرچ اُسکا ملتوي رکھا جاوے تو نقصان واقع هوتا هی انتہیٰ *

اگرچه یہہ بات تسلیم کے قابل هی که جو چیزیں پیدا هوتي هیں وہ

فنا هوتي هيں مگر يہہ امر مسلم نہيں كہ وہ فنا كرنے كے ليئے پيدا هوتي هيں بلكہ برتاؤ كے واسطے پيدا كيجاتي هيں مگر معدوم هونا أنكا إستعمال سے لازم هى اور كوئي شخص أنكو جان كر معدوم نہيں كرتا بلكہ حتي الامكان أنكے حفظ و صيانت ميں كوشش كرتا هى اور حقيقت يہہ هے كہ بعض بعض ايسي چيزيں هيں كہ باستثناء اتفاقي نقصانوں كے معدوم هونيكي صلاحيت نہيں ركہتيں چنانچہ عجائب خانوں ميں بت اور جواهر خانوں ميں طغما اور جواهر سيكڑوں برس تك رهتے هيں اور كسي طرح كا نقصان نہيں هوتا اور بعض بعض ايسي چيزيں بهي هيں كہ وہ استعمال كے ساتہہ فنا هوجاتي هيں جيسے كہ كهانے اور جلانے كي چيزيں كہ وہ برتاؤ كے ساتہہ معدوم هوجاتي هيں اور اسليئے كہ وہ جنسيں نہايت ضروري ولابدي هيں تو لفظ خرچ كا استعمال عام اسطرح پر كيا گيا كہ أس سے هر چيز كا برتاؤ سمجها جاتا هے مگر بہت سي جنسيں ايسي هيں كہ أن ذريعوں كے باعث سے معدوم هوجاتي هيں جنكے مجموعہ كا نام وقت و زمانہ قرار ديا گيا هى اور أسكے روك تهام ميں نہايت كوشش كرتے هيں اگر يہہ بات صحيح هووے كہ تمام تحصيلوں كا اصلي مقصود خرچ هى تو هر مكان كے بسنے والے كو خرچ كرنے والا كهنا چاهيئے نہ يہہ كہ أسكو برباد كرنے والا كہيں كيونكہ اگر وہ مكان اباد نرهے تو اور زيادہ جلد برباد هوگا اگر بجاے لفظ خرچ كے لفظ استعمال كا برتا جاوے تو انتظام مدن كي بحث ميں ترقي متصور هووے مگر مقررہ اصطلاحوں كے بدلنے ميں ايسي مشكل هى كہ هم چارناچار خرچ كا استعمال برابر كرينگے مگر معلوم رهے كہ هماري مراد أس سے كسي شى كا استعمال هے اور استعمال أسكا وہ برتاؤ هى جس سے وہ شى اكثر فنا هوتي هى مگر يہہ فنا هونا لازمي نہيں *

هر ايك ملك كي دولت كا حصر اس سوال پر اكثر هوتا هى كہ ملك والوں كے شوق ذوق أنكو ايسي چيزوں كي طرف مايل كريں جو بتدريج معدوم هوتي هيں يا ايسے جنسوں پر رجوع كريں جو بہت جلد معدوم هوتي هيں *

مگر حصر دولت كا باشندوں كے خرچ بارآور يا غير بارآور كي ترجيح پر بہت زيادہ هوگا *

خرچ بارآور اور غیر بارآور کا بیان

واضح هو که خرچ بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی که آیندہ کو پیداوار اُس سے حاصل هووے اور خرچ غیر بارآور وہ کسي شے کا استعمال هی جس سے آیندہ کوئي پیداوار حاصل نهووے خرچ غیر بارآور کي یهه علامت هے که خرچ کرنے والے کے سوا کسی کو لطف اُسکا حاصل نهو باقي اور تمام خلایق میں تاثیر اُسکي یهه هوتي هی که جو اجناس اُنکے برتاؤ کے لیئے موجود هوتي هیں اُنمیں کمي آجاتي هے *

بعض بعض ایسي چیزیں هیں که بجز خرچ غیر بارآور کے صرف خرچ بارآور کي صلاحیت نهیں رکهتیں جیسے که فیتوں اور زردوزیکے کام اور اقسام زیور اور اصناف جواهرات جو صرف آراستگي کے کام میں آتے هیں اور جاڑے گرمي کي روک تهام اُنسے نهیں هوتي اور تماکو اور هلاس اور سارے نشے اسي قسم میں داخل کیئے جاتے هیں جنکي نسبت غایت سے غایت یهه بات کهه سکتے هیں که وہ مضرت سے خالي هیں اور بهت سي چیزیں ایسی هیں که وہ صرف خرچ بارآور سے پیدا کي جاتي هیں اور دیدہ و دانسته خرچ غیر بارآور میں برتاؤ اُنکا نهیں هوتا اور یهه وہ قسم هی که بیلچه سے دخاني کل تک تمام آلات اور اوزار اور بڑا جهاز اس قسم میں داخل هیں مگر اکثر جنسوں کا استعمال خرچ بارآور یا خرچ غیر بارآور کے طریق سے مالک کي مرضي کے موافق هوسکتا هی یعنے بجاے اُس چیز کے جو خرچ میں آوے کوئي اور چیز قایم هوجاوے یا بجز حال کي خوشي کے اور کوئي بات اُس کا نتیجه نهووے جس شے کي امداد و اعانت سے انسان کي حیات قایم رہ سکتي هی استعمال اُسکا خواہ اُن لوگوں کي خاص پرورش میں هووے جو خود اُسکو پیدا کرتے هیں یا وہ اُن لوگوں کے خرچ میں آوے جو اُسکے پیدا کرنے والے نهیں مگر فرق یهه هی که پهلي صورت میں استعمال بطور خرچ بارآور کے هوتا هے اور دوسرے صورت میں بطریق خرچ غیر بارآور کے هوتا هی *

بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں امتیاز ایسا نهیں هوتا جیسا که خرچ بارآور اور غیر بارآور میں هوتا هے اور یهي باعث هے که لوگوں کي تقسیم بارآور اور غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں صحیح و سالم

نهیں هوتي اس لیئے که ایسی لوگ بهت کم هیں که بعض بعض باتوں کي روسے دونو قسموں میں داخل نهوں چنانچه ایک هي آدمي بقدر اُس خرچ ضروري کے جو اُسکے آینده کمانے کے لیئے ضروري هووے بارآور خرچ کرنے والوں میں داخل هے اور وهي آدمي بحسب اخراجات غیر ضروریه کے غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں شامل هے اور محض غیر بارآور خرچ کرنے والے وه لوگ هیں جو بیهوده خرچ کرتے هیں اور اُس خرچ کے عوض میں آینده کچهه پیدا نهیں کرتے اور بارآور خرچ کرنے والے وه لوگ هیں جو اسرافات بیهوده سے پاک صاف هیں *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي اول قسم میں وه لوگ داخل هیں جو بذریعه اپني پهلي محنتوں یا ارث و هبه کے زرکافي پاس اپنے رکهتے هیں اور فرصت اوقات اور آمد جایداد کو عیش و عشرت میں اوڑاتے هیں مگر یهه لوگ بهت کم هیں اور جو لوگ بسبب جهالت کے مفلس هوتے هیں اُن میں ایسے بهت کم هوتے هیں که اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیله رکهتے هوں جو اُنکے زور بازو سے متعلق نهو بر خلاف اُسکے تربیت یافته قوموں میں مال و دولت اور جاه و حشمت اور محنت و مشقت کي تمنا اور لوگونکو فائدے پهنچانے کي آرزو هوتي هی ان هي باتونکا شوق هماري خلقي کاهلي اور سستي عیش و آرام کے مخالف همکو مستعد رکهتا هے اور جسقدر مال زیاده محفوظ هوتا هے اور تحصیل جاه و حشمت کي جسقدر راهیں کهلتي جاتي هیں اور جسقدر که لیاقت اور دولت کي قدر و منزلت علو خاندان کے مقابله میں لوگونکے نزدیک ترقي پکڑتي جاتي هے اور جسقدر که وه وحشیانه تعصب جو محنت و مشقت کو بهت بڑا جانتا هے کم هوتا جاتا هے اور جسقدر که پکا مذهب لوگوں کو یهه بات سکهاتا هے که انسانوں کو به نسبت خود غرضي اور ذاتي خوشي یا بیفائده رنج کے عمده اور بهتر مطلبوں کے لیئے پیدا کیا گیا هی غرضکه جسقدر تربیت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر وه تمام اسباب جنکی طفیل آدمي دیده و دانسته محنت و مشقت پر راضي هوتا هی زور و قوت پاتے جاتے هیں اگرچه تعداد اُن لوگوں کي جو اوقات اپني سستي اور کاهلي میں کاٹتے هیں بجاسے خود بڑهتي هی مگر پهر بهي اُن بدبختوں کي مناسبت مستعد لوگوں سے کم هوتي جاتي هی *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی دوسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو لوٹ کھسوٹ یا مانگ تانگ سے اوقات اپنی بسر کرتے ہیں اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ لوٹ کھسوٹ سے اپنی بسر کرتے ہیں تعداد اُنکی ترقی تربیت کے باعث سے کم ہوتی جاتی ہی مگر منگتے فقیروں کی نسبت گونہ شک ہی کہ تعداد اُنکی کم ہووے اسلیئے کہ فضول دولت اُنکی موجودگی کا ضروری سبب معلوم ہوتی ہی اور یہی ظن غالب ہے کہ فضول خرچوں کے ساتھہ اُنکی تعداد بھی بڑھتی جاویگی اور یہہ بات اپنے تجربوں سے دریافت ہوئی کہ ایسے قانونوں کے سبب سے جو بناء معقول پر مبنی نہیں یا اُنکی عمل درآمد اچھی طرح نہیں ہوتی تعداد اُنکی بڑھنی ممکن و متصور ہی مگر یہہ بات شک و شبہہ کے قابل نہیں کہ اجراے تجارت اور شہروں کے انتظام اور عمدہ عمدہ قانونوں کے ذریعہ سے ہتنے کتنے تنگدستوں کی تعداد استقدر کم ہو جانی ممکن ہی کہ وہ نہایت خفیف سمجھی جاوے *

غیر بارآور خرچ کرنے والوں کی تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو ضعف و ناتوانی اور کبرسنی کے باعث سے ہمیشہ کمانے کے قابل نرہیں اور ہمیشہ کے لیئے اسلیئے کہتے ہیں کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ہوویں جو بسبب ضعف و نقاہت مرض کے کمانے کے قابل نہیں اس لیئے کہ اگرچہ بچے اور بیمار بالفعل نہیں کما سکتے مگر پرورش اُنکی اسلیئے ضروری ہی کہ وہ آیندہ کما وینگے اور یہہ لوگ یعنی بوڑھے اور ضعیف غیر بارآور خرچ کرنے والوں میں بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ اُنکی کثرت تعداد میں تعداد آبادی کی مناسبت سے کمی نہوگی اسلیئے کہ جو سبب بیماری اور نقصان صحت کے دور کرنے والے ہوتےہیں جہاں کہیں اُنسے وہ بیماری اور نقصان بالکل علاج پذیر نہیں ہوتا وہاں وہ طول حیات کے باعث ہوتے ہیں یعنے ایک مدت تک بیمار کو مرنے نہیں دیتے مگر جو علم و آگاہی کہ انگلستان کی مجلس عام کی پانچویں جولائی سنہ ۱۸۲۵ ع کی اُس رپورٹ میں ہی جو درباب اُن سوسیئٹیوں کے لکھی گئی جو ناتوانوں کے لیئے مقرر ہوئیں اُس سے یہہ امر واضح ہوتا ہی کہ اِس قسم کے لوگ انگلستان میں تمام خلقت کا چالیسواں حصہ یا فی صدی اڑھائی آدمی کے قریب ہیں *

مطلق بارآور خرچ کرنے والونکي تعداد یعنے اُن لوگونکي تعداد جو
پھر کمانے کي غرض سے خرچ کرتے ھیں نہایت تھوڑي ھے کوئي ایسا ملک
بھي ھے جو قید غلامي اور قوانین غلامي سے آزاد ھووے اور پھر اُسمیں مطلق
بار اور خرچ کرنیوالے پائے جاویں اِسلیئے کہ ادنیٰ مزدور بھي ایسا خرچ رکھتے
ھیں کہوہ اُنکے تاب و طاقت اور صحت و قوت کے واسطے ضروري اور لابدي
نہیں علاوہ اُسکے ھم لوگ اپنے پلے ھوئے جانوروں کے لیئے یہہ کوشش کرتے ھیں کہ
جو چیز اُنکے لیئے ضروري ھے اُس سے زیادہ ندیں اور جن ملکوں میں کہ آدمي
پلاؤ جانور سمجھے جاتے ھیں وھاں یہہ گمان ھو سکتا ھے کہ غلاموں کا خرچ
بھي ایساھي محدود و معین ھوگا یعني ضروریات سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً
غلام بھي ایسے ھو جاتے ھیں کہ کسیقدر اُنکي حاجتوں سے زیادہ پرورش
اُنکي کي جاتي ھی *

تقسیم مذکورہ بالا یعني تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیربارآور سے
دریافت ھوا کہ قریبا سب لوگ ایسے ھیں کہ کسي ایک قسم سے خصوصیت
نہیں رکھتے بلکہ اپنے خرچ خاص کے حساب سے جو کسي وقت خاص
میں واقع ھووے ایک نہ ایک قسم میں داخل ھو سکتے ھیں اور جسقدر
کہ کاشتکار آدمي سیدھي سادھي خوراک اپنے مطلب کے لیئے کھاتا ھی اور
موٹا جھوٹا کپڑا پہنتا ھی اور ایسے مکان میں رھتا ھی کہ جاڑے گرمي کے
لیئے کافي وافي ھووے تو اُسقدر وہ بارآور خرچ کرنیوالا کہلاتا ھی باقي حقہ
اور جین شراب سے لیکر بیر شراب تک اور مکان و بدن کي زیب و آرایش
اُسکا غیر بارآور خرچ ھی *

واضح ھو کہ مراد اِس بحث سے یہہ نہیں کہ علاوہ ضروریات کے تمام
ذاتي خرچ غیربارآور ھیں اِسلیئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عہدوں پر مقرر
ھیں بات اُنکي اُسوقت تک ٹھیک ٹھاک نہیں ھوتي ھی کہ مال و دولت
کي نمایش اور شان و شوکت کي آرایش سے رعب داب اپنا لوگوں کے
دلوں پر نہ بٹھاویں چنانچہ ایک جج یا کسي بادشاہ والا جاہ کے ایلچي
کو اپنے منصب کے موافق ایسا عملہ رکھنے کي ضرورت پڑے جسکا خرچ
سالانہ بیس ھزار روپئے ھووے اور وہ بجاے اُسکے چالیس ھزار روپیہ خرچ
کرے تو نصف خرچ اسکا بارآور ھوگا اور دوسرا نصف خرچ غیربارآور ھوگا
مگر یہہ سمجھنا نچاھیئے کہ اُسکي گاڑي کے پیچھے وہ تیسرا پیادہ کہ

بوجھہ اُسکا گھوڑوں پر محض بے فائدہ ھی وہ بھي غیربارآور خرچ کرنیوالا ھی کیونکہ جو کچھہ وہ خرچ کرتا ھی وہ اُسکے خدمت کي اُجرت ھی اور جسقدر کہ وہ غریب اِسلیئے خرچ کرتا ھی کہ اداے خدمت کے قابل رھے وہ اُسکا خرچ بارآور ھی البتہ اُسکے خدمتیں غیربارآور طوروں سے اُسکا آقا خرچ کرتا ھی اور یہہ بھي نسمجھنا چاھیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگوں کے تمام خرچ بلکہ خرچ ضروري بھي بارآور ھیں اِسلیئے کہ وہ بیچارہ محنتي جسکو آدھي مزدوري ملي اور سالانہ مزدوري اُسکي سو روپیہ اور خرچ اُسکا دو سو روپیہ هوویں تو وہ سو روپیہ غیربارآور طور سے خرچ کرتا ھی *

تحصیل دولت کے وسیلوں کا بیان

تحصیل اور خرچ کے بیان کے بعد اُن ذریعوں کا بیان مناسب متصور هوا جنکے برتاؤ سے تحصیل هوتي ھی *

اول ذریعہ محنت

مقدم وسیلہ تحصیل کا محنت ھی اور وہ قدرتي وسیلے ھیں کہ اُنسے بدون امداد اِنسانوں کے ھمکو مدد حاصل هوتي ھی *

اور محنت وہ جسماني یا نفساني حرکت ھی جو تحصیل مطلوب کے واسطے قصداً کیجاتي ھی اور حقیقت یہہ ھی کہ بیان ایسي اصطلاح کا چنداں ضروري نہیں جو بجاے خود درست اور نہایت عام فہم هووے مگر بلحاظ اسباب قیمت کے خاص خاص قیمتوں کے باعث سے بعض بعض اِنتظام مدن کے عالموں نے لفظ محنت کو ایسے مختلف معنوں میں اِستعمال کیا کہ تھوڑے دنوں تک اِستعمال اِس لفظ کا جب تک کہ تشریح اُسکے نھوگے تردد سے خالي نرھیگا اور تعینِ مراد کي حاجت رھیگي پہلے بیان هو چکا کہ بہت سے علماے اِنتظام نے یہہ سمجھا کہ قیمت صرف محنت پر منحصر ھی اور جب کہ ایسے لوگوں سے جواب اِس سوال کا پوچھا گیا کہ مٹکوں میں شراب پڑي پڑي پراني هو جاتي ھی اور چھوٹے درخت بڑے هو جاتے ھیں اور باوصف اُسکے کہ کوئي محنت نہیں هوتي مگر قیمت میں دونوں بڑہ جاتے ھیں تو جواب اُسکا یہہ دیا کہ شراب کي ترقي اور درختوں کي نشو و نما کو ھم یہہ سمجھتے ھیں کہ کسیقدر

أنپر محنت صرف هوئي مگر يهه وه جواب هی که معني اُسکے سمجهه سے خارج هيں محنت کے معنے اس انديشه سے بيان کيئے گئے تا که يهه بات نه سمجهيں که وه قدرتي عمل جو بدون امداد و اعانت انسانوں کے ظهور ميں آتے هيں مفهوم محنت ميں داخل هيں علاوه اسکے پڑهنے والوں کو يهه بات ياد رهے که مفهوم محنت سے وه سب کام خارج هيں جو بذات خود يا بذريعه اپنے پيداواروں کے معاوضه کے قصد سے نکيئے جاويں چنانچه ايک اجرت پر نامه پهونچانے والا اور دوسرا تماشائي جو دل بهلانيکے ليئے سير و تماشا کرتا پهرتا هی اور شکاري جواري اور جلسوں ميں اپني خوشي سے ناچنے والي ميميں اور هندوستان کي ناچنی واليان جو طوايف کهلاتي هيں غرض که يهه تمام لوگ اپنے اپنے موافق ايکسي محنتيں اُوٹهاتے هيں مگر بحسب دستور اُن لوگوں کو محنتي سمجهنا جو صرف اپني دل لگي اور تفريح طبع کے ليئے محنت اُوٹهاتے هيں کمال خطا اور نهايت بيجا هی

دوسرے قدرتي ذريعے

جو ذريعے که قدرت سے همکو حاصل هوتے هيں اور جنکو هم قدرتي ذريعه کهتے هيں اُنميں هر بارآور ذريعه داخل هی جو بدون امداد انسانوں کے تاثير و عمل کي قوت رکهتا هی *

اگرچه قدرتي ذريعه کي اصطلاح اچهي اصطلاح نهيں مگر همنے اس ليئے اُسکو اختيار کيا که اچهے اچهے مشهور مصنفوں نے استعمال اُسکا اسي معنوں ميں کيا اور علاوه اُسکے يهه بهي ايک وجهه هی که سوائے اُسکے کوئي لفظ ايسا هاتهه نه آيا که وه بهت سا مورد اعتراض نهو واضح هو که منجمله قدرتي ذريعوں کے مقدم ذريعه زمين هی اور زمين ميں تمام کهانيں اور دريا اور جنگل اور جنگلي جانور غرضکه جو کچهه اُسپر هی اور جو صرف قدرت سے اُسپر پيدا هوتا هی سمجهنا چاهيئے اور مناسب يهه هی که اشياء مذکوره پر سمندر اور هوا اور روشني اور گرمي اور علم طبعي کے قواعد مثل کشش ثقل اور قوت برقيه جنکے ذريعه سے طرح طرح کي چيزيں پيدا کرتے هيں بے تکلف بڑهاويں اور يهه تمام بارآور ذريعے زمين کے نام سے پکارے جاويں زمين کے اعتبار کي عام وجهه يهه هی که ان سب ذريعوں

میں سے جو دخل و تصرف کے قابل هیں زمین منفعت کا بڑا مخرج هونے کے سبب سے نہایت بڑا پایہ رکھتي هی اور خاص وجهہ یہہ هی کہ زمین کے قبضہ سے اکثر اشیاء مذکورہ پر بھي قبضہ هو جاتا هی واضح هو کہ قدرتي ذریعے مادوں کي بہم پہونچانے کے لیئے جنپر تحصیل کے اور ذریعوں سے کام لیا جاوے ضروري و لابدي هیں مگر وہ قدرتي ذریعے آپ اُس حالت میں قیمت کا باعث نہیں هوتے کہ اُنپر عام دسترس هووے اسلیئے کہ هم بیان کرچکے هیں کہ محدودیت مقدار حصول قیمت کا رکن اعظم هی اور جو شے کہ عموماً حصول کے قابل هی وہ مقدار حصول میں محدود نہیں *

تیسرا ذریعہ اجتناب

اگرچہ انسان کي محنت کا ذریعہ اور قدرت کا وہ وسیلہ جو بلا اعانت انسانوں کے حاصل هوتا هے نہایت بارآور قوتیں هیں مگر انضمام ایک اور تیسري اصل کا ساتھہ اُنکے اس لیئے ضروري هے کہ وہ قوتیں تمام و کامل هو جاویں چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ محنتي لوگ بڑے زرخیز ملکوں کے رهنے والے تمام اپني محنتوں کو ایسي باتوں کي تحصیل میں صرف کریں کہ سود اُنکا سردست هووے اور جوں جوں کہ آمدني پیدا هوتي جاوے وہ بے تکلف صرف کرتے جاویں تو وہ لوگ اپني غایت سعي و محنت کو ضروریات کے پیدا کرنے میں بھي ناکافي پاوینگے *

واضح هو کہ اس تیسرے ذریعہ کو جسکے بغیر وہ دونو پورے نہیں هوتی اجتناب کے نام سے پکارتے هیں اور اِس اصطلاح سے ایک شخص کي ایسي چال چلن مراد هے کہ جو کچھہ اُسکے پاس موجود هو اُسکے غیر بارآور خرچ سے پرهیز کرے یا حاصلات بالفعل کي نسبت حاصلات مستقبل کو قصداً ترجیح دے *

جب کہ همنے اس اصل کو قایم کیا تها کہ محنت اور باقي اور تمام ذریعوں کي قوتیں جنکي بدولت دولت حاصل هوتي هے اسطرح بیحد و غایت بڑه سکتي هیں کہ اُن ذریعوں کي حاصلات کو حاصلات آیندہ کے لیئے ذریعہ ٹهراویں تو همنے تحصیل دولت کے اسي تیسرے ذریعہ کي تاثیروں کي طرف اشارہ کیا تها واضح هو کہ لفظ اجتناب کي بحث جوهم

آیندہ کرینگے اس اصل کي تشریح ھے اور وہ ایسي واضح ھے کہ اُسکو دلیل اور برھان کي حاجت نہیں *

وسایل تحصیل کي تقسیم اُن تین قسموں میں علماے انتظام مدن کو بہت دنوں سے معلوم ھے جنکو محنت اور زمین اور سرمایہ کے نام سے نامي کرتے ھیں اگرچہ اس تقسیم کي دوسري اور تیسري قسم کے لیئے مختلف مختلف اصطلاحیں ھمنے مقرر کیں مگر اس تقسیم کي بنیاد کي نسبت ھمکو گفتگو نہیں چنانچہ زمین کي جگہہ قدرتي ذریعوں کا لفظ وضع کیا تاکہ تمام جنس کو ایک فرد کے نام سے نہ پکاریں اس لیئے کہ زمین ایک فرد خاص ھے اور قدرتي ذریعہ اُسکي جنس ھے اور جنس کو اُسکي ایک قسم کے نام سے پکارنا ایک ایسي بات ھے کہ اُسکے سبب سے باقي اقسام اُس جنس کي غیر مشہور ھو جاتي ھیں اور بجاے لفظ سرمایہ کے لفظ اجتناب کے قایم کرنیکي چند وجوہ مختلف ھیں *

لفظ سرمایہ کا اسطرح مختلف معنوں میں برتا گیا ھے جس سے اُسکے عام تسلیم شدہ معنے ھونے پر شک ھوتا ھے البتہ یہہ ایک عام پسند معنے سمجھہ میں آتے ھیں جنکو علماے انتظام مدن بھي بایں شرط تسلیم کرینگے کہ معني مجوزہ اُنکے اُنکو جتائے نجاویں اور وہ یہہ ھیں کہ لفظ سرمایہ سے وہ دولت کي چیزیں مراد ھیں جو انسان کي سعي و محنت کا ثمرہ ھوتي ھیں اور دولت کي تحصیل و تقسیم میں لگائي جاتي ھیں اور سرمایہ کو انسانوں کي سعي و محنت کا ثمرہ اسلیئے کہتے ھیں کہ وہ بارآور ذریعے اُس سے مستثنی رھیں جنکو قدرتي ذریعوں کے نام سے نامي کیا گیا اور جنسے اس علم کي اصطلاح کے موافق منافع حاصل نہیں ھوتا بلکہ کرایہ حاصل ھوتا ھے *

جب کہ سرمایہ کے یہہ معني بیان کیئے گئے تو ظاھر ھے کہ سرمایہ تنہا کوئي بارآور ذریعہ نہیں ھوسکتا بلکہ اکثر صورتوں میں تینوں ذریعوں کے مجموعہ کا نتیجہ ھوتا ھے اس لیئے کہ قدرتي ذریعہ سے مادي اشیاء بہم پہنچتي ھیں اور اُنکے خرچ کرنے میں توقف کرنے سے وہ غیر بارآور خرچ سے محفوظ رھتي ھیں اور کسیقدر محنت اُنکي تبدیل صورت کرنے اور اُنکے قایم رکھنے میں ھوتي ھے غرضکہ تینوں باتوں سے سرمایہ بن جاتاھے لفظ اجتناب سے وہ ذریعہ مراد ھے جو قدرتي ذریعہ و محنت سے علحدہ ھے

اور اتفاق اسکا اُنسے وجود سرمایه کے لیئے نہایت لابدّي ھے اور جیسے که اجرت کو محنت سے واسطه ھے ویساھي منافع کو سرمایه سے علاقه ھے یهه بات بہت واضح ھے که معمولي معنوں کي نسبت لفظ اجتناب کے نہایت وسیع معني لیئے گئے اور حقیقت یهه ھے که صرف اجتناب پر توجهه اُسوقت ھوتي ھے که مفہوم اُسکا مفہوم محنت سے علحدہ ھووے چنانچه اجتناب ایسے آدمي کي چال ڈھال سے بخوبي واضح ھوتا ھی جو کسي درخت یا کسي پلاؤ جانور کو پورے قدوں تک پہونچنے دیتا ھی مگر اُسوقت کم واضح ھوتا ھی که وہ درخت لگاتا ھی یا اناج بوتا ھے اور دیکھنے والوں کو اُسوقت اُسکي محنت پر نظر ھوتي ھی اور وہ جو آیندہ مقصود کامل حاصل ھونے کي توقع پر اپني طبیعت کو مارتا ھی اُسکا خیال نہیں ھوتا جسکو ھم اجتناب کہتے ھیں اور اس لفظ کے اختیار کرنے کي یهه وجهه نہیں که کوئي اعتراض اُسپر وارد نہیں ھوتا بلکه صرف یهه باعث ھی که کوئي لفظ ایسا ھاتھه نه آیا که وہ اس لفظ سے زیادہ اعتراض کے قابل نہو چنانچه ایک مرتبه اتفاق ایسا ھوا که لفظ عاقبت اندیشي کا تجویز کیا مگر نقصان اتنا پایا که اس لفظ کے مفہوم سے نفس کشي اور منافع سے کوئي ضروري تعلق واضح نہیں ھوتا مثلاً چھتري لگانا ایک طرح کي عاقبت اندیشي ھی مگر جسکو اصل منافع کہتے ھیں وہ اُس سے حاصل نہیں ھوتا بعد اُسکے لفظ کفایت شعاري کا تجویز کیا گیا مگر اس لفظ میں یهه خرابي پائي که تھوڑي احتیاط و محنت اُس سے مفہوم ھوتي ھی اور یهه تسلیم کیا که اجتناب استعمال و رواج کي رو سے تھوڑي محنتوں سے منفک نہیں ھوتا مگر باوصف اسکے وسائل تحصیل کي ترتیب میں محنت سے اُسکو الگ سمجھنا ضروری ھی *

اور یهه بھي مانا گیا که یهه اعتراض اجتناب پر ھوسکتا ھی که صرف اجتناب سے جسکے معني کسي فعل سے پرھیز کرنا ھی یهه نہیں سمجھا جاتا که ایک کام سے پرھیز کرکے کسي دوسرے کام کا کرنا بھي مراد ھی اور علیٰ ھذالقیاس بیباکي اور آزادي پر بھي یہي اعتراض وارد ھوسکتا ھی مگر آج تک کوئي شخص اسپر معترض نہیں ھوا که وہ ایسے الفاظ کے برابر نہیں ھیں جنسے کاموںکا کرنا صریح ظاھر ھوتا ھی جو لطف و لذت ھم اُٹھاسکتے ھیں اُس سے پرھیز کرنا یا حاصلات بالفعل کو چھوڑ کر حاصلات مستقبل کا

طالب ہونا ایسي کوششیں ہیں کہ اُنمیں انسان کو بہت سا غم و غصہ کھانا پڑتا ہی اور یہہ کوششیں خلقت کے ہر گروہ میں باستثناء ادنی درجہ کے لوگوں کے ہوتي ہیں بلکہ اُنمیں بھي ہوتي ہیں اگر یہہ بات نہوتي تو خلقت کي حالت کو ہرگز ترقي نہوتي مگر جب خوب چھانا بینا تو منجملہ اُن ذریعوں کے جنسے چار آدمیوں میں بڑائي حاصل ہوتي ہی ذریعہ اجتناب کو نہایت موثر پایا اور باب ترقي میں تاثیر اُسکي پہلے پہل تھوڑي تھوڑي ہوتي ہی اور اخر کار اُسکو نہایت وسعت ہوجاتي ہی قوموں میں سے نہایت کم تربیت یافتہ قومیں بلکہ ایک ہي قوم کے مختلف گروہوں میں سے وہ گروہ جو نہایت کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ہمیشہ نا عاقبت اندیش اور نہایت کم اجتناب کرنیوالے پائے جاتے ہیں *

سرمایہ کا بیان

ہم ابھي بیان کرچکے ہیں کہ سرمایہ وہ دولت کي چیزیں ہیں جو آدمي کي سعي و محنت کا ثمرہ ہوتي ہیں اور دولت کي تقسیم و تحصیل میں کام آتي ہیں اور ہر چیز سرمایہ کي اجتناب و محنت اور قدرتي ذریعوں کے اجتماع کا نتیجہ ہوتي ہی جو تحصیل دولت کے مقدم ذریعے ہیں *

بیان اُن مختلف طوروں کا جنمیں سرمایہ خرچ ہوتا ہی

جب کہ کسي آدمي کے پاس کوئي چیز دولت کي موجود ہو اور وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ نکرے کہ کچھہ لطف اور مزہ اُٹھے بلکہ بطور سرمایہ کے بایں نظر خرچ کرے کہ وہ دوبارہ تحصیل و تقسیم دولت کے ذریعہ کے طور و طریقے پر کام آوے تو اُسکے آٹھہ طریقہ ہیں کہ اِرادہ اُسکا اُنمیں پورا ہووے *

اول یہہ کہ وہ شخص اُس چیز کو صرف اِس نظر سے خرچ کرے کہ جو اثار اُسکے خرچ کرنے پر مرتب ہوتے ہیں وہ بلا واسطہ اُسي شی سے حاصل ہوویں جیسکہ سرنگوں میں بارود اور دخاني کلوں میں کوئیلے خرچ ہوتے ہیں اور جو خوراک کہ کمانے والے کو حفظ تاب و طاقت کے

کے لیئے ضروري هووے جسکي بدولت وہ کمانے جوگا هو وہ اسي طرح خرچ هوتي هی *

دوسرے یہہ کہ وہ اُس چیز کو رکهہ چهوڑے اور ایسے کاموں میں لگائے جنمیں بتدریج فنا هونا اُسکا ذاتي خاصہ هی اگرچہ وہ ارادتاً اور ضروري نہووے چنانچہ تمام اوزار اور کلیں ایسي هي طرح کام آتی هیں *

تیسرے یہہ کہ اُس کي صورت بدل دے جیسیکہ مادي اشیاء کي صورت پلٹ کر کوئي کامل جنس طیار کیجاتي هی *

چوتهے یہہ کہ وہ شخص اُسکو اُسوقت تک پاس اپنے رکهے کہ اُن تبدیلیوں کے باعث سے مول تول اسکا بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذر نے پر بخواہ مخواہ واقع هوتي هیں یا بازار کے بهاؤ تاؤ بدل جانے سے بهاؤ تاؤ اُسکا بدل جاوے جیسے کہ انگوروں والا بهاري فصل هونیکے ساتهہ اپني شراب اس لیئے روک لیتا هی کہ یہہ دونو فائدے اُسکو حاصل هوویں *

پانچویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو خریداروں کي رفع حاجت کے لیئے فروخت کے واسطے مہیا رکهے جیسے کہ دوکانداروں کي کامل طیار چیزیں یا تجارت کے ذخیرے کام آتے هیں *

چهٹے یہہ کہ وہ شخص اُس کو بعوض استعمال کسي قدرتي ذریعہ کے اُس ذریعہ کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمیندار کو زمین کا محصول دیتا هے *

ساتویں یہہ کہ وہ کسي مزدور کو اُسکي محنتوں کے بدلہ میں دے یعني اجرت کا مول ادا کرے *

آتهویں یہہ کہ وہ شخص اُسکو کسي ایسي چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام میں لاوے یعني اُس سے تجارت کرے *

چنانچہ جو سرمایہ والے کہ آتهوں گانتهہ پورے هوتے هیں وہ اپنے سرمایوں کو ان آتهوں طریقوں سے کام میں لاتے هیں اگر هم کسي کلال شراب بیچنے والے کے اُس علم کو جو اُسنے اپنے کام میں حاصل کیا اور اُس ذخیرے خانوں اور کلونکو جو اُسکي تجارت کے لیئے ضروري هیں اور جنسوں کے اُس ذخیرے کو جو اُسکے خرچ روز مرہ کے واسطے درکار هیں اور نیز ایک سو شراب کے پیپوں کو اور بوتلوں کو غرض کہ جملہ اشیاء مذکورہ بالا کو سرمایہ اُسکا قرار دیں تو همکو یہہ امر بخوبي واضح هوگا

کہ علم وآلات اور جملہ ضروریات اُسکي اسطرح خرچ هوتي هیں کہ بلاواسطہ کسي اور شے کے اُنکا معاوضہ حاصل نہیں هوتا هاں فرق اتنا هی کہ علم اُسکا اُسکے مرتے دم تک یا اُسوقت تک خراب نہوگا کہ وہ اپنا پیشہ نچھوڑے اس لیئے کہ پیشہ چھوڑنے پر علم اُس پیشہ کا خراب هوجاتا هے اور آلات اور مکان اور پوشاک اور خوراک غرض کہ جملہ اسباب اُسکے برابر خرچ هوتے اور قایم هوتے چلے جاتے هیں مگر خوراک کي بربادي صرف بالفعل هے اور باقي اشیاء کا خرچ آهستہ آهستہ هوتا هے اور وهي شخص اپني شراب کا ایک حصہ اُسوقت تک باقي رکھتا هی کہ تھوڑے دنوں بعد اُسکي ترقي هوجاوے اور تھوڑي شراب اس لیئے موجود رکھتا هے کہ گاهک اُسکے خالي نہ پھریں اور دوکان اُسکي کھوتي نہو یہانتک کہ آخر کار اُسکو بیچ کھونچ برابر کرتاهی اور بعد اُسکے قیمت اُسکي یوں خرچ کرتا هی کہ کسیقدر اُس زمیں کا کرایہ دیتا هی جس پر مکانات اُسنے بنائے اور کسیقدر اپنے ملازموں کي تنخواہ میں ادا کرتا هی اور کسیقدر اپنے مکانوں اور کلوں کي حفاظت اور مرمت میں لگاتا هی اور کسیقدر دوبارہ میکشي اور نیز اس کے سامانوں کي درستي میں صرف کرتا هی تاکہ دوکان اُسکي ذخیرہ سے خالي نرهے اور جو کچھہ کہ شراب کي قیمت میں سے باقي رهتا هی اور باقي رهنے میں کوئي شک شبہہ نہیں ورنہ حال اُسکا مثل اُسکے مزدوروں کي هوجاوے تو اُس بقیہ کو فائدہ کہتے هیں اور اُس بقیہ کي یہہ صورت هی کہ منجملہ اُس کے کسیقدر اُن جنسوں کے دوبارہ بہم پہونچانے میں صرف کرتا هی جو اُسکي تاب و طاقت کو بنائے رکھیں اور بقاے صحت کے لیئے ضروري و لابدي هیں اور باقي کو کھاتا اوڑاتا هے جو غیر بارآور خرچ هے یا اپنے سرمایہ کي ترقي میں یا کسي اور کا سرمایہ قایم کرنے میں مثل اپني اولاد کي تعلیم و تربیت کے خرچ کرتا هے اور یہہ خرچ بارآور هے *

دایر اور قایم سرمایونکا بیان

واضح هو کہ آدم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ کو اقسام قایم و دایر میں تقسیم کیا چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ صرف دو طریقوں میں سرمایہ اسطرح خرچ هوسکتا هی کہ اُس سے امدني یا منافع حاصل هووے *

چنانچه پہلا طریقه یہه هی که اسبابوں کے پیدا کرنے یا تیار کرنے یا خرید نے میں سرمایه صرف کیا جاوے اور پھر اُنکو فایدے سے بیچا جاوے اور جو سرمایه که اس طرح پر استعمال میں آوے اُس سے جب تک کوئي آمدني یا منافع حاصل نہیں هوتا که وہ مالک کے قبضه میں اپني شکل و شمایل پر موجود رهے چنانچه سوداگري کي چیزیں سوداگر کو جب تک مفید و نافع نہیں هوتیں که وہ روپئے کے بدله بیچي نہیں جاتیں اور روپئے سے جب تک فائدہ متصور نہیں هوتا که وہ اُسکو متاع و اسباب کے بدله صرف نکرے غرضکه سرمایه اُسکا نئي نئي صورتیں بدلتا رهے اور شک نہیں که تسلسل تبدلات سے اُسکو فائدہ حاصل هوگا اور ایسے سرمایوں کو سرمایه دائر کہتے هیں *

اور دوسرا طریقه یہه هی که وہ سرمایه زمین کي ترقي اور مفید کلوں اور آلات کي خرید غرضکه ایسي ایسي چیزوں میں خرچ کیا جاوے جنسے آمدني یا منافع بغیر اسبات کے که ایک شخص کے پاس سے دوسرے کے پاس مبادله میں آویں جاویں حاصل هو ایسے سرمایوں کا قائم سرمایه نام رکھتے هیں *

سوداگروں کے سرمائے تمام دائر هوتے هیں اور جو آلات اور کلیں که پیشوں میں کام آتي هیں سوداگروں کو اُس وقت تک اُنسے کام نہیں پڑتا جب تک که اُنکي دوکانوں یا ذخیرہ خانوں کو کارخانه نه سمجھا جاوے اور کاریگروں اور کار خانه والوں کے تھوڑے تھوڑے سرمایه اُنکے آلات و اوزاروں کي صورتوں میں قائم رهتے هیں مگر بعضوں کے لیئے یہه آلات بہت تھوڑے هوتے هیں اور بعضوں کے پاس بہت کثرت سے پائے جاتے هیں چنانچه درزي کو سوئیوں کے سوا کوئي آله درکار نہیں اور جوتي بنانے والے کو کسیقدر زیادہ چاهئے هیں اور بعض کاموں کے لیئے زیادہ زیادہ قائم سرمائے درکار هوتے هیں مثلاً لوهے کے بڑے کارخانوں میں گلانے اور ڈھالنے کي بھٹیاں اور لوهے کے کاٹنے کے اوزار ایسے آلات و اسباب هیں که بہت سے خرچ کرنے پر تیار هوسکتے هیں اور کاشتکاروں کے سرمایه کا وہ حصه جو کشتکاري کے اوزاروں میں صرف هوتا هی قائم سرمایه هی اور جو حصه که هالي اور کمیروں کي پرورش اور مزدوري میں خرچ هوتا هی وہ دائر سرمایه هی پس کاشتکار اپنے سرمایه کے ایک جزء کے رکھنے اور دوسرے جزء کے علیحدہ کرنے سے فائدہ

اُتھاتے ہیں مویشیوں کا ریوڑ جسکو اِس غرض سے خریدا جاتا ہی کہ انکے دودھ سے اور اُنکو موتا تازہ کر کے بیچنے سے فائدہ حاصل کریں قائم سرمایہ ہی کہ اُنکے رکھنے سے منافعے حاصل ہوتے ہیں اور جو کچھہ کہ مویشیوں کے پرورش میں خرچ ہوتا ہی وہ دایر سرمایہ ہی جسکے علحدہ کرنے سے فائدہ ہوتا ہی انتہی مولف کہتا ہی کہ ہمکو یہہ امر دریافت نہیں کہ آدم اسمتھہ صاحب کے قاعدہ تقسیم پر کوئي صاف اعتراض وارد ہوا ہاں شاید اسمیں کوئي شک شبہہ ہو کہ قایم اور دایر سرمایوں کي اصطلاح بہت اچھي ہي یا نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب نے ایسي تشریح و توضیح سے اُن اصطلاحوں کے معني بیان کیئے کہ وہ اُن معنونکا بالکل مصداق ہو گئیں اور جب سے وہي معنے معمول و مروج رہے مگر رکارڈو صاحب نے معمولي استعمالوں کي حفظ و مراعات نکي اور یہي باعث ہوا کہ اُنکي تحریرونکا افادہ کم ہوگیا چنانچہ دائر و قایم سرمایوں کي اصطلاحوں سے ایسے معني مراد لیئے کہ وہ معمولي معنوں کے بالکل مخالف ہیں اور مِل صاحب بھي اُنکے قدم بقدم چلے اور دائیں بائیں کا ملاحظہ نکیا اور اس لیئے کہ ان دونوں مصنفوں نے یہہ بیان نہیں کیا کہ جو معني اُنہوں نے اختیار کیئے وہ عام و شایع نہیں تو جو تفاوت کہ اسمتھہ صاحب اور اُن دونوں کے درمیان میں واقع ہے بیان اُسکا مناسب متصور ہوا *

رکارڈو صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے سرمایہ کو دایر سرمایہ کہتے ہیں کہ معدوم ہونا اُسکا جلد جلد ممکن ہو اور اکثر پیدا ہوتا رہنا اُسکا نہایت ضروري ہووے اور اُس سرمایہ کو قایم سرمایہ بولتے ہیں جو آہستہ آہستہ خرچ ہووے مگر یہہ تقسیم اس لیئے معقول نہیں کہ اُسکي قسموں میں تمیز کامل حاصل نہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ایسا بوزہ بنانے والا جسکے آلات و مکانات اچھے قیمتي اور بڑے پایدار ہوویں اپنے قایم سرمایہ کا بہت سا حصہ کام میں لگائے رکھتا ہی اور برخلاف اُسکے اُس جوتي بنانے والے کا سرمایہ دایر گنا جاتا ہی جو اپنے سرمایہ کو ملازموں کي اجرتوں میں دیتا ہی اور وہ اجرتیں خوراک اور پوشاک وغیرہ میں صرف ہوتي ہیں جو ایسي جنسیں ہیں کہ آلات و مکانات مذکورہ کي نسبت معدوم ہونیکے بہت زیادہ قابل ہیں انتہی واضح ہو کہ یہہ قول رکارڈو صاحب کا کہ سرمایہ کے قسموں میں فرق و امتیاز کامل حاصل نہیں ہاں

جسطرح که اُنهوں نے اُس تقسیم کي توضیح کي هے اُسکي نسبت راست اور درست هے اسلیئے که آهسته آهسته اور جلد جلد کي اصطلاحیں جو اختیار کي گئیں اُنسے زیاده کوئي اصطلاح بیجا اور بیهوده نهوگي مگر عجب یهه هے که خود اُنهوں نے اور نیز مل صاحب نے یهه تصور کیا که تقسیم اُنکي آدم اسمتهه صاحب کي تقسیم سے مطابق هے مگر ظاهر هے که تقسیم اُنکي بجاي خود نادرست هے اور تقسیم مذکور کے برعکس هے اسلیئے که درزي کي سوئیاں جو آدم اسمتهه صاحب کے نزدیک اس لیئے قایم سرمایه هیں که اُسکے پاس وه بهت دنوں تک رهتي هیں اور وهي بقول رکاردو صاحب کے جلد معدوم هونیکے قابل یعني دایر سرمایه قرار پاوینگي اور عکس اُسکا یهه هے که لوها ڈهالنے والونکي لوهے وغیره کي ڈهلي هوئي چیزیں آدم اسمتهه صاحب کے نزدیک دایر اور رکاردو صاحب کے نزدیک قایم سرمایه هے *

قایم اور دایر سرمایه کي جو اور قسمیں آدم اسمتهه صاحب نے بیان کیں اُنکی نقل کرنے سے اُنکي درست فهمي اور سرمایه کي حقیقت زیاده تر واضح هوتي هی *

وه فرماتے هیں که قایم سرمایه میں چار قسم کي چیزیں داخل هیں *

اول وه آلات اور اوزار جو پیشوں میں کام آتے هیں اور بطفیل اُنکے محنت آسان اور کم هو جاتي هے *

دوسرے وه عمارتیں جو مثل دو کانوں اور ذخیره خانوں وغیره کے تجارت یا کارخانوں کي غرض سے بنائي جاتي هیں اور حقیقت یهه هے که یهه تمام اشیاء مذکوره بهي تجارت اور پیشوں میں کام آنے کے واسطے ایک قسم کے آلات هیں اور اُنکو آلات هي سمجهنا چاهیئے *

تیسرے زمینوں کي ترقي اور وه کام جو زمینوں کے سکهانے بنانے اور کمانے کهتیانے میں منافع و محاصل کي نظر سے کیئے جاتے هیں پس ترقي یافته کهیتوں کو بهی ایساهي سمجها چاوے که گویا وه بهي اوزار هیں جنسے محنتوں میں تخفیف اور آساني هو جاتي هے *

چوتهے وه مفید استعدادیں جنکو لوگ حاصل کرتے هیں اسلیئے که طالبان علم و هنر کي پرورش میں جب که وه تعلیم پاتے هیں یا کوئي پیشه سیکهتے هیں جو کچهه خرچ هوتا هے وه ایسا سمجها جاتا هے که گویا اُنکي ذاتوں میں قایم سرمایه هے غرضکه کاریگروں کي چستي چالاکي کو ایسا

خیال کرنا مناسب هے که وه تجارت کي ایک ایسي کل هے که اسکے ذریعه سے محنت نهایت آسان اور کم هو جاتي هے *

اور اسیطرح دایر سرمایه کے بهي چار رکن هیں *

اول روپیه جسکي بدولت باقي ارکان اس سرمایه کے اُن لوگوں میں دایر و منقسم هوتے هیں جو لوگ اُنکو خرچ کرتے هیں *

دوسرے وه گلے گاے بیل بهیڑ بکریوں وغیره کے جو قصابوں اور چرواهوں وغیره کے پاس فروخت کے واسطے موجود رهتے هیں *

تیسرے کپڑوں اور میز چوکي وغیره اور تعمیروں کي وه مادي اشیاء جو پوري تهوئي هوں اور کارخانه والوں اور کاشتکاروں اور سوداگروں کے قبضه میں باقي ا هوں *

چوتهے وه کام جو بنکو تیار تو هو گئے هوں مگر کارخانه والوں اور سوداگروں کے هاتوں میں هوں جیسے که لوهاروں اور سناروں اور ساده کاروں کے کام مرتب هوویں اور اُنکے کارخانوں سے باهر نجاویں غرضکه دایر سرمایه میں تمام قسموں کے ذخیرے اور مصالح اور وه پورے پورے کام جو بیپاریوں کے قبض و تصرف میں هوتے هیں اور وه روپیه پیسه جو اشیاء مذکوره بالا کو اُنکے خرچ کرنے والوں تک پهنچاتا هے داخل هے انتهي *

هاں یهه احتمال باقي هے که ان قسموں میں دو مناسب باتیں چهوٹ گئیں اور بعضي بیفائده داخل هیں مگر عموم نظر سے یعني تمام اقسام مذکوره کے ملاحظه سے واضح هوتا هی که سرمایه کي قسموں کو عمده بیان کیا گیا اور وه مناسب باتیں جو چهوٹ گئیں اُن میں سے پهلے وه حیات کي ضروري چیزیں هیں جنکو مزدور اور سرمایه والے دونو اپني پرورش میں صرف کرتے هیں اور دوسرے وه مکانات و اجناس جو آهسته آهسته ضایع هوتي هیں اور مالک اُنکا کرایه پر اُنکو چلاتا هے *

هم یهه بات نهیں کهه سکتے که آدم اسمتهه صاحب نے اُن ضروري چیزونکو جو مزدور لوگ اپنے پاس آماده رکهتے هیں اقسام سرمایه سے خارج کرنے کي کوئي وجهه بیان کي هے وه صرف اتنا بیان کرتے هیں که حتی الامکان محنتي کمال کفایت شعاری سے خرچ کرتا هے اور صرف اُسکي محنت سے اُسکو آمدني هوتي هے غرضکه وه صاحب ضروریات کو سرمایه نهیں ٹهراتے بلکه محنت کو سرمایه سمجهتے هیں اور جب که

مالتھس صاحب نے اس مقدمہ میں توجھہ فرمائي تو آدم اسمتھہ صاحب سے متفق ہوئے *

چنانچہ مالتھس صاحب فرماتے ھیں کہ صرف بارآور وہ خرچ ھی کہ سرمایہ والی دوبارہ پیدا کرنے کي نظر سے عمل میں لاتے ھیں اور یھي امر ھے کہ بحسب اُسکے خرچ بارآور اور غیر بارآور میں تمیز کامل ھوسکتي ھے وہ کاریگر جسکو کوئي سرمایہ والا نوکر رکھتا ھے اپني مزدوریکا جو حصہ وہ جمع نہیں کرتا وہ پیٹ پالنے یا مزے اوڑانے میں اپني آمدني خرچ کرتا ھے بطور سرمایہ کے اِسلیئے خرچ نہیں کرتا کہ آیندہ کو کوئي فائدہ اُس سے حاصل کرے انتھی *

یقین کامل ھی کہ مالتھس صاحب یہہ بات تسلیم کرینگے کہ دخاني کل کي بھٹي میں جو کوئیلے جلائے جاتے ھیں وہ بطور خرچ بارآور کے خرچ ھوتے ھیں اِسلیئے کہ کل کے کام کے لیئے جلانا اُنکا نہایت ضروري ھی پس اُس خرچ میں جو مزدور آدمي اپنے کھانے پینے میں اُوتھاتا ھی اُس صرف ضروري سے جو دخاني کلوں سے تعلق رکھتا ھی بجز اِسباب کے کیا فرق ھی کہ مزدور آدمي حظ نفس اُٹھاتا ھی اور دخاني کل کو کچھہ مزا نہیں آتا اگر کوئي مزدور ایسا ھوتا کہ کھانے پینے سے اُسکو سیري ھوتي اور کچھہ لذت نپاتا اور خوراک کي یاد اُسکو صرف اِسلیئے ھوتے کہ نہ کھانے سے کمزوري ھوگي تو خوراک اُسکي جو اِس صرف کے لیئے کھائي جاتي کہ ناتواني زور نہ پکڑے اور محنت کي قابلیت باقي رھے کیا بطور بارآور خرچ کے خرچ نھوتي قادر مطلق نے کمال حکمت سے بھوک پیاس کے غلبہ اور ذایقہ کے لذت سے کھانے پینے کو ایک روز مرہ کا ضروري ولابدي کام مقرر فرمایا مگر اِس سے کیا یہہ لازم آتا ھی کہ کھانے پینے کي بارآوري ضائع ھو جاوے ھل جوتنے والوں کا کھانا پینا اُنکي محنتوں کا ذریعہ ھوتا ھی مگر وہ اِس نظر سے کم نہیں ھو جاتا کہ وہ لوگ اُسکو اپني محنتوں کا ثمرہ سمجھتے ھیں اور اِس میں کچھہ شک ھی کہ کام کے مویشیوں کي خوراک اچھي بارآوري سے صرف ھوتي ھی امریکا والے جاگیردار جو اپنے غلاموں کو رسدیں بھیجتے ھیں کیا وہ اُن رسدوں کو ایسا سرمایہ نہیں سمجھتے ھیں کہ وہ خرچ بارآور ھی *

آدم اسمتهه صاحب نے مکانات اور ایسي چیزوں کو جو مالکوں کي طرف سے کرایه پر چلتي هیں اصطلاح سرمایه سے خارج کرنے کي وجوهات تفصیل وار بیان فرمائیں چنانچه بیان اُنکا یهه هی که لوگوں کے مال و چیزوں کا ایک حصه خرچ بالفعل کے واسطے لگا رهتا هی اور نشان اُسکا یهه هي که اُس سے کوئي آمدني یا منافع حاصل نهیں هوتا اور اِس حصه میں وه تمام مکان داخل هیں جو رهني کي نظر سے بنائے جاتے هیں اگر کوئي مکان جو خود کچهه پیدا کرنیکي حیثیت نهیں رکهتا هی کرایه‌دار کو دیا جاوے تو اُس کرایه‌دار کو کرایه اُسکا ایسي آمدني سے دینا پڑتا هی که وه محنت و مال یا زمین کي آمدني سے حاصل هوتي هی چنانچه جهاں کهیں نقلیں اور سوانگ هوتی هیں تو وهاں ایک دو رات کے واسطے عمده عمده پوشاکیں کرایه دي جاتي هیں اور سوداگر مهینے یا سال بهر کے لیئے اسباب اپنا کرایه پر دیتے هیں مگر جو محاصل که ایسي ایسي چیزوں سے حاصل هوتا هی وه همیشه کسي اور آمدني سے پیدا هوتا هی کپڑوں کے ذخیرے کئي برس تک اور میز اور چوکي کے سامان سو پچاس برس تک باقي ره سکتے هیں اور بهت سے ایسے مکان جو بهت اچهي طرح بنائے گئے هوں اور حفظ و مراعات اُنکي بخوبي هوتي رهے سیکڑوں برس تک بنے بنائے ره سکتے هیں اگرچه اُنکے تمام هونیکا زمانه دور و دراز معلوم هوتا هی مگر حقیقت یهه هی که ایسے ذخیره جو مثل کپڑوں اور میز چوکي وغیره کي هوویں خرچ بالفعل کے لیئے رکهي جاتي هیں اِنتهی *

اگر آدم اِسمتهه صاحب نے مثل اور متاخرین کے اصطلاح سرمایه کو آینده خرچ هونیوالي چیزوں پر محصور رکها هوتا تو اُنکي تقریر میں تناقض اور اختلاف واقع نهوتا مگر یهه بات دریافت هوچکي که وه ایسي چیزوں کو جو خرچ بارآور کي صلاحیت نهیں رکهتیں اُسوقت تک سرمایه میں داخل سمجهتے هیں جب تک که اُن لوگوں کے هاتهه میں نه پهونچیں جو آخر کار اُنکا برتاؤ کریں مثلاً جب کے ایک الماس کا جگنو جب تک جوهري کي دوکان پر رکها هی سرمایه هی جیسکه آدم اسمتهه صاحب نے اِقرار اُسکا علانیه کیا تو ایک مکان جسکو ابهي کسي نے تجارت کي نظر سے بنایا هو سرمایه سے کیوں خارج هو گیا یهه بات معلوم کرني مشکل هی

کہ آدم اسمتھ صاحب نے ان چیزوں کے فنا ہونے پر کیوں زور مارا هی فناء اور استحکام ایسي صفتیں نہیں هیں که اُنسے ایسي شی میں جسکو صحیح سرمایه کہہ سکتے هیں اُس شی سے جسکو صحیح سرمایه نہیں کہہ سکتے کوئي امتیاز هوسکے چنانچه بہت سي ایسي چیزیں هیں که بطور بارآور خرچ هوتي هیں مگر عمر اُنکي بہت تهوڑي هوتي هے جیسے که گاس جسکي روشني سے گھر میں چاندنا هو جاتا هی اور برخلاف اُسکے ایک امیر خاندان کے جواهرات سرمایه نہیں هوسکتے اگرچه اُنکي پایداري کي کوئي حد معین نہیں هاں یہه امر قریب قیاس هی که ایک مکان ایسا تعمیر کیا جاوے که وہ مرمت کا محتاج نهو مگر اس سے یہه لازم نہیں آتا که وہ سرمایه نه تہرے بلکه حقیقت یہه هی که ان چیزوں کا فاني هونا آدم اسمتهہ صاحب کي راے کو توڑتا هی اسلیئے که وہ فاني هونا آنکو ایسي چیزوں سے مشابہه کرتا هی جنکو آدم اسمتهہ صاحب نے سرمایه قرار دیا مثلاً کلال کي دوکان میں جو شراب کے حوض هوتے هیں وہ آدم اسمتهہ صاحب کے نزدیک دایر سرمایه کي تیسري قسم میں داخل هیں اور جب که وہ حوض آهسته آهسته یہاں تک خالي هو جاتے هیں که اُنمیں سے اخیر بوتل بهي پي‌جاتي هی تو وہ سرمایه تمام هو جاتا هی ایک مکان جو ساز و سامان سے درست هووے اور کرایه پر دیا جاتا هو یا ایسا کتب‌خانه جسکي کتابیں لوگوں کے کام آتي هوویں یا سیر کي گاڑي یا منزل کي گاڑي یا ڈاک کي دخاني کشتي اور شراب کے حوض میں صرف فرق اتنا هی که ان چیزوں کا خرچ هوتا رهنا شراب کے خرچ سے بہت کم اندازہ کرنے کے قابل هی چنانچه جب کبهي استعمال اُسکا هوتا هی تو کوئي نه کوئي جز اُسکا فاني هو جاتا هی اور کرایه پر لینے والے اُس جز کو ایسي هي خوبي سے خریدتے اور خرچ کرتے هیں جیسے که شراب کے حوض میں سے بوتل کو لیتے هیں یہه بات راست هی که گاڑي اور مثل اُسکے اور چیزیں جو بطور غیر بارآور خرچ هوویں اور کرایه‌دار اُنکا کرایه دوسري آمدني سے ادا کرے جیسے که یہه امر هر ایسي شے کي قیمت میں پیش آتا هی جسکا خرچ بطور غیر بارآور هوتا هی مگر جب تک که گاڑي اور مکان و اسباب کے اجزاء بالکل خرچ نہیں هوتے اُنکي مالکوں کے حق میں وہ ایسا هي سرمایه هی جیسے که آدم اسمتهہ صاحب نے شراب

باقیماندہ کو کلال کا سرمایہ تجویز کیا *

سرمایہ کي تقسیم ثاني کا بیان

واضح ہو کہ جن چیزوں کا استعمال اس نظر سے کیا جاتا ہی کہ ہمجنس اُنکے پیدا ہوویں تو اُن چیزوں کو مکرر بارآور سرمایہ کہتے ہیں چنانچہ کاشتکاري کے تمام ساز و سامان مکرر بارآور سرمایہ ہیں اور زندگي کي ضروریات بھي اسي قسم میں داخل ہیں چنانچہ ضروریات کا وہ حصہ جسکو مزدور اور سرمایہ والے جو رات دن ضروریات کے پیدا کرنے میں دھنسي پھنسي رہتے ہیں کھانے پینے میں صرف کرتے ہیں منجملہ اُن ذریعوں کے ایک ذریعہ ہی جنکي بدولت متدار حصول برابر قایم رہتي ہی اور دخاني کل کي بھتي کے کوئلے جو کوئیلوں کي کھان کے کھودنے اور لوھے کے آلات جو لوھے کے کارخانہ میں کام آویں اور ایسے ہي وہ جہاز جو لکري ڈنگري اور بحري چیزوں سے لادا جاوے تمام ایسے سرمایہ ہیں کہ اُنکو مکرر بارآور کہہ سکتے ہیں اسلیئے کہ وہ اشیاء ہمجنس کے پیدا کرنے میں صرف کیئے گئے *

دولت کي وہ چیزیں جو بجاے خود تحصیل کے تو ذریعہ ہیں مگر ہمجنسوں کے پیدا کرنے میں صرف نہیں کیجاتیں بارآور سرمایہ کے نام سے پکاري جاتي ہیں چنانچہ پیمک بنانیکے کل اسلیئے بارآور سرمایہ ہی کہ وہ پیمک بناتي ہی مگر اُس پیمک سے کوئي نئي کل نہیں بناسکتے اور ایسے ہي تمام آلات اور کلیں جو ایسي ایسي چیزوں کے بنانے میں سرگرم رہتے ہیں جنکا خرچ بطور بارآور سرمایہ کے نہیں ہوتا وہ خود بارآور سرمایہ ہیں *

غیر بارآور یا تقسیم کرنے والا سرمایہ اُن چیزوں کو بولتے ہیں کہ وہ غیر بارآور برتاو کے لیئے موضوع و مقرر ہیں مگر اب تک اُن لوگوں کے قبض و تصرف میں نہیں آئیں جو آخرکار اُنکو صرف کرتے ہیں اور ایسي چیزیں جو ترقي یافتہ ملکوں میں بنائي جاتي ہیں اُنکي تیاري کے آغاز و ابتدا میں اُنکا بہت بڑا حصہ اور اُنکي قیمت کا بھي بہت بڑا حصہ غیر بارآور سرمایہ میں داخل گنا جاتا ہی *

هم دریافت کرچکے که دنیا کے لوگوں میں بالکل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد تہوڑي اور بالکل بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد اُس سے بھي تہوڑي هے مگر جسقدر دولت کي ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر هر شخص اپنے خرچ غیر بارآور کو بڑهاتا جاتا هے یہانتک که غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي تعداد بارآور خرچ کرنے والوں کي کل تعداد سے بڑه جاني ممکن هی اور اکثر اوقات زیاده هوجاتي هی چنانچه جب کسي شهر دولتمند کي دوکانوں کا ملاحظه کیا جاوے تو یهه امر بخوبي واضح هوگا که قیمت اُن چیزوں کي جو لطف و لذت کے لیئے بنائي گئیں اُن چیزوں کي قیمت سے بہت زیاده هوگي جو آینده تحصیل دولت کے لیئے تیار کي گئیں *

آدم اسمتهه صاحب کے بعد کے بعض بعض لوگوں نے اُن چیزوں کو مفهوم سرمایه سے خارج کیا جنپر هم گفتگو کر رهی هیں مگر همنے جو اُنکو مفهوم سرمایه میں داخل کیا تو اُنکے داخل کرنے میں اُن دو وجهوں سے آدم اسمتهه کي پیروي کي اول یهه که خارج کرنا اُنکا معمولي زبان سے بلا ضرورت تجاوز کرنا هی چنانچه یهه کهنا که ایک ایسا جوهري جسکي دوکان میں پانچ لاکهه روپئے کے جواهرات موجود هیں سرمایه نهیں رکهتا ایک ایسي بات هی که اُسکو دوچار سمجهنے والے هي سمجهه سکتے هیں دوسرے یهه که اگر اس علم کے واسطے نئي نئي اصطلاحوں کا مقرر کرنا ممکن بهي هوتا جسکي ضرورت شدید هی تو بهي سرمایه کي اصطلاح میں ان چیزوں کو داخل کرتے جو معرض بحث میں واقع هیں تمام عالمان انتظام اس اصطلاح میں اُن لوازمات اور آلات کو داخل کرتے هیں جن سے یهه چیزیں بنائي جاتي هیں جو خرچ غیر بارآور میں کام آتي هیں چنانچه وه کهردرا هیرا اور وه سونا جسمیں وه جڑا جاتا هی اگر الگ الگ سرمایه تهریں تو یهه بات کمال مشکل سے دریافت هوسکتي هے که ایسي اصطلاحوں میں جنکي روسے بعد امتزاج و ترکیب کے سرمایه میں داخل نرهیں کیا فائده هاتهه آتا هی اور کیا آرام ملتا هی علاوه اسکے کسي عالم کو اسبات میں کوئي شک و شبهه نهیں که جن دنوں سرمایه والا ان چیزوں کو پاس اپنے رکهتا هی تو اُس عرصه کي مناسبت سے کچهه نکچهه اُسکو فایده حاصل هوتا هی باقي یهه بات که یهه فائده کیوں هاتهه

آنا هی هم پھر ثابت کرینگے مگر یہہ امر کہ ہاتھہ آنا اُسکا ضرور هی قبول و تسلیم کے قابل هی پس تمام علماے علم انتظام مدن کا اسپر اتفاق هی کہ جس شے سے کسي طرح کا منافع حاصل هووے وہ سرمایہ میں داخل هی *

بیان اُن فائدوں کا جو سرمایہ کے استعمال سے حاصل هوتے هیں

واضح هو کہ جو مقدم فائدے اجتناب سے یاسہل طریق پر یوں کہو کہ سرمایہ کے استعمال سے حاصل هوتے هیں وہ دوفائدے هیں اول آلات کا استعمال دوسرے محنت کي تقسیم *

بیان فائدے اول یعني استعمال آلات کا

جملہ آلات دو قسموں پر منقسم هوتي هیں ایک وہ کہ قوت پیدا کرتے هیں اور دوسرے وہ کہ قوت پہونچاتے هیں چنانچہ پہلي قسم میں وہ کلیں داخل هیں جو بدوں امداد انسانوں کے حرکت پیدا کرتي هیں جیسے وہ کلیں کہ هوا یا پاني یا بهاپ کي قوت سے چلتي هیں اور دوسري قسم میں وہ تمام آلات داخل هیں جنکو اوزار بولتے هیں جیسے چهري برما بیلچا بسولا جنسے کاریگروں کي قوت کو اعانت پہونچتي هی یا وقت اُنکا کم صرف هوتا هے مگر کاریگروں کے هاتهوں سے اُنکو زور پہونچتا هے *

ان دونو قسموں پر ایک اور قسم زیادہ کرني مناسب هی جسمیں وہ تمام آلات داخل هیں جن سے پیدا هونا قوت کا یا ایصال قوت غرض نہیں هوتي اور اس قسم میں ایسي چیزیں داخل هیں کہ اوزار یا آلات یا کل کے نام سے عموماً اُنکو پکارا نہیں جاتا جیسے وہ زمین کا ٹکڑا جو کاشت کے واسطے کمایا جاوے اور وہ اناج کہ اُس زمین میں بویا جاوے یہہ دونو ایسے آلات هیں کہ اُنکے استعمال سے اناج پیدا هوتا هی اور تمام کتابیں اور اور سارے قلمي نسخے ایسے اوزار هیں کہ آرک رائیٹ یا برونل صاحب کے ایجاد کردہ اوزاروں سے زیادہ بارآور هیں اور باوصف اسکے اوزاروں کا اطلاق ان پر متعارف نہیں علاوہ اُنکے بہت سي چیزیں هیں کہ اُنکو آلات کے نام

سے بالاتفاق پکارا جاتا هی جیسے دوربین که اُسکو حرکت سے کچهه واسطه نهیں اور مثل اُسکے زنجیر یا لنگر بلکه هر شی ایسی جس سے ایصال قوت اور ایجاد حرکت مقصود نهو بلکه برعکس اُسکے حرکت کا انسداد مقصود هو *

جو آلات که آدمی کام لینے والے کے هلانے جلانے سے هلتے جلتے هیں وه نهایت سیدهے سادهے هوتے هیں اور کچهه پیچیده نهیں هوتے یهانتک که بعضے الات اُنمیں سے نهایت کنده ناتراش لوگوں میں پائے جاتے هیں جیسے کہ قدرت سے وحشی لوگوں کو ابتداء میں غذا ملتی هی وه وه حیوانات هوتے هیں جو اُنکے آس پاس رهتے هیں مگر علاوه قدرتی آلات کے قدرت کے انعام کا فائده اُوٹهانیکے واسطے وحشیوں کو بعض بعض هتیار ضروری و لابدی هیں *

یهه بات معلوم رهے که هم تمام الات کے استعمال سے عمل اجتناب کی مشاقی مراد رکهتے هیں جسکے معنی ایسے وسیع و فراخ هیں که بحسب لحاظ اُنکے حال کے فائدوں پر آینده کے فائدوں کو ترجیح دیتے هیں چنانچه تربیت یافته لوگوں میں یهی امر معمول و مروج هی یعنی استقبال کو حال پر ترجیح دیتے هیں اور اُن تمام آلات و لوازمات کی نسبت بهی یهی بات راست آتی هی جنکو حال کی لذت یا آینده کی پیداوار کے لیئے اپنی مرضی کے موافق استعمال میں لاسکتے هیں جیسے که کشتکاروں کے سامانوں میں سے اکثر سامان ایسی هی هوتے هیں اور نیز اُن تمام آلات کے بنانے میں یهه بات درست بیٹهتی هی جنکا برتاو غیر بارآور طریقوں میں ممکن نهیں جیسے اوزار اور کلیں که استعمال اُنکا همیشه بارآور هوتا هی ترقی یافته لوگوں میں نهایت عام اوزار پهلے برسوں بلکه پهلی صدیوں کی محنتوں کے ثمرے معلوم هوتے هیں چنانچه بڑهئی کے اوزار نهایت سیدهے سادهے معلوم هوتے هیں مگر اُس سرمایه والے نے جسنے کهان کو پهلے پهل کهودا جس سے بڑهئی کی کیلیں اور برمی حاصل هوئے حال کے مزه کو کسقدر هاتهه سے دیا هوگا یعنی آینده کے فائدوں کی توقع پر روپیه صرف کیا هوگا اور اُن لوگوں نے جنهوں نے ایسے ایسے آلے بنائے که اُنکے ذریعه سے کهانیں کهودی گئیں آینده کے فائدوں کی توقع پر کسقدر محنت و مشقت کی هوگی اور حقیقت یهه هے که جب تمام اوزاروں پر غور کی جاتی هے

تو باستثناے انگهہ آلات اکهڑ لوگوں کے تمام اوزار پہلے اوزاروں کے ثمرے پائے جاتے هیں اور اس سے هم یهه نتیجه نکال سکتے هیں که منجمله اُن لاکهوں کهیلوں کے جو بلاد انگلستان میں هر سال بنائي جاتي هیں کوئي کهیل ایسي نهیں جو کسیقدر ایسي محنت کا ثمره نهووے که وه ثمرات آینده کي تحصیل کے واسطے یا هماري اصطلاح کے موافق ایسے اجتناب کا نتیجه نهو جو فراسیسوں کي فتح انگلستان سے پہلے بلکه اُس عهد سے پیشتر عمل میں نه آیا هو جب که انگلستان میں سات بادشاهتیں قایم تهیں *

یهه راے که کل فائدے اجتناب کے ثمرے هوتے هیں ایسي پوري استعدادوں سے بهي منسوب هے جنکو آدم استهه صاحب نے ایسا سرمایه قرار دیا که اُن کے موصوفوں کي ذاتوں میں وه قایم و برقرار هی بهت سي صورتوں میں یهه استعدادیں ایک عرصه دراز کي ایسي سعي و محنت اور خرچ و اخراجات کا ثمره هوتي هیں که موصوف اُن کے اُنکو بلا تکلف اُٹهاتے هیں اور وه ایسي محنتیں اور خرچ هوتے هیں که وه لذت بالفعل کي تحصیل کے لیئے صرف هوسکتے تهی مگر حقیقت میں منافع استقبال کي امید پر اُٹهائے گئے اور تمام حالتوں میں استعدادوں کے ملاحظه سے یهه معلوم هوتا هی که مربیوں اور نگهبانوں کا بهت سا خرچ یعني لذت بالفعل کا نقصان هوتا هی آٹهه یا نو برس کي عمر تک لڑکے کي پرورش ایک ایسا بوجهه هی که وه هرگز تل نهیں سکتا پس اسکو لذت بالفعل کا ضایع کرنا نهیں کهه سکتے مگر جو کچهه که بعد اُس زمانه کے خرچ هوتا هی وه تمام دیده و دانسته کیا جاتا هی یهاں تک که وه لڑکا نو دس برس کي عمر میں کشتکاري کے پیشه سے اوقات اپني بسر کرسکتا هی اور اگر کارخانوں میں کام کرنے لگے تو اوقات بسري سے زیاده کما سکتا هی اور اکیس برس کي عمر میں ایسي مزدوري کرنے لگتا هے که اُس سے زیاده عمده بعد اُسکے حاصل نهیں کرسکتا اور جب خرچ کرنے والیکا خیال کیا جاوے تو یهه ظاهر هی که ادنی سے ادنی درجه کا هنر بلا صرف کثیر حاصل نهیں هوسکتا چنانچه ڈیرهه سو دو سو روپئے ادنی شاگردي کي فیس میں دیئے جاتے هیں اور وه فیس کاشتکاروں کي سالانه اوسط آمدني کي تخمیناً آدهي هوتي هی هنر کے کام کي اُجرت کا بهت سا حصه اُس اجتناب کا صله هوتا هی جو اُس هنرمند کي تعلیم کے صرف کثیر میں سمجها جاتا هی *

همکو یهه ماننا چاهیئے کہ یهہ تقریر ایسے لوگوں سے متعلق نہیں کہ وہ ایسي کامل وحشیانہ حالت میں هیں جو اِس علم کي منشاء سے خارج هی چنانچه وحشي اپنے تیرو کمان کے بنانے میں وہ وقت صرف نہیں کرتے جو حظ بالفعل کے کسب و تحصیل میں صرف کرسکتے هیں اگرچه وہ لوگ دور اندیشي اور محنت کرتے هیں مگر اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے اجتناب رکھتے هیں اُنکي ترقي کے پہلے درجہ میں جب وہ شکار کرنے اور مچھلي پکڑنے سے ترقي کر کے ایسي حالت کو پہونچتے هیں کہ اوقات اُنکي دودھہ و دهي سے بسر هونے لگے اجتناب کا استعمال سمجھا جاتا هی اور مویشیوں کے دودھہ گوشت سے گذر کر کشتکاري کي حالت میں آني کے لیئے اُس سے بہت زیادہ اجتناب کا اِستعمال درکار هی اور کارخانوں اور تجارتوں کي ترقي کے واسطے بہت زیادہ هي اجتناب نہیں بلکہ ایسا اجتناب درکار هوتا هی کہ اُسکو روز بروز ترقي هوتي رهے جس ملک میں صرف کشتکاري اوقات گذاري کا ذریعہ هو وہ ملک اپني حالت پر قائم رهتا هی اور جہاں طرح طرح کے کارخانہ اور بڑي بڑي تجارتیں معمول و مروج هوں وہ ملک ایک طرح پر قائم نہیں رهتا چنانچه وہ سرمایہ جس سے پچاس برس پہلے انگلستان والے تاجروں اور کارخانہ داروں میں اول درجہ کے گنے جاتے تھے اُس بڑے اور کارآمدني سرمایہ سے جو آج فرانس کو حاصل هی بلکہ اُس گران سرمایہ سے جو نیدرلینڈز کي بادشاهت میں جو اب قائم نہیں هی موجود تھا بہت تھوڑا اور کم کارآمد تھا اگر اِنگلستان والوں کا سرمایہ اُسي حالت پر رهتا تو یهہ لوگ اور ملک والوں سے دوسري یا تیسرے درجہ پر پہونچ جاتے اب اگر حسب اِتفاق تجارت اُنکي بند هو جاوے یا کسي طول طویل لڑائي کے سبب سے اُنکے سرمایوں کي ترقي تنزل پاوے اور انکے حریفوں کے سرمایہ روز بروز بڑھتے جاویں تو پھر وهي نتیجہ پیدا هو سکتا هی *

واضح هو کہ اجتناب اور آلات کے استعمال کے باهمي تعلق بیان کرنے کے بعد اُن فائدوں کا بیان کرنا مناسب متصور هوا جو استعمال آلات پر مرتب هوتے هیں مگر یهہ مطلب کچھہ تو اس وجهہ سے مختصر بیان کیا جاویگا کہ اُسکا مفصل بیان گو کیساهي اختصار سے کیا جاوے

هماري اس کتاب کے حدون سے باهر نکل جاویگا اور دوسرے یہہ کہ جہاں کاریگروں اور مصنوعي چیزوں پر بحث کي گئي وهاں اسمضمون کي تحقیق بخوبي هوئي اور کنچهہ اس وجهہ سے کہ هم بخوبي واقف هیں کہ هماري کتاب کے پڑھنے والے یہہ بات اچهي طرح جانتے هیں کہ انسانوں کي قوتیں آلات کے استعمال سے بہت زیادہ بڑہ جاتي هیں اگرچهہ غالب یہہ هے کہ کسي آدمي نے قواے انساني اور استعمال آلات کے تعلق اور نتیجے تفصیل وار نہیں سمجهے اور نہ آیندہ کو کوئي آدمي سمجهے گا تاکہ اُسکے ذریعہ سے زیادت قوت کا اندازہ کرسکے یہاں جو کنچهہ هم بیان کرنا مناسب سمجهتے هیں وہ صرف اُن آلات کے چند حالات هیں جو حرکت پیدا کرتے هیں جسکو علمي اصطلاح میں قوت کہتے هیں *

زمانہ حال کي پیداوار کو زمانہ قدیم کي پیداوار پر اسلیئے فضل و تفوق هے کہ آج کل استعمال کلونکا هوتا هی چنانچہ همکو شبہہ هے کہ اگر قدیم رومي سلطنت کے تمام باشندوں کے جان و مال کپڑا طیار کرنے پرصرف هوتي تو ایک پوري نسل سے اتنا کپڑا تیار هوتا جو صرف ضلع لنک شائر کے تهوڑے لوگ ایک برس میں تیار کرتے هیں بلکہ یقین کامل هی کہ جو کپڑا وهاں تیار هوتا وہ اس کپڑے سے نہایت خراب هوتا جن متحرک قوتونکا رومي یا یوناني استعمال کرتے تهے وہ صرف چهوتے قد کے جانور اور پاني اور هوا تهیں اور ان قوتوں کو بهي بہت کم کام میں لاتے تهے چنانچہ هوا سے صرف اتنا کام لیتے تهے کہ کشتیوں کو دهشت کے مارے کنارے کنارے لیجاتے تهے اور دریا کا برتاؤ آنے جانیکے واسطے کرتے تهے اور اُسپر بهي کمال حسن و خوبي سے نکیا بلکہ جیسا پایا ویسا برتا دریاؤں کو نہروں کے ذریعہ سے نہ ملایا اور گهوڑوں کو صرف بوجهہ اُتهانے اور گاڑي کهنچوانے میں برتا تسپر بهي تسموں سے مدد لینا نسوجها اور استعمال اس قوي کل کا جسکو هم † چکي کہتے هیں بہت کم کیا جسکے ایک چرخہ سے جو هوا یا پاني یا بهاپ یا کسي حیوان کي قوت سے پهرتا هے ایک لڑکے کے قبضہ میں ایسي قوت کا استعمال هوجاتا هے جو بعض وقتوں میں هزار کاریگروں کے برابر هوتي هے *

---

† چکي اُن تمام کلوں کا نام تهرایا گیا جنمیں پہیہ اور چرخیوں وغیرہ سے کام هوتا هی

انسانوں کي قوت ایک پورے بادبانوں کے جنگي جہاز سے جسپر ستر بہتر توپیں لگي ہوتي ہیں نہایت عمدگي سے ظاہر ہوتي ھے مگر بات یہہ ھے کہ اگر مادوں پر حکومت کرنے اور بیجان چیزوں سے کام لینے اور اُسکے ساتہہ بہت بڑي ہولناک قوت پیدا کرنے اور نہایت نازک نازک کام اُسکے ذریعہ سے لینے کو انسان کي قوت کي کسوتي قرار دیں تو انسان کي قوت و حکومت کا ظہور ایسي حیرت و تعجب سے اور جگہہ نہوگا جیسے کہ روئي کے بڑے کارخانہ میں ہوتا ھی چنانچہ بہت بڑا کارخانہ روئي کا جو ہمارے دیکھنے میں آیا وہ کارخانہ ھے جسکو مارزلینڈ صاحب نے ستاک پورٹ میں درست و مرمت کیا اور اسلیئے کہ اُس کارخانہ کے مشاہدہ سے کلونکي قوت اور نیز اسباب کي حقیقت کہ وہ کلیں قابو میں آنیکے قابل ہیں کمال وضوح سے واضح ہوتي ھی بیان اُس کارخانہ کا مختصر مختصر مناسب سمجھا جیسے کہ ہمنے اُس کو سنہ ۱۸۲۵ ع میں مشاہدہ کیا *

واضح ہو کہ مارزلینڈ صاحب ایک میل دریاے مرسي اور ایک ایسے تکڑے زمین کے مالک تھے جو پاني کي دوشاخوں کے زمین میں گھس آنے سے زبان کي صورت جزیرہ نما بنگیا تھا اُس جزیرہ نما کي خاکنائے میں اُن صاحب نے زمین کے اندر اندر اتنا کشادہ ایک راستہ کیا کہ بڑے بڑے قطر کے ساتہہ پہیہ اُسمیں آجاویں اور اُسقدر پاني کو اُسمیں راہ ملے کہ وہ اُنکے گھومانیکے لیئے کافي وافي ہووے چنانچہ ان پہیوں سے عمودنما چرخوں میں حرکت دوري پہونچتي تھي اور اُن چرخوں سے وھي دوري حرکت اُن بہت سے افق نما چرخوں میں آتي تھي جو عمود کے چرخوں سے چھوتے چھوتے دندانہ دار پہیوں کے ذریعہ سے ملے جلے تھے اور ہر ایک افق نما چرخ ایک ایک کارخانہ کے کمرے کي چھت کے نیچے پھرتا تھا جو سو فٹ سے زیادہ زیادہ طول طویل تھا اور جو پہیئے کہ دریا کے پاني سے چلتے تھے وہ تمام ایسي ایسي عمارتوں سے متصل تھے جو چھہ چھہ بلکہ سات سات منزل کي تھیں اور ہر منزل میں الگ الگ افق نما چرخے تھے اور افق نما چرخوں سے چھوتے چھوتے ٹھوس پہیوں کے وسیلہ سے جنکو ڈھول کہتے ہیں اور وہ ہر کل کے بڑے چرخ سے علاقہ رکھتے تھے اور تسموں کے ذریعہ سے سب سے بڑے افق نما چرخ سے ملے ہوئے تھے وہ دورے حرکت جاري رھتي تھي اور منجملہ ان کمروں کے

بہت سے کمرے صاحب کے کام میں نہیں رہتے تھے چنانچہ وہ صاحب فی گھنٹہ یا فی روز یا فی ہفتہ کے واسطے ایک کمرے کے تھوڑے بہت صحن کو بطور کرایہ دیتے تھے اور افق‌نما چرخ کے کسیقدر حصہ کے برتاو کی اجازت دیتے تھے اور کرایہ‌دار اپنی کلونکو صحن خانہ میں قایم کرکے ڈھول اپنا اُس چرخ سے ملاتا تھا جو تیزی سے اُوپر گھومتا ہوتا تھا اور فی‌الفور اپنی چھوتی کلوں کو چلتا پھرتا دیکھتا تھا چنانچہ اُسکی کل کے تمام پہیئے اور بیلن اور تکلے کمال تیزی سے چلنے لگتے تھے اور وہ تمام ایسی تیزی اور درستی اور استقلال سے حرکت کرتے تھے کہ آدمی کی کوششوں سے بہت زیادہ ہوتی تھی کلونکے کام میں قوت مادہ کیطرح ترقی فراواں اور تقسیم بے پایاں کے قابل ہی بعض کاموں مین وہ کلیں نہایت زور و شور سے چلتی تہیں اور بعض کاموں میں ایسی چلتی تہیں کہ تمام اصوات و حرکات انکی معلوم نہوتی تہیں کل اُس روئی کو پکڑکر جس سے گلوبند بنانے منظور تھے پاک صاف کردیتی تھی اور اُسکے ریشوں کا جنوبا شمالا سوت طیار کرتی اور اُسکو بل‌دیکر مضبوط دھاگے بناتی تھی اور آخرکار اُن دھاگوں سے ململ بنتی تھی بعد اُسکے جس اون سے کرتیاں بنانی منظور تہیں اُسکو اُسنے دبوچا اور اُس اون کا روئی کی نسبت بہت سی زیادہ ترکیبوں سے سوت طیار کیا اور رفتہ رفتہ کپڑا بن لیا فی‌الحقیقت جب سے دریاے مرسی بہتا ہی جسپر ہزاروں سال گذرے مارزلینڈ صاحب کے زمانہ تک جنہوں نے اُسکے پانی سے یہہ عمدہ کام لیا اُسکی تمام قوت بیفائدہ گئی جو ایسی اطاعت سے کام دینیکے قابل ہی *

کلوں میں یہہ بات عجیب ہی کہ ترقی بےپایاں کی قابلیت رکھتی ہیں اور جو حالات اُس کمیٹی نے جمع کیئے جو سنہ ۱۸۳۴ع میں کلوں اور کاریگروں کی تحقیق کے لیئے مقرر ہوئی تھی اُنکے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ کوئی بات اس بات سے زیادہ منقوش خاطر نہیں ہوئی کہ تمام کلیں ترقی بےپایاں کے قابل ہیں جنکے سبب سے تھوڑے برسوں بعد ایسی ایجادیں بیکار ہوجاتی ہیں جنکو ایک زمانہ میں بڑے بڑے کام سمجھا کرتے ہیں *

ہولڈس ورتھہ صاحب جو مقام گلاسگو کے سوت کاتنے والے اور کل بنانے والے ہیں یہہ فرماتے ہیں کہ گلاسگو کی نہایت عمدہ عمدہ چکیاں

مینچسٹر کي اچھي اچھي چکیوں کي برابر ھیں جو تین چار برس پہلے بنائي گئیں تھیں ان صاحب کي کار روائي کي تاریخ سے ھماري راے مذکورہ بالا یعني کلوں کي قوت میں قابلیت تقسیم و ترقي بے پایان بخوبي ثابت ھوتي ھی *

کمیتي نے صاحب موصوف سے یہہ سوال کیا کہ جب آپ نے اپنا کام شروع کیا تھا تو یہہ چکیاں کہاں سے حاصل کي تھیں مینچسٹر سے یا کہیں اور سے اُنھوں نے یہہ جواب ارشاد فرمایا کہ میں نے وہ کلیں مینچسٹر سے حاصل نہیں کیں بلکہ آپ اپنے ھاتھوں سے اُنکا بنانا چاھا مگر اچھے کاریگروں کے ھاتھہ آنے میں اتني دقت پیش آئي اور ھزاروں کا خرچ اِتنا معلوم ھوا کہ وہ اِرادہ پورا نہوا اور اُنکے بنانے سے باز رھا بعد اُسکے ایک قابل جوان اچھے کاریگر کو منتخب کیا اور اُسکے ھاتھوں بنوانا تھہرایا چنانچہ اُسکے آگے نقشے اور نمونے پیش کیئے اُس چابک دست اُستاد نے کمال سلیقہ شعاري سے وہ کلیں بنائیں جو پہلي چکي کے لیئے درکار تھیں پھر دو برس بعد میں نے دوسري چکي بنائي جسکي کلیں اُسي کاریگر نے تیار کیں اور پھر دو برس کے بعد تیسري چکي بہت بڑي تیار کي مگر اُسکي کلیں خاص اپنے ھاتھوں سے بنائیں *

اُنسے پوچھا گیا کہ تیسري چکي کي کلیں آپ نے اپنے ھاتھہ سے کیوں بنائیں جواب دیا کہ اُس کاریگر کو فرصت نتھي اور علاوہ اسکے یہہ بات بھي تھي کہ کل بنانے والے اپنے نقشوں کي تبدیل پر راضي نہیں ھوتے چنانچہ میں اُس کاریگر کو اِسبات پر قائم نکر سکا کہ وہ اُن ترقیوں کو پورا کرے جو مینچسٹر میں واقع ھوئي تھیں انتھی *

ڈن لاپ صاحب سے یہہ بات پوچھي جاتي ھی کہ وہ امریکا کے کارخانوں کو گلاسگو کے کارخانوں سے کسیقدر پیچھے سمجھتے ھیں چنانچہ وہ جواب دیتے ھیں کہ تیس برس کے قریب قریب پیچھے سمجھتا ھوں مگر امریکا کے کار خانہ روز روز ترقي روز افزوں پر چڑھتے چلے جاتے ھیں اور وھاں کے لوگ بہت چالاک اور جفاکش ھیں بعد اُسکے اُنسے پوچھا گیا کہ اگر انگریزي کلیں انگریزي مہتمم سمیت امریکا کو روانہ کیجاویں تو آپ کے نزدیک امریکا والے اپنے کارخانونمیں ایسا کام کرنا سیکھہ جاوینگے جیسے کہ اس ملک کے لوگ کرتے ھیں جواب دیا کہ یہہ امر مسلم ھے

کہ امریکا والے بھي ویسا هي کام کرنے لگینگے مگر پہلے اس سے کہ وہ لوگ اسپات کو حاصل کریں انگریز لوگ از بس مشتاق هو جاوینگے اور واضح هو کہ یہہ تقریر انگلستان اور اسکات لینڈ کے حالات کے مقابلہ سے کیجاتي هے چنانچہ روئي کاتني کا کام اسکات لینڈ والوں یعني همارے بہائي بندوں نے انگلستان والوں کے بعد شروع کیا اور هم لوگ اُن سے همیشہ پیچھے رهے هیں اور کبہي اُنکے برابر نہوسکے اور یقین واثق هي کہ آیندہ کو بھي برابر نہونگے *

ایک قوم کي تاریخ میں ساتھہ برس کا عرصہ بہت تھوڑا هوتا هے مگر باوجود اس تھوڑے عرصہ کے دخاني کلوں اور روئي کي کلوں سے انگلستان میں اور اسکات لینڈ کے جنوبي حصوں میں کیا کیا تبدیل و تغیر واقع هوئي چنانچہ اُن کلوں کي بدولت آبادي دوگني اور محنت کي اجرت دوچند سے زیادہ زیادہ هوگئي اور زمین کا کرایہ تگنے کے قریب قریب پہنچا اور اُسي باعث سے انگریز ایسي عام قرض کے متحمل هوگئے جو تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس محصول کي برداشت کرسکے جو چوگنے سے زیادہ هوا اگرچہ یہہ باتیں گونہ تکلیف سے خالي نہیں اور اُنہیں کي بدولت انگریز اپنے ملک سے اسباب باهر لیجانے کے عوض غیر ملکوں سے † کچے مصالح لانے لگے اور اسي سبب سے یہہ صورت پیش آئي کہ اناجوں کے قانون بدل گئے چنانچہ پہلے باهر کو غلہ لیجاتے تھے اور محصول ادا کرتے تھے مگر اب باهر لیجانا موقوف کیا بلکہ باهر سے لینابھي کچھہ کچھہ موقوف هوگیا اور اُن کلوں نے باریک اور گرم کپڑوں سے تمام دنیا کو پوشاک پہنائي اور کپڑے کو ایسا ارزاں کیا کہ اُسکے لطف و آسایش سے کامل اطلاع تک نہیں هوتي *

جبکہ انگریزوں کي تجارت کے جلسوں میں اسباب کي وجہہ معقول هاتھہ نہ آوے تو یہہ تسلیم نہیں هوسکتا کہ آیندہ ساتھہ برس کي ترقیاں گذشتہ ساتھہ برس کي ترقیوں کے برابر نہونگي روئي کي کلیں ابتک کمال بلوغ سے نہایت بعید هیں اس لیئے کہ حالات مذکورہ بالا سے یہہ صاف واضح هوتا هي کہ روئي کي کلیں روز روز ترقي پاتي جاتي هیں اور دخاني

---

† کچے مصالحوں سے همیشہ ایسي چیزیں مراد هونگي جنسے اور چیزیں طیار هوسکیں جیسے روئي چمڑہ لوهے وغیرہ سے کپڑہ اور جوتیاں اور آلات وغیرہ بنتے هیں

کل عہد طفولیت میں ہے چنانچہ ہماري یاد کي بات ہی کہ پہلي پہل استعمال اُسکا کشتیوں میں ہوا اور گاڑیوں میں اُسکا برتاؤ حال میں ہي شروع ہوا اور ظن غالب ہے کہ بہت سي ایسي قوتیں قدرت کے کارخانہ میں مخفي پڑي ہیں اور اگر معلوم بھي ہوئي ہیں تو وہ ابتک برتي نہیں گئیں اور حقیقت یہہ ہے کہ اسوقت بیشمار بارآور آلات کا حال معلوم ہے مگر دیدہ و دانستہ اسلیئے اغماض اُنسے کیا جاتا ہی کہ وہ الگ الگ کام نہیں دیتے اور مجموعہ کي تاثیر ابتک دریافت نہیں ہوئي مثلاً چھاپے کا فن اور کاغذ یہہ دونو پہلے وقتوں کے ایجاد ہیں چنانچہ غالب ہی کہ چھاپے کا فن یونانیوں کو معلوم تھا اور رومیوں نے بیشک استعمال اُسکا کیا اس لیئے کہ شہر پومپے میں ایسي ایسي روتیاں پائي گئیں کہ نان بائي کے نام کے شروع کے حروف اونپر اچھي طرح نقش کیئے ہوئے تھے اور کاغذ اتني مدت سے ملک چین میں مروج تھا کہ تاریخ اُسکي معلوم نہیں ہوتي مگر یہہ دونوں الگ الگ ہونے کي حالت میں کم قیمت تھے اور جبکہ اُسوقت میں بلبلی چمڑا سي بھاري قیمتي چیز جسپر رومي مصري لکھتے تھے اور پیپرس سي نازک چیز جو مصر کے ایک درخت کي چھال تھي لکھنے لکھانے کے واسطے عمدہ لوازم سمجھی جاتے تھے تو اسقدر بہت سے نسخوں کے بکنے کا یقین کامل نہ تھا کہ مول اُنکا چھاپے کے خرچ کو کافي ہوتا البتہ کاغذ چھاپے بدون زیادہ مفید تھا بہ نسبت اسکے کہ چھاپا بدون کاغذ کے مگر صرف اجرت ہي اُس محنت کي جو نقل و نسخ کے لیئے ضروري ہوتي بلا لحاظ اُن لوازم و مصالح کے جنکي امداد و اعانت سے لکھا جاتا ہے اسقدر گراں ہوتي کہ منجملہ عیاشي کي قیمتي چیزونکے کتابیں بھي سمجھي جاتیں مگر جبکہ یہہ دونو جو تنہا تنہا چنداں مفید نہ تھی باہم ملے تو اُنکا ملنا نہایت بڑي ایجاد انسانوں کي تاریخ میں سمجھا جاتا ہی *

بیان فائدے دوم یعني تقسیم محنت کا

واضح ہو کہ منجملہ اُن دو بڑے بڑے فائدوں کے جو اجتناب یعني استعمال سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں دوسرا فائدہ تقسیم محنت ہے *

ہم پہلے بیان کرچکے کہ تقسیم محنت کي نسبت تقسیم تحصیل اچھي اصطلاح ہے مگر آدم اسمتھہ صاحب کي سند سے تقسیم محنت کہنا

اصطلاح نے ایسا رواج پایا کہ ہم بھي استعمال اُسکا کرینگے مگر یہہ بات یاد رهے کہ استعمال اُسکا ایسے وسیع معنوں میں کرینگے جو معنے آدم اسمتہہ صاحب کي مراد معلوم هوتے هیں اور معلوم هونیکي وجهہ یہہ هے کہ اگرچہ آدم اسمتہہ صاحب نے بحسب اپني عادت کے کہ وہ اصطلاحي معنوں کے بیان پر توجهہ نفرماتے تھے اُس اصطلاح کے معنے جیسیکہ مناسب تھے بیان نہیں کیئے مگر وہ اپني کتاب کے پہلے باب کے پچھلے حصہ میں اُن فائدوں کو جو ملکوں کي اندروني بیروني تجارت سے حاصل هوتے هیں منجملہ اُن فائدوں کے شمار کرتے هیں جو تقسیم محنت پر مرتب هوتے هیں اور اس سے یہہ بات صاف واضح هوتي هے کہ تقسیم محنت سے اُنکي مراد تقسیم تحصیل هي یا یہہ کہا جاوے کہ اُس سے اُنکي مراد هر ایک شخص کا یا شخصوں کا جو کسي کام کے کرنے سے کچھہ پیدا کرتا هي یا کچھہ پیدا کرتے هیں ایک ایک قسم کے کاموں میں مصروف رکھنا هي *

جو جو فائدے کہ تقسیم محنت سے حاصل هوتے هیں آدم اسمتہہ صاحب نے اُنکو تین مختلف سببوں سے منسوب کیا هي پہلے هرکاریگر کي چستي و چالاکي کي ترقي دوسرے مراعات اُسوقت کي جو عموماً ایک کام چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف هونے سے ضایع هوجاتا هي تیسرے بہت سي کلوں کا ایجاد هونا جو محنت کو آسان و مختصر کرتي هیں اور اُنکي بدولت ایک آدمي بہت سے آدمیوں کا کام دے سکتا هي *

آدم اسمتہہ صاحب هي سب سے پہلے مولف هیں جنہوں نے تقسیم محنت کي بہت سي تاکید فرمائي چنانچہ اُن مثالوں کي قوت اور گوناگوني کے سبب سے جو مثالوں سے اُنھوں نے تقسیم محنت کي تشریح کي هي اُنکي کتاب کا پہلا باب نہایت دلچسپ اور نہایت مشہور هي مگر کہیں کہیں مثل اُن لوگوں کے جو نئے نئے اصول دریافت کرتے هیں تقسیم محنت کے فائدوں کي تعریف بہت مبالغہ سے کي اور کہیں کہیں بیان شافي سے کوتاهي ہوتي اور یہہ کلام اُنکا کہ اُن تمام آلات کا ایجاد هونا جنکے ذریعہ سے محنتیں آسان و مختصر هوجاتي هیں تقسیم محنت کي بدولت ظهور میں آیا نہایت عام هي یعني یہہ ظاهر هوتا هي کہ کاریگروں نے هي انکو ایجاد کیا اور حال یہہ هي کہ منجملہ همارے عمدہ عمدہ آلات کے بہت سے آلات ایسے لوگوں نے ایجاد کیئے کہ وہ پیشہ ور

کاریگر تھے اور کبھی اُن کاموں میں مصروف نہیں رہے جو کام اُن اوزاروں کی بدولت سہل اور آسان ہوجاتے ہیں چنانچہ یہہ بات بخوبی ثابت ہی کہ ارکرائیت صاحب ذات کے نائی تھے اور کپڑا بننی کی کل کو ایک پادری صاحب نے ایجاد کیا لیکن اگر ہم یہہ بات کہیں کہ کلوں کے استعمال سے محنت کی تقسیم ظہور میں آئی یعنی بہت سے کاریگر ہوگئے تو شاید زیادہ راست درست آوے ہر آدمی کے پاس اکہڑ لوگوں میں ہر قسم کا آلہ ہوتا ہی اور ہر شخص اُس آلہ سے کام کرسکتا ہی اور جب کہ ترقی یافتہ لوگوں میں وحشیانہ حالت کے سیدھے سادھے چند اوزاروں پر عمدہ عمدہ کلیں اور طرح طرح کے اوزار سبقت لیجاویں تو صرف وہی لوگ آپ کو بڑے بڑے کارخانوں میں مصروف کرسکتے ہیں جو کلوں کی امداد و اعانت سے کام چلاسکتے ہیں اور اُن اوزاروں کے برتاؤ میں تعلیم یافتہ ہیں جنکے ذریعہ سے کارخانوں کے کام آسان ہو جاتے ہیں اور محنت کی تقسیم اُنکا ضروری نتیجہ ہی مگر حقیقت یہہ ہی کہ اوزارونکا استعمال اور محنت کی تقسیم ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ کر اسطرح پر عمل کرتے ہیں کہ اُنکے اثر علحدہ نہیں ہوسکتے یعنی وہ باہم لازم اور ملزوم ہیں چنانچہ ہر بڑی کل کی ایجاد کے بعد محنت کی تقسیم بہت کثرت سے ظاہر ہوتی ہی اور ہر تقسیم محنت کی کثرت کے بعد نئی نئی کلیں ایجاد کیجاتی ہیں *

واضح ہو کہ کاریگروں کی بڑھی ہوئی چالاکی اور اُن کے وقتوں کا ضایع نہونا جو ایسے ضایع ہوتے ہیں کہ ایک کام کو ادھورا چھوڑکر دوسرے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں دونوں باتیں اُسیقدر توجہہ اور التفات کے شایاں اور سزاوار ہیں جتنی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اُن پر توجہہ فرمائی اور یہہ دونوں باتیں تقسیم محنت کے نتیجے ہیں اور منجملہ اُن کے کاریگروں کی چالاکی بڑا نتیجہ ہی مگر آدم اسمتھہ صاحب نے تقسیم محنت کے اور ایسے فائدوں کے بیان میں کوتاہی کی جو مذکورہ بالا فائدوں سے نہایت عمدہ ہیں *

اُن فائدوں میں ایک بڑا فائدہ اس بات سے حاصل ہوتا ہی کہ جسقدر سعی و محنت ایک معین نتیجہ حاصل کرنے کے لیئے ضروری درکار ہی اُسقدر دوڑ دھوپ ویسی ہی سیکڑوں ہزاروں نتیجوں کے لیئے

کافي وافي هوسکتي هي چنانچه ڈاک اس فائده کے ثبوت کے لیئے مشہور مثال هے اسلیئے که جسقدر محنت مقام فالدوتهه سے مقام نیویارک تک صرف ایک چٹهي پهونچانے کے واسطے ضروري هوتي هی اُسیقدر محنت پچاس چٹهیوں کے لیئے اور قریب قریب اُسي محنت کے دس هزار چٹهیوں کے لیئے بهي کافي هوسکتي هی یهانتک که اگر هرشخص اپنے اپنے خطوں کے پهونچانے میں کوشش کرے تو ایک بڑے سوداگر کي تمام عمر سفر میں هي بسر هوجاوے اور وه اپنے اُن تمام خطونکو پهنچانسکے جو ڈاک کے ذریعه سے ایکدن میں پهونچ سکتے هیں غرضکه چند آدمیونکي محنت سے جو صرف چٹهیات کے پهونچانے میں باهم مصروف هوتے هیں ایسے نتیجے ظهور میں آتے هیں که اگر تمام یورپ کے لوگ تنها تنها کوشش کریں تو وه اُنسے هرگز پیدا نهو سکیں *

اور گورنمنٹ کي فائده رساني بهي اسي اصل پر موقوف هی بڑے اکهڑ لوگوں میں هر شخص اپني جان و مال کے بچاؤ کے واسطے خاص اپني جان پر بهروسا رکهتا هی چنانچه بلحاظ اُن مطلبوں کے همیشه اُس کو هوشیار و مسلح رهنا پڑتا هی اور جو مال که اُس کے پاس هرتا هی منقوله هونا اُس کا اِسلیئے ضروري سمجهتا هی که وه مال اپنے مالک سے علیحده نرهے اور تمام خیالات اوراوقات اُس کے پناه ڈهونڈنے اور دشمن سے بهاگنے میں صرف هوتے هیں اور باوصف اُن جانکاهیوں کے یهه مدعا اُسکا پورا پورا حاصل نهیں هوتا چنانچه ایک اِبیسنیا کے گرد نواح کے باشندے نے بروس صاحب سیاح سے یهه عرض کیا که اگر کوئي بڑا بوڑها آدمي یهاں تمهاري نظر پڑے تو آپ یهه سمجهیں که یهه شخص اور کهیں کا رهنیوالا آدمي هی یهاں کا رهنیوالا نهیں اِسلیئے که یهاں کے رهنیوالے عین جواني میں برچهي سے مر جاتے هیں یعني امن و امان اُنکو نصیب نهیں هوتي *

مگر جو محنت که هر ایسا شخص اُتهاتا هی جو اپني حفاظت اپني جان پر منحصر رکهتا هی وهي محنت چند آدمیوں کي اپني حفاظت بلکه گروه کثیر کي نگهباني کے واسطے قدر کافي سے زیاده هوتي هے اور اسي اصل محکم پر حکومت کي اصل قائم کیجاتي هی معلوم هوتا هے که هر حکومت کا مدار ایسا بیکار مغز آدمي هوا هوگا که اُسنے اطاعت کي

غرض میں خلق کی حراست منظور کی هوگی حاکم اور اُسکے رفیقون اور اور ملازمون پر واجب و لازم هوتا هی که غریبون کو ظلم و تعدي سے بچاوین اور مکر و فریب سے محفوظ رکهیں اور بلحاظ ملک کے اندر کے ظلم و تعدي کے جسکا خوف تربیت یافته لوگوں کو دامنگیر رهتا هی یهه حیرت هوتي هی که کیسے تهوڑے سے آدمي لاکهوں کي پاسباني کرسکتے هیں جیسے که پندره هزار جنگي اور پندره هزار سے کم چوکیدار اور حاکم گریت برتن کے ایک کرور ستر لاکهه باشندوں کي جان و مال کي حفاظت کرتے هیں اور کوئي تجارت ایسي نهیں که جسمیں اُن آدمیون کي نسبت جو اس بڑے کام میں مصروف و مشغول رهتے هیں بهت سے لوگ سرگرم نهون*

مگر یهه بات ظاهر هی که محنت کي تقسیم جو حکومت کي اصل و اصول تسلیم کي گئي کچهه کچهه برائیوں پر بهي مشتمل هی چنانچه جو لوگ حفاظت ملک کي کرتے هیں اُنکو اختیار و حکومت تفویض هوني ضرور هی اور جو لوگ اپني حفاظت کا بهروسا اورون پر رکهتے هیں وه اپنے وسائل حفاظت کو ضایع کر دیتے هیں اور حفاظت کے اراده اور همت کو کهودیتے هیں یعني آرام طلب هو جاتے هیں اور ایسي صورتوں میں حکام و رعایا کا لین دین ایسي اُصول پر نهیں هوتا که جنکي رو سے اور معمولي معاوضے هوتے هیں چنانچه حکام اپني خدمتوں کا معاوضه تهیک تهیک اپني رعایا سے نهیں لیتے بلکه جو کچهه که جبر و هیبت سے حاصل هوسکتا هی وه اسطرح پر چهین لیتے هیں که رعایا کے صرف آینده پیداوار کي قوتوں کو کچهه نقصان و مضرت نهیں پهونچتي اور حقیقت یهه هی که حکام اکثر زیاده لیتے هیں اسلیئے که اگر هم دنیا پر نظر ڈالیں تو یهه امر دریافت هوگا که ایسي حکومتیں تهوڑي سي هیں جنکے ظلم و تعدي سے رعایا کے اقبال و دولت کو بهت ضرر نهیں پهونچتا چنانچه جب هم لوگ افریقه اور ایشیا کے ظلموں کے حالات پڑهتے هیں جهاں لاکهوں آدمی اپنے عیش عشرت کو اپنے ظالم حاکمون کے توهمات کے مقابله میں خاک سیاه سمجهتے هیں تو بري حکومت کي برائیوں کو غایت درجه کي برائیاں تصور کرتے هیں جو انسانوں پر عاید هو سکتي هیں مگر یهه برائیاں اُن برائیوں کے مقابله میں محض ناچیز هیں جو عدم حکومت کي صورت میں پیش آتي هیں چنانچه مصر اور ایران اور برهما کے باشندے یا اُنسے

کھتکو † دهومي اور اشنتي کے رهنے والے نیوزیلنڈ کے غیر محکوم باشندوں کے مقابلہ میں حفظ و سلامت کے مزے اُٹھاتے هیں عدم حکومت کي قباحت لوگوں کو اسقدر شدید معلوم هوتي هی کہ وہ هر قسم کا ظلم اسلیئے خوشي سے اُٹھاتے هیں کہ عدم حکومت کي مضرتوں سے محفوظ رهیں وہ مختلف تفاوت جو انسانوں کي قوموں میں پائي جاتي هیں باعث اُنکا اُن مدارج کي رو سے قایم کیا جا سکتا هی جن جن درجوں میں وہ عمدہ عمدہ حکومتوں کے محکوم هیں اور وہ تفاوت ایسے بڑے تفاوت هیں کہ بعض بعض اوقات هم بھول جاتے هیں کہ تمام انسان ایک هي نسل سے هیں اگر بري سے بري حکومت عدم حکومت سے بهتر پائي جاوے تو یہہ بات لازم آتي هی کہ نہایت عمدہ حکومت کے فائدے بے نہایت هونگے نہایت عمدہ حکومتیں جو دنیا میں هوئیں وہ گریت برتن اور ان سلکوں کي حکومتیں هیں جو گریت برتن کے اصول و قواعد سے نکالي گئیں مگر ابھي تک اُس کمال سے بہت دور پڑي هیں جسکے وہ قابل معلوم هوتي هیں ان حکومتوں میں چھوٹے چھوٹے کاموں کو ایسے لوگ انجام دیتے هیں جو خاص اُنھیں کے لیئے تعلیم پاتے هیں اور بڑے بڑے کام اُنکے قبضہ قدرت سے خارج هیں اور اس باعث سے یہہ خیال کیا جاتا هی کہ علم سیاست مدن کي تحصیل و تکمیل جو نہایت وسیع اور دشوار علم هی بڑے پایہ کے لوگونسے قدرتي تعلق رکھتي هی یا وہ علم ایسے وقتوں میں حاصل هوسکتا هی جو محنت کي دوڑ دھوپ کے بکھیڑوں سے محفوظ هوویں جہاں کہیں کہ حاکم ظالم هوتے هیں اور تمام کاموںکا مدار اُنپر هوتا هے تو وهاں بڑي بڑي برائیاں کچھہ تو اُنکي جہل و حماقت سے اور کچھہ اُنکے غیظ و غضب سے پیدا هوتي هیں اور جہاں کہیں کہ لوگوں کو حکومت میں دخل و شرکت هوتي هی اگر وهاں برائیاں پیدا هوں تو اُن کا خاص باعث یہہ هوتا هی کہ وہ حکومت فضل و هنر سے عاري هوتي هی مگر اُمید قوي هوتي هی کہ تقسیم محنت کي کثرت استعمال سے جو ایک ایسے اصل محکم هی جسپر حکومتونکي بنیاد قایم هی اُن لوگوں کے بہت عمدہ تعلیم کے اهتمام کي بدولت جو امورات سلطنت کو انجام دیتے هیں

† دهومي اور اشنتي یہہ دونوں سلطنتیں افریقہ کے مغربي حصہ میں هیں اور باشندے وهاں کے نہایت بیرحم اور وحشي هیں *

هم غریب حاکموں کي جهل و نا تجربهکاري سے بهي ایسے هي محفوظ رهینگے جیسے که آج اُنکے ظلم و نا انصافي سے مامون رهتے هیں *

تقسیم محنت کا دوسرا نتیجه جسکو آدم اِسمتهه صاحب نے تصریح و توضیح سے نهیں بیان کیا وه قوت هی جسکے ذریعه سے هر ایک تجارت کرنیوالي قوم علاوه اپنے ملک کے فائدوں کے دنیا کے اُن حصوں سے جنمیں تجارت هوتي هی قدرتي اور کسبي فائدوں کو حاصل کرتي هی کرنل ٹارنز صاحب نے جو اول مولف هیں غیر ملک کي تجارتوں کو تقسیم محنت میں شامل کیا هی چنانچه اُنهوں نے قوموں کي باهمي تجارتوں کو ملکي تقسیم محنت کا خطاب دیا *

معلوم هوتا هی که خدا کي قدرت نے یهه اِراده کیا که ایک کو دوسرے سے ربط و تعلق هونے سے تمام دنیا کے باشندے تجارات و معاملات کے ذریعه سے ایک خاندان والوں کي طرح باهم منوط و مربوط رهیں چنانچه بلحاظ اس بڑے مطلب کے هر ملک و ولایت بلکه هر ضلع اور پرگنه میں پیداواروں کو طرح طرح سے مختلف کیا اور اسي مطلب کے واسطے مختلف نسلوں کي حاجتوں اور اُنکے حاصل اور پیداواروں کي قوتوں کو جدا جدا کیا اگلے لوگوں کي دولت پر جو زمانه حال کي دولت سبقت لیگئي سارا باعث اُسکا یهه هی که هم لوگ اگلے لوگوں کي نسبت طرح طرح کي چیزوں کا برتاؤ کرتے هیں چنانچه هر سال اِنگلستان میں تخمیناً تین کروڑ پونڈ چائے بیگانه لوگوں سے لیتے هیں اور مقدار مذکور کے خریدنے اور لانے میں دو کروڑ پچیس لاکهه روپئے کے قریب قریب خرچ هوتے هیں یعني في پونڈ باره آنے صرف هوتے هیں اور یهه اتنا روپیه هی که پینتالیس هزار آدمیوں کي اُجرت کي برابر هوتا هی جبکه هر آدمي کي مزدوري في سال پانسو روپیه قرار دیئے جاویں اور انگریز لوگ کاشتکاري کے ذریعه اور کوئیلے کي کهانوں کے وسیلے سے اور بجاے باره آنه في پونڈ کے بیس روپیه في پونڈ خرچ کرنے سے یعني بجاے پینتالیس هزار آدمیونکي اُجرت کے باره لاکهه آدمیونکي اُجرت کے لگانے سے عمده سے عمده چائے تیار کر کر چین کے محتاج نرهنے کا فخر حاصل کر سکتے هیں مگر باره لاکهه آدمی اُن آدمیوں کے برابر هیں جو بلاد اِنگلستان میں کهیت کیار کرتے هیں مگر ایک هي تجارت سے که وه بهي کچهه بڑي تجارت نهین هي

چائے حاصل هو جاتي هی اور غالب یہہ هی کہ یہہ چائے اُس چائے سے بہتر هوتي هی جو انگلستان کے باغوں اور سارے کھیتوں میں بونے سے حاصل هوسکتي *

چین اور انگلستان کي آب و هوا میں اختلاف هونے کے سبب سے چائے کے بونے اور تیار کرنے کي نسبت انگریزوں کو خریدنے میں بڑا فائدہ متصور هی مگر بہت سے فائدہ کا باعث محنت کي اُجرت کا اختلاف هی جو دونوں ملکوں میں معمول و مروج هی چائے کے بونے اور اُس کے پتوں کي تیاري میں بہت سا وقت ضائع هوتا هی اور بہت سے توجہہ درکار هوتي هی بلاد چین میں اسقدر اجرت کم هی کہ ایسے ایسے کاموں یعنی پتوں کي تیاري سے چائے کي لاگت کچھہ بہت زیادہ نہیں هوجاتي اور انگلستان میں اتنا خرچ پڑتا هی کہ وہ گوارا نہیں هوسکتا اور جبکہ ایسي قوم جسکي پیداوار کي قوتیں اور اُن قوتوں کے باعث سے محنتوں کي اجرتیں بہت بڑي هیں اپنے لوگوں کو ایسے کاموں کا منصرم کرے جو کم تربیت یافتہ لوگوں کي سستي محنتوں سے انجام پاسکتے هیں تو وہ قوم ایسي جہل و حماقت میں مبتلا هے جیسے کہ کاشتکار آدمي گہڑدوڑ کے گہوڑوں سے هل چلاوے *

تقسیم محنت کا ایک اور بڑا نتیجہ خوردہ فروشي هی اور خوردہ فروش وہ لوگ کہلاتے هیں کہ کچي یا پکي جنسوں کے پیدا کرنے میں بذات خود مصروف نہیں هوتے بلکہ وہ اُن جنسونکو اُنکے آخری خریداروں تک ایسے وقتوں اور مقداروں میں پہنچاتے هیں جنمیں اُنکو مطلوب هوتي هیں اور آرام و راحت حاصل هوتي هے جب کہ هم لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب کے نقشوں پر نظر کریں اور یہہ بات سوچیں کہ اس نہایت آباد صوبہ میں تمام انگلستان کے باشندوں کے دسویں حصہ سے زیادہ زیادہ لوگ آباد هیں اور جسقدر روپیہ کہ تمام انگلستان میں صرف هوتا هے اُسکا پانچواں حصہ اُسمیں صرف هوتا هے اور جو کچھہ کہ صرف اُس صوبہ کا هی وہ صرف اُسکے ذریعوں سے حاصل نہیں هوتا بلکہ تمام تربیت یافتہ دنیا کے وسیلوں سے حاصل هوتا هی تو یہہ بات عجیب اور غریب معلوم هوتي هی کہ اتنے لوگوں کي خوراک وغیرہ جو روزمرہ اُنکي حاجتوں کو پورا کرے کہاں سے آتي هی مگر خوردہ فروشوں کے ذریعہ سے

یہہ امر دشوار اسلیئے حل ہوجاتا ہے کہ خوردہ فروش جو اپنے اپنے خریداروں کے دایرہ کا مرکز ہوتا ہے اُنکی حاجات ضروریہ کي اوسط تعداد ازروے تجربہ جانتا ہے اور تہوک بیپاري جو جنسوں کے پیدا کرنے والے اور خوردہ فروشوں کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اپنے خریداورں یعني خوردہ فروشوں کي مانگ کي اوسط مقدار ازروے تجربہ بخوبي سمجھتا ہی اور اسي انداز کے موافق پیدا کرنے والوں سے خرید کرتا ہے اور بیپاریوں کے خرید کي اوسط مقدار سے وہ اصول حاصل ہوتے ہیں کہ حسب‌لحاظ اُنکے پیدا کرنے والے بڑي بڑي رسدونکا انتظام کرلیتے ہیں خوردہ فروشوں کے ذخیروں کي آمادگي اور تقسیم در تقسیم سے جو فائدے ہوتے ہیں اُنکے شرح و بیان کي ضرورت نہیں چنانچہ بجاے اُسکے کہ کسي چروائے سے ایک بیل پورا خریدیں قصائي سے ایک ٹکڑے کے خریدنے میں فائدہ ہے اور یہہ وھي فائدے ہیں کہ پہلے اُنپر اشارہ کیا گیا کہ خوردہ فروش اُس اوسط وقت کي مناسبت سے منافع حاصل کرتے ہیں جسمیں سوداگري کے ذخیرے اُنکے قبض و تصرف میں رہتے ہیں *

اب اسبات کے ثبوت پر بحث کرتے ہیں کہ محنت کي تقسیم اجتناب یعني استعمال سرمایہ پر زیادہ‌تر منحصر ہے چنانچہ آدم اسمتہہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے اکھڑ لوگوں میں جہاں محنت کی تقسیم کا نام و نشان بھي نہیں پایا جاتا اور مبادلے بہت کم ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنے لیئے سازو سامان درست کرتا ہی یہہ بات ضرور نہیں کہ لوگوں کے کام جاري رہنے کے واسطے ذخیرے پہلے سے جمع رکھے جاویں اور ہر شخص اپني دوڑدھوپ سے اپني حاجتوں کے پورا کرنے میں سعي و محنت کرتا ہی چنانچہ جب وہ بہوکا ہوتا ہی تو جنگل کو شکار کے لیئے جاتا ہی اور جب کہ کرتا اُسکا پہٹا پورانا ہوجاتا ہی تو کسي جانور کي کہال سے وہ ملبوس بناتا ہی اور جب کہ گہر اُسکا کنڈہر ہونے لگتا ہے تو وہ درختوں اور اُنکے آس پاس کي مٹي سے بحسب اپني تاب طاقت کي مرمت کرتا ہے لیکن جب کہ تقسیم محنت بخوبي رواج پا جاتے ہے تو ایک آدمي کي پیداوار اُسکي حاجتوں کے تہوڑے حصہ کے لیئے کافي وافي ہوسکتي ہے اور اُن حاجتوں کا بہت سا حصہ اور آدمیوں کي محنتوں سے انجام پاتا ہی جنکي پیداوار کو اپني پیداوار یا اپني پیداوار کي

قیمت سے خرید کرتا هی لیکن خرید اُسکي اُسوقت تک ممکن نهیں که
پیداوار اُسکي تمام هوکر فروخت نهوجاوے اسلیئے یهه بات ضرور هی که
مختلف مختلف اسبابوں کے ذخیرے کسي جگهه جمع هونے چاهیئیں
جو اُسکي پرورش کے واسطے کافي هوویں اور اُسکے کام کے لوازم اور آلات
کو اُسوقت تک بهم پهونچاسکیں که کام اُسکا پورا هوکر فروخت هوجاوے
چنانچه جولاها اپنے کام کاج پر جب تک مصروف نهیں هوسکتا که اُسکي
مصروفیت سے پیشتر کسي نه کسي جگهه خواه اُسکے قبضه میں یا کسي
اور آدمي کے قبضه میں ایسے ذخیرے جمع نهوویں که اُسکي پرورش کے
واسطے اور نیز اُسکے اتمام کام کے واسطے اُسوقت تک کافي وافي هوں که
اُسکا تانا بانا تمام هوکر فروخت هوجاوے غرض که موجود هونا ایسے
ذخیرونکا پیشتر اس سے ضروري و لابدي هی که وه ایک مدت تک کام
میں مصروف رهی انتهیٰ *

گمان غالب هے که امر مذکوره بالا غلط بیان کیا گیا اسلیئے که بهت
سے حال ایسے هیں که پیدا هونا اور بکنا اُنمیں برابر هوتا هی محنت
کي نهایت عمده تقسیمیں وه هیں که اُنکي روسے چند آدمیوں کو باقي
آدمیوں کي حفاظت اور تعلیم کا کام تفویض کیا جاتا هی لیکن خدمات
اُنکي جب پوري هوجاتي هیں تب بکتي هیں اور یهي بات اُن
سب پیداواروں پر صادق آتي هی جنکو خدمات کے نام سے پکارتے هیں
باقي اور کسي صورت میں ضروري نهیں جیسے که آدم اسمتهه صاحب کے
لفظونسے مستفاد هوتا هی که تحصیل کے کسي کام میں آدمي کے مصروف
هونے سے پهلے ذخیرونکا جمع هونا چاهیئے تا که خوراک اور اوازمات
اُسکو اُسوقت تک بهم پهونچیں که اُسکا کام پورا هوکر فروخت هوجاوے
هاں یهه بات مسلم هی که وه اسباب اُسکو بهم پهونچتي رهیں مگر پهلے
اُس سے که وه کام اپنا شروع کرے جمع هونا اُنکا ضروري نهیں اسلیئے که
وه چیزیں اُس زمانه میں پیدا هوسکتي هیں جب که اُسکا کام جاري هے
چنانچه ایک تصویر کے شروع هونے اور بکنے میں برس گذر جاتے هیں
لیکن مصور کا کام شروع هونے سے پهلے اُسکي معاش اور تمام اوزار و لوازم
بابت اُن برسونکي خرچ کے جو درمیان میں گذرے شمار و قطار میں
نهیں آتے بلکه اُسکي محنت کے زمانه میں وقتاً فوقتاً پیدا هوتے رهتے

هین مگر غالب یہہ هی کہ آدم اسمتهہ صاحب کي یہہ مراد نہیں کہ اُس قسم کي امداد مناسب جو کام کے زمانہ میں درکار هووے انصرام اُسکا پہلے اس سے هونا چاهیئے کہ وہ کام شروع هووے جسکو اُس امداد واعانت کي ضرورت هو بلکہ مراد اُنکي یہہ هی کہ جب کام شروع هووے تو ایک ایسا ذخیرہ یا مخرج موجود رهے جس سے وہ مددیں حاصل هوتي رهیں جو اُسکے لیئے درکار هوتي جاویں اور اُس ذخیرہ میں بعض بعض چیزیں بشکل روپیہ کے موجود رهیں چنانچہ مصور کے پاس چربہ کا هونا اور جولاهے کے پاس کوچ وتر اور اَور لوازمات کا اتنا کافي هونا ضروري نہیں کہ کام اُنکا پورا هوجاوے بلکہ اتنا ضروري هے کہ وہ کام اپنا شروع کرسکیں بعد اُسکے بلحاظ اُن جنسوں کے جو کاریگر کو ایندہ درکار هوتي هیں بارآور هونا اُس ذخیرہ کا کافي وافي هی جسپر وہ کاریگر بهروسہ رکهتا هی تاکہ اُسکي حاجتوں کو پورا کرتا رهے *

اب اگر کسي کاریگر کو کسي کام میں مصروف رهنے کے واسطے سرمایہ کا استعمال شرط ضروري هی تو یہہ امر نہایت واضح هی کہ پیدا کرنیوالون کے گروهوں کو بذریعہ اپنے علیحدہ علیحدہ محنت کے ایک کام میں متفق هونیکے واسطے بہت سا سرمایہ درکار هوگا اور ایسي صورتوں میں طیار شدہ جنسوں کي قیمت کا مختلف پیدا کرنیوالوں میں هر شخص کي محنت کي مناسبت سے تقسیم هونے کے واسطے بہت بڑے سرمایہ کا مدت تک استعمال میں رهنا ضرور هے یا یہہ کہا جاوے کہ بہت بڑے اجتناب کي ضرورت پڑتي هی قدرت کي رو سے هر شخص اپني اپني ذاتي محنت کي پیداوار کا مالک هوتا هی مگر جہاں کہیں بہت سي تقسیم محنت هوتي هی تو وهاں کل پیداوار کا مالک ایک آدمي نہیں هوسکتا چنانچہ هم اُن لوگوں کي تعداد اگر شمار کریں جو صرف ایک گلوبند یا لیس یعنے فیطوں یا فیتہ کے تهان کي طیاري میں مصروف هوتے هیں تو وہ کئي هزار آدمي هونگے بلکہ کئي دس هزار هونگي اور جب کہ تعداد اُنکي کثیرو وافر هی تو یہہ بات صاف هی کہ اگر یہہ لوگ اُسکي طیاري میں حقوق اپنے دریافت بهي کر سکیں توبهي آپ کو مالک نہ سمجهینگے اور سب اپنے حق رسي کے واسطے فروخت اُسکي نکرسکینگے *

لیکن یہہ مشکل محنت کرنیوالوں میں سے اُن لوگوں کے تمیز کرلینے سے حل ہو جاتي هی جو جنس کي تیاري میں پیشگي سرمایہ سے امداد و اعانت کرتے هیں اور یہہ امتیاز اُن لوگوں کا اکثر کارخانہ دار اور کاریگر مزدور کي اصطلاح سے هوتا هی اور اس مشکل کے حل هونے کے واسطے یہہ بهي ضرور هی کہ مختلف سرمایہ والوں اور کاریگروں کو جو الگ الگ کاموں میں مصروف هوتے هیں الگ الگ گروهوں میں ترتیب دیا جاوے اور هر سرمایہ والے کي یہہ صورت هوني چاهیئے کہ جب وہ جنس سے کنارہ کرے یعني اِس جنس کو دوسرے شخص کے هاتهہ بیچکے کهونچي تو وہ اپنے خریدار قائم‌مقام سے اپنے سرمایہ اور اپنے کاریگروں کي محنت کي قیمت لیوے رنگین گلوبند یا لیس یعنے فیتہ کے تهان کي تیاري کا حال ایسا دلچسپ هی کہ وہ بیان کے قابل هی چنانچہ بیان اُسکا یہہ هی فرض کرو کہ جس روئي سے وہ بنایا جاتا هی اُسکو کسي ٹنسسي یا لوئیزیانہ کے زمیندار نے بویا اور اُسکے بونے کے واسطے زمین کے بنانے اور درختوں کے لگانے اور اُنکي نگهباني کرانے میں برس روز سے زیادہ زیادہ پهولنے پهلنے سے پہلے پہلے مزدور لگائے اور جب کهیتي پک پکاکر طیار هوئي تو بہت عمدہ کلوں کي مدد سے بنولہ روئي سے نکالنے میں بہت محنت صرف هوئے اور جب روئي صاف پاک هوکر طیار هوئي تو اُسکو دریاے مس‌سس‌سپي سے شہر نیوآرلینز کو لادہ باندہ کر لیگئے اور وهاں جاکر روئي نے بیپاري کو وہ روئي دي اور جس قیمت سے وہ بکي وہ اسقدر کافي تهي کہ اول تو زمیندار کي وہ اُجرتیں ادا هوئیں جو اُسنے اُن مزدوروں کو دي تهیں جنکو اُسنے روئي کے پیدا کرنے اور بهجوانے میں مصروف رکها تها اور دوسرے اُسکو اُس قیمت سے وہ منفعت حاصل هوئي جو اُسوقت سے مناسبت رکهتي تهي جو مزدوروں کے دینے اور روئي کے کے بیچنے میں صرف هوا یا یوں کهیں کہ جو اجتناب اُسنے اپنے روپیہ کے اِستعمال سے مدت تک کیا اُسکي عوض میں اُسکو منافع حاصل هوا یا اُس خوشي کا بدلا سمجها جاوے جو اُسکو جب حاصل هوتي کہ وہ شخص اپنے کاریگروں کو روئي بونیکے جگہہ عیش و نشاط بالفعل کے لیئے مصروف رکهتا بعد اُسکے نیوآرلینز کے بیپاري نے اُس روئي کو پانچ چهہ مہینے رکهکر لورپول کے سوداگر کے هاتهہ فروخت کیا اگرچہ نیوآرلینز میں

اُسپر کچھہ محنت صرف نہوئي اور کوئي ایسا امر اِتفاقي پیش نہ آیا جسکے ذریعہ سے قیمت اُسکي بڑہ جاتي مگر قیمت اُسکي صرف بیپاري کے منافع کے سبب سے بڑہ گئي اور وہ منافع اُس اجتناب کا عوض هوتا هی جو اُسنے اُس حظ نفساني کي روک تھام میں پانچ چھہ مهینے کیا جو ایسي صورت میں وہ حاصل کرتا کہ وہ اُس قیمت کو جو زمیندار کو اُسنے ادا کي اپني ذات پر صرف کرتا بعد اُسکے لورپول کے سوداگر نے انگلستان میں لاکر مینچسٹر کے کاتنے والونکے هاتهہ بیچا اور اس سوداگر نے اُسکو ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ پهلے تو اُسکو وہ قیمت حاصل هوئي جو اُسنے نیوآرلینز کے بیپاري کو خرید کے وقت ادا کي تهي اور دوسرے وہ کرایہ جہاز کا هاتهہ آیا جو نیوآرلینز سے لورپول تک لیجانے میں صرف هوا اور اُس کرایہ میں ملاحوں کي مزدوري اور نیز اُن لوگوں کي اجرت جنهوں نے کشتي بنائي تهي اور اُن لوگوں کے منافع جنهوں نے کشتي کے پورے هونے سے پهلے پهلے بنانے والوں کو سرمایہ اجرت میں دیا اور اُن لوگوں کي اجرت و منفعت جو کشتي کے لوازم لائے اور اُنکے ذریعہ سے کشتي تیار هوئي شامل هیں اور حقیقت یهہ هی کہ اجرتوں اور منافعوں کا سلسلہ ایک ایسا مسلسل هی کہ شروع اُسکا وہ زمانہ هی جب کہ تربیت اور بیدار مغزي آغاز هوئي تیسرے لورپول کے سوداگر کي منفعت اُس زمانہ کے بابت وصول هوئي جسکے بعد اُسنے روئي کے کاتنے والے کے هاتهہ اُسکو فروخت کیا *

بعد اُسکے کاتنے والے نے اپنے کاریگروں کے حوالہ کیا اور کلوں سے کام لیا یہاں تک کہ اُسنے کسیقدر ململ کے قابل سوت کاتا اور کسیقدر ایسا باریک کاتا کہ اُس سے فیتہ بنا جاوے بعد اُسکے اُسنے اُس سوت کو ململ‌باف اور فیتہ‌ساز کے هاتهہ ایسي قیمت سے فروخت کیا کہ علاوہ اُس قیمت کے جو اُسنے لورپول کے سوداگر کو ادا کي تهي پهلے تو کاریگروں کي مزدوري جو اُسکي تیاري میں مصروف رهے تهے اور دوسرے اُن تمام لوگوں کي اجرت و منفعت وصول کي جنهوں نے پهلے برسوں کي محنت سے کارخانہ اور کلیں بہم پهونچائیں اور تیسرے کاتنے والے یعني اپني ذات کا منافع وصول کیا اور یهہ بیان کرنا کمال دشوار هی کہ وہ سوت جولاهے کے پاس سے دهوبي کے پاس اور اُسکے پاس سے چهاپنے والے کے پاس اور اُسکے پاس سے تهوک بیپاري

کے پاس اور اُسکے پاس سے خوردہ فروشون کے پاس اور اُنکے پاس سے اخري خريدار کے پاس آيا اور علیٰهذالقياس اُس سوت کي تهوڑي گردش کا حال فيته کي صورت مين بهي دقت سے خالي نهين فيتهساز کے پاس سے سوزنکار کے پاس اور وهاں سے آخر خريدار کے پاس اتا هی غرضکه که هر درجه پر ايک تازه سرمايه والا تمام گذشته سرمايون کو ادا کرتا هی جو پهلے ادا کيئے گئے يهانتک که اگر جنس ناتمام هوتي هی تو اُسکي تکميل کے درپے هوتا هی اور اُن لوگوں کو پيشگي اجرت ديتا هی جو آينده طياري مين مصروف هوويں اور جو سرمايه که وه پيشگي لگاتا هی اور جسقدر فائده که اُس عرصه کي مناسبت سے متصور هوتا هی جسميں اُسنے اُس سرمايه کو ايسے صرف بيهوده ميں صرف نکيا جس سے کچهه فائده متصور نهوتا يهه تمام اُسکو دوسرے سرمايه والے سے حاصل هو جاتا هی جو اُس سے خريد کرتا هی*

يهه امر واضح هی که همنے اس سلسله ميں وه محصول بيان نهين کيا جو ايک جگهه سے دوسري جگهه ليجانے ميں سرکار کو دينا پڑتا هی اور نيز وه کرايه بهي محسوب نکيا جو مختلف مقبوضه قدرتي ذريعوں کے استعمال کي عوض مين ادا کيا جاتا هی جنکي خدمتيں مطلوب هوتي هيں کرايه کا بيان اسليئے چهوڑا گيا که اُسکي تعداد اکثر اتفاق پر اسقدر منحصر هوتي هے که اُسکي طرف اشاره کرنے سے مضمون زياده پيچيده هو جاتا اور خصوص محصول کا ذکر اسليئے نهيں کيا که وه اُن خرچوں ميں داخل هے جنکا ذکر هوچکا جو روپيه که بطور محصول حاصل کيا جاتا هی وه اُن لوگوں کي اجرت و منفعت ميں صرف هوتا هی جو بذات خود يا اورونکے ذريعه سے نهايت عمده عمده خدمتوں کا انجام ديتے هيں يعني لوگوں کو ظلم و فريب سے بچاتے هيں اور يهه لوگ کارخانهدارون اور سوداگروں کے ايسے کام آتے هيں جيسے که گهر کا چوکيدار کام آتا هی جو ذخيره خانوں کا محافظ هوتا هی يا جيسے که لوهار کام آتا هی جو ذخيره خانوں کو لوهے کي جهڑوں اور قفلوں سے مضبوط و مستحکم کرتا هی*

جب سے که درياے مسسسپي کے کناروں پر روئي جمع کي گئي ايک پونڈ روئي کي قيمت مين جو کچهه بتدريج ترقي اُس زمانه تک هوئي جبکه وه بازار ميں آنے کے واسطے محصول گهر کے دروازه پر ليس

کي صورت میں ظاهر هوئي اُس ترقي کے حالات دریافت کرنے کا قصد اِس کتاب میں اسلیئے نہیں کیا کہ یہہ ایک چھوٹاسا رسالہ هے اگر یہہ بات کہیں کہ سب سے پچھلا مول اُس پونڈ کا پہلے مول سے هزار گونہ زیادہ هوا تو اس سے صرف اختلاف اول اور آخر قیمت کا معلوم هوا یہہ بات ظاهر نہوئي کہ قیمت کي ترقي کسطرح درجہ بدرجہ هوئي جب کہ عمدہ عمدہ روئي کهیت سے نکلتي هی تو اُسکی ایک پونڈ کا مول ایک روپیہ سے کم هوتا هي اور عمدہ سے عمدہ سوتي لیس کی ایک پونڈ کا مول سو اشرفیوں سے زیادہ هوتا هی پس سرمایہ والے کے کاموں کو مزدوروں کے کاموں سے علیحدہ کرنے اور ایک سرمایہ والے سے دوسرے سرمایہ والے کو سرمایہ ادا هونیکے علاوہ اور کوئي ذریعہ ایسا نہیں کہ وہ اتنے هزار کمانے والوں کو ایک کام کي طرف مایل کرے اور ایک مدت اُنکو اُس میں مصروف رکھے اور اُنکي خاص خاص جانکاهیوں کا عوض مناسب کرسکے *

چوتھي اصل کا ثبوت جو اسبات پر مبني هے کہ جبکہ کاشتکاریکا فن یکسان اور مستقل رهے تو هرضلع کي زمین میں کثرت محنت سے پیداوار اتني هوتي هے کہ مناسبت اُسکي محنت سے کم هوتي هے

واضح هو کہ جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هے تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هے اور خلاف اُسکے جهاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اثر اُسکا اُسکي مناسبت سے کم هوتا هی *

تحصیل کے مقدمہ سے کنارہ کرنے سے پہلے یہہ بیان کرنا ضروري هے کہ بارآور ذریعوں کو جب کہ زمین کي کاشت میں برتا جاوے اور جب کہ اُنہیں ذریعوں کو کچے مصالحوں سے جو کاشتکاري سے حاصل هوتے هیں

آدمي کے کام کے واسطے طرح طرح کي چيزيں طيار کرنے ميں برتا جاوے تو ان دونوں صورتوں ميں اُن ذريعوں کے فعل و تاثير ميں ايک بڑا فرق هوجاتا هے غرض که کاشتکاري اور کارخانوں کي محنتوں کي تاثيروں کا فرق اور تفاوت بيان کرنا ضروري هے اور اسي بحث ميں منجمله اُن چار اصلوں مذکورهٔ بالا کے جنپر همارے نزديک اس علم کي بنياد هی چوتهي اصل کو بيان کرتے هيں *

*کاشتکاري اور کارخانوں کي محنت کي تاثيروں ميں جو فرق و تفاوت پايا جاتا هے وه صرف اسبات ميں پايا جاتا هے که کاشتکاري کي محنت اوازمات کي ايک معين مقدار سے زياده پيدا کرنے کي قوت رکهتي هے اور کارخانوں کي محنت زياده پيداوار کي طاقت نهيں رکهتي هم معلوم کرچکے هيں که اوزاروں کے استعمال اور محنت کي تقسيم سے آدمي کي سعي اور محنت کو اتني اعانت هوتي هے که سردست اُسکا حساب نهيں هوسکتا اور بحسب ظاهر وه اعانت بيحد و حساب بڑهنی کي قابليت رکهتي هے اگرچه کلوں کي خوبي اور ترقي سے ايک آدمي سيکڑوں بلکه هزاروں آدميوں کا کام کرسکتا هے اور ترقيوں کے باعث سے معمولي لوازم اور مصالح پر معمولي محنتوں کے هونے سے زياده زياده مفيد جنسيں طيار هوسکتي هيں مگر اُسيقدر محنت بلکه زياده محنت سے بهي جو لوازمات کي معمولي مقدار پر صرف کيجاوے به نسبت پہلے کے اُسي قسم کي کامل جنسيں بہت زياده طيار نهيں هوسکتيں اگر وه محنت جو آج انگلستان ميں روئي کے کارخانوں پر صرف کي جاتي هے دوگني هو جاوے اور کچے مصالح کي مقدار معمولي طور پر قايم رهے تو طيار جنسوں کي مقداروں ميں ترقي محسوس نهوگي اور يهه ممکن هی که اس پيداوار کي قيمت پہلے کي نسبت زياده هوجاوے اور زياده باريک اور بهتر هو يعني عرض اور طول اُسکا بڑه جاوے مگر قطع نظر اُسکي صفت کي تبديلي کے مقدار اُسکي بجز اس صورت کے نهيں بڑه سکتي که وه تهوڑاسا کچا مصالحه جو اُسکي طياري ميں ضايع جاتا هی محفوظ رکها جاوے *

مگر کاشتکاري کا حال اس حال سے مختلف هی هاں ايسي ولايتوں ميں ترقيوں کے قابل نهيں هوتي جو ايسي حدود ميں واقع هيں جنميں هميشه برف رهتا هی يا زمين اُنکي کنکريلي يا ريتلي يا پتهريلي هوتي هي

مگر علاوہ اُنکے اور ہر وسیع ضلع کي پیداوار ایسي محنتوں کے ذریعہ سے جو روز روز عروج و ترقي پاتي ہیں ترقیات بیشمار کے قابل معلوم ہوتي ہی علاوہ ایسي وسیع دلدل کے جسمیں جگہہ جگہہ گڑھے گڑھولے پاني سے بھرے رہتے ہیں اور سرکنڈے اور نرسل اُسمیں پیدا ہوتے ہیں کوئي زمین ایسي سخت بنجر نہیں ہوتي مگر جذب رطوبت کے عمل اور اُس چونہ کے پتھر کو جلادینے سے جسپر دلدل قائم ہوتي ہی جیسے کہ ایرلنڈ میں مشاهدہ کیا جاتا ہے اور اُس زمین میں کے پتیري کے ریشوں کو بذریعہ چونہ کے نباتي ریشوں سے بدلنے سے وہ زمین قابل پیداوار بلکہ نہایت زرخیز ہوجاتي ہی چنانچہ بلاد انگلستان اور ویلز میں تین کروڑ ستر لاکھہ ایکر زمین کے قریب ہی اور اُسمیں پچاسي ہزار ایکر زمیں بلکہ حقیقت میں کل کے چوتھے حصہ سے کچھہ کم بہت اچھي کاشت کي حالت میں ہی چنانچہ اُسپر باغ لگائے جاتے ہیں اور ترکاریاں پھلواریاں بوئي جاتي ہیں اور کوئي پچاس لاکھہ ایکر زمیں اوجڑ پڑي ہی اور جسقدر آباد ہی اس سے پیداوار لیجاتي ہی مگر وہ پیداوار اُس پیداوار کي تعداد سے بہت ہي تھوڑي مناسبت رکھتي ہی جو غیر محدود محنت اور بیشمار سرمایہ کے استعمال سے اس زمین سے حاصل ہوني ممکن ہی اگر چونہ اور مارل جو چکني متي اور کھریا متي سے مرکب ہوتي ہے اور علاوہ اُنکے اور کھاں کي چیزوں کي کھاتوں کا استعمال اچھي طرح سے ہوسکے اور جذب رطوبات فاسدہ اور آب رساني کے عمل سے کسي جگہہ پاني کي کمي بیشي باقي نرکھي جاوے اور جتني زمینیں کہ ویران اور خراب پڑي ہیں اُنمیں درخت لگائي جاویں اور احاطہ بندیاں کیجاویں اور جو زمینیں کہ زیر کاشت ہیں اُنکي کمائي بجاے ہل سے کھودنے کے آدمیوں کي محنت و مشقت سے مکرر سہ کرر بخوبي کیجاوے اور بیجوں اور جڑوں کے منتخب کرنے اور لگانے جمانے اور ناکارہ درختوں کے اوکھاڑنے اور کھودنے میں بڑي محنت اور کمال احتیاط کیجاوے اور مویشیوں کي خوراک بجاے چرانے کے کات کات کر اُنکے آگے ڈالي جاوے غرض کہ جسقدر محنت ایک امیر آدمي بستي کے آس پاس کے اپنے باغیچوں پر صرف کرتا ہی اُسیقدر محنت تمام شہر و دیہات کي اراضیات پر جي توڑکر کیجاوے تو تمام ملک کي پیداوار مقدار حال سے دس گنے بلکہ

اُس سے بھي زيادہ بڑہ سکتي ھی روئے کے ايک پونڈ سے طيار ھونا ايک پونڈ سے زيادہ کام کا کسي بڑي محنت يا عمدہ کل سے ممکن نہيں معلوم ھوتا مگر ايک بشل بيج سے ايک ھي روڈ زمين ميں جو ايک ايکڑ سے بہت کم ھوتا ھے بحسب اُس فن و محنت کے جو اُسپر صرف کيا جاوے چار بشل بلکہ آتھہ بشل بلکہ سولہ بشل پيدا ھوسکتے ھيں *

اگرچہ انگلستان ميں زمين ايسي صلاحيت رکھتي ھی کہ مقدار حال کے نسبت دس گنا بلکہ دس گنے سے زيادہ پيدا کرسکے مگر غالب يہہ ھے کہ مقدار موجودہ کبھي چوگني اور يقين ھے کہ گاھی دس گني نہوگي *

برخلاف اُسکے اگر کسي لڑائي کے باعث يا ايسے قوانين کے جاري رھنے يا جاري ھونے کے سبب سے جو انگريزون کے کار خانوں کي ترقي کے مخالف ھوں کارخانے اُنکے بند نہو جاويں تو پيداوار اُنکي آيندہ صدي ميں بمناسبت پہلي صدي کے ترقي کرسکتي ھے بلکہ اُس سے بھي زيادہ ھوسکتي ھے شايد چوگني ھوجاوے يا اُس سے بھي زيادہ *

جو فائدہ کہ زمين ميں دوام ترقي پيداوار کا زيادہ محنت کي عوض ميں موجود ھے گو وہ زيادہ محنت معمولي لوازموں پر کي جاوے وہ اُس کمي کي مناسبت سے جو ترقي پيداوار کو ترقي محنت سے عموماً ھوتي ھے گھٹ جاتا ھے يعني مزدوروں کي کثرت محنت و اجرت کے باعث سے پيداوار کي ترقي کم سمجھي جاتي ھی اور کارخانوں ميں يہہ نقصان ھی کہ جسقدر پيداواروں ميں ترقي کرنا منظور ھو اُسيقدر لوازمات مصالحے زيادہ خرچ ھونے چاھيئيں مگر وہ نقصان اُس ھميشہ کي زيادہ ھونے والي آساني سے پورا ھوجاتا ھے بلکہ بہت سا مفيد ھوجاتا ھی جس سے مقدار کثير چيزوں کي طيار کيجاتي ھی *

۸۰ سوبرس گذرے کہ گريٹ برٹن ميں جو مقدار روئي کي ھر سال غير ملکوں سے آتي تھي بارہ لاکھہ پونڈ کے قريب قريب ھوتي تھي اور جسقدر کہ ھر برس گريٹ برٹن ميں روئي کے کام اب طيار ھوتے ھيں وہ چوبيس کروڑ پونڈ روئي سے زيادہ زيادہ کے ھوتے ھيں اور اگرچہ وہ مصالحے جنسے آج کل چيزيں طيار کي جاتے ھيں مقدار ميں دوسوگني زيادہ ھوگئي مگر يہہ بات ظاھر ھی کہ اُنکي طياري ميں جو محنت صرف ھوتي ھی وہ دوسو گني ابتک نہيں ھوئي بلکہ اُسکي تيس گني ھونے ميں بھي شبہہ

هی گریت برٹن میں تمام خاندان اُن خاندانوں کے علاوہ جو کھیت کیار کا کام کرتے ھیں سنہ ١٨٣١ع کی مردم شماری میں چوبیس لاکھہ ترپن هزار اکتالیس خاندان تھے اب اگر یہہ فرض کریں کہ منجملہ اُنکے آتھویں حصہ کے یعنے قریب تین لاکھہ خاندانوں کے روئی کے کپڑے بنانے اور بیچنے اور کہیں کہیں لیجانے میں مصروف ھیں تو یہہ سمجھنا چاھیئے کہ تھوڑے لوگ اُس کام کے واسطے قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ حقیقت میں بہت ھیں لیکن سو برس گذرے کہ جب انگریزوں کی کلیں ایسے کام کی نہ تھیں تو بارہ لاکھہ پونڈ روئی کی سالانہ طیاری میں جو اُن کلوں سے ممکن و متصور تھی دس هزار خاندانوں کی سالانہ محنت سے کم کی ضرورت نہ پڑی هوگی بلکہ غالب هی کہ زیادہ کی ضرورت هوئی هوگی غرضکہ اب یہہ نتیجہ هاتھہ آیا کہ اگرچہ سو برس پہلے جسقدر کچے مصالحے همکو درکار هوتے تھے اُس سے دو سو گنے زیادہ درکار هوتے هیں اور اِس زیادہ مقدار کے زمین سے حاصل هونے میں بہ نسبت سابق کی محنت کے جو کم مقدار کے حاصل کرنے میں خرچ هوتی تھی دو سو گنی محنت سے زیادہ خرچ هوتی هوگی مگر باجود اُسکے اُس محنت کی کمی کے باعث سے جو ایک مقدار معین سے پارچہ کی طیاری کے لیئے ضروری هوتی هی جنس طیار شدہ کی قیمت همیشہ کم هوتی رهی هی اور وہ ایسی قیمت هی کہ اُس سے اُس محنت کی مقدار جو مصالح حاصل کرنے اور اُن سے پارچہ طیار کرنے کے واسطے ضروری هوتی ظاهر هوتی هی اور جب کہ سنہ ١٧٨٦ع میں اُون کے دو کروڑ پونڈ غیر ملکوں سے سالانہ آتے تھے تو قیمت سو نمبر کے یارم کپڑے کی جو ایک پشمینہ کی قسم هی اُونیس روپیہ فی پونڈ تھی اور بعد اُسکے جب سنہ ١٧٩٢ع میں آمدنی سالانہ تین کرور چالیس لاکھہ پونڈ کے قریب قریب هو گئے تو اُسی یارم کی قیمت فی پونڈ آتھہ روپیہ هوگئی یہاں تک کہ ١٨٠٦ع میں جب آمدنی اُون کی چھہ کروڑ هوگئی تو مول اُسکا فی پونڈ تین روپیہ نو آنہ چار پائی هو گیا اور جب کہ مقدار اُسکی اور بڑہ گئی جیسیکہ آج کل طیار هوتا هی تو مول اُسکا ڈیڑہ روپیہ فی پونڈ هو گیا غرضکہ جسقدر اُس مقدار میں زیادتی هوئی جسکے پارچہ طیار هوتے هیں اُسیقدر ترقیاں کلوں میں بھی هوتی گئیں اور تقسیم محنت بھی زیادہ هوتی گئی اور اِن دونوں کے اثر

اُس ترقي کے مقابلہ میں جو اُس محنت میں ظاہر ہوئي جس سے کچھہ لوازم کي تحصيل بقدر ترقي مقدار پارچوں کے ضروري و لابدي ظہور میں آئي بہت زيادہ رهے *

واضح هو کہ ثبوت اس اصل کا صرف ایک مثال پر توجہہ کرنے سے بخوبي واضح هوگا کہ کاشتکاري میں کثرت محنت سے عموماً یہہ بات حاصل هوتي هی کہ پیداوار محنت سے بہت کم هوتي هی یعني مثلاً بیس آدمي جو کسي ضلع معین کي زمین پر کاشت کرتے هیں اگرچہ پیداوار اُنکي محنت کي دس آدمیوں کي محنت کي نسبت سے زيادہ هوگي مگر دس آدمیوں کي محنت سے دو چند زيادہ پیدا هونا ایک اتفاقي امر هی کچھہ اعتبار کے قابل نہیں *

چنانچہ هم ایک کهیت ایسا فرض کرتے هیں کہ اُسمیں هزار ایکڑ زمین کے هوں اور منجملہ اُنکے دو سو ایکڑ نہایت عمدہ اور تین سو ایکڑ بیچ کي راس کے اور باقي کل بنجر هوویں اور ان بنجر ایکڑوں میں بهیڑیں چرا کریں اور وہ اُنکي چرائي کے واسطے مقرر کیئے گئے هوں بعد اُسکے اب یہہ فرض کرو کہ اُس کهیت کے بونے والے نے بیس آدمي اُسپر لگائے اور چهہ سو کوارٹر گیہوں کے اوسط پیداوار سالانہ حاصل کي بعد اُسکے یہہ فرض کرو کہ اُسنے مزدوروں کي تعداد دوگني کي اور اب دیکهو کہ پیداوار اُسکي پہلے کي نسبت دوچند هوئي یا نہیں تو صورت اُسکي یہہ هی کہ بیس آدمي جو زيادہ هوے اگر اُنکو بنجر زمین کي کاشت میں مصروف کیا تو جو پہلے بیس آدمیوں کي محنت سے پہلے زمین پر پیدا هوا تها اُس پیداوار سے یہہ پیداوار بنجر زمین کي بلاشبہہ کمتر هوگي اسلیئے کہ یہہ بنجر زمین اُس پہلي زمین کي نسبت خراب اور اُفتادہ تهي اور اگر ان بیس آدمیوں کو اُس زمین پر لگایا جو پہلے سے زیر کاشت تهي تو یہہ بات صاف هی کہ جسقدر پہلے محنت سے پیداوار حاصل هوئي تهي اس محنت کي پیداوار بلاشبہہ کم هوگي یعني اگرچہ زمین کي پیداوار زيادہ هوگي مگر دوچند اسلیئے نہوگي کہ اگر دوچند هوجاتي تو عمدہ زمینوں کے سوا باقي اور زمینوں کي کاشت کبهي نہوتي *

اِسلیئے اگر کاشتکار اُس زمین پر جو بالفعل اُسکي کاشت میں هے اسطرح زيادہ محنت صرف کرسکتا کہ جسقدر محنت زيادہ کرتا جاوے اُسکي

مناسبت سے پیداوار بھي زیادہ هوتي جاوے تو یهه امر صاف هی که کمتر زمین کے تین سو ایکڑوں پر هرگز کاشت نکرتا اور حقیقت یهه هی که اگر حال ایسا هوتا یعني کاشتکاري پر زیادہ محنت صرف کرنے کا معاوضه بقدر محنت هوتا تو کاشتکار ایک ایکڑ بلکه ایک هي روڈ کي کاشت کیا کرتا اور یهه بهي فرض کیا که منجمله بڑھی هوئے محنتیوں کے اُس کاشتکار نے تهوڑے مزدوروں کو کسیقدر بنجر کے چیر نے پهاڑ نے میں مصروف کیا اور تهوڑوں کو اپنے زمین کامل کي کاشت میں لگایا جو زیر کاشته تهي اور جب که وہ مزدور اسطرح کام پر لگائے گئے تو چار سو یا پانسو اور نهایت ساڑے پانسو کوارٹر اناج کے پهلے کي نسبت زیادہ پیدا هونگے مگر یهه بات تحقیق هی که کل پیداوار چهه سو کوارٹر کي برابر نهوگي جیسے که پهلے سے پیدا هوتي تهي خلاصه یهه که پیداوار بڑهیگي مگر دوچند نهوگي *

واضح هو که یهه فرضي کهیت تمام انگلستان کي سلطنت کا ایک چهوٹا سا کینڈا هی چنانچه انگلستان میں بهت ضلع خراب اور افتادہ هیں اور هر قسم کي زرخیز اراضیات بهي زیر کاشت هیں جنمیں سے بعض بعض ایسي زمینیں هیں که في ایکڑ چالیس بشل گیهونکے پیدا کرتي هیں اور بعض بعض ایسي هیں که في ایکڑ بارہ تیرہ بشل اُن میں پیدا هوتے هیں اور اُن پر بهي وهي محنتیں صرف کیجاتي هیں جو اچهي زمینوں پر صرف هوتي هیں اب اگر پیداوار کي ترقي منظور هووے تو تدبیر اُسکي عموماً یهه هوسکتي هی که اُس زمین کو بوئیں جوتیں جو بنجر هونے کے باعث سے بوئي جوتي نگئي تهي یا اُس زمین پر زیادہ محنت کریں جو همیشه سے زیر کاشت اپنے تهي مگر هر صورت میں جو پیداوار زیادہ هوگي وہ اُس محنت سے جو زیادہ کي گئي مناسبت نرکهیگي بلکه بلاشبه کم هوگي اور یهه بات انگلستان کي تمام سلطنت سے ایسي واضح هوتي هي جیسے که ایک کهیت فرضي کي مثال سے واضح هوئي *

اگرچه یهه اصل محکم جسکي توضیح اور تشریح میں هم مصروف هیں کثیرالوقوع هی مگر عام وشایع نهین اسلیئے که یهه چند امور اُس سے مستثنی هیں اول یهه که کاشتکار یا زمیندار کي جهل اور غفلت اور نیز ملکیت کے هرجوں کے سبب سے اکثر اوقات مدت تک اُس اوسط درجه کي محنت بعضي زمینوں پر نهیں هوتي جو ویسي هي اور زمینوں

پر کي جاتي هی اور جب که ایسي زمین پر زیادہ محنت کي جاوے تو اسبات کي بخوبي توقع هوسکتي هے که جسقدر کاشتکاري کي اوسط محنت بارآور هوتي هی اُسیقدر یہہ محنت بهي جو اس زمین پر کي گئي بارآور بلکه اُس سے زیادہ بارآور هوگي اس قسم کے فائدے گیلي زمینوں کي رطوبت جذب کرنے اور احاطہ بندي کے جاري کرنے سے حاصل هوئی مگر بڑے منافعوں کي امید پر زمین کی هرج مرج کي طرفسے لوگ ایسے اندهے هو جاتے هیں که اس قسم کے کام ایسے وقتوں میں اُٹهاتے هیں که ابهي وقت اُنکا نہیں هوا اور اکثر اوقات اُس وقت تک اُن کاموںکو ملتوي نہیں رکهتے که اُن کے اختیار کرنے سے پہلے کچے مصالحوں کي مانگ هووے جس سے اُن کاموں کے کرنے کا اچها موقع هاتهہ آوے اور جو کام ملکیت کے هرجوں کے باعث سے ملتوي رهے وہ کام اکثر زیادہ بارآور هوتے چنانچہ ایک عام آدمي کے احاطہ میں هل کے نیچے اکثر اوقات ایسي زمین آجاتي هے که پہلے بارآور نہونا اُسکا کچهہ کم زرخیز هونے کے سبب سے نتها اور اسي قسم کے اثار اکثر ایسي جائدادوں میں ظاهر هوتے هیں که وہ جائدادیں بعد اُس زمانہ کے بے قید هو جاتي هیں جس زمانہ میں ایک عرصہ تک حق کاشتکاري کي یہہ صورت رهي هو که کاشتکار اپنے پٹوں کي میعاد یا اُسکے دوبارہ حاصل کرنے پر بهروسا نرکهہ سکا هو غرض که ایسي صورتوں میں تهوڑي سي محنت زیادہ کرنے پر بہت سي پیداوار کي توقع هوسکتي هی *

لیکن عام قاعدہ کا نہایت بڑا اختلاف جب واقع هوتا هی که ازدیاد محنت کے ساتهہ ازدیاد فن کا بهي مخلوط هووے چنانچہ عمدہ آلات اور فصلوں کی اچهے دور اور محنت کي زیادہ تقسیم غرض که فن کاشتکاري کي ترقیاں عموماً کاشتکاري کي محنت کي ترقي کے ساتهہ ساتهہ اُسوقت هوتي هیں که ترقي محنت کے ساتهہ ترقي سرمایہ اور ترقي ابادي بهي هو جاوے اور زمین کے ضعف و ناتواني پر فن کشتکاري کي ترقیاں همیشہ غالب آتي هیں یعني جو کمي که ضعف و قوت کے باعث سے پیداوار میں آتي هی اُسکو پورا کرتي هیں بلکہ زیادہ بارآور کردیتي هیں *

گذري هوئي صدي میں گریٹ برٹن کي کل پیداوار سالانہ دوچند سے بہت زیادہ هوگئي مگر یہہ بات غالب نہیں که سالانہ محنت کي تعداد

بھي دوچند هوگي جو اُسپر صرف کي گئي تهي اور يهه نهيں سمجها جاتا که اُس زمانه ميں گريٹ برٹن کي آبادي دو چند سے زياده هوگئي اور مقدم ترقي آبادي کي جو اب تک هوئي هی وه صرف اُن ضلعوں ميں هوئي هی جنميں بڑے بڑے کارخانے هيں مگر وه گذشته صدي باوجود اپني بد اقباليوں کے انگريزوں کي تاريخ کا کمال اقبالمند زمانه هی اِسليئے که اسي زمانه ميں لاکهوں ايکڑ زمين کے گهيرے کيئے جو پهلے وقتوں ميں ناکاره پڑے تهے اور جسقدر فن کشتکاري که وه انگريزوں کو آج آتا هی اُسي زمانه ميں مرتب هوا اور اُسي زمانه کي بدولت وه تمام نهريں اور سڑکيں هوئيں جنکے ذريعه سے آفات اتفاقيه روکي تهامي جاتي هيں اور تمام سلطنت ميں زمين کي حيثيت کے موافق محنت هوسکتي هی اور يهه بات ممکن هی اگرچه غالب نهيں که صدي آينده ميں انگريزوں کي ترقي اسيقدر زياده هوگي اگرچه وه ترقي غير معين هی مگر غير محدود نهيں اور يهه بات ممکن نهيں که کسي ضلع کي پيداوار اسطرح هميشه بڑهتي رهے جيسيکه علم حساب ميں عدد عمل ضرب سے بڑه جاتے هيں اگرچه اُسپر غايت سے غايت محنت کيجاوے *

برخلاف اُسکے اگر کارخانه کے مزدورں ميں جسقدر زيادتي کيجاوے تو اُسکي مناسبت سے هي قوت پيداوار کي زيادتي نهيں هوتي بلکه اُسکي مناسبت سے بهت زياده بڑه جاتي هی مثلاً اگر تين لاکهه خاندان گريٹ برٹن ميں چوبيس کرور پونڈ روئي کے کپڑے طيار کرنے اور ايدهر اودهر ليجانے ميں اب مصروف هيں تو يهه بات ثابت هی که چهه لاکهه خاندان اڑتاليس کرور پونڈ روئي کے کپڑے بلاشبهه طيار کرسکينگے اور ايدهر اودهر ليجا سکينگے بلکه يقين واثق هی که وه لوگ اس سے زياده بهي کرسکينگے يعني بهتر کرور پونڈ روئي کا کپڑا طيار کرکے ايدهر اودهر ليجا سکينگے اور جس هرج کے لحاظ سے هم يهه پيش گوئي کرسکتے هيں که وه هرج انگريزوں کے کارخانوں کي ترقيات آينده کا مانع و مزاحم هووے وه صرف يهه هی که لوازمات اور خوراک وغيره کے حاصل کرنے ميں غير ملکوں سے روز بروز مشکل بڑهتي جاتي هے اور اگر کچي پيداوار يعني کچے مصالحے چيزيں طيار کرنے کي بڑي قوت کے ساتهه قدم بقدم چل سکيں تو دولت و آبادي کي ترقيوں کي کوئي حد باقي نرهے *

تقسیم دولت کا بیان

واضح هو که منجمله تین بڑے رکنوں علم انتظام کے ماهیت دولت اور تحصیل دولت اور تقسیم دولت میں سے پہلی دو قسموں کا بیان هوچکا اور اب قسم ثالث یعني تقسیم دولت کا بیان کیا جاتا هی یعني بیان اُن قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے کل پیداوار اخیر خرچ کرنیوالوں میں تقسیم هوتي هی انسان کے جن گروهوں سے علم انتظام مدن تعلق رکھتا هی اُن میں تقسیم مذکورہ بالا خصوصاً مبادله کے ذریعه سے هوتي هی هاں انسانوں کا ایسا گروہ خیال کرسکتے هیں که اُنمیں دولت کي تقسیم مبادله بدون ممکن هو مگر ایسا گروہ تحقیقات علمیه کا محتاج اور مستحق نهیں علم انتظام انسانوں کي اُس حالت ترقي یافته سے تعلق رکھتا هی جسکو انسانوں کي قدرتي حالت کهه سکتے هیں اسلیئے که اُنکو اُس حالت کي طرف قوانین قدرت سے ترغیب هوتي هی اور هر شخص اُس حالت میں جو کچهه چیزیں خرچ کرتا هی یعني استعمال میں لاتا هی اُنمیں اکثر بلکه کل کے حاصل هونیکا بهروسه اپنے همجنسوں پر رکهتا هی اپني حاجتوں کو بالکل ایسے مبادلوں کے ذریعه سے پورا کرتا هی جن سے اپنے همجنسوں کي حاجتوں کو بهي رفع کرتا هی *

واضح هو که تحصیل و مبادله کے الفاظ کو هم معمولي رواج کے نسبت نهایت وسیع معنوں میں اِستعمال کرتے هیں چنانچه اِس امر کا ذکر اُوپر آچکا که مفهوم تحصیل میں هم زیادہتر تصرف یعنے قبضه کرنے کو سمجهتے هیں اور مبادله میں محصول سرکار کو داخل کرتے هیں اسلیئے که هماري راے میں جو کچهه منتظمان سلطنت پاتے هیں وہ اُنکو اسبات کے عوض میں دیا جاتا هے که وہ لوگ یهه خدمتگذاري کرتے هیں که لوگوں کو اپنے ملک والوں اور بیگانه ملک والوں کے مکر و فریب اور غضب و تعدي سے تهوڑا بهت بحسب اپنے مقدور کے بچاتے هیں هاں یهه ضرور هی که اس قسم کے مبادله کا کام خاص خاص اصلوں پر مبني هوتا هي چنانچه جس سلطنت میں خود جمهور یا اُنکے مختار حکومت نهیں کرتے تو وهاں حکام اپني مقدار یافتني کو آپ مقرر کرتے هیں اور جهانتک که اپني عام

رعایا سے بزور و تعدي لے سکیں وهاں تک تشخیص اُس مقدار کي کرتے هیں اور جن ملکوں میں که جمهور آپ یا اُنکے مختار حکم راني کرتے هیں تو کوئي رهنیوالا خراج عام سے بقدر اپنے حصه کے پاک صاف نهیں رہ سکتا گو کوئي شخص حفظ عام کے فائده اُٹھانے سے اِنکار کرے اور باوصف اُسکے که یهه معامله یعني اداے خراج سرکاري کا اکثر ناخوشي اور بے اِنصافي سے واقع هوتا هی مگر پھر بھي ایک قسم کا مبادله هی اور بهرحال یهه مبادله نهایت مفید هی اِسلیئے که بري سے بري سلطنت میں بھي رعایا کو کمال ارزاني اور نهایت تکمیل کے ساتھه بمقابله اُس حالت کے حراست نصیب هوتي هی جسمیں هر شخص کو اپني اپني ذاتي کوششوں سے بلا اعانت و امداد دوسرے کے حفظ و حراست کي صورت پیدا کرني پڑے *

جن قاعدوں کي رو سے مبادلوں کا اِنتظام هوتا هی اُنکي دو بڑي بڑي قسمیں هو سکتي هیں چنانچه ایک قسم میں وہ قاعدے داخل هیں جو عموماً جمیع مبادلات سے متعلق هیں اور دوسري قسم میں وہ اصول داخل هیں جو خاص خاص مبادلوں سے تعلق رکھتي هیں اور اُن مبادلوں میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے مالک اُن وسیلوں کي پیداوار کو آپس میں خاص خاص طوروں پر ادلا بدلي کرتے هیں *

پهلي قسم میں اُن عام قاعدوں کا بیان هوگا جنکي رو سے مبادلے هوتے هیں اور دوسري قسم میں اِس امر کا مذکور هوگا که قواعد مذکوره کي بدولت تمام اِنسانوں کے مختلف گروه کس کس مناسبت سے فائده اُٹھاتے هیں یعنے پهلي قسم میں اشیاء مبادله سے بحث کیجاویگي اور دوسرے قسم میں مبادله کرنیوالوں کا مذکور هوگا *

جن متفرقه مسئلوں سے که علم اِنتظام مرکب هی اُنکے باهم دیگر تعلق رکھنے سے مصنفوں کو یهه بڑي دقت پیش آتي هی که جب تک کئي اور مسائل کا حواله ندیا جاوے تب تک توضیح ایک مسئله کي بھي بخوبي نهیں هوسکتي اور یهه امر تقسیم دولت سے زیاده خصوصیت رکھتا هی چنانچه بدون اِسکے که مبادله کے عام قواعد کا حواله ندیا جاوے توضیح اِس امر کي ممکن نهیں که اِنسانوں کے مختلف گروه اشیاء پیداوار سے کس کس مناسبت سے پانیکے مستحق هیں اور علی هذالقیاس بدون اسباب کے که همیشه مبادله کرنیوالوں کا حواله ندیا

جاوے یہہ بات متصور نہیں کہ مبادلہ کے عام قاعدوں سے بحث ہو سکے چنانچہ یہہ بات تسلیم کرکے کہ کوئي ترتیب اعتراض سے خالي نہیں تقسیم دولت کے بیان کا یہہ طریقہ نہایت کم قابل اعتراض سمجھتے ھیں کہ آغاز بحث میں عام ترتیب اُن شخصوں کي کیجاوے جنکے درمیان میں تحصیل کے مختلف وسیلوں کے حاصلات کي تقسیم عمل میں آتي ھی اور بعد اُسکے مبادلہ کے عام قاعدوں کا بیان کیا جاوے اور انجام کار اُن حالتوں کا بیان ھووے جنکے ذریعہ سے تنقیح اِس امر کي واضح ھوتي ھی کہ اِنسانوں کے مختلف گروہ تقسیم عام میں کس کس مناسبت سے شریک ھوتے ھیں *

بیان اِسباب کا کہ تمام اِنسان تین گروھوں میں منقسم ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والي اور قدرتي ذریعوں کے مالک

علمائے علم اِنتظام کے بیان کي بموجب محنت اور سرمایہ اور زمین تین وسیلے تحصیل کے ھیں اور اسیطرح پیدا کرنیوالوں کے بھي تین گروہ ھیں یعنے محنتي اور سرمایہ والے اور زمیندار اور کل پیداوار تین حصوں یعني اُجرت اور منافع اور زر لگان پر منقسم ھوتي ھی اور منجملہ اُنکي اُجرت محنتي کے حصہ کا نام ھی اور منافع سرمایہ والے کے حصہ کو کہتے ھیں اور زر لگان زمیندار کے حصہ کا نام ھی *

واضح ھو کہ جن اصلوں پر ترتیب مذکورہ بالا مبني ھی وہ جملہ حالات کي نظر سے پسند کے قابل ھیں مگر جن لفظوں میں ترتیب مذکور کا عموماً بیان ھوا کرتا ھی تبدیل اُنکي بمجبوري کرني پڑي چنانچہ چند اصطلاحیں جدید زیادہ کي گئیں اور بعض بعض لفظوں کي مراد و مقصود کي وسعت میں کمي بیشي کي گئي *

بنظر اِسبات کے کہ ترتیب مذکورہ بالا کا بطرز معقول انکشاف ھوجاوے بارہ لفظ اصطلاحي الگ الگ قائم ھونے ضروري ھوئي اِسلیئے کہ منجملہ مرقومۃ الصدر گروھوں کے ھر گروہ کے لیئے یہہ امر مناسب ھی کہ ایک ایک لفظ اُن وسیلوں کے واسطے مقرر کیا جاوے جو عمل میں آتے ھیں اور

ایک ایک اُن لوگوں کے گروہ کے واسطے چاھیئے جو اُن وسیلوں کو عمل میں لاتے ھیں اور ایک ایک لفظ ایسا معین کیا جاوے کہ عمل میں لانا اُن وسیلوں کا اُس سے ظاھر هووے اور ایک ایک لفظ اُس حصہ پیداوار کے لیئے چاھیئے جو عمل میں لانیوالیکو ملتا ھی مگر ھر گروہ کي کیفیت کے علیحدہ بیانسے معلوم هوگا کہ منجملہ ان مطلوبہ اصطلاحوں کے اُنکے نصف سے زیادہ استعمال میں نہیں ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو گروہ اولی یعني محنتیوں سے متعلق ھیں

جاننا چاھیئے کہ پہلے گروہ کےواسطے یہہ لفظ استعمال میں ھیں یعني محنت کرنا اور محنتي اور اجرت یہہ بات یاد رھے کہ منجملہ ان لفظوں کے کوئي لفظ ایسا نہیں کہ اُس سے تحصیل کے ذریعے سمجھے جاویں چنانچہ محنت اور محنت کرنے سے صرف فعل ظاھر ھوتا ھی اور محنتي وہ شخص ھی جو محنت مزدوري کرتا ھی اور اجرت اُس محنت کا نتیجہ ھی مگر یہہ پوچھا جاتا ھی کہ وہ کیا شی ھی جسکے ذریعہ سے محنتي محنت کرتا ھی جواب اُسکا یہہ ھی وہ شی اُس محنتی کے قواے نفساني یا جسماني ھیں واضح ھو کہ اس اصطلاح کے زیادہ ھونے سے پہلے گروہ کي اصطلاحیں پوري ھوجاتي ھیں یعني محنت کرنا تحصیل کي غرض سے قواے جسماني یا نفساني کو عمل میں لانا ھی اور جو شخص ایسا کام کرتا ھي اُسکو محنتي اور محنت کرنیوالا کہتے ھیں اور جو کچھہ اُس محنت کي عوض میں اُس شخص کو ملتا ھی اُسکو اجرت بولتے ھیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو دوسرے گروہ یعني سرمایہ والوں سے متعلق ھیں

اس گروہ میں سرمایہ اور سرمایہ والا اور منافع استعمال میں ھیں اور ان اصطلاحوں سے وسیلہ اور وہ شخص جو اُس وسیلہ سے کام لیتا ھی اور اُس کا معاوضہ ظاھر ھوتا ھی مگر کوئي لفظ اُس فعل یا عمل کے واسطے موضوع نہیں جسکا بدلا منافع ھے اور وہ منافع کے ساتھہ ایسي نسبت رکھتا ھے جیسے

کہ محنت اجرت کے ساتھہ رکھتی ھی ھم اس عمل کو اجتناب کے نام سے نامی کرچکے اور اس لفظ کے زیادہ ہونے سے دوسرے گروہ کی اصطلاحیں پوری ہو جاتی ہیں اور واضح ہو کہ سرمایہ دولت کا ایک ایسا جز ھی کہ وہ آدمی کی اُس سعی و محنت سے پیدا ہوتا ھی جو دولت کی تحصیل و تقسیم میں کی جاتی ھی اور اصطلاح اجتناب سے یہہ غرض ھی کہ سرمایہ کے غیر بارآور استعمالوں سے پرہیز کیا جاوے اور اسی اجتناب سے اُس شخص کا فعل بھی مراد ھی جو اپنی محنت کو حاصلات بالفعل پر صرف کرنے کی جگہہ تحصیل آیندہ پر خرچ کرتا ھے اور جو آدمی کہ اسطرح پر عمل کرتا ھے وہ سرمایہ والا کہلاتا ھے اور اُس کے اس عمل کے عوض کو منافع کہتے ہیں *

ذکر اُن اصطلاحوں کا جو تیسرے گروہ یعنی قدرتی ذریعوں کے مالکوں سے متعلق ہیں

معمولی اصطلاحوں کا نقص اس تیسرے گروہ کے بیان میں بخوبی واضح ہوتا ھے جاننا چاہیئے کہ اجرت اور منافع کے حصول کا باعث آدمی ہوتا ھے چنانچہ جب وہ راحت کو چھوڑتا ھے تو اجرت اُسکو حاصل ہوتی ھے اور جب وہ بالفعل کے حظوظ نفسانی کی روک تھام کرتا ھی تو منافع اُسکو ملتا ھی مگر ہر ایک ملک میں بہت سی پیداواریں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ وہ بلامشقت ہاتھہ آتی ہیں اور جو لوگ ایسی پیداوار کو پاتے ہیں نہ محنت کرتے ہیں اور نہ اجتناب کرتے ہیں بلکہ صرف وہ اوروں کی پیشکشوں کے قبول کرنے کے واسطے ہاتھہ اپنا پھیلاتے ہیں *

اجتناب اور محنت کی انسانوں کو مشق رہنے کے واسطے موجود ہونا قدرتی قوتوں کا ضروری ھے جنمیں انسانی قوتوں کو داخل نہ سمجھنا چاہیئے منجملہ اُن قدرتی قوتوں کے بعض بعض قوتیں کثرت سے موجود ہونے اور اُن کے برتنے کے طریقوں کے مشہور ہونے کے سبب سے خاص تصرف کے قابل نہیں اگرچہ وہ بجاے خود مفید و سود مند ہیں مگر اس باعث سے کہ وہ سب کو کمال آسانی سے ہاتھہ آجاتی ہیں انکی کچھہ قیمت نہیں ہوتی اور جو پیداوار کہ قدرتی قوتوں کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتی ھی جہانتک

اُسمیں اجتناب و محنت کا دخل هوتا هی وهانتک اُس پیداوار کي قیمت هوتي هی نظر بریں پیداوار مذکور اُس قیمت سے فروخت هوتي هی جو اجرت اور منافع کي تعداد سے زیادہ نہیں بلکہ برابر هوتي هی اور اگر جاري رهنا اُس پیداوار کا منظور هوتا هی تو اُسیقدر قیمت ملتي رهني چاهیئے چنانچہ انگلستان اور ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي پیدا هونے کے لیئے قدرتي قوتوں کے موجود رهنے کي ضرورت برابر هے مگر فرق اتنا هے که ایرکینیڈا کے جنگلوں میں لکڑي کي مقدار حصول بیحد هی چنانچہ ایک ایرکینیڈا کے رهنے والے کے چھونپڑے میں اُس لکڑي کي قیمت جو اُس چھونپڑے میں لگي هوئي هی ان قدرتي ذریعوں کے سبب سے جنسے وہ پیدا هوتي هی نہیں لگائي جاتي کیونکہ پیڑ کا درخت جب تک جنگل میں کہڑا رهتا هی اُسکي کوئي قیمت نہیں هوتي بلکہ خریدار اُس لکڑي کا صرف اُس اجتناب و محنت کي وہ قیمت دیتا هے جو لکڑي کے کاٹنے بنانے میں ضروري هوتے هیں *

مگر کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي مدد سے کسي پیداوار کا بہ نسبت اُس حالت کے زیادہ قیمتي هوجانا ممکن هی جس حالت میں وہ بلا اعانت قدرتي ذریعہ کے صرف اجتناب اور محنت کے سبب سے قیمتي هوتي اور وہ پیداوار مذکورہ ایسي قیمت پر فروخت هوتي هے جو منافع اور اجرت کي تعداد سے کسیقدر زیادہ هوتي هے اور اُس قیمت میں سے منافع اور اجرت کو محنتي اور سرمایہ والا لیتا هی باقي جو کچھہ بچتا هی وہ اُس قدرتي ذریعہ کے مالک کا حق هوتا هی اور مالک کو وصول هونے کا یہہ باعث نہیں که اُسنے محنت کي یا اجتناب کو عمل میں لایا بلکہ یہہ باعث هی که اُس شے کے برتے جانے میں وہ مالک مزاحم نہوا جسکا وہ مزاحم هوسکتا تھا یعني اُسنے مملوکہ قدرتي ذریعہ کے استعمال کي اجازت دي *

اگر انگریزي بلوط کے درخت کي قیمت میں سے پودہ لگانے والے کي اجرت اور اُن لوگوں کے اجتناب کا منافع جنہوں نے سو برس تک اُس پیڑ کو پالا منہا کیا جاوے تو باوجود اِسکے بھي کسي نہ کسي قدر حق استعمال زمین کا جسپر درخت نے پرورش پائي دیا جاتا هی اور یہہ حق انسان کي کارکردگي کا نہیں بلکہ قدرتي ذریعہ کي قیمت هی *

منجملہ قدرتي ذريعوں کے زمين اپنے درياؤں اور بندروں اور کھانوں سميت ايک بڑا ذريعہ ھی اور جن شاذ و نادر حالتوں ميں کار آمدني زمين کي مقدار غير محدود ہوتي ھے وہ ايسي حالتيں ہوتي ہيں جيسے کہ پہلے پہل بودباش آدمي کي کسي ملک نو آباد ميں ہوتي ھی تو ھرفرد بشر کو زمين ھاتھہ آجاتي ھی اور اس باعث سے کہ اُس زمين کے استعمال کے عوض ميں کسي کو کچھہ دينا نہيں پڑتا کل پيداوار کا مالک صرف کاشتکار ھوتا ھی اور تقسيم اُسکي منافع اور اُجرت کے نام سے سرمايہ والوں اور محنت کرنيوالوں ميں ھو جاتي ھی جنکے اجتناب و محنت کا نتيجہ ھوتي ھی *

مگر تمام پرانے ملکوں بلکہ آباديوں ميں بھي اُنکے بسنے پر تھوڑا عرصہ گذرنے ميں بعض بعض ايسي ايسي زمينيں پائي جاتي ھيں کہ اُنسے خواہ قسم زمين يا اُسکے موقع کي عمدگي سے ايسا متحاصل حاصل ھوتا ھی جو سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے زايد ھوتا ھی اور ايسي زمينوں کو اگر زميندار آپ کاشت کرے تو اُسکو مزدوروں کي مزدوري اور اپني سرمايہ کے منافع کے وضع کرنے کے بعد کچھہ بچت ھووے اور اگر آپ کاشت نکرے اور کسي اور سرمايہ والی کو لگتہ پر دے تو بھي وہ بچت اُسکو مليگي اور زمين مذکور کا کاشتکار ايسي صورت ميں اپنا منافع اور محنتي اپني اجرت اسطرح پاوينگے کہ گويا اُس زمين ميں سرمايہ اور محنت کے اوسط معاوضہ سے کچھہ زيادہ نہوا کيونکہ جو کچھہ فاضل رھا وہ زميندار کا حق ھی اور اس صورت ميں کل پيداوار کے بجاے دو حصوں کے تين حصے ھوجاتے ھيں يعني زرلگان اور منافع اور اجرت اور اگر زميندار ھي اپنا سرمايہ لگاوے يعني اُس زمين کو آپ بووے تو اُن حصونميں سے دو حصے يعني لگان اور منافع پاتا ھی اور اگر غير شخص کے سرمايہ سے کاشت ھونے ديتا ھی تو وہ صرف لگان پاتا ھی مگر يہہ بات ضرور ھی کہ زمين کا مالک زرلگان پاتا ھی خواہ وہ منافع سميت پاوے خواہ بلا منافع پاوے اور جب کہ تمام ملک ميں خاص خاص ملکيتيں قايم ھوجاتے ھيں تو گو يہہ امر صحيح ھی کہ پيداوار ميں سے تھوڑي سي پيداوار کچھہ زيادہ سرمايہ لگانے کے باعث سے بدون ادا کرنے زيادہ زرلگان کے حاصل ھوتي ھی اور اسي سبب سے اُس پيداوار کو لاخراجي

کہتے هیں مگر باوجود اسکے یہہ بات بھي ایسي واضح هی کہ کوئي بیگھہ بسوہ جو زیر کاشت هوتا هی زرلگان سے خالي نہیں هوتا اور یہہ زرلگان قسم زمین اور حالت اور موقع کے بموجب کم و بیش هوتا هے مگر مقدار اراضي کي محدودیت اور قوت پیداوار کي موجودگي کے باعث سے زرلگان کا هونا ضروري و لابدي هی *

اگرچہ یہہ بات ظاهر هی کہ اراضي بڑا قدرتي ذریعہ هی مگر صرف یہي قدرتي ذریعہ قابل قبضہ کے نہیں بلکہ علاوہ اُسکے اور بھي قدرتي ذریعے موجود هیں چنانچہ قدرتي افعال کے علم هي سے اُس علم کے حاصل کرنیوالیکو جب تک کہ عمل اُس علم کا مخفي رهتا هی یا قانون کے ذریعہ سے محدود و محصور رکھاجاتا هے ایسا محاصل ملتا هی جیسے کہ زمین کا لگان هوتا هی ایک گنوار نائي کو یہہ ترکیب سوجھي تھي کہ وہ بیلنوں کي کل کے ذریعہ سے روئي کا سوت کاتتا تھا چنانچہ تھوڑے دنوں کے بعد اُسکو بدولت اُس ترکیب کے اسقدر دولت هاتھہ آئي کہ بڑے بڑے دولتمندونکو بھي نصیب نہوئي تھي اور اُس دولت سے زیادہ ڈاکٹر جنر صاحب کو دولت هاتھہ آجاني ممکن تھي اگر وہ صاحب اسباتکو قبول کرتے کہ وہ اُس § علم ایجاد کردہ اپنے کو اوروںکے هاتھوں سے الگ تھلگ رکھہ کر صرف اپنے قبض و تصرف میں رکھتے جس سے لوگوں کو بڑا فائدہ پہونچا *

جب کسي شے مفید کا موجد اُس کو خود عمل میں لاتا هی تو وہ شخص اُس مالک کي مانند هوتا هے جو اپني زمین پر خود کاشت کرتا هے اور اُس شے کي پیداوار سے بعد اداے اوسط اجرت محنت اور اوسط منافع سرمایہ صرف شدہ کے تھوڑا بہت محاصل باقي رهتا هے اور یہہ سرمایہ اور محنت کا ثمرہ نہیں هوتا بلکہ اُس ایجاد کا ثمرہ هوتا هی جو انسان کي پیدا کي هوئي نہیں هی بلکہ وہ قدرتي پیدایش هی اگر وہ شخص آپ اُس شے نو ایجاد کو عمل میں نہ لاوے بلکہ دوسرے شخص کو اختیار اُسکے برتنے کا دے تو اُس شخص موجد کو وہ فاضل روپیہ ایسے حاصل هوتا هی جیسے کہ مالک اراضي کو زر لگان اُسکا ملتا هی یہانتک

---

§ اس علم سے مراد ٹیکا لگانے کي ترکیب هی جو چیچک کا علاج هی اس ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایجاد کیا تھا *

کہ بلاد انگلستان میں اُس روپئے کو بھي زر لگان اکثر کہتے ہیں چنانچہ جب کسي نئي ترکیب نکالنے والیکو اُس ترکیب کي † سند سرکار دولت مدار پادشاہ سے عنایت ہوتي ہی تو جو روپیہ اُس استاد سند یافتہ کو کسي کارخانہ دار سے بمراد استعمال اُس ترکیب کے ملتا ہی اُسکو بھي انگلستان کے تجار اپني اصطلاح میں زرلگان کہتے ہیں اور علی ہذالقیاس تمام خاص خوبیاں جو کسي حالت اور توسل سے تعلق رکھتي ہیں اور سارے عجیب عجیب اوصاف جسماني اور نفساني قدرتي ذریعوں میں شمار کرنے چاہیئیں اور جو کچھہ کہ بعد اداے اوسط اجرت اور منافع کے ان خوبیون سے حاصل ہوتا ہے اُسکي تحصیل میں کچھہ اور خرچ نہیں ہوتا زمیندار اور اُن خوبیون کے مالک میں صرف اتنا فرق ہے کہ مالک مذکور اُن خوبیون کو اور لوگوں کو استعمال کے واسطے بطور ٹھیکہ نہیں دے سکتا ہے بلکہ یا آپ عمل میں لاویگا یا معطل رہنے دیگا اور اسي لیئے کام ناکام اپنے سرمایہ اور محنت کو اُن پر صرف کرتا رہیگا اور علاوہ زرلگان کے اجرت اور منافع بھي حاصل کریگا اور جب کہ اسصورت میں تقسیم مذکورہ بالا قایم رکھي جاوے یعني پیداوار میں لگان اور منافع اور اجرت تین قسمیں قایم کي جاویں تو یہہ ترتیب اچھي معلوم ہوتي ہی اور اگر خاص خاص تردد اور تکلیفوں کا معاوضہ اجرت اور منافع یعني محنت کا عوض اجرت اور اجتناب کا بدلا منافع تصور کیا جاوے تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ لگان کي اصطلاح میں وہ جز پیداوار کا داخل ہونا چاہیئے جو بلا تردد حاصل ہوتا ہے یعني وہ سب اسمیں شامل ہی جو سرمایہ و محنت کے معاوضہ سے زیادہ قدرت یا خوش نصیبي کي بدولت ہاتھہ آوے اور حاصل ہونے والیکو کچھہ کوشش نکرني پڑے *

جسقدر وسعت کہ مراتب مذکورہ میں لگان کے معنوں کو دي گئي اگرچہ وہ کسي اعتراض کي مورد نہیں ہوسکتي مگر زمین اور زمیندار کے معنونمیں وہ وسعت دیني نہایت دشوار ہی اسلیئے کہ ان لفظوں کے معنوں میں کسي قسم کي گنجایش نہیں اُنکے معنے کمال وضاحت سے

---

† کسي موجد کو جو سند ملتي ہی وہ اس مضمون کي ہوتي ہي کہ اسقدر مدت تک بدون اجازت اس شخص کے کوئي اُسکي ایجاد کي ہوئي ترکیب کا استعمال نکرے یہہ حکم بموجب ایکٹ ٢٠ سنہ ١٨٣٧ع اور ایکٹ ١٥ سنہ ١٨٥٩ع کے ہندوستان بھي جاري ہی

هين اور محدود هين پس أنكو ايك ايسي انوكهي اصطلاح تهرانا كه زمين كے مفهوم ميں تمام قدرتي ذريعے جو خاص خاص ملك هونيكے قابل هون اور زميندار كے معنوں ميں وہ هر شخص جو اُن ذريعوں كا مالك هو داخل كيا جاوے محض بيجا هى اور اسي وجهه سے يهه ضرورت پيش آئي كه بجاے الفاظ مذكورہ كے قدرتي ذريعے اور قدرتي ذريعوں كے مالك كي اصطلاحين قرار دي جاويں پس تيسرے گروہ ميں ايك اصطلاح تحصيل كے ذريعوں كے واسطے اور ايك اصطلاح اُن ذريعوں كے مالك كے واسطے اور ايك اُس حصه پيداوار كے ليئے جو وہ مالك پاتا هى قايم هو جاوينگے جيسيكه پهلے گروہ ميں قواے جسماني اور نفساني اور محنتي اور اُجرت كي اصطلاحيں مقرر كي گئيں اور دوسرے گروہ ميں سرمايه اور سرمايه والے اور منافع كي اصطلاحيں هيں مگر اب بهي احتياج ايك اصطلاح كي باقي رهي جو اصطلاح محنت اور اصطلاح اجتناب كے مقابله ميں واقع هووے يعني جس لفظ سے كه وہ عمل سمجها جاوے جسكے ذريعه سے قدرتي ذريعوں كا مالك لگان حاصل كرتا هى اور كوئي تكليف اور خرچ اُسميں اُٹهانا نهيں پڑتا اور وہ عمل صرف اتنا هى كه وہ شخص اپنے مملوكه ذريعه كو بيكار و معطل رهنے ندے اسليئے يهه بات ضرور نهيں كه اُس عمل كے ليئے كوئي خاص نام مقرر كيا جاوے جب كوئي شخص اپنے قبض و تصرف ميں كوئي ملكيت ركهتا هى تو يهه فرض كيا جاتا هى كه وہ شخص اُس ملكيت كو بيكار نهيں چهوڑتا بلكه وہ اُسكو خود استعمال كرتا هى يا كسي كرايه‌دار كو ديتا هى اور يهه معمول و مروج هى كه لگان كا پانا لفظ مالكيت سے مفهوم هوتا هى اور جب كه لفظ قبضه كے معنے قدرتي ذريعوں كے مالك كي نسبت اسطرح استعمال كيئے جاويں كه اُس سے اُس ذريعه كے فائدہ كا وصول هونا يعنے زر لگان كا حاصل هونا سمجها جاوے تو كچهه قباحت لازم نهيں آتي هاں اكثر اوقات ايسا هوتا هى كه آدمي كي استعداد ذاتي كاهلي كے باعث سے محض بيكار پڑي رهتي هى ليكن ايسي صورت ميں علم انتظام مدن كي رو سے وہ استعداد اُسكے قبضه سے خارج سمجهني چاهيئے اور حقيقت بهي يهي هى كه جب لياقت كا استعمال نه كيا جاوے تو وہ لياقت مفيد نهيں هوتي *

اگرچه كل پيداوار كي تقسيم تين حصوں پر منحصر هوتي هى يعني

ایک وہ حصہ جسکو سرمایہ والا لیتا هی اور دوسرا وہ جسکو محنتی پاتا هی اور تیسرا وہ جسکو مالک اُن قدرتی ذریعوں کا وصول کرتا هی جو پیداوار کے پیدا کرنے میں شریک هوتے هیں مگر یہہ اتفاق بہت کم هوتا هی کہ کسی ایک کام یا شی کی پیداوار کی تقسیم اقسام مذکورہ پر حقیقت میں واقع هووے قاعدہ مذکورہ کے قریب قریب اُن صورتوں میں تقسیم هوتی هی کہ مختلف گروهوں کے پیدا کرنے والے باهم شریک و اسهیم هو جاتے هیں اور اسپر اتفاق کرتے هیں کہ مشترک کوششوں کی پیداوار فروخت هوکر زر ثمن اُسکا باهم تقسیم هوگا اور یہہ نوع شراکت اکثر اوقات ارباب محنت اور مالکان سرمایہ میں جب واقع هوتی هی کہ کام کی درستی محنت کرنیوالوں کے جان لڑانے پر منحصور هوتی هی اور سرمایہ والے اُن لوگوں کے کار و بار کی نگرانی نہیں کر سکتے اور یہہ حال مچھلی کے اُس شکار کا هی جو مقام †گرینلینڈ میں واقع هوتا هی چنانچہ اُس شکار میں محنت کرنے والوں کو وہ اُجرت بہت کم ملتی هی جو پہلے سے مشخص هو جاتی هی بلکہ جب دریا کا سفر پورا هوتا هی تو ویل وغیرہ مچھلیوں کی چربی فروخت هوکر زر ثمن اُسکا جہازی لوگوں اور مالکوں میں تقسیم هو جاتا هی اور یہی کام اُن لوگوں میں هوتا هی جو دشمنوں کے جہازوں کو اپنے ذاتی خرچ سے جہاز بناکر اپنے گورنمنٹ کی استعانت کے واسطے لوٹتے هیں اور باقی اور دریائی کاموں میں جو فائدہ کے واسطے کیئے جاتے هیں ایساهی هوتا هی اور وہ طریقہ بھی اِسی طریقہ کے لگ بھگ هی جسمیں اراضیات کو بٹائی پر دیا جاتا هی اور بلاد یورپ میں وہ دستور مروج هی اور یہہ امر ممکن هی کہ اِنسانوں کے بعض بعض گروهوں میں یہہ دستور همیشہ جاری رهے اور حقیقت اُسکی یہہ هی کہ زمیندار کاشتکار کو زمین اور سرمایہ دیتا هے اور آدهی پیداوار اُس سے بانٹ لیتا هے اور نصف باقی کاشتکار کی محنت اُسکے مزدوروں کی مزدوری میں منسوب هوتی هے مگر یہہ ایسی مستثنی باتیں هیں جو خاص خاص ضرورتوں کی وجہہ سے کرنی پڑتی هیں یا ناکامل تربیت یافتہ انسانوں کے افلاس و جہالت کے باعث سے هوتی هیں اور معمول اور مروج یہہ هے کہ ایک شخص کی نسبت یہہ تصور کیا جاتا هی کہ وہ

---

† یہہ ایک ملک امریکہ کے شمال میں واقع هی اور ویل مچھلی اُسکے قریب ملتی هی

کل پیداوار کے پانے کا مستحق هی اور باقي لوگونکو اُنکي محنت مزدوریکا مول دیتا هی اور جو کوئي کل پیداوار کا مستحق هی وهي سرمایہ والا هی اور جسقدر روپیہ اجرت اور لگان کي وجہہ سے دیتا هی وہ محنتیوں کي خدمتوں اور قدرتي ذریعہ کے استعمال کا مول هوتا هی *

اکثر اوقات ایسا واقع هوتا هی کہ جب پہلے پہل قدرتي ذریعہ پڑھتا جاتا هی اور مزدوروں سے کام لیا جاتا هے تو شروع کام سے تکمیل پیداوار تک بہت عرصہ گذر جاتا هے چنانچہ انگلستان میں ایسا اتفاق بہت کم هوتا هے کہ بونے کے بعد ایک برس گذرنے پر کہیتي نکتے اور مویشي کي طیاري کو اُس سے زیادہ دن لگتے هیں اور گہوڑے کے طیار هونے پر اُس سے بهي زیادہ عرصہ گذر جاتا هی اور درختوں کے بونے سے لکڑي کے قابل فروخت هونے تک ساٹھہ ستر برس کا عرصہ گذر جاتا هی پس یہہ امر ظاهر هی کہ زمیندار اور محنتي زرمعاوضہ کا انتظار اتني مدت نہیں کرسکتا اور حقیقت یہہ هی کہ ایسا انتظار بعید ایک امر اجتنابي هی یعني زمین اور محنت اسواسطے صرف میں آئي کہ بعد ایک مدت کے فائدہ هاتھہ آئے غرض کہ جو سرمایہ والا هوتا هی وہ زمین و محنت کے خرچ ادا کرتا هی اور اُسکو عوض مناسب یعني منافع حاصل هوتا هے اور وہ سرمایہ والا زمیندار اور محنتي اور اکثر کسي پہلے سرمایہ والے کي امداد و اعانتونکا مول پیشگي ادا کرتا هی یعني زمین و سرمایہ کا کرایہ ایک کو اور طاقت جسماني اور نفساني کا کرایہ دوسرے کو دیتا هی اور کل پیداوار کے پانیکا مستحق هوتا هی بلحاظ اُس نسبت کے جو پیداوار کي مقدار زر پیشگي کي مقدار سے رکہتي هی اور نیز اُس مدت کے لحاظ سے جسکے واسطے زر پیشگي دیا جاتا هی سرمایہ والوں کے کام کي درستي هوتي هی اسلیئے کہ اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے کم هوتي هے تو سرمایہ والا نقصان اوٹھاتا هے اور اگر دونوں برابر هوویں تو بهي اُسکو نقصان پهونچتا هے اسلیئے کہ اُسکو اجتناب کا فائدہ نہ پهونچا یعني اُسکو سرمایہ پر سود نملا اور اگر مقدار مالیت پیداوار مقدار زرپیشگي سے اتني زیادہ نہیں هوتي کہ حسب دستور معمولي نرخ منافع کے اُس مدت کي بابت هوني چاهیئے جسمیں وہ زرپیشگي لگا رها تو بهي سرمایہ والے کو ضرر پهونچتا هی غرض کہ ان سب صورتوں میں پیداوار اُس قیمت سے فروخت هوتي هے

جو سرمایہ والے کے حق میں لاگت سے کم ہوتی ہی پس سرمایہ کا لگانا ایک امر موہوم کی توقع پر ہوتا ہی یعنی حقیقت میں وہ ایک بارآور قوت کی معین مقدار کا خریدنا ہوتا ہی جس سے معاوضہ کا حاصل ہوتا ممکن بھی ہی اور غیر ممکن بھی ہی *

پس یہہ عام کلام علم انتظام مدن والونکا کہ زمیندار اور سرمایہ والا اور محنتی لوگ پیداوار کے باہم تقسیم کرنے والے ہوتے ہیں قابل سماعت نہیں اس لیئے کہ اکثر صورتوں میں پہلے پہل تمام پیداوار سرمایہ والے کی ہوتی ہے اور وہ اسکو پہلے لگان اور اجرت ادا کرکے اور پھر اجتناب اختیار کرکے یا کسی دوسرے سرمایہ والے کے اجتناب کی قیمت ادا کرکے خریدتا ھے اور جبکہ پیداوار کو سرمایہ والا پاتا ہی تو کچھہ جزو اسکا اپنے صرف میں لاتا ہی اور باقی بیچ ڈالتا ہی یہانتک کہ اگر وہ چاہے تو کل زر قیمت پیداوار کو اپنے عیش و نشاط کے سامانوں کی خرید میں صرف کرے مگر وہ شخص اس قیمت کا کوئی جزو زمین و محنت کے کرایہ میں بایں نظر صرف نکرے کہ اسکی اعانت سے پیداواری کا کام باقی چلتا رہی یا پھر شروع کرے تو وہ سرمایہ والا نرہیگا اور ایسا اتفاق اکثر ہوتا ہی کہ جب تک وہ شخص اسیقدر زمین اور محنت کے کرایہ پر لینے میں جسقدر کہ اسنے پہلے لی تھی کافی سرمایہ نہ لگاوے تو پورا منصب اسکا سرمایہ والوں کے طریقوں پر قایم نہیں رہتا اور اگر وہ چاہی کہ دنیا میں بڑا آدمی کہلائے تو اسکو عموماً یہہ مناسب ہی کہ بارآور قوت کی خریداری میں جسقدر وہ روپیہ صرف کرتا ہی اسکو ایک ہی مقدار پر قایم نرکھے بلکہ اسکو بڑھاتا جاوے جیسے کہ ایک آدمی نے ایک برس کے واسطے دس ہزار روپیہ کے کرایہ پر ایک زمین اجارہ لی اور محنت کرنے والوں کو اجرت کی بابت بیس ہزار روپیہ دیئے اور اور سرمایہ والونسے کشاورزی کے اسباب خرید نے میں دس ہزارروپئے صرف کیئے اور آخیر سال پر کل پیداوار کو چوالیس ہزار روپئے کوفروخت کیاتو اسکو اختیار حاصل ھے کہ کل روپئے کو اپنے عیش و نشاط میں صرف کرے یا صرف چار ہزار روپیونکو عیش و نشاط میں خرچ کرے اور باقی روپیونکو زمین کے کرایہ اور محنت کرنیوالوں کی اجرت اور اسباب زراعت کی خرید میں خرچ کرے یا صرف دوہزار روپئے اپنے عیش و عشرت میں صرف کرے اور چالیس ہزار روپیوں کی جگہہ

بیالیس هزار روپیه زمین کے کرایه اور زیادہ محنتیوں کي اجرت اور زیادہ اسباب زراعت کي خرید میں لگاوے اور اس طرح سے سرمایه و منافع کي بیشي حاصل کرے غرض کہ جس طور سے چاھی وہ اُس چوالیس هزار روپیه کو خرچ کرے مگر اُسکو یهه امر ضروري هی که مالکان اراضي جنمیں تمام قدرتي ذریعوں کے مالک شامل سمجھے جاتے هیں اور محنت کرنیوالوں اور سرمایه والوں کو وہ روپیه دیوے *

اصطلاحات مذکورہ بالا پر یهه اعتراض کیا گیا که وہ اصطلاحیں ناکامل هیں اسلیئے که لگان اور منافع اور اجرت سے وہ جزو پیداوار سالانه کے مفهوم هوتی هیں جنکو پیدا کرنے والے اپني حظ نفساني کے سامانوں میں صرف کرتے هیں اور وہ ایک قوم کي امدني هوتي هی اور علاوہ اسکے پیداوار مذکورہ کا ایک بڑا جز سرمایه کے طور پر نه امدني کے طور پر ایسا چاهیئے که اُسکے استعمال سے یهه غرض نهو که زمینداروں اور محنتیوں اور سرمایه والوں کي حاجتیں پوري هوویں اور عیش و عشرت کے سازوسامان مهیا کیئے جاویں بلکه صرف اتني غرض هووے که پیداوار کے وسیله قایم رهیں چنانچه منجمله کل آمدني اُس سرمایه والے کے جسکي امدني چوالیس هزار روپیه فرض کیئے گئے یهه متصور هوسکتا هی که دوهزار روپیه کا غله قایم کرکے زمین میں بیج ڈالا جاوے اور دوهزار روپیوں کو مویشیوں کي خوراک میں خرچ کیا جاوے تو یهه اعتراض وارد هوسکتا هی که بیج اور خوراک اُنکے لگان اور منافع اور اجرت میں شامل نهیں *

جواب اس اعتراض کا یهه هی که مویشیوں کی خوراک اور بیج اجتناب اور اراضي اور محنت کا نتیجه هی اور اسي نظر سے جب بیج اور مویشیوں کي خوراک پیدا هوئی تو لگان یا اجرت یا منافع میں گني گئی اور اس بات سے که اُنکو حظوظ بالفعل میں خرچ نهیں کیا گیا پیداوار آینده میں صرف هوئے اُنکي خاصیت نهیں بدلتي جب بیج اور خوراک پیدا هوئے تو وہ امدني میں شامل تهی اور اُنکا سرمایه هوجانا ایک ایسي بات هی که وہ بعد کو واقع هوئي کوئي شخص اس کلام پر اعتراض نهیں کرسکتا که فلاں محنتي نے اپني اجرت سے کوئي جزو بچاکر اپنے باغ کے سامان کي درستي میں صرف کیا اگر لفظ آمدني سے صرف یهه سمجها جاوے که مقدار آمدني کي صرف اُسیقدر هوتي هی جو رفع

حاجات اور خرید سامان حظوظ نفسانی میں صرف ہوا کرتی ہی تو یہہ عام کلام کہ وہ آدمی اپنی آمدنی سے کم خرچ کرتا ہی غلط ہوجاتا ہی *

شاید امر مرقومہ بالا سرمایہ کے حال قدیم کی چھان بین سے واضح ہوگا پہلے زمانہ میں پیداوار کے وسیلہ ایک محنت اور باقی وہ بارآور ذریعے تھے جو خود قدرت سے مہیا ہوتے ہیں اور زمین کے پہلے رہنے والوں کو صرف لگان اور اجرت حاصل ہوتی تھی مگر بعد اُسکے جب وحشی آدمیوں نے جانوروں کو قید کرکے اس غرض سے پالا کہ اُنسے اور جانور پیدا ہوویں اور تھوڑے تھوڑے دانے غلہ کے بیج کی نظر سے رکھہ چھوڑے تو اُنھوں نے سرمایہ کی بنیاد ڈالی اور جانوروں اور اُس بیج سے جو پیداوار ہوئی اُسمیں کچھہ لگان اور کچھہ اجرت اور کچھہ سرمایہ شامل تھی اگرچہ انھوں نے اُس تمام پیداوار کو حظوظ بالفعل میں صرف نہیں کیا تب بھی اُس پیداوار کی وہی حالت رہی *

ہاں یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ منجملہ پیداوار سالانہ کے جو جزو جاندار اور غیر جاندار سرمایہ کے قایم رکھنے میں صرف ہوتا ہی اور اس جزو کو لگان یا اجرت یا منافع کے نام سے پکارنا معمول اور رواج کے خلاف ہی اور حقیقت میں کوئی خاص نام بھی اُسکا نہیں ہی مگر ہمکو یہہ نہایت عمدہ ترتیب معلوم ہوتی ہی کہ اُس جزو کے استعمال آیندہ سے قطع نظر کرکے اُس کو اُسکے مالک کے لحاظ سے لگان یا محنتانہ یا منافع میں تصور کریں *

مبادلہ کا بیان

واضح ہو کہ مراتب مذکورہ بالا میں عام ترتیب اُن شخصوں کی مذکور ہو چکی جنمیں وسایل تحصیل کے مختلف نتیجوں کی تقسیم ہوتی ہی اور اب ذکر اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا ہی جنکی رو سے یہہ انتظام ظہور میں آتا ہی کہ مبادلہ میں ایک پیداوار کی کس مقدار کے بدلہ میں دوسری پیداوار کی کتنی مقدار حاصل ہوتی ہے اس معاملہ کا اُس موقع پر کچھہ کچھہ لحاظ کیا گیا جہاں مالیت کی بحث ہمنے کی ہی مگر اس لیئے کہ جب تک الفاظ تحصیل اور اجرت اور منافع اور

لگان کی توضیح اچھی طرح نہوئی تھی تو مسائل مفصله ذیل کے علاوہ کوئی تحریر اُسوقت نہوسکی *

پہلے یہہ که وهی چیزیں مبادلہ کے قابل هیں جو انتقال کی صلاحیت رکھتی هیں اور مقدار حصول اُن کی محدود هی اور راحتوں کے پونہچانے اور تکلیفوں کے روکنے کی قابلیت یا واسطه یا بلا واسطه رکھتی هیں اور اس قابلیت کو افاده کہتے هیں دوسرے یہہ که اُن دو چیزوں کی باهمی قیمتیں جنسے یہہ غرض هوتی هی که منجمله اُن کے ایک چیز کی کسقدر مقدار کا مبادله دوسری چیز کی کسقدر مقدار سے هوسکتا هی اُن دو قسم کے سببوں پر منحصر هیں ایک وه جنکے ذریعه سے ایک چیز کا افاده اور مقدار حصول کی محدودیت ظهور میں آتی هی اور دوسرے وه جنکے وسیله سے دوسری چیز کا افاده اور مقدار حصول کی محدودیت قایم هوتی هی چنانچه جن سببوں سے کسی جنس یا خدمت کی مقدار حصول کی محدودیت اور افاده ظهور میں آتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس یا خدمت کی مالیت کے اسباب اصلی رکھا هی اور اسی نام سے پکارے جاتے هیں اور جن سببوں سے اُن جنسوں یا خدمتوں کی مقدار حصول کی محدودیت اور افاده ظاهر هوتا هی جنسے جنس یا خدمت مذکورۂ بالا کا مبادله هوسکتا هی اُنکا نام همنے اُس جنس یا خدمت کی مالیت کے اسباب خارجی رکھا هی تیسرے یہہ که مالیت قائم هونے کے واسطے مقدار حصول کی محدودیت جسکو عام محاوره میں قلت اضافی هیں اگرچه بالکل کافی وافی نہیں هوتی مگر تقرر مالیت کے لیئے ایک جزو اعظم سمجھی جاتی هی اور اُسیپر افاده کا جسکو مانگ بھی کہسکتے هیں حصر هوتا هی جب که مالیت کی بحث هوئی تھی تو مقدار حصول کے ذریعوں کا مذکور نہیں هوا تھا مگر اب یہہ بیان کرکے که اجتناب اور محنت اور قدرتی ذریعے تین وسیله پیداوار کے هیں توضیح اسبات کی کیجاتی هی که کس کس مانع سے پیداوار کی مقدار حصول محدود هوتی هی اور کس کس طریق سے تاثیر اُن موانع کی اشیاء مبادله کی باهمی مالیتوں پر هوتی هی *

قیمت کا بیان

واضح ہو کہ اگلی بحث میں لفظ عام مالیت کی جگہہ لفظ قیمت کا عموماً استعمال کیا جاویگا جس سے مالیت کے معنی روپیہ کی صورت میں سمجھے جاوینگے *

واضح ہو کہ کسی شی کی مالیت عامہ جس سے وہ مقدار اور سب اشیاء کی مراد ہوتی ہی جو شی مذکور کی ایک مقدار مفروض کے معاوضہ میں حاصل ہوسکتی ہی دریافت نہیں ہو سکتی مگر خاص مالیت اُس شی کی دوسری شی کی صورت میں مبادلہ کے ذریعہ سے تحقیق ہو سکتی ہی اور ہر مبادلہ کرنیوالے کو یہہ خواہش رہتی ہی کہ تھوڑا دیوے اور بہت سا لیوے تو حتی الامکان اُسکو کمال صحت سے یہہ تحقیق کرنی پڑتی ہی کہ تمام اشیاء مبادلہ کی مالیت کے کون کون سے اصلی سبب ہیں مگر یہہ کام بڑا دشوار ہی چنانچہ ایسے مبادلہ کا رواج گھٹانے کے واسطے جس میں ہر شی کے اصلی سبب تحقیق کرنے پڑیں بڑی بڑی تدبیریں عمل میں آئیں نہایت عمدہ تدبیر یہہ ہاتھہ آئی کہ اب ایک مبادلہ یا چند مبادلوں کا ایک متوسط اندازہ اُسی قسم کے آیندہ مبادلوں کے واسطے نمونہ قرار پاتا ہی اور اُسی تدبیر کے پھیلانے سے ہر قسم کے مبادلوں کے واسطے وہی نمونہ قائم ہو سکتا ہی چنانچہ اگر تجربہ کی رو سے یہہ امر دریافت ہو کہ جب مختلف دو چیزوں کی مفروض مقداریں تیسری چیز کی مقدار مفروض سے مبادلہ ہوتی ہیں تو اُن دو چیزوں کی مالیت کی مناسبت حاصل ہو جاتی ہی یعنے اُنکی مالیت کی مقدار تیسری شی کے حساب کرنے سے دریافت ہوجاتی ہی یہاں تک کہ اگر ایک چیز بلکہ ایک نوع کی کئی چیزیں جنمیں ہر چیز ایکسی صفتیں رکھتی ہو منتخب کی جاویں جنکے ذریعہ سے ہر طرح کا مبادلہ عمل میں آوے تو یہہ امر صاف ظاہر ہی کہ انتخاب مذکور سے بہت سے فائدے متصور ہیں چنانچہ ایک فائدہ یہہ ہی کہ سب لوگ اصلی سببوں کو جنکے ذریعہ سے شی منتخب مالیت والی ہوتی ہی کمال تحقیق و تصحیح سے دریافت کرسکتے ہیں اور مبادلہ کی دقت و دشواری آدھی رہجاتی ہی اور دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ اگر دو چیزوں میں مبادلہ کرنا منظور ہو تو تیسری چیز کی ایک مقدار مفروضہ

کے عوض میں اُن دونوں چیزوں کي وہ مقدار جسکا مبادلہ جسطرح معمول و مروج ہو دریافت ہوسکتي ہے اور دونوں چیزوں کي مالیت کي مناسبت معلوم ہوجاتي ہی اور جو چیز کہ مبادلہ کے واسطے عام وسیلہ تہرائي گئي خواہ وہ نمک ہو جیسے کہ ایبسنیا میں مروج ہے یا وہ کوڑي ہو جیسے کہ ملک گني کے کناروں پر جو افریقہ کي جانب غرب میں واقع ہی معمول ہے یا قیمتي دہاتیں جیسے کہ یورپ کے ملکوں میں رایج ہی وہي چیز زر یا روپیہ پیسہ کہلاتي ہی اور جبکہ اُس شے کا عملدرآمد قایم ہو جاتا ہے تو روپیہ کي صورت کي مالیت ہي یعني قیمت ایسي مالیت ہوتي ہے جس سے سب واقف ہوتے ہیں اور اسلیئے کہ سونا چاندي جنکو تمام شایستہ قومیں روپیہ کي صورت میں استعمال کرتي ہیں نہایت کمیاب اور پایدار ہیں اُنکے اصلي اسباب کي جہت سے اُنکي مالیت میں تبدیل نہیں ہوتي نظر بوجوہ مرقومہ بالا یہہ بہتر سمجہا جاتا ہے کہ اگلي بحث میں مالیت عامہ کے بجاے قیمت کا استعمال کیا جاوے اور روپیہ کي مالیت جہانتک اصلي سببوں پر منحصر ہي غیر متبدل تصور کي جاوے *

اس امر کي توضیح سے پہلے کہ جن سببوں سے مقدار حصول محدود ہوتي ہے اُنکي تاثیر قیمت پر کیا ہوتي ہے یہہ بات مناسب متصور ہوئي کہ تحریر اس مسئلہ کي جو صاف بدیہي ہي اور اُسکو ہمیشہ یاد رکہنا چاہیئے قرین صواب اور عین مصلحت ہی یعني جہاں کہیں صرف ایسے قدرتي ذریعے جنکي مقدار حصول اس باعث سے محدود نہیں ہوتي کہ وہ ہر شخص کے ہاتہہ آجاتے ہیں برتے جاتے ہیں تو اُس جگہہ ضرور ہے کہ پیداوار کا افادہ یعنے پیداوار کي وہ قوت جسکے ذریعہ سے بواسطہ یا بلاواسطہ راحتوں کا ایصال اور تکلیفوں کا انسداد ظہور میں آتا ہي اُس تکلیف اور خرچ کے موافق ہو جس سے وہ پیداوار ایسي حالت میں حاصل ہوئي ہو کہ پیدا کرنے والے نے اپني کوششوں کا استعمال بیجا نکیا ہو اسلیئے کہ کوئي آدمي ایک شي کے پیدا کرنے میں ایک معین محنت و اجتناب دیدہ و دانستہ صرف نکریگا جب کہ وہ شخص اُسیقدر محنت و اجتناب کے ذریعہ سے دوسري شی پیدا کرکے زیادہ آرام و راحت حاصل کرسکتا ہوگا *

اب ہم اُن سببوں کي طرف متوجہہ ہوتے ہیں جنسے مقدار حصول

محدود ہوتي ہی واضح ہو کہ بعض بعض جنسیں ایسے ذریعوں کا ثمرہ ہوتي ہیں جو بالفعل موجود نہیں اور بعضي ایسے ذریعوں کے نتیجے ہیں جنکي تاثیر ایک غیر محقق عرصۂ دراز کے بعد ہوتي ہی ایسي جنسوں کي مقدار حصول نہیں بڑہ سکتي اور نہ اُسکے بڑھنے کي توقع ہوسکتي ہی وہ چیزیں جو قدیم زمانہ کي ہوویں اور اگلے لوگوں کي یادگار باقي رہي ہوویں وہ پہلي قسم میں شامل ہیں اور نہایت کم یاب قدرتي یا مصنوعي تمام چیزیں جیسے کہ بڑا ہیرا یا کوئي عمدہ تصویر یا لاثاني مورت دوسري قسم میں داخل ہیں اور ایسي چیزوں کي قیمت کسي قاعدہ کي روسے قرار نہیں پاسکتي بلکہ لوگوں کے شوق و دولت پر منحصر ہوتي ہی اور حقیقت یہہ کہ ایسي چیزوں کي قیمت صرف وہمي ہوتي ہی اسلیئے کہ جیسے لوگوں کے وہم و خیال ہوتے ہیں وہ مول اُنپر منحصر ہوتا ہی چنانچہ کئي برس گذرے کہ بک‌کاک‌سیپو بیس ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور دو برس بعد سات ہزار روپیہ کو فروخت ہوا اور یہہ امر ممکن ہی کہ پچاس برس کے بعد وہي آتھہ آنہ کو بکے اور نویں صدي میں اگلے زمانوں کي یادگار چیزیں ایسي گراں قیمت تھیں کہ مول اُنکا معین نہوسکتا تھا اور اب وہي اپني بیکاري کے باعث سے کسي مول کے قابل نرهیں مقصود یہہ ہی کہ بحث آیندہ میں اشیاء مرقومۂ بالا سے کچھہ بحث نہوگي بلکہ لحاظ اُن چیزوں کا کیا جاویگا جنکا حصول ازدیاد کے قابل یا کسي قاعدہ مقررہ کے مطابق ہو یا اسقدر قاعدہ سے مناسبت رکھے جو حساب میں آسکتا ہو *

جو جنسیں محنت و اجتناب اور قدرت کي ایسي مدد سے پیدا ہوتي ہیں جو ہر فردبشر کو نصیب ہوسکتي ہی اُنکي مقدار حصول کا مانع اجتناب اور محنت کرنے والونکا نہونا ہی کیونکہ اُنکے پیدا ہونے میں اجتناب و محنت ضروري ہیں یعني اُن جنسوں کي مقدار حصول اُس لاگت کے سبب سے محدود ہوتي ہی جو اُنکے پیدا کرنے میں لگتي ہے *

استحصال کي لاگت یعني کسي چیز کے پیدا کرنے کي لاگت کا بیان

وہ لوگ جو آج کل کے علماے انتظام مدن کي تصنیفات سے واقفیت

رکھتے ہیں وہ استحصال کي لاگت کي اصطلاح سے خوب واقف ہونگے اگرچہ یہہ اصطلاح علم انتظام مدن کي اور اصطلاحوں کي مانند عموماً مستعمل ہی مگر تعریف اُسکي کبہي صحت سے نہیں ہوئي اور یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتي ہی کہ تعریف اُسکي بدون امداد اصطلاح اجتناب یا ایسي ہي کسي دوسري اصطلاح کے ہوسکتی *

رکارڈو صاحب جنہوں نے استحصال کي لاگت کي اصطلاح کو سب سے پہلے استعمال کیا مراد اُسکي یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ محنت کي وہ مقدار ہی جو کسي جنس کے پیدا کرنے میں صرف کي گئي اور معلوم ہوتا ہے کہ مل صاحب بھي اپني کتاب کے تیسرے باب کي دوسري فصل میں استحصال کي لاگت سے یہي محنت مراد رکھتے ہیں اور مالتھس صاحب تعریف اُسکي اسطرح کرتے ہیں کہ سابق اور حال کی محنت کي وہ مقدار جسکي ضرورت استحصال کے واسطے ہوتي ہی اور جس مدت تک وہ محنت صرف کیجاوے اُس مدت کي بابت اُس محنت کي اجرت کے فیصدی پر معمولي منافع استحصال کي لاگت ہیں *

رکارڈو صاحب اپني کتاب مطبوعہ بارثالث کے چھالیسویں صفحہ میں یہہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ منافع بھي استحصال کي لاگت کا جزو ہی اور مل صاحب اپنے لفظوں کو اتني وسعت دیکر جسکي مناسبت پر ہمکو اتفاق نہیں منافع کو بھي مفہوم محنت میں داخل کرتے ہیں اور اسیلیئے ظاہر ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب اور مل صاحب استحصال کي لاگت کي تعریف میں متفق ہیں اور اُنکي اور مالتھس صاحب کي تعریف میں صرف اتنا فرق ہی کہ مالتھس صاحب کے نزدیک وہ محنت مقصود نہیں جو صرف ہوچکي بلکہ وہ محنت مراد ہی جسکا استعمال استحصال کے قایم رکھنے کے لیئے ضروري و لابدي ہی اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اسمقدمہ میں مالتھس صاحب کا قول اسلیئے درست ہے کہ کسي جنس مفروض کے استحصال یعنے پیدا کرنے پر جو خرچ اور تکلیفیں اوٹھائي گئیں کوئي تاثیر اُنکي جنس مذکور کي مالیت میں نہیں ہوتي اس لیئے کہ خریدار اُن تکلیفوں اور اخراجات پر نظر رکھتا ہے جو مبادلہ کے وقت اُس جنس کے پیدا کرنے کے واسطے ضروري ہوتي ہیں چنانچہ اگر ایک جوڑے جراب کے استحصال کي لاگت اتفاقاً نصف

رهجاوے یا تیور هي هوجاوے تو اُس سے یهه نتیجه حاصل هوگا که تمام موجود جوابوں کي ماليت ميں باوجود اسباب کے که جو محنت اُنپر صرف هوچکي اور تبديل اُسکي ممکن نهيں کمي بيشي آجاويگي اور جب که رکاردو صاحب اور مل صاحب يهه بات لکهتے هيں که جس جنس ميں محنت لگ چکتي هے تو تاثير اُس محنت کي جنس مذکور کي ماليت پر هوتي هی تو اُنکي غرض يهه سمجهي جاتي هی که استحصال کے حالات مبدل نهيں هوتے *

کرنل تارنز صاحب نے استحصال کي لاگت کے معني يهه بيان کيئے هيں که وه وه سرمايه هی جو استحصال ميں صرف هوتا هی غرض که وه صاحب منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو نهيں تهراتے اور اُنکي رايوں سے اس مضمون کي نهايت وضاحت هوتي هی اسليئے همکو اُنکا خلاصه لکهنا ضرور هوا*

چنانچه وه فرماتے هيں که جو مصنف بازار کي قيمت اور اصلي قيمت کو برابر تهراتے هيں وه لوگ معمولي منافع کو اصلي قيمت يعني استحصال کي لاگت ميں داخل کرتے هيں مگر يهه ترتيب غلط هی حکيمانه نهيں کيونکه ذخيروں کے منافع استحصال کي لاگت کے جزو نهيں هوتے بلکه وه ايک نئي چيز هے جو اُس لاگت کے سبب سے پيدا هوتي هے مثلا ايک کاشتکار اپني اراضي کے بونے ميں ‡ سو کوارٹر غله صرف کرتا هے اور بعوض اُسکے ايک سو بيس کوارٹر غله پيدا کرتا هی اس صورت ميں بيس کوارٹر غله جو لاگت سے زياده پيدا هوا اُس کاشتکار کا منافع گنا جاتا هی مگر اس مقدار زايد يعني منافع کو استحصال کي لاگت کا جزو قرار دينا محض بيجا هی اس ليئے که استحصال کي لاگت سوکوارٹر تهي اور اُسکے معاوضه ميں بيس کوارٹر فاضل هاتهه آيا اور اب اگر يهه ممکن نهيں که بعد منهائي مقدار خرچ کے جو فاضل بچتا هی وه بهي ايک جزء اُس خرچ کا قرار ديا جاوے اور ايکسو بيس کوارٹر برابر سوکوارٹر کے هوں تو يهه بهي ممکن نهيں که بازاري قيمت اصلي قيمت کي برابر هووے اگر فرض کيا جاوے که تيس روپيه في کوارٹر کي شرح سے غله فروخت هوتا هے تو مثال مذکوره بالا ميں اُس کاشتکار کي پيداوار کي وه اصلي قيمت يا

‡ ايک کوارٹر برابر چهه من سولهه سير کے هوتا هی في سير اسي روپيه بهر

سو کوارٹر غلہ جو استحصال میں صرف ہوا تین ہزار روپئے ہونگے اور وہ ایکسو بیس کوارٹر غلہ کے جو خرچ مذکور کے معاوضہ میں حاصل ہوئی مول اُنکا تین ہزار چھہ سو روپئے ہونگے غرضکہ جسقدر بازاري قیمت اصلي قیمت یعني استحصال کي لاگت پر زیادہ هی وهي منافع هی پس یہہ بات قرار دیني کہ استحصال کي لاگت میں منافع شامل هی گویا یہہ کہنا هی کہ سو کوارٹر غلہ یا تین ہزار روپئے جو کاشت میں صرف ہوئے اُن ایکسو بیس کوارٹر یا تین ہزار چھہ سو روپئے کي برابر هیں جو اُس زراعت سے پیدا ہوئے *

کارخانہ داري اور کاشتکاري کي محنتوں میں ذخیروں کا منافع اُنکے استحصال کي لاگت سے علیحدہ شی هی چنانچہ کار خانہ والا ایک مقدار مصالح اور آلات تجارت اور مزدوروں کي خوراک کي خرچ کرتا هی اور اُسکے معاوضہ میں ایک مقدار طیار مال کي پاتا هی اور یہہ امر ضروري هے کہ آلات و مصالح اور خوراک مذکورہ کے خرچ کي نسبت جنکی پیشگي لگانے سے وہ مال حاصل ہوا مول اُس مال کا زیادہ ہو ورنہ کارخانہ دار کو اِجراے کام کي رغبت باقي نرهیگي یہاں تک کہ اگر مقدار حاصل مقدار خرچ شدہ سے زیادہ نہوگي تو کارخانہ داري یکقلم موقوف ہو جاویگي غرض کہ مصالح و آلات اور خوراک خرچ شدہ کي مالیت سے جسقدر مال طیار شدہ کي مالیت زائد ہوتي هی وهي مقدار زائد کارخانہ والے کا منافع ہوتا هی اور یہہ بات نہیں کہہ سکتے کہ کار خانہ دار کے ذخیرہ کا منافع اِستحصال کي لاگت میں داخل هی اِسلیئے کہ اگر ایسا کہا جاوے تو یہہ لغو بات سچي ہوئي جاتي هی کہ جو کچھہ خرچ سے بچتا هی وہ بھي خرج کا جزء ہوتا هی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ آلات اور خوراک و مصالح میں تین ہزار روپئے کا خرچ پڑا اور مال طیار شدہ تین ہزار چھہ سو روپئے کي مالیت کا هی تو فرق ان دو نون رقموں کا وہ روپئے کي مقدار هی جو مالک کو بطور منافع هاتھہ آیا خلاصہ یہہ کہ بدون اس لغو بات کے تسلیم کرنے کے کہ تین ہزار روپیہ تین ہزارچھہ سو روپیہ کي برابر هیں یہہ بات درست نہیں ہوسکتي کہ سالانہ منافع استحصال کے لاگت کي مقدار میں داخل ہوتا هی *

ذخیرہ کا منافع بجاے اُسکے کہ وہ استحصال کے لاگت کا جزء ٹہرے

ایک ایسي مقدار فاضل هی که بعد وضع کل خرچ کے بچتا هی اور کاشتکار اور کارخانهدار اپني منافعوں کو اِجراے کام میں صرف نہیں کرتے بلکه اُس منافع کو پیدا کرتے هیں اور جو کچهه وہ پیشگي لگاتے هیں منافع کوئي جزو اُسکا نہیں هوتا بلکه جو محاصل که اُس سے حاصل هوتا هی منافع جزو اُسکا هوتا هی اور منافع اجراے کام میں صرف اِسلیئے نہیں کیا جاتا که اختتام کام تک وہ خود موجود نہیں هوتا پس استحصال کي لاگت یعني پیشگي سرمایه منہا هوکر جو کچهه فاضل رهتا هے وهی زر منافع گنا جاتا هی اور لاگت سے علیحده ایک نئي چیز هوتا هی نظر بوجوہ مذکورہ بالا یہه توقع پڑتي هی که تحریر مرقومالصدر اِسبات کے اثبات کے لیئے کافي وافي هوگي که علماء اِنتظام جنکا یہه مقوله هی که مال و متاع کا منافع اِستحصال کي لاگت میں شامل هوتا هی اور اصلي قیمت اور بازاري قیمت دونوں برابر هوتي هیں صاف غلطي کرتے هیں اِسلیئے که بازاري قیمت وہ کہلاتي هی جو بازار میں مبادله کے ذریعه سے کوئي شی حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اصلي قیمت وہ هی جو قدرت کے بڑے ذخیرہ میں سے کوئي چیز حاصل کرنے پر دي جاتي هی اور اُس میں سرمایه کي وہ متعدد چیزیں شامل هیں جو کسي شی کے پیدا کرنیکے واسطے صرف کي جاویں اور یہه امر ممکن نہیں که اس اصلي قیمت میں وہ زر فاضل داخل هووے جسکو منافع کہتے هیں اور وجود اُسکا استحصال کے مدارج کے ساتهه هوتا جاتا هے *

* کرنل ٹارنز صاحب کي رائیں وهاں تک واجبي هیں جهانتک وہ اُن باتوں سے تعلق رکهتي هیں جن کي وہ چهان بین کرتے هیں اِسلیئے که نفع ایک وسیله نہیں بلکه وہ ایک نتیجه هی که بدون اُسکي امید کے استحصال کا کام جاري نہیں رہ سکتا کیونکه بجز اس امید کے کوئي کارخانهدار یا کاشتکار اپنے سرمایه کے غیر بارآور خرچ کرنے سے اجتناب نہیں کرسکتا اور اسیطرح اگر کهانیکي چیزیں بهي ضروري اور مزہدار نهوتیں تو کوئي شخص اُنکو حاصل نکرتا فصل پیدا کرنے کي لاگت کا کوئي جز منافع اس سے زیادہ نہیں هو سکتا جیسا که غذا پیدا کرنے کي لاگت کا جزپیٹ بهرنا هی یا پوشاک پیدا کرنے کي لاگت کا جز سردي سے محفوظ رهنا هی * مالتهس صاحب سے بسبب نهونے اصطلاح اجتناب یا کسي اور ایسي

هي اصطلاح کی تقریر درست اور صحیح نہیں ہوسکي معلوم ہوتا ہی کہ اُن صاحب کے دل میں یہہ بات ہوگي کہ محنت کے علاوہ کچھہ اور بھي استحصال کے واسطے ضروري ہی چنانچہ اُنہوں نے خیال کیا ہوگا کہ اکیلي محنت سے ایک کفدست میدان قیمتي لکڑي کا جنگل نہیں ہوسکتا یعني جو آدمي کہ درخت لگاتا ہی اگرچہ وہ پودونکے لگانے اور حفاظت کرنے میں محنت صرف کرتا ہی مگر علاوہ اُسکے حاصلات بعید کي توقع پر تکلیف و تردد بھي سہتا ہی اور بعد اُسکے جو وارث اُسکے ہوتے ہیں وہ لوگ اُن چھوٹے درختوں کو فروخت ہونے کے قابل ہونے تک پہونچنے دیتے ہیں چنانچہ وہ بھي اپنے فائدہ چھوڑ چھاڑکر اپنے وارثوں کے واسطے چھوڑ جاتے ہیں پس معلوم ہوتا ہی کہ مالتھس صاحب نے یہہ امر سمجھا کہ لکڑي کے استحصال کي لاگت میں یہہ تمام جانکاهیاں بھي داخل ہیں اور جب اُنکے اظہار و تعبیر کے واسطے کوئي لفظ نہ پایا تو اُنکے لیئے وہ نام مقرر کیا جو اُنکے نتیجے کا نام ہی یعني لفظ منافع کا قرار دیا اور جب کہ اُنہوں نے لفظ منافع کو استحصال کي لاگت کا ایک جز قرار دیا تو معلوم ہوتا ہی کہ لفظ منافع سے منافع کے معني مقصود نتھے بلکہ مراد اُنکي وہ کام کاج تھے جنکے معاوضہ میں منافع ملتا ہی اور اسیطرح کي غلطي وہ لوگ بھي کرتے ہیں جو اجرت کو استحصال کي لاگت کا جز قرار دیتے ہیں اور حال یہہ ہی کہ مراد اُنکي اجرت نہیں بلکہ خود محنت مراد ہی جسکے معاوضہ میں اجرت ہاتھہ آتي ہی *

باقي کرنل‌ٹارنز صاحب کي غلطي کا یہہ منشا ہی کہ اُنہوں نے ایک امر لازمي کو ترک کیا اسلیئے کہ اگرچہ اُنہوں نے منافع کو استحصال کي لاگت کا جز قرار ندیا مگر بجاے اُسکے لفظ اجتناب یا کوئي اور لفظ اُسکے مثل استعمال نکیا اور باوصف اسکے کہ وہ صاحب یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ جہاں کہیں مساوي مقدار کے سرمائے برتے جاتے ہیں تو وہاں اگر ایک پیداوار دوسري پیداوار سے زیادہ جلد بازار میں پہونچے تو اُن پیداواروں کي مالیت میں کمي بیشي کا فرق ہو جاتا ہی مگر وہ اُس اصل کو بیان نہیں کرتے جسپر وہ فرق و تفاوت منحصر ہے اور وہ اصل یہہ ہےکہ اگرچہ کمي بیشي کي صورتوں میں محنت برابر ہوتي ہی مگر ایک صورت میں اجتناب تھوڑا عمل میں آتا ہی اور دوسري صورت میں بہت سا برتا جاتا ہی *

استحصال کي لاگت کي تعريف

واضح هو که استحصال کي لاگت سے وہ مقدار محنت و اجتناب کا مجموعہ مراد هی جسکي ضرورت استحصال کے واسطے هوتي هی اور يہہ استحصال کي لاگت جسکي تعريف اِس مقام پر قلمبند هوئي دو قسموں پر منقسم هی ايک وہ لاگت جو پيدا کرنے والے يا بيچنے والے کي طرف سے لگتي هی اور دوسرے وہ کہ خرچ کرنيوالے يا خريدار کي جانب سے لگتي هی پهلي قسم ميں اجتناب اور محنت هی جسکو ايسا شخص جو کسي قسم کا مال يا کسيطرح کي خدمت فروخت کرتا هی اِس غرض سے گوارا کرتا هی که اِستحصال کو جاري رکھے اور دوسري قسم ميں وہ اجتناب و محنت هي جسکو ايسے لوگ جو کسي مال يا خدمت کو مول ليتي هيں اُٹهاتے هيں اگر وہ سب يا اُن ميں سے بعضے بجاے خريدنے کے خود پيدا کرتے پهلي قسم کي لاگت نهايت تهوڑي قيمت کي اور دوسري قسم کي لاگت نهايت بڑي قيمت کي دليل هوتي هی کوئي شخص اُس چيز کا پيدا کرنا فروخت کي غرض سے جاري نرکهيگا جسکي قيمت لاگت سے کم مليگي اور برخلاف اُسکے خريدار لوگ اُس چيز کو خريد نکرينگے جسکو تهوڑے خرچ کرنے پر سب کے سب آپ يا اُنميں سے بعضے سب کے ليئے پيدا کر سکتے هوں اُن جنسوں کي بلکه اُنکے اُن جزوں اور وصفوں کي ماليت کي نسبت جنکے استحصال پر سب لوگ همت کر سکتے هيں اور اُنکو مساوي فائدہ کے ساتهہ پيدا کر سکتے هيں پيدا کرنيوالے اور خرچ کرنيوالے کي لاگت برابر هوتي هی اِسليئے اُن کي قيمت محنت و اجتناب کا وہ مجموعہ هی جو اُنکی استحصال کے ليئے ضروري هی اگر اُنکي قيمت گهٹ جاتي هی تو اُجرت يا منافع اُن لوگوں کا جو اُنکے پيدا کرنے ميں مصروف هوتے هيں اُس محنت و اجتنات کے زر اوسط معاوضہ سے گهٹ جاتا هی جسکا اِستعمال اِجراے اِستحصال کے واسطے ضروري و لابدي هی اور اسي ليئے انجام کار ايسا هوتا هي که اُن جنسوں کا استحصال اُسوقت تک يک لخت موقوف هو جاتا هے يا گهٹ جاتا هے که مقدار حصول کے کم هونے سے اُنکي ماليت پهر ترقي پکڑتي هے اگر استحصال کے لاگت سے قيمت اُنکي زيادہ هوجاتي هے تو پيدا کرنيوالے اپنے محنتوں اور تکليفوں کے اوسط معاوضہ سے زيادہ معاوضہ پيدا کرتے هيں اس خبر کے پهيلتے هي اُس کام کرنيکي طرف

جسمیں بڑے فائدہ کا احتمال غالب هوتا هی سرمایہ و محنت کي مار مار هوتي هی یہانتک کہ جو لوگ پہلے خریداري کرتے تھے وہ پیدا کرنیوالے هو جاتے هیں اور جب تک کہ زیادتي مقدار حصول سے استحصال کي لاگت قیمت کے مساوي نہیں هوجاتي تب تک وہ جوش خروش کم نہیں هوتا *

کئي برس گذرے کہ لندن والونکا یہہ حال هوا کہ نیوریور کمپنی کے ذریعہ سے پاني اُنکو هاتھہ اتا تھا اور مقدار اُس پاني کي جسکو وہ لوگ پہونچاتے تھے اتني تھی کہ مکانوں کے بڑھنے کے ساتھہ اُسکي قیمت بھي بڑھي اور انجام کار وہ قیمت استحصال کي لاگت سے اتني بڑہ گئي کہ پاني کے بعض خرچ کرنیوالوں کو پانے کے پیدا کرنے والے هو جانے کي ترغیب هوئي چنانچہ نئے نئے اور گروہ اب رساني کے واسطے قایم هوئے اور جوں جوں پاني کي مقدار حصول زیادہ هوتي گئي اُسیقدر قیمت بھي گھٹتي گئي یہانتک کہ نیوریور کمپنی کے حصوں کي مالیت پہلے کي نسبت قریب ایک چہارم کے رهگئي یعني ایک لاکھہ پچاس هزار روپئے سے گھٹتے گھٹتے چالیس هزار روپئے تک باقي رهگئے اور یقین یہہ هی کہ اگر لندن کي ترقي ایسي هي هوتي رهیگي تو ایسے ایسے معاملے مکرر وقوع میں آوینگے اور پانے کا مول بڑھتا جاویگا اور اُسکي لاگت سے قیمت زیادہ هو جاویگي پھر نئے نئے گروہ پیدا هونگے اور جو دقت آج کل لوگوں کو پیش آتي هی اگر کوئي امر اُس سے زیادہ پاني کي مقدار حصول میں پیش نہوگا تو پاني کي قیمت پھر پھراکر پہلي حالت پر آجاویگي *

اگرچہ هر قسم کے کام اختیار کرنے کي آزادي هر ایک کو حاصل هونے میں استحصال کي لاگت سے قیمت قایم هوتي هی مگر بعض اوقات ایسا هوتا هی کہ استحصال کي لاگت کے اثر میں بہت سا خلل پڑتا هی اور جب کہ یہہ امر تصور کیا جاتا هی کہ کوئي مخل سبب موجود نرهے اور سرمایہ و محنت ایک کام سے دوسرے کام میں بلا ضرر و نقصان یکبارگي منتقل هوسکیں اور هر پیدا کرنے والے کو هر طرح کے استحصال کے منافعونکا بخوبي علم هووے تو انھیں صورتوں میں استحصال کي لاگت کا اثر پورا هوسکتا هی مگر یہہ امر واضح هی کہ یہہ سارے تصور اسلیئے راست نہیں آتے کہ جو سرمایہ استحصال کے واسطے ضروري هی اُسکا بڑا حصہ یہہ

چیزیں ہیں یعني مکان اور کلیں اور اور آلات جو بڑي محنتوں اور وقتوں کے نتیجے ہوتے ہیں اور علاوہ خاص کاموں کے دوسرے کاموں میں کم برتے جاتے ہیں اور اس سے بھي بڑا رکن سرمایہ کا علم اور لیاقت ظاھري اور باطني ہوتي ھی اور یہہ تمام اوصاف صرف اُنھیں کاموں میں مستعمل ہوتے ہیں جنکے واسطے وہ اصل میں حاصل کیئے جاتے ہیں اور علاوہ اُسکے کسي معین کام کا فائدہ بالکل اُس عقل و ہوشیاري پر منحصر ھے جسکي امداد و اعانت سے وہ کام جاري رھتا ھی کیونکہ ایسے سرمایہ والے بہت تھوڑے ہونگے جو اپنے منافع کا اندازہ سواے چند سال کے اوسط منافع کے نکال سکیں اور ایسے لوگ اس سے بھي کمتر ہونگے جو اپنے پاس پڑوس والوں کے منافع کا تخمینہ کرسکیں نظر بریں جن سببوں کے ذریعہ سے کارخانے پہلے قایم ہوتے ہیں اُنکے گذر جانے کے بعد بھي وہ جاري رہ سکتے ہیں مگر اور کارخانوں کي نسبت جوں جوں اُنکا بیفائدہ ہونا واضح ہوتا جاتا ھی وہ کارخانے بتدریج نیست و نابود ہو جاتے ہیں محنت اور سرمایہ جو اُن کارخانوں میں لگا ہوتا ھی وہ ایسا ضایع جاتا ھے کہ کوئي عوض اُسکا حاصل نہیں ہوسکتا اسي وجہہ سے جن کارخانوں میں سرمایہ اور محنت کي گنجایش فائدہ سے ہوسکتي ھی اُن میں سرمایہ اور محنت خاطر خواہ اُنکے نہیں پہونچتي اور اس عرصہ میں ایک کارخانہ کي پیداوار استحصال کي لاگت کي نسبت تھوڑے مولوں اور دوسرے کارخانہ کي پیداوار مہنگے مولوں بکتي ھی غرضکہ یہہ بات واضح رھے کہ علم انتظام کا علاقہ خاص خاص صورتوں سے نہیں بلکہ عام سے ھی اور جبکہ یہہ بیان کیا جاتا ھی کہ استحصال کي لاگت ایسي صورتوں میں قیمت قایم کرنے کا باعث ہوتي ھی کہ سب کو کسي کارخانہ کے کرنے میں ایک سا اختیار حاصل ہو تو یہہ مقصود اُس سے ہوتا ھی کہ استحصال کي لاگت کے ساتھہ قیمت مستقل نہیں لگي رھتي بلکہ وہ ایک مرکز ھی کہ اُسکي طرف قیمتوں کا جھکاؤ لگاؤ ہمیشہ رھتا ھی *

مراتب مذکورہ بالا میں یہہ بیان ہوچکا کہ ہرکام میں سب کو ایکسا اختیار حاصل ہونے کي صورتوں میں یعني جبکہ سب لوگ برابر فائدوں کے ساتھہ پیدا کرنے والے ہوسکتے ہیں تو پیدا کرنے والے یعني بیچنے والے اور خرچ کرنیوالے یعني خرید نیوالے کے استحصال کي لاگت مساوي المقدار

هوتي هى اور جو جنس استحال ميں پيدا هوتي هى فروخت اُسكي استحصال كي لاگت پر هوتي هى يعني اُس قيمت پر هوتي هى جو مقدار محنت اور اجتناب كے مجموعه كے مساوي هوتي هى اور بحسب رواج عام كے وه قيمت اُس سرمايه اور اجرت كے برابر هوتي هے جسكا ادا هونا اس غرض سے ضرور هوتا هى كه پيدا كرنے والا اپنے كاربار كو جاري ركهے تهوڑے دنوں سے يهه راے عام هى كه هركام ميں سب كو ايک سا اختيار حاصل هونے كي صورتوں ميں بهت سي جنسيں پيدا هوتي هيں چنانچه ركارڈو صاحب نے اپني كتاب موسومه اصول علم دولت و محصول كے تيسرے صفحه ميں لكها هى كه جن اسبابوں كي خواهش لوگوں كو رهتي هى منجمله اُنكے اكثر محنت سے پيدا هوتے هيں اور اگر اُنكے پيدا كرنے ميں محنت اچهي طرحسے كي جاوے تو وه اسباب اتنے زياده پيدا هوتے هيں كه بيحد و حساب هو جاتے هيں اور جب كبهي ذكر اُن اسبابوں كا اور اُن كي قيمت كے مبادله اور اُن قاعدوں كا جنكي روسے اُنكي باهمي قيمت قايم هوتي هى كيا جاتا هى تو وه اسباب مراد هوتے هيں جنكي مقدار انسانوں كي محنت سے بڑه سكتي هى اور اُنكے استحصال ميں سب كو ايک سا اختيار حاصل هوتا هى انتهى *

اب يهه بات ظاهر هى كه جس استحصال ميں كسي خاص مملوكه قدرتي ذريعه كي شركت نهيں رهتي وهي استحصال ايسا هى جو هر كام ميں سب كو ايک سا اختيار حاصل هونے كي حالت ميں هوتا هى اور ايسي جنسيں بهت تهوڑي هيں جنكي استحصال كے كسي درجه ميں زمين و موقع يا جسماني اور نفساني بڑي بڑي لياقتوں كي خوبيوں يا اُن تركيبوں سے جو بهت لوگوں پر مخفي هيں يا جنكي تقليد ازروے قانون ممنوع هى امداد و اعانت نهيں پهونچتي اور جب امداد ان ذريعوں كي حاصل هوتي هى جنكا نام همنے قدرتي ذريعے ركها هى تو بمقابله اُس نتيجه كے جو بدون امداد مذكوره صرف اجتناب و محنت سے هاتهه آتا هى نهايت عمده نتيجه حاصل هوتا هى اور وه جنس جو اسطرح پيدا هوتي هے وه انحصار تجارت كا مفهوم هوتي هى اور وه شخص جسكا كوئي قدرتي ذريعه مملوک هوتا هى وه محاصر تجارت كهلاتا هى *

انحصار تجارت کا بیان

واضح ہو کہ انحصار تجارت کي چار قسمیں ہیں *

پہلي قسم

یہہ وہ قسم ہے کہ محاصر کو پیدا کرنیکا کل اختیار تو حاصل نہیں مگر پیدا کرنے کے چند ایسے خاص طریقوں پر اختیار اُسکو حاصل ہوتا ہی جنسے وہ اپني مقدار پیداوار کو ایسي آساني سے بڑھا سکتا ہی کہ اُس میں کمي نہیں ہوتي بلکہ روز روز ترقي ہوسکتي ہے جو جنس کہ حالات مذکورہ میں پیدا ہوتي ہے مالیت اُسکي انحصار تجارت کي اور جنسوں کي نسبت بیچنے والے کے استحصال کي لاگت سے زیادہ تر قریب قریب ہوتي ہی اور ظاہر ہی کہ جنس مذکور الصدر کي قیمت پیدا کرنے والے کے خرچ و تکلیف کي قیمت سے کبھي ہمیشہ کے لیئے کم نہیں ہوسکتي اور خرچ کرنے والوں کے ایسے خرچ و تکلیف کي قیمت سے زیادہ نہیں ہوسکتي کہ وہ آپ یا اُنکي طرف سے تھوڑے لوگ پیدا کرنے والے ہوجاویں تو اُنکو اُٹھاني پڑے چنانچہ آرکرائیٹ صاحب کا یارن کپڑا اُس مساوي صفت کے یارن کپڑہ سے زیادہ قیمت پر فروخت نہیں ہوسکتا تھا جو بلااعانت سندي کل کے طیار ہوتاتھا اورجو اجتناب و محنت کہ ارکرائیٹ صاحب یارن کپڑہ میں لگاتے تھے وہ اُس لاگت سے کم قیمت پر بھي فروخت نہیں کرتے تھي پہلي قیمت خرچ کرنے والے کے استحصال کي لاگت تھي اور دوسري قیمت پیدا کرنیوالے کے استحصال کي لاگت تھي اور اِن دونوں قیمتوں میں بڑا فرق تھا چنانچہ ارک رائیٹ صاحب کي لاگت اُس لاگت کا پانچواں حصہ بھي نہ تھي جو اُنکي خریداروں کو پڑتي تھے *

ارک رائیٹ صاحب کي ایجاد کي ہوئي کلوں سے بڑي مقدار کپڑہ کي طیار ہوسکتي تھي مگر بڑي عمدہ صفت کا کپڑہ طیار نہیں ہوتا تھا جو لطف و لطافت آدمیوں کي اُنگلیوں سے حاصل ہوسکتي ہی وہ بیلنوں کي کسي ترتیب سے ہاتھہ نہیں آتي چنانچہ جو ململ کے تہان

هندوستاني ‡ لوگ اپني محنت سے کلون کے بدون طيار کرتے هيں وہ تهان انگلستان کے بڑے بڑے کارخانوں کي پيداواروں سے زيادہ باريک اور پائيدار هوتي هيں غرضکه آرک رائيٹ صاحب جو قيمت حاصل کرسکتے تهے وہ اور پيدا کرنے والے آلات کي همسري سے محدود تهي اگرچه يهه اور آلات زيادہ خرچ کے طلبگار تهے مگر اُنسے کار براري مساوي درجه کي هوتي تهي اور ارک رائيٹ صاحب جو قيمت ليتے تهے وہ زيادہ تر محدود اِس وجهه سے تهي که صاحب ممدوح اپنے فائدہ کيطرف بهي نظر رکهتے تهے اُنهوں نے ايسي کل ايجاد کي تهي که تاب‌وتواں اُسکي بجاے تنزل کي روز بروز ترقي کرتي تهي کل کا کارخانه اسليئے بنانا که سو يا هزار پونڈ روئي کا سوت ايک سال ميں طيار هووے ايک فعل عبث هی اسليئے که جو خرچ ايک هزار پونڈ کے سوت بنانے ميں پڑتا هی اُس سے کچهه تهوڑا زيادہ دس هزار پونڈ کے بنانے ميں لگتا هی اور جو خرچ که دس هزار پونڈ کے بنانے ميں پڑتا هے اُسکے دوگنے سے کچهه کم چاليس هزار پونڈ کي طياري ميں لگتا هی غرض جسقدر مقدار کچي مصالحه کي طياري کے واسطے زيادہ هو اسيقدر استحصال کي لاگت کم هوجاتي هی چنانچه دس هزار پونڈ يارن اگر ايک لاکهه کو بکتا اور ارک رائيٹ صاحب کو پچاس هزار روپئے کا نفع هوتا تو اُسيطرح لاکهه پونڈ يارن کے بکنے پر پانچ لاکهه روپئے کا فائدہ هوسکتا اور دس لاکهه پونڈ کے بکنے پر پچاس لاکهه روپئے کا فائدہ متصور هوتا مگر ظاهر هی که ايسا واقع هونا اسليئے ممکن نهيں که جب محدوديت مقدار حصول پر ماليت منحصر هی تو وہ صاحب زيادہ مقدار مال کي بغير اسباب کے فرخت نهين کرسکتے که قيمت ميں تخفيف کرکے خريداروں کے دلميں غبطه پيدا کريں اور اگر تخفيف قيمت نکرتے تو بدون اِسکے که بهت سا مال اُنکا باقي رہ جاتا فروخت اُسکي نکرسکتے پس فروخت هونے مال کي دوام ترقي کے واسطے ارک رائيٹ صاحب کا صرف يهه طريق تها که هميشه قيمت کي اسقدر تخفيف هوتي رهنے پر راضي رهتے تهے که اُسکے ذريعه سے تعداد اُن لوگوں کي هميشه بڑهتي رهي جو خريد پر آمادہ اور خريداري کے قابل هوويں

---

‡ جيسيکه هندوستان ميں ڈهاکه کي ململ طيار هوتي هی اُس خوبي کي ململ کلوں سے طيار نهيں هوسکتي *

اور جیسا کہ ہمیشہ دستور ہی فائدہ اُن صاحب کا خریداروں کے فائدوں سے اتفاق رکھتا تھا اور اسي وجہہ سے وہ صاحب ایسي قیمت کو قبول کرتے تھے کہ اُنکے استحصال کي لاگت سے تو بہت زیادہ ہوتي تھي مگر خریداروں کے استحصال کي لاگت سے زیادہ کم ہوتي تھي غرضکہ ارک رائیٹ صاحب کي انحصار تجارت نہایت محدود تھي یعنے اُنکي معاوضہ لینی کي ایک حد معین تھي اور فائدہ اُنکا یہہ تقاضا کرتا تھا کہ اُس حد تک بھي نوبت نہ پہونچے *

دوسري قسم

واضح ہو کہ یہہ قسم انحصار تجارت کي قسم مذکورہ بالا کي نقیض ہی وجود اُسکا اُس حالت میں پایا جاتا ہی کہ پیدا کرنیوالیکے خوف و رجا سے قیمت رک نہیں سکتي اور اَور پیدا کرنیوالوں کے یکساں اختیار حاصل ہونے کا ڈر نہیں رہتا اور مقدار حصول کي زیادتي نہیں ہوسکتي بعض انگور والوں کو یہہ انحصار تجارت حاصل ہوتا ہی چنانچہ کانسٹینشیا شراب کي خوش مزگي کئي بیگہہ زمین کے اثر سے حاصل ہی یہانتک کہ اگر اُس زمین سے بہت سي شراب لینی کي نظر سے زیادہ انگور لگائے جاویں تو وہ بات پھیکي پڑ جاوے اور جب کہ کانسٹینشیا کھیت کے مالک کے سوا کوئي شخص اُس شراب کا پیداکرنے والا نہیں ہوسکتا تو خریدار خرچ کرنےوالے کي لاگت استحصال کي جہت سے شراب مذکور کي قیمت میں کمي نہیں آسکتي بلکہ اگر وہ مالک چاہے کہ اُس شراب کے خرچ مین زیادتي ہو تو اُس سے تخفیف قیمت نہیں ہوتي اِسلیئے کہ یہہ پیداوار زیادہ ہونے کے قابل نہیں اور اسي نظر سے اُسکا خرچ بھي زیادہ نہیں ہو سکتا اور لاگت استحصال سے قیمت بھي کم نہیں ہوسکتي بلکہ لاگت سے بیحد زیادہ ہوسکتي ہے اور حد اُسکي صرف خرچ کرنیوالوں کي رغبت اور قابل خریداري ہونے سے معین و قائم ہو سکتي ہی اور اگر دولتمند لوگوں میں رواج اور وضعداري کي وجہہ سے شراب مذکور کي کمال خواہش پائي جاوے تو اُسکے ایک پیپہ کي قیمت دو لاکھہ روپئے ہو سکتے ہیں جسکي لاگت استحصال صرف دو سو روپیہ ہونگے *

تیسري قسم

یہہ تیسري قسم انحصار تجارت کي زیادہ مروج اور دو قسمون مذکورہ بالا کے بین بین هی یعني قسم دویم کي طرح سخت اور قسم اول کي مثل نرم نہیں اور یہہ قسم ثالث اُن حالات پر مشتمل هی کہ محاصر تجارت کل پیداوار پیدا کرنیوالا هي نہیں هوتا بلکہ زیادہ محنت اور اجتناب کے اِستعمال سے اپني پیداوار کو بهي بیحد بڑها سکتا هی تمثیل اُسکي کتابوں کي تجارت هی چنانچہ جب کسي کتاب کي حفاظت بذریعہ حق مصنفي هوتي هی تو کوئي شخص اُسکے حق کے مالک کے علاوہ نسخے اُس کتاب کي چهاپ نہیں سکتا اور وہ مالک زیادہ محنت و اجتناب کے ذریعہ سے کتاب مذکور کے نسخے بیحد بڑها سکتا هی اور ایسي صورت میں خریدار کي طرف سے کوئي لاگت استحصال قائم نہیں هو سکتي اِسلیئے کہ وہ اُسکو چهپوا نہیں سکتا اور جسقدر اُسکي قیمت کے محدود کرنے سے خریدار کو تعلق هوتا هی وہ صرف یہہ هي کہ اُسکي رغبت اور مقدور سے قیمت قائم هوتي هی اور بخوبي محدود هونا قیمت کا چهپوانے والے کے فائدہ سے علاقہ رکهتا هی جیسا کہ کارخانوں کي اور مصنوعي چیزوں کا عموماً حال هوتا هی اسیطرح سے جسقدر کتابوں کے چهپنے کي تعداد زیادہ هوتي هی اُسیقدر چهپوائي کے خرچ میں تخفیف هوتي هی چهپوانے والے کا فائدہ اِسبات میں منحصر هی کہ اِستحصال کي لاگت سے جسمیں پیداوار کے زیادہ هونے سے کمي هوتي جاتي هی کچهہ تهوڑي قیمت زائد مقرر کر کے کتاب کے زیادہ بکنے کي فکر کرے چنانچہ شاید کتاب † ویورلي کي سو نسخے بحساب في نسخہ دس اشرفي کے بکے هوں مگر اسمیں کچهہ شک و شبہہ نہیں کہ دس هزار نسخے جو بحساب في نسخہ ڈیڑہ اشرفي کے فروخت هوئے تو بہت زیادہ منافع حاصل هوا *

چوتهي قسم

یہہ آخر قسم انحصار تجارت کي اُس صورت میں پائي جاتي هی

† یہہ ایک قصہ کي کتاب مشہور هی

کہ جب استحصال کے لیئے ایسے قدرتي ذریعوں کي مدد ضرور هوتي هی جو تعداد میں محدود اور قوت پیداوار میں مختلف هوں اور جسقدر کہ محنت و اجتناب میں ترقي کیجاتي هی بہ نسبت اُس ترقي کے قدرتي ذریعوں کي امداد و اعانت کم هوتي هی اُن هي صورتوں میں اُس خام پیداوار کا بہت سا حصہ پیدا هوتا هی جو هر ملک والوں کي خوراک معمولي هوتي هی جیسیکہ ایرلنڈ میں آلو اور انگلستان میں میں گیہوں اور هندستان ‡ میں چاول هیں *

اور حقیقت میں یہہ چوتھي قسم انحصار تجارت کي زمین کي انحصار تجارت هی اور جب کہ ایسے جنسیں بہت کم هیں کہ اُنکے مقدار حصول کي محدودیت اُس اراضي کي مقدار محدودہ کے باعث سے نہیں هوتي جو اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں کسي ترکیب کے واسطے ضروري اور کار آمد هیں تو اِسلیئے جب تک وہ عام قاعدے دریافت نہ کیئے جاویں جنکي رو سے امداد اراضي کي مالیت قرار پاتي هے تب تک اصول مالیت میں بیشک غلطیاں هونگي نظر برین قواعد مذکورہ کي تفصیل تھوڑي بہت مناسب متصور هوئي *

زمین واضح هو کہ هر وسیع ضلع کي زمین مختلف درجوں کي زر خیزي اور موقع کي خوبي رکھتي هی اور هر درجہ کي زمینوں سے ایسے علیحدہ علیحدہ قسم کے قدرتي ذریعے قایم هوتے هیں جنسے مختلف مقدار کي امدادیں کاشتکار کو پہونچتي هیں جبکہ هم دریافت کرچکے هیں کہ هر خطہ زمین سے گو وہ کیسي هي زر خیز هو کاشتکاري کے فن یکساں اور مستقل رهنے کي حالت میں اُس محنت و اجتناب کا عوض جو اسکي کاشت پر زیادہ کیا جاوے همیشہ کم حاصل هوتا هی تو یہہ کہہ سکتے هیں کہ هر خطہ زمین میں مختلف قوتوں کے متعدد قدرتي ذریعے شامل هیں اور مختلف قسموں کے قدرتي ذریعوں کا برتاؤ اُنکے اثروں کي مناسبت سے ایک دوسرے کے بعد هوتا هی چنانچہ جب تک بہتر درجہ کي قسم کے ذریعے دستیاب هو سکتے هیں تو کم درجہ کي قسم

‡ اِسمقام پر هندوستان سے بنگالہ مراد هی اگرچہ هندوستان میں اکثر جگہہ چاول پیدا هوتے هیں مگر بنگالہ میں بہت کثرت سے پیدا هوتے هیں اور وهاں کے لوگوں کي خوراک اکثر چاول هی

کے ذریعوں کي طرف میلان نہیں هوتا اور جب تک کہ هر قسم کے ذریعے ملک خاص نہیں هوجاتي تب تک مقدار حصول اُنکي غیر محدود سمجھني چاهیئے اِسلیئے کہ وہ سبکے هاتهہ آسکتے هیں باقي تنقیح اس امر کي کہ سب سے بدتر کونسا قدرتي ذریعہ اِستعمال کے لائق هی یعني کس حد تک ناقص زمینیں بوئي جا سکتي هیں یا کہانتک اجتناب و محنت زائد کا اِستعمال عمدہ زمین کي کاشتکاري میں غیر مناسب عوض کے ساتهہ هو سکتا هی لوگوں کي دولت و حاجت سے همیشہ متعلق هی یعني تنقیح اس امر سے هوگي کہ کس مقدار تک کهیتي کي پیداوار کي خرید کي طاقت و رغبت لوگوں میں پائي جاتي هی اور جب کہ نہایت زرخیز اور عمدہ اراضي کے صرف ایک خطہ کي خفیف زراعت سے حاجتیں پوري هو سکتي هیں تو وہ زمین مالیت کا کوئي مستقل ذریعہ نہیں هو سکتي اگرچہ وہ اراضي نہایت سیر حاصل هو یہانتک کہ محنت و اجتناب کي نسبت اُس سے بهي زیادہ بارآور هو جیسیکہ وہ آیندہ اس سبب سے هوسکے کہ اُسکي خوب کاشت کیجاوے اِسلیئے کہ صورت مذکورہ میں وہ زمین ایسا قدرتي ذریعہ هی کہ سب کو هاتهہ آسکتا هی اور اُسکي پیداوار کا مبادلہ زیادہ پیدا هونے پر بهي صرف اُس محنت و اجتناب کي مالیت کي عوض پر هوگا جو اُس پر خرچ هوئي غرض کہ حالت مرقومہ بالا میں پیدا کرنے والے اور خرچ کرنے والے دونوں کے استحصال کي لاگت کي مساوي‌المقدار هوتي هی چنانچہ یهي حال اُن بعض اضلاع زرخیز اور کم آباد کا هی جو خط استوا کے قریب کے گرم ملکون میں واقع هیں جیسے کہ ملک میکسیکیو کے اضلاع تائیراکالینت کے بڑے حصہ کے رهنیوالی اُس زرخیز جنگل سے جسپر وہ پهیلے هوئے هیں اپني مرضي کے موافق تهوڑي تهوڑي زمین اپنے اپنے قبض و تصرف میں لاتے هیں اور اُن چهوٹے ٹکڑوں سے رهنے سهنے اور کهانے پهنے کا ساز سامان مهیا کرتے هیں سنا هی کہ اُن ضلعوں میں ایک هفتہ کي محنت سے ایک برس کا کهانا پینا طیار هو جاتا هی مگر جب تک وهاں کي زمینوں کي امداد و اعانت غیر محدود رهیگي تب تک اُس قوت پیداوار کي کثرت کے باعث سے گو کیسي هي ترقي اُس قوت میں کیجاوے امداد مذکورہ کي مالیت قرار نہیں پا سکتي *

مگر زمین لوگوں کي حالت کي ترقي شروع هوتي هي محدود هو جاتي هے اور اِسبات کے اسباب و نتايج ايک نوآباد بستي کي مثال سے واضح هو جاوينگے *

جب کسي ملک کے رهنيوالے ملک اپنا چهوڑ چهاڑ کر ويران ملک ميں جاتے هيں تو پهلا کام اُنکا يهه هوتا هي که ايک مقام اپني دارالحکومت کے واسطے مقرر کرتے هيں تاکه وهاں اُنکے اِنتظام حکومت اور بيروني تجارت اور قانون اور اُن کارخانوں کي جگهه جهاں محنت کرنے والوں کے اجتماع کي ضرورت هوتي هي قائم و دايم رهيں اور فرض کيا که اُن لوگوں کي تعداد اسقدر هے که موقع کي خوبي سے اُنکو يهه بات حاصل هے که هر کاشتکار جسقدر زر خيز زميں بونا چاهے اُسيقدر زمين بستي سے اتنے فاصله پر اپنے قبضه ميں لاوے که اُسکو کهيت کے آنے جانے ميں نهايت تهوڑا خرچ پڑے اور جو پيداوار اس حالت ميں هوگي تو مول اُسکا پيدا کرنے والے کے استحصال کي لاگت کي برابر هوگا اِسليئے که هر خرچ کرنيوالا بهي جب جي چاهے اُنهيں فائدوں کے ساتهه پيدا کرنيوالا هو سکتا هے جو پهلے پيدا کرنيوالوں کو هوتے هيں اور اس وجهه سے خرچ کرنے والا پيدا کرنے والے کي محنت و اجتناب کا ايسا عوض دينے پر راضي نهوگا جو اُسکي اُسيقدر محنت و اجتناب کے عوض سے زيادہ هو يهه بستي تعداد اور دولت ميں جلد جلد ترقي پکڑيگي اور اس ترقي کے ساتهه زراعت کي پيداوار کے خريدنے کي خواهش اور مقدور بهي بڑهيگا اور اگر خام پيداوار کي مقدار حصول ميں ترقي نهو تو لاگت استحصال سے ضرور قيمت زيادہ هو جاويگي مگر جب که شهر سے ايک فاصله مقررہ کے اندر نهايت زر خيز زمينيں قبضه ميں آ چکيں تو پيداوار کي مقدار حصول ميں ترقي صرف تين طريقوں پر هو سکتي هي پهلا طريق يهه که شهر سے زيادہ فاصله کي زرخيز زمينيں بوئي جاويں دوسرا طريق يهه که بستي کے پاس پڑوس کي ناقص زمين پر زراعت کيجاوے تيسرا طريق يهه که جو زمينيں بالفعل قبضه ميں آچکيں اُنپر اجتناب و محنت کا اِستعمال زيادہ عمل ميں آوے غرضکه منجمله ان طريقوں کے کوئي طريقه عمل ميں آوے اور غالب يهه هي که تينوں طريقوں پر عمل کيا جاوے گا تو يهه نتيجه حاصل هوگا که زيادہ پيداوار زيادہ خرچ سے حاصل هوگي يعني پهلے طريقه ميں بار برداري کا

خرچ بڑھیگا اور یہہ امر ظاہر ہی کہ ناقص زمین کی کاشت کرنے یا عمدہ زمین کی ترقی دینے میں اجتناب و محنت کی مناسبت سے معاوضہ کم ہوگا *

پیداوار کی مقدار حصول میں ترقی ہوتے ہی فوراً قیمت میں کمی آویگی مگر وہ قیمت اُس مناسبت سے کم نہوگی جس نسبت سے پہلے بڑھی تھی اور یہہ زیادہ مقدار حصول سبکو یکساں اختیار حاصل ہونے کی صورت میں ہوتی ہی اسلیئے کہ ہر خرچ کرنے والے کو یہہ اختیار حاصل ہی کہ دور کی زمین یا ناقص زمین کو اپنے قبضہ میں لاکر خود کاشت اُسکی کرے اور اس اختیار حاصل ہونے کی وجہہ سے پیداوار مذکور پیدا کرنے والی کی استحصال کی لاگت پر فروخت ہوتی ہی مگر ایک ہی قسم کی جنسیں ایک ہی بازار میں کئی کئی بھاؤ سے نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ جو شخص ایک من گیہوں مول لیتا ہی تو وہ تحقیق اس امر کی نہیں کرتا کہ وہ گیہوں بازار سے ایک کوس کی مسافت یا دس کوس کے فاصلہ پر پیدا ہوا تھا اور اسی وجہہ سے بازار کی آس پاس والی زرخیز زمینوں کی پیداوار بھی اُسی قیمت سے بکتی ہی جس قیمت سے دور کی یا ناقص زمین کی پیداوار بکتی ہی *

اور جب کہ وہ مول اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت کے مساوی ہوتا ہی جسکی پیدا کرنے میں نہایت خرچ پڑا تھا تو اُس پیداوار کے استحصال کی لاگت سے جو نہایت تھوڑے خرچ سے پیدا ہوئی وہ مول زیادہ ہوتا ہی اور اچھی زر خیز زمین کا مالک اُس قیمت سے تھوڑی کم نہ لیگا اسلیئے کہ کسی کل وغیرہ کی سند یافتہ موجد کی طرح مالک مذکور اپنی پیداوار کی مقدار بڑھا نہیں سکتا اور مساوی فائدہ کے ساتھہ ہمیشہ پیدا بھی نہیں کرسکتا باقی خریدار بھی کم قیمت دینیکا اختیار اسلیئے نہیں رکھتا کہ وہ بغیر گوارا کرنے اُن نقصانوں کے جنسے استحصال کی لاگت اور قیمت رایج‌الوقت برابر ہوجاوے پیدا کرنے والا نہیں بن‌سکتا *

جوں جوں ترقیاں اُس نو آباد بستی کو نصیب ہوتی جاتی ہیں اور بدولت اُنکے وہ لوگ ایک خاص قوم ہوجاتی ہیں اور وہانکی سلطنت مضبوطی پکڑتی ہی مذکورہ بالا ترکیبوں کا ادل بدل ہوتا رہتا ہی یعنی رہنے والوں کی ترقی دولت و تعداد کے ساتہہ پیداوار خام کی قیمت بھی

بڑھتي جاتي هی اور قیمت کے بڑھنے سے پیداوار کي مقدار حصول میں ترقي هوتي رهتي هی جو پہلے کي نسبت زیادہ خرچ سے پیدا هوتي هی اور مقدار حصول کے زیادہ هونے سے قیمت میں کمي آجاتي هی مگر وہ قیمت اتني کم نہیں هوتي کہ اپني پہلي حد پر پہونچ جاے اسلیئے کہ منجملہ اُس کل پیداوار کے جو بازار میں آتي هی ایک جزء پر استحصال کی لاگت بہت زیادہ لگتي هے *

مراتب مذکورہ بالا میں جس اثر کا حال بیان کیا گیا وہ سب جگہہ برابر هوگا خواہ وہ بڑا ملک هو یا کوئي جزیرہ هو یا کوئي ضلع ایسا هو کہ وهاں هر قسم کي زمین زر خیز موجود هو یا زرخیزي میں برابر هو چنانچہ امریکہ والے انگریزوں نے اپني حاجات روز افزوں کو اسطرح پورا کیا کہ اپنے ملک کے ایک بیحد وسیع مغربي ضلع میں پہیلتے چلے گئے اور باستثنائے اُن زمینوں کے جو اُنکي بستیوں کے پاس پروس واقع تہیں کسي ناقص زمین کو اپنے قبض و تصرف میں نہ لائے اور نہ زیادہ کوشش و تردد سے چین و تردد کیا چنانچہ ایلینوئیس میں ایک میل مربع کي کاشت میں اتني محنت نہیں لگتي جو جزیرہ مالٹا میں ایک ایکڑ پر صرف هوتي هی مگر جس غرض سے مالٹا کے رهنے والے پہاڑوں پر متي پات کر باغ باغچہ بناتے هیں اُسي غرض سے امریکہ کے باشندے دریاے مسوري کے پاس جنگلوں کو صاف کرکے قابل آبادي کرتے هیں *

انسانوں کي ترقي کا حال جو اوپر بیاں هوچکا اُس سے یہہ خیال هوسکتا هی کہ همارے وهم و خیال میں ترقي تعداد باشندوں سے پیداوار خام کي دستیابي میں بھي دشواري زیادہ هوتي جاتي هی اور حقیقت یہہ هی کہ درصورت نہونے اُسکے علاجوں کے یهي حال هوتا هی مگر یہہ علاج ایسے قوي هیں کہ اگر قانون اُنکي مزاحمت نکرے تو بہت سي صورتوں میں اُس دشواریکي زیادتیوں کا مقابلہ کرسکتے هیں جنکي بحث درپیش هی ایک نو آباد بستي میں وہ علاج صرف ایک مدت تک غالب رهتے هیں اور اُس مدت کي میعاد غیرباآور زر خیز زمین کي مقدار پر جو بستي کے قرب وجوار میں هوتي هی کسیقدر منحصر هی چنانچہ جب کہ مقبوضہ زمین کي مقدار بڑھتي جاتي هی اور خرچ کرنیوالوں کو خرچ اُن چیزوں کا زیادہ ناگوار هوتا جاتا هی جو کھانے پینے سے علاقہ رکھتي هیں

تو اُنکو اشیاء مذکورہ کے حاصل کرنے کي کوشش اور پیروي هوتي هی جیسا کہ اُس نو آباد بستي کے رهنیوالے جو دارالحکومت هو جاتي هی تهوڑے تهوڑے اطراف و جوانب کو نکلتے جاتے هیں یہاں تک کہ تمام ضلعوں میں زراعت بقدر اوسط پهیل جاتي هی علاوہ اُسکے جب هر ملک کے بسنے والوں کي تعداد اور دولت میں ترقي هوتي هی توفن زراعت میں بهي ترقي هوتي هی اور آمد رفت کي سبیل بهي ترقي پکڑتي هی چنانچہ استعمال آلات اور تقسیم محنت اور علم طبیعات سے کاشتکاروں کو بڑي مدد پهونچتي هی اگرچہ اُس درجہ کي سحر کار قوت بخشنیوالي مدد نہیں پہونچتي جیسے تمام کلوں کے کاریگروں کو پہونچتي هے اور آمدورفت کي سبیل کي ترقي اور بهي بڑہ کر هوتي هی جو مقدار محنت کي کسي زمین پر بیس برس تک صرف کي جاوے تو آج کل بلاد انگلستان میں اُس مقدار محنت سے اِتني پیداوار هوتي هی کہ پیداوار ایام فتح † اِنگلستان سے غالباً چوگني پچگني زیادہ سمجهي جاتي هی مگر اب جتني محنت سے پچاس کوس پر پیداوار کو لیجاتے هیں وہ مقدار محنت ایام فتح مذکورہ کي محنت باربرداري سے ننانوہ درجہ کم هوگئي چنانچہ اگلے زمانہ کے انگریزوں کے لادو گهوڑوں اور بري راهوں کي جگہہ جنمیں وہ بڑے دقتیں اُٹهاتے تهے گاڑیاں اور پکي سڑکیں اور نہریں کشتیوں کے آنے جانے کي ندیاں اور ریل گاڑي قایم هونا ایسي ترقیاں هیں کہ اُنکي مانند کاشتکاري کے آلات اور جانوروں کی طیاري اور فصلوں کي دور میں نہیں هوئیں پہلے زمانہ میں یہہ حال تها کہ اگر کوئي پہاڑ یا دلدل کہیں حائل هوتي تهي تو اُسکے ایک جانب کے غلہ کي قیمت دوسري طرف کي قیمت سے دوگني هو جاتي تهي اور لنڈن کے لوگ اضلاع ملحقہ کي پیداوار کے اِتنے محتاج تهے کہ جب مفصلات کي سڑکیں طیار هوئیں تو اضلاع ملحقہ کے زمینداروں نے یہہ درخواست گذراني کہ سڑکیں طیار نہونے پاویں اِسلیئے کہ سڑکوں کي طیاري سے اُنکے اُن حقوق میں خلل آتا تها جو لنڈن کي رسد رساني میں بطور انحصار تجارت کے حاصل تهے مگر وہ درخواست اِسلیئے منظور نہوئي کہ اور زمینداروں کا نقصان هوتا تها *

† یہہ وہ فتح هی جو سنہ ۱۰٦۵ع میں ولیم ڈیوک سردار نارمنڈے نے هارلڈ بادشاہ اِنگلستان پر پائي تهي

مگر جب کسي ملک میں رهنیوالوں کي تعداد و دولت بڑهتي هے تو روز افزون زیادہ هونے والي لاگت کے نقصان کا علاج جو پیداوار خام کے زیادہ پیدا کرنے میں لگتي هے وہ آمدني هوتي هی جو بیگانہ ملکوں سے آتي هی *

یہہ بات اوپر بیان کي گئي کہ جب کارخانوں میں زیادہ محنت صرف کرنے سے زیادہ پیداوار پیدا هوتي هی تو مقدار اُسکي محنت کے مقابلہ میں بہت زیادہ هوتي هی یعني اگر میعاد معین میں ایک هزار آدمي دس هزار پونڈ روئي سے کپڑہ طیار کر سکتے هوں تو اُسي مدت میں دو هزار آدمي بیس هزار پونڈ روئي سے زیادہ کا کپڑہ بنا سکتے هیں اور دوچند مقدار مذکور سے بہت زیادہ مال چار هزار آدمي بناسکینگے غرضکہ جب کسي قوم کي تعداد و دولت زیادہ هو جاتي هی تو اُس قوم کي عاقبت اندیشي یہہ تقاضا کرتي هے کہ کاشتکاري کي جگہہ جسمیں روز روز نقصان عاید هوتے هیں صناعي کي طرف جو همیشہ ترقي پاتي هے زیادہ میلان کریں اور جوں جوں اُنکي محنت سے کار براري هوتي جاویگي اُسیقدر وہ لوگ اِس قابل هوتے جاوینگے کہ اپنے اِجتناب و محنت کي پیداواروں کے ذریعہ سے کم ترقي یافتہ قوموں کي پیداواروں کو بمقدار زائد خرید کریں چنانچہ جو مال ایک انگریز اپني محنت سے میعاد معینہ میں روئي سے پیدا کریگا تو اُس مال کے معاوضہ میں پانچ یا شاید دس هندوستانیوں کي محنت سے جو روئي پیدا هوئي هو خرید هوسکیگي یا تین یا شاید پانچ لتهوانیا یا پولنڈ والوں کے پیدا کیئے هوئے گیہوں حاصل هو سکینگے *

هاں یہہ بات یاد رکهني چاهیئے کہ جب کوئي قوم اپني صنعتوں کو ترقي دیتي هی تو اُسکے واسطے یہہ امر لابدي هی کہ پیداوار خام کي آمدني بیگانہ ملکوں سے بڑهاوے اور یہہ امر هم دریافت کرچکے کہ جس محنت زاید کے ذریعہ سے پیداوار زاید پیدا کرني ضرور هوتي هی اُسکے سبب سے قوم کي ترقي میں گونہ توقف هوتا هی اور یہہ توقف ضرور ظهور میں آتا هی یہاں تک کہ اگر تهوڑے دنوں تک یہي حال جاري رهے تو اِس مانع ترقي سے صنعتوں کي ترقي میں صرف توقف نہیں هوتا بلکہ رفتہ رفتہ انسداد اُنکا هو جاتا هی مگر مانع مذکور سے چنداں خوف اُن

دنیوں میں نہیں ہوتا کہ جنکو مفید کاموں کی غرض سے حساب میں لانا معمولی ہوتا ہی اِسلیئے کہ پہلے تو فائدہ مند تجارت کے ذوق شوق سے جو لوگ اپنی پیداوار اپنے ملک سے دوسرے ملک میں بھیجتے ہیں وہ زراعت کے فن میں ترقی کرتے ہیں اور آنے جانے کے طریقوں میں بھی ترقی ہوتی ہی اور یہہ سارے اسباب ایسے ہیں کہ اُنکے ہونے سے ہر قوم کے لوگ اپنے شروع ترقی میں اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ایک عرصہ دراز تک زیادہ پیداوار خام کی مقدار معمولی محنت یا اُس سے کم محنت کے ساتھہ پیدا کرکے بازار میں لاسکتے ہیں اور دوسرے یہہ کہ اگر فرض بھی کیا جاوے کہ غلہ فروش ایسی لاگت سے غلہ بہم پہونچاتے ہیں جو معمول سے زیادہ ہوتی ہی تو اُس سے لازم نہیں آتا کہ پیشہ ورقوم کا بھی اُسی مناسبت سے خرچ زاید پڑے اِسلیئے کہ جو دشواری پیداوار خام کے پیدا کرنے میں پیدا کرنے والوں کو پیش آتی ہی وہ فریق ثانی کو صناعی کی چیزوں کے طیار کرنے میں آسانی ہونے کے سبب سے کچھہ نقصان نہیں دیتی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ ایک لاکھہ گز ململ کا مبادلہ جسکو بارہ انگریزوں نے طیار کیا نو سو ساٹھہ من گیہوں سے جسکو چھتیس پولنڈ والوں نے پیدا کیا ہوسکے اور آبادی کی تعداد میں ایک ثلث زاید ہونے سے نوسو ساٹھہ من کی جگہہ بارہ سو اسی من کی آمدنی ضروری چاهیئے اور اس بارہ سو اسی من کو حساب سابق کی روسے اڑتالیس پولنڈ والے پیدا نہیں کرسکتی بلکہ ساٹھہ آدمی پیدا کرسکتے ہیں تو اس حساب کی روسے کہ انگریزوں کی لیاقت صناعی بھی آدمیوں کی تعداد کے ساتھہ بڑھتی جاوے اٹھارہ انگریز اس قابل ہونگے کہ کم سے کم دولاکھہ گز ململ طیار کرینگے نہ یہہ کہ پہلے حساب کی روسے ڈیڑ لاکھہ گز طیار کریں غرضکہ ان حالات میں پہلے کی نسبت فائدہ سے مبادلہ ہوگا یعنے پہلے کی نسبت مقدار محنت کی کمی سے انگلستان والے غلہ بہت سا اور پولنڈ والے بہت سی ململ خریدینگے *

لحاظ اسباتکا ضرور چاهیئے کہ امر مذکورہ بالا قیمت پیداوار خام کی کمی بیشی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اُس دشواری کی کمی بیشی سے علاقہ رکھتا ہی جو پیداوار خام کی دستیابی میں پیش آتی ہی اور قیمت اور دشواری آپسمیں لازم و ملزوم نہیں اسلیئے کہ دشواریکا حصہ اُن

سببوں پر هی جنکي تاثیر پیداوار خام کي عام مالیت میں هوتي هی اور قیمت کا حصر اُن سببوں پر هی جنکي تاثیر روپیہ کي عام مالیت میں پائي جاتي هی ایک هي جگہہ ایک وقت میں جنسوں کي قیمتیں اُنکي حاصل کرنے کي دشواري کے برابر هوتي هیں چنانچہ جو دشواري بیس روپئہ والي چیز کي دستیابي میں اوٹھاني پڑتي هی اُس سے آدھي دشواري دس روپئے والي چیز کے هاتھہ آنے میں پیش آتي هی مگر شرط اُسکي یہہ هي کہ وقت اور مکان بھي ایک هي هوں چھہ من سولہ سیر غلہ کا مول بالفعل انگلستان میں پچیس روپئے هیں اور آٹھویں هنري بادشاہ کے عهد میں اتنے غلہ کي قیمت دس روپیہ تخمیناً تھي غالب یہہ هی کہ اُن دنوں زمانہ حال کي نسبت چھہ من سولھہ سیر غلہ کي دستیابي دشوار تھي اور ضرور حال ایسا هي تھا کہ پہلے زمانہ میں دس روپیہ کا هاتھہ آنا اس زمانہ میں پچیس روپیوں کے هاتھہ آنے سے زیادہ دشوار تھا اور اسیطرح یہہ بھي ظاهر هی کہ آج انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ پانچ چھٹانک چاندي کو اور ملک پولنڈ میں تین چھٹانک چاندي کو فروخت هوتا هی لیکن اگر اِنگلستان میں پانچ چھٹانک چاندي کا هاتھہ آنا پولنڈ میں تین چھٹانک کے بہم پہونچنے سے سہل هی تو پولنڈ کي نسبت انگلستان میں چھہ من ۱۶ سیر غلہ کا حاصل هونا نہایت آسان هی از روے تجربہ ظاهر هوا کہ دولت اور آبادي میں همیشہ ساتھہ ساتھہ ترقي هوتي هی مگر یکساں نہیں هوتي اور دولت کي ترقي باشندوں کي تعداد سے عموماً زیادہ هوتي هی اور زیادہ هونے والي آبادي کے سرمایہ اور محنت زاید کا میلان کارخانوں کي جانب هوتا هے جنمیں هرطرح کي پیداوار زاید کمال آساني سے هاتھہ آتي هی اور جیسیکہ اُنکي محنت زیادہ بارآور هو جاتي هی اُسیطرح اُنکي معین مقدار محنت کي پیداوار کي قیمت بازار عام میں زیادہ هوتي جاتي هی یعني اُن لوگوں کو اپنے پیداوار کے بدلے زیادہ سونا چاندي حاصل هوتے هیں یا یہہ کہا جائے کہ زیادہ قیمت حاصل هوتي هی پس اگرچہ اُنکو اپنے ملک یا بیگانہ ملک کي ایک معین مقدار پیداوار خام کے لیئے زیادہ قیمت دیني پڑے مگر اُس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اُس مقدار مفروض کے حاصل هونے میں دشواري زیادہ هوگئي هی بلکہ یہہ امر ممکن هے کہ اُس دشواري میں

آ گئي هو اور جس قوم کا يهه حال هوتا هی اُسکي مثال وه آدمي هی جسکي امدني ترقي قيمت غله کے ساتهه ترقي پاتي جاتي هی اگر غله کي قيمت کي زيادتي سے شخص مذکور کي آمدنئ زايد هوتي جاوے تو هر سال اُسکو ايک مقدار معين غله کي خريدنے ميں زياده آساني هوگي اگرچه مختلف زياده قيمتيں اُسکو ديني پڑينگي *

قيمت پر استحصال کي لاگت کي تاثير کا بيان

يهه بيان هو چکا که استحصال کي پانچ صورتيں هيں *

پهلے يهه که جب انحصار تجارت نهو يعني سب لوگ باختيار مساوي پيدا کرنے کے قابل هوتے هيں *

دوسرے يهه که جب محاصر تجارت کو پيدا کرنيکا کل اختيار حاصل نهيں هوتا بلکه پيدا کرنيکے چند طريقوں پر اختيار اسکو حاصل هوتا هی اور اُن طريقوں کو فائده مساوي يا زايد سے بيحد و غايت برتاؤ ميں رکهتا هی *

تيسرے وه صورت که محاصر تجارت کل پيدا کرنيوالا هوتا هی اور پيداوار کو بڑها نهيں سکتا *

چوتهے وه صورت که محاصر تجارت هي پيدا کرنيوالا هوتا هی اور اپني پيداوار کو فائده مساوي يا زايد کے ساتهه بيحد و غايت بڑها سکتا هی *

پانچويں وه صورت که محاصر تجارت هي صرف پيدا کرنيوالا نهو مگر اُسکو چند خاص اسانياں حاصل هوتي هيں اور جسقدر وه اپني مقدار پيداوار کو بڑهاتا جاتا هی وه اسانياں جاتي رهتي هيں *

جو جنسيں پهلي صورت ميں داخل هيں قيمت اُنکي ايسے قاعدوں کي تابع معلوم هوتي هی جنکي تحقيق کمال صحت سے هو سکتي هی چنانچه جس جنس پر صرف محنت خرچ هوئي تو قيمت اُسکي اُس محنت کي اُجرت کي برابر هوتي هی اور جس جنس ميں محنت کي امداد اجتناب کے ذريعه سے هوتي هی يعني جهاں استعمال محنت اور فروخت پيداوار کے درميان ميں ايک عرصه گذر جاتا هی تو قيمت اُس جنس کي اُس محنت کي اُجرت اور اُس معاوضه کے برابر هوتي هی جو محنتي کو اس وجهه سے ملنا چاهيئے که اُسنے اپنے اُجرت لينے ميں

توقف کیا یا اُس سرمایہ والے کو ملنا چاهیئے جسنے اُس محنتی کي اُجرت پیشگی ادا کر دي هو *

ایسي جنسیں بہت تھوڑي هوتي هیں جنکي کل قیمت محنت کي اُجرت یا اجتناب کا معاوضہ یا اُن دونوں عملوں کا عوض هووے *

چنانچہ محض اجتناب سے کچھہ پیدا نہیں هو سکتا بلکہ ضرور هی کہ محنت یا قدرتي ذریعہ سے کوئي چیز بہم پہونچي جس پر اجتناب کیا جاوے هاں یہہ امر ممکن هی کہ کسي قدرتي ذریعہ سے جوهر شخص کو دستیاب هو سکتا هو ایسي شی حاصل هو سکے کہ پہلے پہل اُسکي کچھہ قیمت نہو مگر وہ شی صرف رکھے جانے سے قیمتي هو سکے لیکن مثال اس قسم کي کوئي خیال میں نہیں آتي اگر ایسي شی کا وجود هو سکے تو کچھہ تھوڑا سا تردد اُسکے رکھنے کے واسطے ضروري هی *

صرف محنت سے بہت تھوڑي چیزیں پیدا هو سکتي هیں اور مثال اُنکي یہہ هی کہ ضلع دیوان شاهر کے کنارہ پر ایک نباتي شی پیدا هوتي هی اور انگریزي زبانمیں اُسکو لیور کہتے هیں اور وہ شی کھانے میں آتي هی اور سمندر کے آس پاس کي چھوٹي پہاڑیوں پر جہاں جوار بھاٹا آتا جاتا رهتا هی اور وہ کسیکي ملکیت خاص نہیں هوتیں وہ شی آپ سے آپ اُگتي هی اور کثرت کے سبب سے مقدار حصول اُسکي غیر محدود هوتي هی اور اُسکے جمع کرنے میں کسي اوزار کي ضرورت نہیں هوتي اور اسلیئے کہ بہت دیر تک رکھے جانے سے خراب هو جاتي هی اُسکے جمع هونے اور دهلنے کے بعد توت پھوت فروخت اُسکي عمل میں آتي هی اور نظر بوجوہ مذکورۂ بالا مول اُسکي مقدار مفروض کا اُن لوگوں کي اُجرت هوتي هی جو اُسکو سمیت سمات اور دهودهوا کر بازار میں لاتے هیں *

وہ جنسیں جو بشمول محنت اور اجتناب کے ایسے قدرتي ذریعوں کي استعانت سے پیدا هوتي هیں جو عموماً هاتھہ لگتے هیں اُنسے تو کچھہ زیادہ هیں جو صرف محنت یا صرف اجتناب سے قیمتي هوں مگر اکثر کے مقابلہ میں بہت تھوڑي هیں لیکن ایسي جنسیں فروخت کے قابل کم هاتھہ آوینگي جنمیں صریح یا غیر صریح سیکڑوں بلکہ اکثر صورتوں میں هزاروں ایسے جدے جدے پیدا کرنیوالوں کي شرکت نہو جنمیں سے هر ایک کو کسي نہ کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ سے مدد نملي هو *

ایسي چیزیں سواے † گہڑیکے بہت تہوڑي هیں جنکي قیمت بالتخصیص أجرت اور منافع سے مرکب هو مگر جب تمام حال اُسوقت سے لیکر جب سے دهات کہان سے نکلتي هی اُسوقت تک جب وہ دهات گہڑي کي صورت میں خریدار کے پاس جاتي هی دریافت کیئے جاویں تو همکو یہہ دریافت کرنے سے حیرت هوتي هی که هر درجه میں اِس دهات پر لگان ادا کیا جاتا هی اور لگان کا ادا هونا مستقل نشاني کسي ایسے ذریعه کي مدد کي هی جو عموماً هاتهه نہیں آتا چنانچه جو دهات گهڑي میں موجود هیں اُنکو کهانوں سے نکالنے کے حق پر لگان ادا هوا بعد اُسکے اُن زمینونکا لگان ادا کیا گیا جن سے اُن جہازوں کے ساز و سامان اکٹھے کیئے گئے جنکے ذریعه سے وہ فلزات انگلستان کے بندرگاہ میں آئے اور اُس گهاٹ کا لگان الگ دیا گیا جہاں وہ دهاتیں جہاز سے اُتاري گئیں بعد اُسکے اُن دکانونکا کرایه دیا جہاں وہ بکنے کي نظر سے رکهي گئیں بعد اُسکے اُس زمین کا لگان ادا کیا جہاں گهڑي ساز کا کارخانه واقع هی اور گهڑیونکا خردہ فروش اُس زمین کا لگان دیتا هی جہاں دوکان اُسکي هوتي هی علاوہ اُسکے کهانونکے کهودنیوالے اور جہازوں کے بنانے والے اور معمار اور گهڑي ساز ایسے آلات اور سامانوں کو عمل میں لاتے هیں که وہ اُسیطور حاصل هوتے هیں جسطور سے گهڑي کے سامان هاتهه آئے تهے اور اُن چیزوں کے واسطے بطور مذکورہ بالا هردرجه پر لگان ادا کیا جاتا هی اور جو روپیه که لگان کي جدي جدي صورتوں میں دیا گیا وہ گهڑي کي مالیت کا ایک جزو خفیف هے یہانتک که اگر هم اُن تمام صورتوں کو شمار کرنا چاهیں تو ایسي باریک شاخیں نکلیں که حساب اُنکا ممکن نہیں اور اُن صورتوں کے علاوہ جو کچهه روپیه گهڑي کي قیمت میں باقي رهتا هی وہ کاریگروں کي اجرت اور اُن سرمایه والوں کے منافع پر مشتمل هی جنهوں نے محنت کرنے والوں کو پیشگي اجرت دي اور ان اجرتوں اور منافعوں کا شروع سے حساب کرنا ایسا هي بیفائدہ هے جیسا که لگان کے ادا هونے کا حال دریافت کرنا عبث هی غرضکه جب کسي مصنوعي جنس کي مالیت کا تخمینه کیا جاتا هی تو هم اُس قیمت سے آگے نہیں بڑهتے جو کاریگر اپنے آلات اور مصالح کے واسطے ادا کرتا

† کنارڈ صاحب اور فلورس اسٹراڈا صاحب اور مکلک صاحب نے گهڑي کو ایسي مثال میں پیش کیا هی جسکي قیمت صرف محنت سے هوتي هی

ہے جس میں تمام لگان اور نفعے اور اجرتیں پہلے کی شامل ہوتی ہیں *

اب ہم اُن سببوں کو دریافت کرتے ہیں جنسے اُن مصالحوں کی مالیت کاریگر کے پاس آجانے کے بعد بڑہ جاتی ہی فرض کیا جاوے کہ گہڑی ساز کا مصالح پانچ ہزار روپیہ کا ہی اور کارخانہ کے واسطے زمین اُسنے پانچہزار روپیہ کو خریدی اور مکانوں کی تعمیر میں نو ہزار روپئے صرف کیئے اور ایک ہزار روپیہ کے آلات خریدے اور آلات و مکانات کی شکست و ریخت کی مرمت میں ہزار روپیہ سالانہ خرچ پڑے اور دس کاریگر ایسے نوکر رکھے کہ ہر شخص کی اوسط تنخواہ سالانہ ہزار روپئے ہوئے اور شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک برس کا عرصہ گذرا اور یہہ بھی فرض کیا جاوے کہ وہ دس کاریگر پانچ ہزار روپیہ کے مصالح سے ایک برس روز میں پانسو گہڑیاں بناسکتے ہیں اور اُس گہڑی ساز کارخانہ دار کو دس روپیہ فیصدی سالانہ منافع پڑتا ہے تو اس منافع کے حصول کے واسطے یہہ امر ضرور ہی کہ وہ گہڑیاں سترہ ہزار پانسو پچاس روپیہ کو فروخت ہوویں چنانچہ حساب اُسکا مندرجہ ذیل ہی

مالیت مصالح .... پانچہزار روپیہ

اجرت سالانہ کاریگروں کی .... دس ہزار روپیہ

خرچ مرمت سالانہ .... ایکہزار روپیہ

میزان

سولہ ہزار

اِن رقموں اور قیمت مکانات اور زمین اور آلات پر منافع بابت چھہ مہینے کے بحساب فیصدی دس روپیہ سالانہ } ایکہزار پانسو پچاس روپیہ

میزان کل

سترہ ہزار پانسو پچاس

مراتب مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ اگرچہ یہہ امر فرض کیا گیا کہ شروع کام سے گہڑیوں کے بکنے تک ایک سال کا عرصہ گذرے گا مگر خیال ایسا کیا جاتا ہے کہ گہڑی کے استحصال کی لاگت چھہ مہینے کے واسطے پیشگی لگائی گئی اسلیئے کہ منجملہ زر پیشگی کے کچھہ روپیہ چھہ مہینے کے واسطے اور کچھہ روپیہ چھہ مہینے سے کم کے واسطے ضرور لگایا ہوگا اسلیئے کہ یہہ امر فرض کیا جاوے کہ کاریگر برس دن تک گہڑی کے کام میں مشغول

رہا اور روز روز اجرت پائي تو يہہ لازم آتا هى كه أسنے گهڑي كے بكنے سے برس روز پيشتر پہلے دن كي اجرت پائي اور اخير دن كي مزدوري بكنے كے دن حاصل كي نظر بريں فروخت سے پہلے پيشگي لگانے كل روپيہ كي اوسط ميعاد چهہ مہينے هوتے هيں اسليئے كه بحساب اوسط كي رو سے جسقدر روپيہ تهوڑے دنوں كي بابت لگايا گيا أسيقدر زيادہ دنونكي بابت بهي لگايا گيا *

يہہ بات بهي ظاهر هوگي كه همنے فرض كيا هى كه مصالحوں اور مرمتوں اور اجرتوں كي تمام ماليت وصول هوئي اور ماليت زمين اور مكانات و آلات كي بابت صرف منافع حاصل هوا اسليئے كه مصالح وغيرہ پر سرمايہ والے كا روپيہ سال بسال خرچ هوتا هى مگر مكانات و آلات وغيرہ آيندہ تحصيل مير كام آنے كے واسطے باقي رهتے هيں اور أن ميں جو نقصان آتا هى أسكے ليئے ايک هزار روپئے سالانه مرمت كے محسوب هوگئے باقي زمين ضايع هونے كے قابل نهيں *

مگر ابتک تمام لاگت استحصال كي حساب ميں نهيں آئي چنانچه پہلے كچهہ اجرت خود كارخانه دار گهڑي سازكي محنت كے ليئے لگاني چاهيئے جو وہ اپنے كام كي سربراهي ميں كرتا هے اور دوسرے كچهہ منافع أسكي تعليم كي بابت قرار پانا چاهيئے اور جبكه أسكے علم و عادات جو أسكے باطني سرمايه هيں اور بعد أسكے باقي نرهينگے تو يہہ امر ضروري هى كه أن صفتوں كي ماليت كے وصول هوجانے كے واسطے كچهہ منافع متوسط شرح سے زيادہ قرار ديا جاوے *

مثلاً اگر يہہ قرار ديا جاوے كه أسكي تعليم ميں دس هزار روپيہ خرچ پڑے اور يہہ روپيہ بذريعہ اوسط منافع پندرہ روپيہ فيصدي سالانه كے حساب سے وصول هوسكتا هى اور أسكي اجرت كا اوسط تين سو روپيہ سالانه هى تو گهڑيوں كي قيمت مذكورہ پر ان حسابوں كي بابت اٹهارہ سو روپئے او زيادہ كرنے چاهيئيں اور علاوہ أسكے يہہ اٹهارہ سو روپيہ چهہ مہينے كے واسطے پيشگي لگانے پر نوے روپيہ منافع كے اور بڑهانے سے گهڑيوں كي قيمت أنيس هزار چار سو چاليس روپيہ هوتے هيں *

واضح هو كه اب جو رقم اس ميں بڑهاني باقي رهي وہ محصول كا خرچ هى يعني وہ اجرت اور منافع جو ايسے لوگوں كو ديا جاتا هى جو

گھڑي کے سامانوں کي حفظ و حراست کے واسطے مقرر هيں تا که اُنکو اپنے ملک اور بيگانه ملک کي جبر و تعدي اور مکر و فريب کا صدمه نه پهونچے *

غرض که گھڑي ساز نے جو قيمت آلات و مصالح اور مکانات کي بابت ادا کي منجمله اُسکے بڑا جزو وه محصول هے جو ان چيزوں پر پهلے سے پهلے لگ چکا تها مگر جو محصول بالفعل تجويز طلب هےوه وه هے جو گھڑي ساز کو اُس سال ميں ادا کرنا ضروري هے جسميں گھڑيوں کا طيار هونا فرض کيا گيا *

محصول کا خرچ اس قابل نهيں که تخمينه اُسکا کيا جاوے چنانچه کچهه باعث تو يهه هے که انتظام حکومت کا خرچ ايک طرح پر نهيں رهتا اور کچهه سبب يهه هی که کوئي قاعده کليه ايسا نهيں که اُسکي روسے محصول کا پرته دينےوالوں ميں ٹهيک ٹهاک هوسکے انگلستان ميں اُن لوگوں سے عموماً محصول ليا جاتا هی جو خاص خاص جنسوں کو صرف ميں لاتے هيں يا پيدا کرتے هيں مثلاً گاڑي رکهنے يا گهر کي لگانے اور بتيوں اور شيشه کے کارخانه کرنے پر انگلستان ميں محصول لگتا هی فرض کيا جاوے که جو دوکان اور آلات گهڑي ساز اپنے صرف ميں رکهتا هی اُنکي بابت پانسو تيئيس روپئے آٹهه آنه محصول سالانه کے حساب سے اُسکو ديني پڑتي هيں اور اس روپئے کے پيشگي لگنے پر نصف سال کا منافع چهبيس روپئے آٹهه آنه اگر حساب ميں شمار کيئے جاويں تاکه دونو رقموں کا مجموعه پانسو ساٹهه روپئے هوويں اور يهه روپئے بشمول اونيس هزار چار سو چاليس روپئے کے هوکر بيس هزار روپئے هوويں تو کل يهه روپيه پانسو گهڑيوں کي طياري کا هوگا اور في گهڑي چاليس روپيه کا پرته پڑيگا *

مثال مرقومه بالا ميں رقوم متفرقه بے سوچے سمجهے قايم کي گئيں ليکن حساب مذکور کا تفصيل وار قايم هونا آغاز سے انجام تک اسليئے مناسب سمجها گيا که ايک مثال ان حسابوں کي ظاهر هوجاوے جنکي روسے هرکارخانه دار کو اپنے کام کے نفع اور ضرر کا اندازه قايم کرنا آسان هووے اور نيز اس وجهه سے که کن کن صورتوں ميں محنت و اجتناب اور قدرتي ذريعے يعني لگان اور منافع اجرت استحصال کي ترکيبوں ميں هميشه ظهور ميں آتي هيں *

پس جب کہ ہم کسی قسم کي جنسوں کي نسبت یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سب کو یکسان اختیار حاصل ہونے کي حالت میں پیدا ہوئیں یا یوں کہیں کہ وہ بلا اعانت کسی اور مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے محنت اور اجتناب کا نتیجہ ہیں اور اُنکي قیمت اجرت اور منافع کے مجموعہ کي برابر ہی جو اُن جنسون کے استحصال میں صرف ہونا چاہیئے تو ہماري غرض یہہ نہیں ہوتي کہ ایسي جنسیں حقیقت میں موجود ہیں بلکہ یہہ مطلب ہوتا ہی کہ بر تقدیر وجود ایسي جنسون کی قیمت اُنکي قاعدہ مذکورہ بالا کے مطابق قرار پاویگي اور جب کہ کسي جنس کا استحصال محنت یا اجتناب یا دونوں کي وجہہ سے ہوتا ہی تو اُسکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ سب کو یکسان اختیار حاصل ہونے کي صورتمیں پیدا ہوئي اور مول اُسکا اجرت یا منافع یا دونو کي برابر ہوگا جو محنت یا اجتناب یا دونو کا معاوضہ ہیں *

انحصار تجارت کي تاثیر قیمت پر

جو جنسیں کہ استحصال کي دوسري اور تیسري اور چوتھي صورتوں میں داخل ہیں اُنکي قیمت کا انتظام عام قاعدوں کے ذریعہ سے بہت کم ہوتا ہی دوسري صورت کي جنسوں کي قیمت استحصال کي لاگت سے ایسي حالت میں زیادہ نہیں ہوسکتي کہ انحصار تجارت کے ذریعہ سے اعانت نہ پہونچي مگر محاصر تجارت کے استحصال کي لاگت کے قریب قریب وہ قیمت پہونچنا چاہتي ہی اور تیسري اور چوتھي صورتوں کي جنسوں کي قیمت کے لیئے کوئي ضروري حد معین نہیں مگر تیسري صورت میں کي جنس کي نسبت جسمیں قدرتي ذریعہ کي وجہہ سے مقدار پیداوار سخت محدود ہوتي ہی چوتھي صورت میں کے جنس کي قیمت جسمیں محاصر تجارت اپني پیداوار کو زیادہ بڑھا سکتا ہی استحصال کي لاگت کے قریب قریب اکثر پہونچ جاتي ہے *

لیکن جو جنسیں پانچویں صورت میں شامل ہیں اور وہ سب کو غیر مساوي اختیار حاصل ہونے کي حالت میں یا یہہ کہو کہ ایک خاص قسم کي انحصار تجارت میں پیدا ہوتي ہیں اور جنکو سارے لوگ پیدا کرسکتے ہیں لیکن اُنکي پیداوار زائد کي مقدار کي مناسبت

سے خرچ زیادہ ہوتا ہی اُن جنسوں کي قیمت ہمیشہ یہہ چاہتي ہی کہ اُس جزو پیداوار کے استحصال کي لاگت کي برابر ہوجاوے جس جزو کے استحصال میں باقي حصوں کے استحصال سے نہایت خرچ پڑتا ہی مثلاً شہر لندن کي سالانہ رسد رساني میں پندرہ لاکھہ کوارٹر گیہوں کي ضرورت پڑتي ہی اور منجملہ اسقدار کے پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے بڑي زراعت کے ذریعہ یا فاصلہ بعید کي آمد کے وسیلہ سے ہاتھہ آسکتے ہیں اور جبکہ لندن والوں کي دولت اور حاجات ایسي ہیں کہ اُنکي بدولت وہ پندرہ لاکھہ کوارٹر غلہ کي خریداري کرسکتے ہیں اور اگر غلہ کي امد و کاشت کا خرچ مبدل نہو تو یہہ بات ظاہر ہی کہ وہ کل غلہ بشرطیکہ یکساں و برابر ہووے پچیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوگا اور اگر اس سے کم قیمت کو فروخت ہو تو پچاس ہزار کوارٹر مذکورہ بالاکا پیدا ہونا یکقلم موقوف ہوجاویگا اور نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ قلت آمد کے باعث سے قیمت بڑہ جاویگي اور واضح ہو کہ منجملہ پندرہ لاکھہ کوارٹر مذکورہ بالا کے ممکن ہی کہ پچاس ہزار کوارٹر نہایت زرخیز اراضي کي خفیف زراعت سے بخرچ پانچ روپیہ في کوارٹر کے پیدا ہوسکیں اور ایک لاکھہ کوارٹر دس روپیہ في کوارٹر اور دولاکھہ کوارٹر ساڑے بارہ روپیہ اور دولاکھہ کوارٹر پندرہ روپیہ کے خرچ سے حاصل ہوویں اور پچاس ہزار کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹرکے حساب سے ہوں باقي کل غلہ کے استحصال کي لاگت پچیس روپیہ في کوارٹر سے کم مقدار پر پڑے مگر کل غلہ یعني پندرہ لاکھہ کوارٹر پچیس روپیہ في کوارٹر کي شرح سے فروخت ہوگا باقي یہہ فرق جو قیمت اور استحصال کي لاگت میں واقع ہی وہی لگان کہلاتا ہی اور لگان وہ منافع ہی کہ ایسے قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل ہوتا ہی جسپر سب لوگوں کا اختیار نہیں ہوتا اور اِسي وجہہ سے جو شخص اُس قدرتي ذریعہ کا مالک ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے لگان ملتي ہی وہي لگان لیتا ہی *

مگر منجملہ کل مقدار غلہ مذکورہ بالا کے جس جزو کے پیدا کرنے میں بہت سا خرچ پڑا وہ بدون اداے زر لگان کے پیدا ہوا اگر غلہ کے پیدا ہونے اور اُسکو معین کہیت سے بازار تک لانے کا خرچ اس حساب سے ہووے کہ ہزار روپئے سو کوارٹر کي بابت اور ہزار روپئے نوہ کوارٹر کي

بابت اور هزار روپیه اسي کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ستر کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه ساٹهه کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه پچاس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه چالیس کوارٹر کي بابت اور هزار روپیه تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي بابت خرچ هو اور تیس روپیه في کوارٹر کي شرح سے بازار کا بهاؤ هووے تو یهه صاف ظاهر هی که زمیندار کا لگان حسب حساب مندرجه ذیل هوگا

اول هزار روپیه پر	دس هزار روپیه
هزار روپیه ثاني پر	ایکهزار سات سو روپیه
تیسرے هزار پر	ایکهزار چار سو روپیه
چوتهے هزار پر	ایک هزار سو روپیه
پانچویں هزار پر	آٹهه سو روپیه
چهٹے هزار پر	پانسو روپیه
ساتویں هزار پر	دو سو روپیه

غرض که کل پیداوار پر سات هزار سات سو روپیه زر لگان کے هوئے *

یهه بات واضح هی که کاشتکار آخر پیداوار یعني تینتیس اور ایک تهائي کوارٹر کي لگان ادا نهیں کرسکتا اسلیئے که وه هزار روپیه جنکے معاوضه میں مقدار مذکور فروخت هوئي لاگت استحصال میں صرف هو جاتے هیں اور یهه مقدار اخیر جب تک پیدا هوتي رهیگي که خریداروں کو حوایج دولت کے باعث سے ایسي مقدار غله کي خرید کي خواهش اور قابلیت باقي رهیگي جسکا حاصل هونا بدون پیدا هونے نهایت لاگت والے جزو اخیر کے ممکن و متصور نهیں یهانتک که اگر لوگوں کي دولت و حاجت ترقي کرتي رهے تو یهه بهي ضرور هوسکتا هی که زیاده مقدار حصول غله کي اور بهي زیاده لاگت سے هووے مثلاً صرف بیس کوارٹر غله هزار روپیه کے صرف سے پیدا کیا جاوے مگر یهه بهي ظاهر هی که جب مقدار حصول ایسي هوگي تو في کوارٹر پچاس روپیه کي شرح سے قیمت بهي هوگي اس لیئے که یهه ایسي کم سے کم قیمت هے جس سے آخر حصه کي لاگت حاصل هوسکتي هی اور ظن غالب هی که حصول پیداوار آخر سے پهلے پچاس روپیه في کوارٹر سے زیاده قیمت بڑه جاویگي اسلیئے که یهه بات ضرور هی که جب خریداروں کي حاجت اور دولت سے پیداوار

کي زیادہ مانگ ھو تو اُس وقت سے اُس وقت تک کہ مقدار حصول میں پیداوار اخیر کي وجہہ سے بڑھوتري ھووے ایک عرصہ درمیان میں گذریگا اور اخیر پیداوار زاید کے حصول سے جسقدر قیمت قایم ھوگي اُس قدر سے زیادہ قیمت کا جاري رھنا بیچ کے دنوں میں ضروري ھی اور آخر پیداوار زاید کے بازار میں آنے سے قیمت میں اتني تخفیف ھوگي کہ پچاس روپیہ في کوارٹر قایم ھو جاوینگے کیونکہ اسي لاگت کے حساب سے وہ اخیر پیداوار پیدا ھوگي مگر جب تک خریداروں کي حاجت اور دولت یا کاشتکاري کے خرچ اور غلہ کے لانے میں تخفیف نھوگي تب تک اُس قیمت میں کمي نھیں آسکتي *

یہہ مسئلہ اسقدر روشن ھی کہ بیان اُسکا تکلف سے ھونا ضروري نھیں مگر وہ نھایت زمانہ حال کي تحقیقوں میں سے ھی چنانچہ بھت لوگ انگلستان کے بھي ابتک اُسکو تسلیم نھیں کرتے اور باھر کے لوگ اُسکو سمجھتے بھي نھیں اگر کسي مصنف سے یہہ توقع کیجاوے کہ وہ اُس سے بخوبي واقفیت رکھتا ھو تو اُسکے قابل صرف سي صاحب معلوم ھوتے ھیں جو منجملہ علماء انتظام مدن کے تمام یورپ میں معزز و ممتاز اور رکارڈو صاحب کي کتاب کے شارح تھے جو کتاب رکارڈو صاحب نے اصول دولت و محصول کے مقدمہ میں تصنیف کي اور فرانسیسي زبان میں اُس کا ترجمہ ھوا سي صاحب نے اُسکي شرح لکھي اور وہ ھر جگہہ رکارڈو صاحب کي دلیلوں کے مقابلہ میں یہہ حقیقت پیش کرکے کہ تمام اراضیات مزروعہ سے لگان حاصل ھوتا ھی یہہ کھتے ھین کہ اس حقیقت کو اسبات سے کچھہ علاقہ نھیں ھی کہ اکثر غلہ بلا لگان بھي پیدا ھوتا ھے رکارڈو صاحب اپني کتاب میں اس حقیقت کا ابطال کرتے ھیں سي صاحب بحسب دستور اپنے اعتراض کو جماتے ھیں اور وہ مقام وہ ھی جھان رکارڈو صاحب اپني کتاب کے چوبیسویں باب میں آدم اسمتھہ صاحب کي راے پر جو لگان کے مقدمہ میں اُنھوں نے لگائي مباحثہ کرتے ھین چنانچہ وہ عبارت نقل کیجاتي ھی *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات اختیار کي تھي کہ پیداوار اراضي کا کوئي جزو ایسا ھوتا ھے کہ اُسکي مانگ ھمیشہ ایسي رھتي ھےکہ جو خرچ اُسکے قابل فروخت کرنے اور بازار میں لانے پر پڑتا ھی مول اُسکا خرچ

مذکور سے زیادہ حاصل ہوتا ھی اور وہ کھانیکي چیزوں کو ایساھي جزو پیداوار اراضي سمجھتے تھے *

چنانچہ وہ لکھتے ھیں کہ ھر زمین سے پیداوار خورش کي مقدار اُس مقدار کي نسبت زیادہ پیدا ھوتي ھی جو اُسکے پیدا کرنے اور بازار میں لانے کي محنت کے عوض کے لیئے ایسي کافي ھوتي ھی کہ محنت اُس سے قایم رھی اور جس سرمایہ سے کہ اُس محنت کي اجرت ادا کیجاتي ھی اُسکا منافع وصول ھونے کے لیئے وہ مقدار مذکورہ کافي سے زیادہ ھوتي ھی اور اسي لیئے زمیندار کے لگان کے واسطے کچھہ نکچھہ فاضل بچتا ھی *

مگر آدم اسمتھہ صاحب اپني اس راے کي تائید میں بجز اسبات کے کچھہ نہیں کہتے کہ ناروے اور اسکاٹ لینڈ کے اُجڑے جنگلونمیں جہاں ناقص زمینیں ھوتي ھیں کسي قسم کي پیداوار مویشي کي چرائي کے واسطےھوتي ھی اور بدولت اُسکے دودہ اور مویشیوں کي تعداد میں اتني کثرت آجاتي ھی کہ اُس سے چرواھے کي محنت کي اُجرت اور مالک کا منافع مجرا ھو کر زمیندار کو لگان بھي حاصل ھو جاتا ھے مگر اُنکي اِسبات میں ھمکو شک اِسلیئے ھے کہ کیساھي ملک ھو خواہ عمدہ سے عمدہ ھو یا برے سے برا ھو مگر اُسمیں کوئي نہ کوئي زمین ایسي ھوتي ھے کہ پیداوار اُس سے صرف اسقدر حاصل ھو سکتي ھے کہ جو سرمایہ اُسپر لگے وہ اوراُسکا معمولي منافع اُس سے حاصل ھو زیادہ کچھہ نملي چنانچہ یہي حال امریکا کا سب پر روشن ھی مگر باوجود اُسکے کوئي شخص یہہ نہیں کہتا ھی کہ امریکا اور یورپ کے قواعد لگان میں تفاوت ھی لیکن اگر یہہ بات درست ھو کہ اِنگلستان والوں نے باب زراعت میں یہانتک ترقي بہم پہونچائي کہ آج ایسي کوئي زمین وھاں نہیں کہ اُس سے لگان حاصل نہوتا ھو تو البتہ یہہ بھي راست ھی کہ پہلے ایسي زمینیں بھي تھیں جنسے لگان حاصل نہوتا تھا مگر ایسي زمینوں کا ھونا نہونا امر متنازع فیہ میں کچھہ بڑي منزلت نہیں رکھتا کیونکہ اگر گریٹ برٹن میں ایسي زمین پر جس سے صرف سرمایہ اور معمولي منافع کي بازیافت ھو سکتي ھی پراني ھو یا نئي ھو سرمایہ کا اِستعمال ھوتا ھی تو ھماري مراد حاصل ھی اگر کوئي ٹھیکہدار زمین کا ٹھیکہ سات یا چودہ برس کي میعاد پر

لیوے تو یہہ امر ممکن هی کہ وہ شخص اُس اراضي پر لاکهہ روپیہ کا سرمایہ یہہ جانکر تجویز کرے کہ پیداوار خام اور غلہ کي قیمت کے ذریعہ سے سرمایہ اپنا وصول کرسکونگا اور لگان بهي ادا کردونگا اور معمولي منافع بهي حاصل کرلونگا مگر وہ شخص ایک لاکهہ دس هزار روپیہ اُس زمین پر اُسوقت تک نہ لگائیے گا جب تک کہ وہ یہہ دریافت نکرلیگا کہ دس هزار روپیہ کے لگانے سے اسقدر پیداوار هو سکتي هی یا نہیں کہ اُسکے پیدا هونے سے سرمایہ کا معمولي منافع حاصل هو سکے غرضکہ وہ شخص اپنے اِس منصوبہ میں کہ یہہ رقم زاید سرمایہ کي لگاؤں یا نہ لگاؤں صرف یہہ سوچیگا کہ پیداوار خام کي قیمت اسقدر کافي هوگي یا نہیں کہ اُس سے اُسکا سرمایہ منافع سمیت مل سکے اِسلیئے کہ یہہ حال اُسکو معلوم هی کہ لگان زاید دینا نہ پڑیگا اور انقضاے میعاد پر بهي لگان اُسکا زیادہ نہوگا اِسلیئے کہ اگر زمیندار اُس دس هزار روپیہ مذکورہ کي وجهہ سے لگان طلب کریگا تو یہہ ٹهیکہدار اُس روپیہ کو نہ لگاویگا کیونکہ اُس روپیہ کے لگانے سے اُسیقدر معمولي نفع اُسکو هاتهہ آیا جو کسي دوسرے کام میں لگانے سے حاصل هوتا † *

تحریر مذکورہ بالا کي نسبت سے صاحب یہہ بات لکهتے هیں کہ آدم اسمتهہ صاحب اِس بات کو نہیں مانتے وہ کہتے هیں کہ ملک اِسکاٹلینڈ میں بڑي سي بڑي زمین کا لگان اُسکے مالک کو ملتا هی مگر اس کلام پر سے صاحب کو هم رکارڈو صاحب کي طرف سے یہہ جواب دیتے هیں کہ رکارڈو صاحب اسي امر کو لکهتے هیں کہ وہ کچهہ ضروري نہیں اِسلیئے کہ جس زمین کا لگان دس اشرفیاں في ایکڑ دیا جاتا هی تو ایک جزء اُسکي پیداوار کا ایسا بهي هوتا هی کہ اُسکے پیدا کرنے کے حق کي بابت لگان نہیں ادا کیا جاتا *

مگر یہہ بات تسلیم کرني چاهیئے کہ لگان کے باب میں مسئلہ مذکورہ بالا اکثر اوقات ایسي صورت سے بیان کیا گیا کہ اُسکے سننے سے ایسے ویسے

---

† رکارڈو صاحب کي اس تقریر سے معلوم هوتا هی کہ دس هزار روپیہ زیادہ لگانے سے جو ٹهیکہدار زیادہ پیداوار بلا لگان حاصل کرسکتا هی گویا وہ ایسي زمین پر حاصل هوئي جسپر کچهہ لگان نہیں هی غرضکہ اُنهوں نے اپني خیال میں اُس کلیہ کو توڑ دیا کہ کوئي اراضي مزروعہ ایسے نہیں هوتے جسپر لگان نهو حالانکہ یہہ تمام مثال سے صاحب نے اُس قول کي تائید کرتي هی کہ غلہ بلا لگان پیدا هوتا هی

آدمیوں کی توجہہ کی انتشار کا احتمال اور کج فہموں کی حرف گیری اور آمادگی کا کمان قوی ہوتا ہے رکارڈو صاحب نے ایجاد اس مسئلہ کی نہیں کی مگر عمدہ طور سے توضیح اُسکی کی اور باقتضاء اُن عیب و ہنر کے جو رکارڈو صاحب میں موجود ہیں اُنکی عبارتوں میں بہت جگہہ غلطیاں واقع ہوئیں وہ صاحب علم منطق سے اتنے ماہر نتھے کہ مضمونوں کو ٹھیک ٹھاک کرتے یا قدر اُنکی سمجھنے اور تحریر میں اسقدر تیز فہمی کو دخل دیا کہ کم فہم اور فہیم دیکھنیوالوں کی معمولی فہمید کے واسطے گنجایش باقی نہیں چھوڑی اور اسقدر راست پسندی اور سادگی اُنمیں تھی کہ وہ یہہ نہ سوچے کہ ہماری تحریروں سے دیدہ و دانستہ خلاف مراد سمجھینگے غرضکہ بوجوہ مذکورہ بالا اُنھوں نے ایسی غلطی کی کہ منجملہ اُن بڑے لوگوں کے جو علم و فضل کے بڑے پایہ پر پہونچے یہی مصنف بڑا غلط لکھنیوالا تھا اور باب لگان میں ایسی بری عبارت لکھی کہ اور جگہہ اُس سے ایسی خطا نہیں ہوئی *

رکارڈو صاحب نے یہہ دیکھا کہ جب لوگوں کو پیداوار خام کی خریداری کی خواہش و طاقت زیادہ ہوتی ہی اور پیداوار زاید کا پیدا ہونا بدون ازدیاد خرچ کے ممکن نہیں تو زرلگان زیادہ ہوجاتا ہی اور زراعت کو وسعت ہوتی ہی چنانچہ اُنکے ذہن میں لگان کی زیادتی اور زراعت کی وسعت نے ایک اتصال قرار پایا اور اُنھوں نے اُن دونو تصوروں کو بہت جگہہ ایسا ظاہر کیا کہ گویا اُنمیں سبب و مسبب کی نسبت قایم ہی یعنی وسعت زراعت ازدیاد لگان کا سبب ہی حال آنکہ یہہ امر ظاہر ہی کہ وسعت کی بدولت ازدیاد لگان کے واسطے ایک مانع پیدا ہوتا ہے رکارڈو صاحب کی یہہ غلطی اتنی روشن ہے کہ کوئی کتاب کا دیکھنے والا جو فکر و غور اعتدال کے درجہہ کا رکھتا ہو ایسا ہو کہ اُس غلطی کو نسمجھے *

رکارڈو صاحب نے اکثر مقام سے اُن لفظوں کو کہ ایسی زمین کا پیدا شدہ غلہ جسپر لگان نہو اور ایسا پیدا شدہ غلہ جسکا لگان نہ ادا کیا جاوے ایک ہی مراد میں استعمال کیا اور جب کہ اُنکے مخالفوں نے یہہ کلام اُنسے کیا کہ پرانی سلطنتوں میں کل اراضی کا لگان دیا جاتا ہی تو اُنھوں نے کبھی کبھی اُس کلام کی صحت سے انکار کیا حال آنکہ

اُنکو وہ اپنا مسئلہ ثابت کرنا چاهیئے تها جو اُنهوں نے انتخاب مندرجه بالا میں کہا یعني یہه که هماري بات دونوں حالتوں پر صادق رهتي هی خواہ اُسکو کسي ایسے هي چهوتے ضلع سے منسوب کریں جہاں تمام اراضیات پر بہت لگان لگتا هی خواہ کسي ملک نو آباد سے نسبت دیں جہاں باستثناء لگان استحصال کي لاگت هوتي هو اور آزادي عام هو *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے زکارتو صاحب نے یہه بهي اکثر لکها هی که لگان کا حصول اُس امر پر موقوف هی که مختلف درجوں کي اراضیات بوئي جاویں یا ایک هي سي زمین پر زیادہ سرمایه لگایا جاوے اور اُس سرمایه زاید کا بهي معاوضه مناسبت سے کم حاصل هوسکے مگر خلاف اُسکے یہه ظاهر هی که اگر کوئي ملک ایسا تصور کیا جاوے که وهاں آدمي بہت اور دولت زیادہ هو اور اسکي زمینیں یکساں بہت سي زرخیز هوویں اور اُس سے ایک معین سرمایه کے خرچ کے معاوضه میں بہت سي پیداوار حاصل هوسکتي هی اور اگر سرمایه کم خرچ هو تو اُس سے کچهه معاوضه حاصل نهو یا بہت زیادہ خرچ سے بہت زیادہ معاوضه حاصل هو تو اُس ملک سے بخوبي لگان حاصل هوسکتا هی اگرچه هر بیگهه زمین اور هر حصه سرمایه سے بمقدار مساوي پیداوار پیدا هوتي هے *

بیان اُس مسئلہ کے نتیجوں کا که جب کارخانوں میں محنت زیادہ صرف کیجاتي هی تو وهاں محنت کا اثر زیادہ هوتا هی اور خلاف اُسکے جہاں زمین پر زیادہ محنت هوتي هی تو وهاں اُسکا اثر اُسکي مناسبت سے کم هوتا هے

واضح هو که اب اس مسئله کے چند مشهور نتیجوں کا بیان کیا جاویگا که کارخانوں میں محنت زاید کا بہت زیادہ اثر هوتا هي اور فن زراعت میں زیادہ محنت کي مناسبت سے ترقي نهیں هوتي اور اس وجهه سے کارخانوں کي پیداوار مصنوعي کي مقدار زاید بحسب لحاظ اُسکے خرچ مناسب کے تخفیف سے حاصل هوتي هی اور زراعت کي پیداوار کي هر مقدار زاید مناسبت سے زیادہ لاگت لگنے پر هاتهه آتي هی *

پہلا نتیجہ

پیداوار مصنوعي اور پیداوار خام کي زیادہ مانگ کے مختلف اثر

جب کہ لوگوں کي تعداد میں ترقي ہوتي جاتي ہی تو اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت اُس پیداوار خام کي مالیت سے متعلق ہوتي ہی جس سے وہ طیار ہوتي ہی بڑھنے پر مائل ہوتي ہی اور اُس جنس کي قیمت جسکي مالیت میں اُن شخصوں کي محنت اور اجتناب کے معاوضہ کو زیادہ دخل ہوتا ہی جو اُسکو بناتے ہیں کہٹنے پر راغب ہوتي ہی یہہ امر واضح ہی کہ جو جنسیں موٹي جھوٹي صنعت سے متعلق ہیں وہ پہلے قاعدہ کي تابع ہیں اور جو عمدہ صنعت سے تعلق رکھتي ہیں وہ دوسرے قاعدے کي تابع ہیں چنانچہ پہلي جنسوں کي مثال روٹي اور دوسري جنسوں کي تمثیل فیتہ ہے اور بالفعل انگلستان میں ایک پنسیري نان پاؤ کي اوسط قیمت دس آنہ ہیں جسمیں گیہوں کي قیمت چھہ آنہ آٹھہ پائي قرار دے سکتے ہیں اور باقي میں پیسنے والے اور نان بائي اور خوردہ فروش کے منافع اور محنتانہ کي گنجایش ہوتي ہے اب اگر ایسي اتفاق پڑے کہ اُس ملک کي پیداوار سے روٹي کا مطالبہ دوگنا ہو جاوے تو یہہ بات ظاہر ہی کہ مقدار محنت کي صرف دوني کرنے سے گیہوں کي مقدار حصول دوني نہوگي مگر یہہ بیان ہونا غیر ممکن ہی کہ اتفاق مذکورہ کے پڑنے سے جو دقت کہ پیداوار کي مقدار حصول میں پیش آویگي اُسکے باعث سے گیہوونکي قیمت کسقدر زیادہ ہو جاویگي لیکن فرض کیا جاوے کہ گیہوونکي قیمت دو چند ہوجاویگي تو ایک پنسیري نان پاؤ میں جسقدر گیہوں صرف ہونگے اُنکي قیمت چھہ آنہ آٹھہ پائي کي جگہہ تیرہ آنہ چار پائي ہونگے مگر ساتھہ اسکے وہ محنت بھي بہت موثر ہوگي جو روٹي کے لگانے اور بیچنے میں صرف ہوتي ہي میدہ کے پیسنے والے اور نان بائي عمدہ عمدہ قسم کے آلات استعمال میں لاوینگے اور محنت کي زیادہ تقسیم کرینگے اور خوردہ فروش بھي کچھہ تھوڑا سا خرچ بڑھا کر اپنے سودے کو دوگنا کریگا غرضکہ

جہاں تک روٹي کي طياري اور خوردہ فروشي قيمت سے تعلق رکھتي هى وهاں تک روٹي کي قيمت ميں بقدر ايک چهارم کے تخفيف هوگي يعني جہاں اِس کام ميں تين آنہ چار پائي خرچ هوتے تهے وهاں اڑهائي آنہ کا خرچ پڑيگا اور روٹيوں کي مقدار حصول کي زيادتي کا نتيجہ يہہ هوگا کہ ايک پنسيري نان پاؤ کي قيمت دس آنہ کي جگہہ پندرہ آنہ دس پائي هونگے *

اب ديکهنا چاهيئے کہ فيتہ کے اِستعمال کے زيادہ رواج کا کيا نتيجہ حاصل هوتا هى واضح هو کہ آج کل جو فيتہ اور روئي کي قيمت هى اُسکے حسابوں ايک پونڈ روئي سے جو مقام يورپول ميں ايک روپيہ کو بکتي هى فيتہ کا ايک تهان ايک هزار پچاس روپيہ کي قيمت کا طيار هوسکتا هى اگر فرض کيا جاوے کہ فيتہ کا خرچ دوچند هووے اور مول اُس روئي کا جو اُس کے بنانے کے لايق هووے اُسکي زيادہ مقدار کے حاصل کرنے کي دقت پڑنيکے سبب سے دوروپيہ پونڈ هوجاوے تو باوجود اسبابات کے کہ خرچ طياري فيتہ کا بدستور سابق فرض کيا جاوے مول اُس کا ايکهزار پچاسويں حصہ کي قدر بڑهيگا يعني ايک هزار اکياون روپيہ هوجاويگا مگر جب فيتہ کے استحصال کے شوق کا ولولہ هوگا تو ساتهہ اُسکے بنانے کي ترکيبوں ميں بهي بلا شبهہ ترقي هوگي يهانتک کہ اگر اُس ترقي کے سبب سے کل خرچ ميں ايک ربع کي تخفيف اندازہ کي جاوے تو شايد يہہ تخمينہ بهي کم قرار پاوے پس اس تخمينہ کے قرار پانے سے پيداوار مزيد کا يہہ نتيجہ هوگا کہ فيتہ کا مول ايک هزار پچاس روپيہ کي جگہہ سات سو اٹهاسي روپيہ آٹهہ آنہ هونگے غرضکہ جن صورتوں ميں روٹي کي قيمت دوچند کے قريب قريب هوگي اُنهيں صورتوں ميں فيتہ کي قيمت ميں ايک چهارم کي تخفيف هوگي *

دوسرا نتيجہ

محصول کے مختلف اثر پيداوار مصنوعي اور پيداوار خام کي قيمتوں پر

واضح هو کہ مسئلہ مرقومہ بالا کا يہہ دوسرا نتيجہ هى کہ پيداوار خام اور پيداوار مصنوعي دونو پر محصول لگنے سے دو اثر مختلف

پیدا ہوتے ہیں یعني مصنوعي جنسوں کي قیمت محصول لگنے سے انجام کو زاید ہوجاتي ہی اور وہ زیادتي قیمت کي مقدار محصول سے زیادہ ہوتي ہی مگر یہہ لازم نہیں کہ کہیتي کي پیداوار کي قیمت جب تک کہ اُس سے کوئي چیز طیار نکي گئي ہو محصول کے لگنے سے آخر کو زیادہ ہوجاوے بلکہ اگر کبہي زیادہ بہي ہوتي ہے تو وہ مقدار زاید محصول کي مقدار سے کم ہوتي ہی *

محصول کا اثر پیداوار مصنوعي پر

توضیح اِسکي آساني سے ہوسکتي ہی چنانچہ اگر فرض کیا جاوے کہ جب سے گہڑیوں کي تجارت شروع ہوئي تو اُسکي قیمت پر في صدي پچیس روپیہ محصول لگتا ہي کوئي وجہہ خیال میں نہیں آتي کہ حالات موجودہ میں خود گہڑي ساز کا منافع یا اُسکے کاریگروں کي اجرت اُن لوگوں کے اوسط منافع اور اجرت سے زیادہ ہی جو اُسیطرح کے کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں نظر بریں یہہ صاف ظاہر ہی کہ اگر محصول ہمیشہ سے لگتا رہا ہی تو گہڑي کي قیمت اُسکي اصلي قیمت سے بقدر ایک چہارم حصہ کے ہمیشہ زیادہ رہي ہی ورنہ گہڑي سازي کے پیشہ کو کوئي محنتي یا کوئي سرمایہ والا اختیار نکرتا اور یہہ بہي واضح ہے کہ قیمت کي اس زیادتي سے گہڑي کے بکنے میں ہمیشہ کمي یا توقف ہوتا رہا ہوگا اور اسي وجہہ سے گہڑي کے اِستحصال میں کمي ضرور آئي ہوگي لیکن اگر گہڑیاں کم طیار کیجاتیں تو کمي تعداد کي مناسبت سے استحصال کي لاگت بہت زیادہ لگتي اور قیمت اصلي سے قیمت بہي زیادہ ہوجاتي اور اس زیادتي کا باعث پہلے تو محصول کي مقدار اور دوسرے وہ خرچ زاید ہوتا جو کمي تعداد کي طیاري کے باعث سے لگتا ہے اور یہہ بہي روشن ہے کہ درصورت موقوفي محصول کے گہڑي کي قیمت میں تخفیف واقع ہوتي پہلي وجہہ یہہ کہ محصول موقوف ہو جاتا اور دوسري وجہہ یہہ کہ اُسکے موقوف ہونے سے ترقي پیداوار کے سبب سے بنانے کي ترکیبوں میں ترقي ہوتي اور یہہ بہي واضح ہے کہ اگر محصول اب پہلے پہل مقرر کیا جاوے تو گہڑي کي قیمت زیادہ ہو جاوے گي اور اس زیادتي میں پہلے محصول کي مقدار قایم ہوگي اور دوسرے اُس خرچ

زاید کي مقدار قایم کي جاویگي جو گہڑیونکي کم مقدار کي بیع اور طیاري میں عاید هوگي ورنہ جو اوسط منافع باقي تجارتوں میں حاصل هوگا وہ گہڑي کي تجارت میں باقي نرهیگا اور یہہ بهي روشن هی کہ گہڑي کے برتاؤ میں جیسي جیسي تخفیف هوتي جاویگي أسیطرح مول بهي أسکا بڑهتا جاویگا چنانچہ اگر في سال دس گہڑیاں طیار هوویں تو في گہڑي پانچہزار روپیہ قیمت هوگي اور اگر ایکهي طیار هو تو مول أسکا أن دس گہڑیوں کے مول سے شاید کچھہ کم هوگا هاں یہہ بات راست هے کہ یہہ تمام اثر بمجرد تقرر یا موقوفي محصول کے ظهور میں نهیں آوینگے اسلیئے کہ دونوں صورتوں میں ایک ایسا زمانہ گذریگا کہ أس زمانہ میں اس باعث سے کہ گہڑي کي تجارت میں جو سرمایہ لگا هوا هے وہ ایک هي ڈهنگ پر قایم رهیگا گہڑي کي مقدار حصول میں کمي بیشي نهوگي اور اس وجهہ سے قیمت پر بهي کوئي اثر ظاهر نهوگا اس عرصہ میں منافع اور اجرت أن لوگوں کي جو گہڑي بنانے میں مصروف رهتے هیں خلاف معمولي رواج کے بہت کم یا بہت زیادہ هوگي اور درجہ معمولي پر جب پہونچیگي کہ درصورت موقوفي محصول کے بہت سے لوگ گہڑي سازي سیکہہ ساکہہ کر آمادہ هونگے یا درصورت تقرر محصول کے أن شخصونکي تعداد میں کافي کمي هوگي جو پیشہ مذکورہ کي تعلیم پاچکے جس سے گہڑیوں کي مقدار حصول مانگ کے مناسب ایسي قیمت پر هو جاوے کہ سرمایہ والوں کا منافع اور محنتیوں کي اجرت جو أنکي طیاري اور فروخت میں مصروف هوں بحساب اوسط ملنے لگي *

محصول کا اثر کہیتي کي پیداوار پر

اگر کہیتي کي پیداوار پر محصول مقرر هووے تو جس طریقے یعني کمي استحصال سے پیداوار مصنوعي پر أسکا دباؤ هوتا هی أس طور سے کہیتي کي پیداوار پر کوئي دباؤ نهیں پڑتا *

یہہ فرض کرو کہ استعمال سرمایہ کے لیئے جو جو طریقے مختلف مقرر هیں أنکے بموجب تقسیم أسکي مناسب طور سے هووے اور جب کہ کوئي خاص سبب مخل نهو تو فن کاشتکاري میں بهي جو سب پیشوں میں سے نهایت پسندیدہ پیشہ هی بہ نسبت اور پیشوں کے سرمایہ

کے اوسط حصہ سے تھوڑا نہیں لگا رہتا نظر بریں عموماً یہہ بات تسلیم کیجاوے کہ جب تک اراضي کي پیداوار سے کاشت کا خرچ وصول ہوتا رہي اور اُس سے زیادہ وصول نہو تب تک سرمایہ کا استعمال اراضي میں ہوتا ہی یا یوں کہو کہ زمین کا قابض جب تک کاشت کیئے جاتا ہی کہ پیداوار زاید جو آخر کي محنت کرنیوالوں کي مصروفیت سے حاصل ہوتي ہی اسقدر کافي ہووے کہ اُسکي قیمت رائج‌الوقت سے محنت کرنیوالوں کي اجرت اور مالک کے پیشگي اجرت دینے کي بابت منافع وصول ہووے غرض کہ محصول کے مقرر ہونے پر پیداوار قابض مذکور کي قیمت بقدر تعداد محصول کے زیادہ ہوگي یا وہ شخص اُس جزو پیداوار کا پیدا کرنا چھوڑیگا جسکی استحصال میں بہت سا خرچ ہوتا تھا *

فرض کیا جاوے کہ ایک ٹھیکہ دار کے قبضہ میں قابل زراعت اراضي کے چھہ سو ایکڑ موجود ہیں اور اُس زمیں میں زرخیزي کے جدے جدے درجہ پائے جاتے ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے سو ایکڑوں میں دس آدمیوں کي سعي و محنت سے في ایکڑ چھہ کوارٹر گیہوں اور دوسرے سو ایکڑوں میں اُسیقدر آدمیوں کي محنت سے في ایکڑ پانچ کوارٹر اور تیسرے سو ایکڑوں میں في ایکڑ چار کوارٹر اور چوتھے سو ایکڑوں میں سے في ایکڑ تین کوارٹر اور پانچویں سو ایکڑوں سے في ایکڑ دو کوارٹر اور چھٹے سو ایکڑون سے جو بہت سے ناقص و ناکارہ ہیں في ایکڑ ایک کوارٹر پیدا ہوتي ہیں اور سالانہ اجرت دس مزدوروں کي بحساب في کس چار سو روپیہ کے چار ہزار روپئے ہوتے ہیں اور پیداوار کے بکنے سے ایک برس پہلے وہ ٹھیکہ دار اُنکو پیشگي دیتا ہی اور علی ھذالقیاس ایسے پیشوں میں منافع کي شرح اوسط دس روپیہ فیصدي سالانہ ہوتي ہے اگر ان سب صورتوں میں گیہوں بائیس روپیہ في کوارٹر کے حساب سے فروخت ہوویں تو جہانتک في نفر بیس کوارٹر پیدا ہوتا ہووے وہانتک ٹھیکہ دار کو محنتي لگانیگي گنجایش ہوگي اس لیئے کہ بیس کوارٹر گیہوں کي قیمت چارسو چالیس روپیہ ہونگے منجملہ اُسکے چارسو روپیہ مزدوري اور چالیس منافع کے برآمد ہوسکتے ہیں چنانچہ پہلي چاروں عمدہ قسموں میں جنمیں چالیس آدمیوں کا مصروف ہونا فرض کیا گیا ہر شخص اُنمیں سے بیس کوارٹر غلہ سے زیادہ زیادہ پیدا کرسکتا ہي اور

پانچویں قسم میں جسمیں دس مزدوروں سے کام لیا گیا ہر مزدور بیس
کوارٹر غلہ پیدا کریگا یعني کل دس آدمي دو سو کوارٹر چار ہزار چارسو
روپیہ کے پیدا کرینگے اور چھٹي اخیر قسم کي پیداوار سے جسمیں ایک
آدمي صرف دس کوارٹر غلہ پیدا کریگا گیہوں کے بونے جوتنے کا خرچ
بھي ادا نہوگا اب اگر پیداوار خام پر سات روپئے پانچ آنہ چارپائي في
کوارٹر محصول مقرر کیا جاوے اور قیمت میں کچھہ بیشي نہ آوے تو
یہہ بات واضح ہی کہ وہ ٹھیکہ دار اُس قسم کي اراضي سے کمتر درجہ
کي زمین پر کاشت نکریگا جس سے دس مزدوروں کي محنت کي
بدولت تین سو کوارٹر غلہ پیدا ہوسکتا ہی اور مول اُس غلہ کا بائیس
روپیہ في کوارٹر کے حساب سے چھہ ہزار چھہ سو روپئے ہونگے جسمیں سے
دوہزار دوسو روپیہ محصول میں جاوینگے اور چارہزار چارسو روپئے اجرت
اور منافع میں محسوب ہونگے لیکن اس قسم کي زمین کي کاشت وہ ضرور
کریگا اور اس سے عمدہ قسم کي کاشت میں بھي زیادہ محنت جبتک
صرف کریگا کہ ہر ایک زیادہ کیئي ہوئے مزدور کي محنت سے تیس
کوارٹر پیدا ہوتے ہیں اور جب کہ محصول اسقدر زیادہ ہووے کہ زراعت کا
باب مسدود ہوجاوے تو ٹھیکہ دار اپنے مزدوروں کو اُٹھاویگا اور عمدہ سے عمدہ
زمینوں کو اُفتادہ چھوڑیگا مگر ایسا محصول واقع نہیں ہوتا اور یہہ محصول
نہیں بلکہ ایک طرح کي سزا ہے ہم اِسبات سے انکار نہیں کرتے کہ اختیار
اُس عمل کا جو ٹھیکہ‌دار کي نسبت فرض کیا گیا اُسکو ضرر پہونچاویگا اور نہ
ہم اُسکا انکار کرتے ہیں کہ ٹھیکہ‌دار غلہ کي قیمت مقدار محصول کے
مساوي زیادہ کرنیکو ترجیح دیگا جسکے ذریعہ سے اپنے سرمایہ کے اِستعمال
کو جوں کے توں قایم رکھہ سکے مگر اِسبات کو ہم نہیں مانتے کہ واجبي
محصول کے مقرر ہونے سے جب قیمت میں بیشي نہ آوے تو وہ شخص
اپنے کاروبار کو یکقلم چھوڑ بیٹھے گا نظر بریں کتاب کے دیکھنیوالے غور کریں
کہ زراعت اور صنعت کے حالات میں کسقدر تخالف ہی اسلیئے کہ اگر
تھوڑا سا تھوڑا محصول مقرر کیا جاوے تو کارخانہ‌دار کو قیمت کے زیادہ
نہونے پر کام کاج اپنا چھوڑنا پڑیگا خلاصہ یہہ کہ جو بہبودي کي صورت
کاشتکاروں کے لیئے ہوتي ہی وہ اہل صنعت کے واسطے بڑي قباحت
ہو جاتي ہی یعني زراعت کي صورت میں سرمایہ میں تخفیف ہوکر جس

قدر باقي رهتا هی پیداوار اُس سے زیادہ هوتي هی اور صنعت کي حالتمین سرمایہ کے بقیہ سے پیداوار کم هوتي هی *

مگر لوگ ایسا خیال کرتے هیں کہ کهیتي کے پیداوار کي قیمت میں کل مقدار محصول تک بیشي هوتي هی پس وہ کل محصول خرچ کرنے والے کے ذمہ عاید هوتا هی اور رکارڈو صاحب اور مل صاحب کي بهي یهي راے هی اور اسي وجهہ سے قول اُنکا یهہ هی کہ یهہ وہ محصول هی جو اِنگلستان میں اراضي اور محنت کي پیداوار پر پادري لوگ امور دین کے واسطے لیتے هیں محصول دهک کے باعث سے خام پیداوار کي قیمت میں بقدر مالیت محصول مذکور کے بیشي هوتي هی اور اُس بیشي کا اثر اُن تمام لوگوں پر پهونچتا هی جو پیداوار خام کو خرچ کرتے هیں مگر هماري راے یهہ هی کہ خام پیداوار پر محصول لگنے سے فيالفور قیمت بڑہ جاتي هی مگر یهہ بڑهوتري محصول کي برابر نهیں هوتي هاں محصول کا اخیر نتیجہ یهہ هی کہ پیداوار خام کے خرچ اور استحصال میں کمي آ جاتي هی مگر اُسکي قیمت پر اثر نهیں هوتا *

پهلي بات کے اثبات کے لیئے صرف اسقدر ثابت کرنا چاهیئے کہ قیمت کي بیشي هو جانے سے جس شی کي نسبت یهہ تسلیم کر چکے کہ محصول کے موجود تقرر سے ظهور میں آتي هی جنس محصولي کے خرچ میں کمي آ جاتي هی اور اسي وجهہ سے اُس جنس کے استحصال میں بهي تخفیف پیدا هوتي هی اور یهہ ابهي بخوبي ثابت هو چکا کہ جب استحصال میں کمي آ جاتي هی تو جو پیداوار اُسکے بعد پیدا هوتي هے اُسکي استحصال کي لاگت میں بهي تخفیف هوجاتي هی اور کهیتي کي پیداوار کي قیمت اُس جزء پیداوار کے استحصال کي لاگت پر محصور هی جو بڑے خرچ کے ذریعہ سے یعني مساوي همسري کي حالت میں پیدا هوتا هی اور ایسي صورت میں هم جس نتیجہ پر اعتراض کر رهے هیں کہ مقدار محصول تک قیمت بڑہ جاتي هی اُسکے ثابت هونے کے واسطے یهہ ضرور هی کہ قیمت کے بڑهنے سے غلہ کے خرچ میں کمي نهو اور یهہ بات اُن اِنگلستان والونکي نسبت صحیح هی جنکي اوقات گذاري اُن مددوں کے بدولت هوتي هی جو مفلسوں کي پرورش کے لیئے ضلع بہ ضلع اکٹهي هوتي هیں اور جهاں

کہیں وہ مدد روتي کي قیمت کے لحاظ سے هوتي هی تو وهاں انکے خرید کے ذریعہ یعنے مقدار خرچ قیمت سے تعلق نہیں رکھتے یعني نه قیمت کے گھٹنے سے بڑھتي هی اور نه قیمت کے بڑھنے سے کھٹتي هی اور یہي امر اُن دولتمند شخصوں اور نیز اُنکے متعلقوں کي نسبت جو معزز و ممتاز تو هیں لیکن خلقت کا بہت تھوڑا سا حصه هیں راست آتا هی جنکا صرف روتي کا خرچ اَور اخراجات کے نسبت بہت کم هوتا هی مگر عوام اِنگلستانیوں کي نسبت هرگز صحیح نہیں اور اُن عوام لوگوں میں وہ محنتي جو امداد مذکورہ بالا سے اعانت نہیں پاتے اور بہت کثرت سے هیں جنمیں تمام چھوتے دوکاندار اور کاشتکار بھي داخل هیں یہہ لوگ اکثر قیمت پر نظر کر کے گیہوں خریدا کرتے هیں یعنے جب ارزاني هوتي هی تو اکثر گلگلے اور سموسے غرض که جو مزے کے کھانے هوتے هیں خوب پیت بھر کر کھاتے هیں اور بعد اُسکے وهي لوگ اُن چیزوں کو تھوڑي گراني پر چھوڑ دیتے هیں یہاں تک که اگر تھوڑے دنوں گراني قایم رهے تو گیہوں کي روتي چھوڑ کر چھوتے موتے اناج کي روتي کھانے لگتے هیں چنانچه شمالي طرف کے لوگ جئي کے آتے پر اور جنوبي طرف کے باشندے صرف آلوؤں پر گذارا کرتے هیں اسبات پر مفصل گفتگو کرنے کي چنداں ضرورت نہیں صرف یہہ اصل عام اِستعمال کے لیئے قایم هو سکتي هی که جب کوئي مانع موجود نہیں هوتا تو قیمت کے بڑھنے سے جنس کے خریدنے کي خواهش اور لوگوں کا مقدور کم هوجاتا هی *

اب هم اپني اسباتکو ثابت کرتے هیں که پیداوار خام پر محصول لگنے کا آخر نتیجه یہہ حاصل هوتا هی که پیداوار کي قیمت نہیں بڑھتي بلکه پیداوار کي مقدار کم هو جاتي هی اور هر شخص اسبات کو تسلیم کریگا که کسي ملک میں پیداوار خام کي قیمت ملک کي مستقل وسعت یا زر خیزي پر منحصر نہیں بلکه در صورت یکساں رهنے اَور تمام حالات کے اُس ملک کي وسعت یا زر خیزي اُس ملک کے رهنے والوں کي دولت اور تعداد سے جو مناسبت رکھتي هی اُسي مناسبت پر قیمت کي کمي بیشي منحصر هی چنانچه ایک بنجر زمین والے ضلع میں جہاں باشندے بہت تھوڑے هوویں قیمت ایسي هي کم هوگي جیسیکه ملک زرخیز میں جہاں باشندوں کي کثرت هووے بہت سي هوگي مثلاً

اسکاٹلینڈ کي تواۂي کي زرخیز اراضیات میں قیمت زیادہ هی اور پولنڈ کي ریتلي زمینوں میں بہت کم هی اور یہہ تسلیم کرنیکے قابل هی کہ تمام اور حالات کے بدستور رهنے کي صورت میں ملک کي آبادي اُس کي زرخیزي اور وسعت کے مناسبت سے هوتي هی تو اب زمینونکي کاشت پر محصول دهک یا کسي دوسرے محصول کا آخر اثر ٹهیک ایسا هوتا هے کہ گویا اُن محصولوں کے ایک مدت دراز تک جاري رهنے کے باعث سے محصول نهونے کے زمانہ کي نسبت اُس ملک کي وسعت یا زرخیزي اور اُسکے باشندوں کي تعداد اور دولت میں زیادہ کمي آگئي *

محصول دهک

جو وسعت و زرخیزي آج انگلستان میں موجود هی اگر وہ اس سے زیادہ تر وسیع اور زرخیز همیشہ سے هوتا تو کوئي شخص ایسا تصور نکرتا کہ غلہ کي قیمت رواج حال کي نسبت کم هوتي بلکہ اُس حالت میں حال کي نسبت غلہ زیادہ هوتا اور اس غلہ کے کهانے والے بهي بہت سے لوگ هوتے اور یہہ زیادتي مستقل هوتي عارضي نهوتي اور ایسا هي دیوانشائیر یا لنکن شائیر کے ضلع موجود نهوتي تو انگلستان کي پیداوار اراضي اور باشندوں کي تعداد میں مستقل کمي هوتي مگر جبکہ ایک دوسرے کي یهي مناسبت رهتي جیسکہ اب هی تو غلہ کي قیمت اُس وقت اب کي قیمت سے زیادہ نهوتي غرض کہ اسي طور پر اگر محصول دهک انگلستان میں ظهور نہ پکڑتا تو غلہ زیادہ هوتا اور لوگونکي تعداد اور دولت بهي زیادہ هوتي اور اور تمام حالات بدستور رهتے هاں یہہ بات درست هے کہ اگر اس وقت انگلستان میں ایک نیا ضلع مانند دیوانشائیر یا لنکن‌شائیر کے زیادہ ایسا قایم هو جاوے کہ زمین اُسکي زراعت میں في الفور آسکے تو في الحال یہہ ثمرہ هاتهہ آویگا کہ پیداوار کے حصول میں ترقي هوگي اور قیمت کو تنزل هوگا مگر باوجود اُسکے یہہ بات بهي درست هے کہ اگر ضلع جدید کے زیادہ هونے پر انگلستانیوں کے رواج اور اصول اور رسم اور عادت میں کسي طرح کا تبدل تغیر واقع نهو تو کهانے پینے کي چیزوں کي زیادتي کے سبب سے باشندوں کي تعداد میں رفتہ رفتہ بیشي هوکر وہ

ارزاني يکقلم فنا هو جاويگي اور آخرکار ايسے هوجاوينگے جيسے که وه اب ديکهے جاتے هيں مگر فرق اسقدر هوگا که باشندوں کي تعداد ميں ترقي هوجاويگي اور ايسي هي اگر قضاکار محصولات دهک کي صورت پلٹ جاوے اور زراعت کا کام اُن محصولوں کي خرابي سے پاک صاف هو جاوے تو اُسي طرح کے نتيجے حاصل هونگے گويا انگلستان کي اراضي کي زرخيزي يا وسعت ميں ناگاه بيشي واقع هوئي اور اگر لوگوں کي عادت و قواعد ميں کچهه تبديل واقع نهو تو باشندوں کي تعداد ميں بيشي هوکر پيداوار اراضي کي قيمت پهر اُسي درجه کو پهونچيگي جيسيکه اب هی *

غالب هی که بلاد انگلستان ميں محصولات دهک کي موقوفي کا آخر نتيجه يهه نهوگا که خام پيداوار کي قيمت ميں کمي واقع هووے بلکه يهه هوگا که قيمت اُسکي زياده هوجاويگي اسليئے که باشندوں کے زياده هونے سے تمام زمينوں کي کاشت هونے لگے گي اور جسقدر لوگوں کي تعداد ميں ترقي هوگي اُسيقدر اراضي کي پيداوار بهي زياده هوگي تو غالباً لوگوں کي دولت بهي بڑهيگي اور جب که ايک ملک کي زمين کي بارآوري اُس کي آبادي کي مناسبت سے بتائي جاوے يعني جب که مقدار پيداوار خام اور تعداد باشندگان دريافت هوجاوے تو جسقدر کم زمين سے وه مقدار پيداوار پيدا هوسکے اُسيقدر اولی اور انسب هی اسليئے که زراعت ميں خواه صنعت ميں استحصال کي لاگت کے بڑے اجزا امدورفت کی وه اخراجات اور تمام تردد اور نقصان اوقات هيں جو سفر ميں هوتے هيں اور تعداد اُن خرچوں کي ملک کي اُس وسعت پر منحصر و موقوف هی جهاں پيداوار کي مقدار معين پيدا هوتي هی جسقدر که انگلستان والوں کي محنت کار براري کرتے جاوے گي ويسي هي دنيا کی بازار عام ميں اُنکي محنت کي ماليت بڑهتي جاويگي اور نتيجه اُسکا يهه هوگا که تمام اشياء کي قيمتوں ميں ترقي هوگي اور ساتهه اُسکے پيداوار اراضي کي قيمت بهي بڑهيگي مگر يهه سارے بيان هماري تقرير ميں داخل نهيں اور همکو يقين واثق هی که محصولات دهک کا آخر نتيجه يهه هی که پيداوار خام کي قيمت ميں تخفيف لازم آتي هی مگر جو کچهه همکو ثابت کرنا تها وه يهه بات هی که اُن محصولوں سے پيداوار مذکورکي قيمت زياده نهيں هوتي *

واضح هو که مراتب مذکورہ بالا سے بڑے بڑے کار آمدني نتيجے نکلتے هين چنانچه اگر کسي ملک ميں مصنوعي جنسوں کے استحصال پر محصول مقرر کيا جاوے اور وہ جنسيں اُس ملک ميں جس آساني سے پيدا هوسکتے هيں اُسي آساني سے اُسکے قريب قريب بيگانه ملکوں ميں بهي طيار هوتي هوں تو نهايت ضرور هی که اُس بيگانه ملکوں کي اُس جنس کي آمدني پر اُسي قدر محصول بلکه کچهه زيادہ مقرر کيا جاوے جو اپنے ملک ميں مقرر کيا گيا اسليئے که جو محصول اپنے ملک کي جنس پر مقرر کيا گيا اُس سے استحصال کي لاگت ميں اول بقدر محصول زيادتي هوگي اور دوسرے اُس تهوڑي مقدار کے پيدا کرنے کے زيادہ خرچ سے جسکي مانگ قيمت کی زيادہ هوجانے کے بعد باقي رهتي هی استحصال کي لاگت زيادہ هوجاويگي اب اگر بيگانه ملک کي آمدني پر محصول مقرر نکيا جاوے تو اُسي ملک ميں استحصال کي لاگت ميں اس سبب سے تخفيف هوگي که بهت سي مقدار مطلوبه کے پيدا کرنے ميں اُسکي مناسبت سے اُس ملک والوں کا خرچ کم هوگا اپنے ملک کي اُن جنسوں کے پيدا هونے ميں اور اُنکے محصول ميں صرف تخفيف هي نهيں هوگي بلکه دونو موقوف هوجاوينگے اور اصل نتيجه يهه هوگا که بيٹهے بٹهاے مفت کی قباحت پيدا هوگي مگر جب که اپنے ملک ميں پيداوار اراضي پر محصول مقرر هوتا هی اور بيگانه ملک سے اُسي قسم کي پيداوار هاتهه آسکتي هی مگر بيگانه ملک کی آمدني پر بمقابله محصول اپنے ملک کے کوئي محصول مقرر نهيں تو صرف يهه نتيجه هوتا هی که اپنے ملک کي پيداوار کے جسقدر جزو پر نهايت زيادہ خرچ پڑتا هی اُسي قدر کي پيداوار موقوف هوجاتي هی يعني کهيتي کے سرمايه کا وہ حصه جو نهايت کم بار اور هوتا هی عليحدہ کرليا جاتا هی يا وہ صرف هوجاتا هی اور پهر دوبارہ قايم نهيں هوتا اور جو کمي که اس عمل سے ظهور ميں آتي هی اُسکو بيگانه ملک کي آمدني سے پورا کيا جاتا هی مگر زيادہ مانگ کے باعث سے غير ملک کي لاگت استحصال ميں تخفيف هونے کي بجاے جيسيکه مصنوعي جنسوں کي حالت ميں تخفيف هوتي هی اُسي طرح لاگت استحصال زيادہ هوگي جيسے که مانگ کي کمي کے سبب سے اپنے ملک کي لاگت استحصال بجائے

زیادہ ہونے کے کم ہوجاتي ہی اور جبتک کہ لوگوں کي حالت اُس تبدیل کے موافق نہیں ہوتي اور قیمت پہر اپني حالت اصلي پر عود نہیں کراتي کہیتي کي پیداوار پر قیمت زیادہ ہوتي رہتي ہی مثلاً بلاد انگلستان میں جو بہاري محصول آج کل شیشہ آلات کے بنانے پر لگتا ہی اُسکے مقابلہ میں اگر ملک غیر کے شیشہ آلات کي آمدني پر محصول مقرر نکیا جاتا تو انگلستان کے لوگ آخر کار شیشہ آلات بنانے چہوڑ دیتے یا اگر انگلستان میں بعض بعض شیشہ آلات کے کارخانے محصول سے بري ہوتے اور بعض بعض پر محصول رہتا تو محصولي کارخانے تباہ ہوجاتے مگر کاشت اُن زمینوں کي جنکے محصولات دہک انگلستان میں ادا کیئے جاتے ہیں اُن زمینوں کي حرص پر جن پر وہ محصول نہیں لگتے یا اسکاٹ لنڈ کے بلا محصولي مویشي اور غلہ یا ارلینڈ کے بلا محصولي پیداوار کي امدني کے سبب سے چہوڑي نہیں جاتي غرض کہ جو اراضیات انگلستان میں محصولات دہک کے تابع ہیں پیداوار اُنسے حاصل ہوئی جاتي ہی اور زرلگان بہي اُن سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ محصول کي گران باري سے پیداوار میں کمي ہوتي ہی اور اُس سے زیادہ لگان میں کمي آجاتي ہے *

پہلے اس سے کہ محصولات دہک کي بحث ختم کیجاوے یہہ امر مناسب متصور ہوا کہ ایک اور غلطي جو اُن محصولونکي بابت پائي جاتي ہی واضح کیجاوے یعني عوام کو یہہ بات دلنشین ہی کہ محصولات دہک لگان کي نسبت تعداد میں زیادہ بڑہنے پر میلان رکہتے ہیں مگر ہماري راے میں اُسکے برعکس ہوتا ہے *

واضح ہو کہ محصولات دہک کے واسطے جو حصہ پیداوار میں مخصوص ہی وہ معین ہی اور جو حصہ کہ لگان میں جاتا ہی وہ معین نہیں چنانچہ پیداوار کے دسویں حصہ سے محصول دہک کا کبہي زیادہ نہیں ہوتا حال آنکہ لگان کے واسطے یہہ بات ضرور نہیں کہ وہ پیداوار کا دسواں حصہ ہووے یا بیسواں حصہ ہووے بلکہ یہاں تک ممکن ہی کہ چوتہائي یا تہائي یا آدہا یا آدہے سے زیادہ بہي ہووے حاصل یہہ کہ جہاں لگان کا حصول ممکن نہیں ہوتا وہاں محصول دہک حاصل ہو سکتا ہی مگر جب کسي اراضي سے لگان اور محصول دہک دونوں

حاصل هو سکتے هیں تو اُن دونوں کے بڑھنے کي قوت میں کچھه مشابهت نهیں هوسکتي چنانچه یهه بات بیشي لگان کي تمثیل ذیل سے واضح هوگي *

فرض کیا جاتا هي که ایک ملک دس ضلعوں پر منقسم هی اور یهه دسوں ضلع نمبر ایک سے نمبر دس تک نامزد کیئے جاتے هیں اور یهه سب ضلع باهم مساوي المقدار هیں مگر اُن ضلعونکي یهه کیفیت هے که ایک سے دوسرا ضلع درجه بدرجه زر خیزي میں کم هی چنانچه ضلع نمبر ایک میں ایک مقدار خرچ مفروض کے ذریعه سے دوسو کوارٹر غله پیدا هوتا هے اور اُسي خرچ مفروض سے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں درجه بدرجه دس دس کوارٹر کے حساب سے غله کم پیدا هوسکتا هی یهاں تک که ضلع نمبر دس میں صرف سو کوارٹر هو سکتے هیں اب سمجھنا چاهیئے که ضلع نمبر ایک سے صرف کاشت کا خرچ اور بیس کوارٹر محصول دهک کے حاصل هوتے هیں اور کچھه لگان حاصل نهیں هوتا اور جبکه غله کا مول اسقدر زیاده هو جاوے که نمبر دو کي کاشت هو سکے تو نمبر ایک اور دو سے محصول دهک کے واسطے اُنتالیس کوارٹر اور نمبر ایک سے لگان کے لیئے دس کوارٹر حاصل هونگے اور جب نمبر تین زراعت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین کے محصول دهک میں ستاون کوارٹر اور نمبر ایک اور دو کي لگان کے لیئے تیس کوارٹر دیئے جاوینگے اور جب نمبر چار کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار کے محصول دهک میں چوهتر کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین کے لگان کے لیئے ساٹهه کوارٹر ادا کیئے جاوینگے اور جب نمبر پانچ کاشت کے قابل هوگا تو نمبر ایک اور دو اور تین اور چار اور پانچ پر محصول دهک کے واسطے نوے کوارٹر اور نمبر ایک اور دو اور تین اور چار پر لگان کے لیئے سو کوارٹر دینے پڑینگے اب محصول دهک سے لگان زیاده هوا اور اُسکي آینده زیادتي حیرت انگیز هوگي چنانچه جب نمبر چهه بونے جوتنے کے قابل هوگا تو محصول دهک ایکسو پانچ کوارٹر اور لگان ڈیڑه سو کوارٹر هوگا اور جب نمبر سات کي زراعت کي نوبت پهونچے گي تو محصول دهک ایک سو اُنیس کوارٹر اور لگان دو سو دس کوارٹر هوگا اور جب نمبر آٹهه کاشت کے قابل هوگا تو ایکسو بتیس کوارٹر دهک اور دو سو اسي کوارٹر

لگان ہوگا اور جب نمبر نو کاشت کے قابل ہوگا تو محصول دھک ایکسو چوالیس کوارٹر اور لگان تین سو ساٹھہ کوارٹر لگے گا اور جب نمبر دس کاشت کیا جاویگا تو محصول دھک ایکسو پچپن کوارٹر اور لگان چار سو پچاس کوارٹر ہوگا اور اگر بجاے ایسي نئي زمینوں کي زراعت فرض کرنے کے جنکي زرخیزي درجہ بدرجہ کم ہووے یہہ تصور کیا جاوے کہ ایک هي زمین میں زیادہ سرمایہ لگایا جاوے جسکي پیداوار درجہ بدرجہ سرمایہ زاید کي مناسبت سے گھٹتي جاوے تو یهي نتیجہ ظاهر ہوگا ہاں یہہ هماري غرض نہیں هی کہ جو کچھہ همنے فرض کیا هی ویساهي حقیقت میں هوتا هے بلکہ غرض یہہ هے کہ هماري فرض کي هوئي باتوں سے وہ طریقہ ظاهر هوتا هی جسپر واقعات وقوع میں آتے هیں اور حالات مرقومہ بالا سے یہہ امر واضح هوتا هی کہ درصورت نہونے موانع کے بیشي لگان اور بیشي محصول میں کیا مناسبت قایم رهتي هی مگر یہہ بات یاد رکھني چاهیئے کہ علاوہ اُس حالت کے کہ تمام اضلاع مذکورہ جو ایک دوسرے کے بعد بوئی جانی فرض کیئے مساوي المقدار هوویں اور سرمایہ مساوي المقدار هر مرتبہ استعمال میں آوے اور کسي حال میں قرینہ کے ساتھہ درجہ بدرجہ واقعات مذکورہ ظهور میں نہ آوینگے چنانچہ اگر منجملہ اور ضلعوں کے کسي ضلع سے ضلع نمبر دس کا دس حصہ بڑا هووے اور اُس میں دس گنا سرمایہ صرف هووے تو تمام پیداوار قابل محصول میں اس ضلع کے ذریعہ سے بجاے سوکوارٹر کے ایکہزار کوارٹر زیادہ هوگي اور محصول دهک ایک سو چوالیس کوارٹر کے بجاے دو سو چوالیس کوارٹر هو جاویگا اور زرلگان تین سو ساٹھہ کوارٹر سے چار سو پچاس کوارٹر هونگے نظربریں ایسي صورت میں محصول دهک زرلگان سے زیادہ بڑھیگا یہہ بھي خیال رکھنا چاهیئے کہ محصول دهک اور زرلگان میں ایک هي وقت میں بیشي نہیں هوتي اسلیئے کہ جب اراضي پیداوار زاید پیدا کرنے کے لیئے کاشت کي جاتي هی اُس سے پہلے هي غایت درجہ کا لگان قایم هوجاتا هی اور اُس وقت میں مانگ کي گرم بازاري هوتي هی اور پیداوار مزید سے اثر مخالف مانگ پر نہیں پہونچتا مگر بعد پیدا هونے پیداوار زاید کے محصول دهک کي مقدار زیادہ هو جاتي هی اور اسي وجہہ سے یہہ دستور هی کہ جب لگان میں

چندے تخفیف آجاتي هی تو محصول دهک میں زیادتي هوتي هی اور شاید یهي وجهہ منجملہ اُن وجوہ کے هی کہ عوام‌الناس کي راے میں لگان کے زیادہ هونے کي میلان کي نسبت محصول دهک کا میلان زیادہ هونے پر بیش از بیش هی اور علاوہ اسکے یهہ وجهہ بهي عوام کو منقوش خاطر هی کہ سیکڑوں برس سے بلاد انگلستان میں اراضي کي تقسیم در تقسیم هوتي آئي هی اور برخلاف اسکے محصول دهک میں باستثناء اُسکے تهوڑے جزو کے جو پادریوں کے سوا اور لوگونکا مملوک اور مقبوض هے تقسیم واقع نہیں هوئي چنانچہ ایک معین وقف کا قابض و متصرف اُسیقدر اراضي سے محصولات دهک آج کل حاصل کرتا هی جس سے تین سو برس پہلے اُسکا مورث حاصل کرتا تها لیکن تین سو برس پہلے وهي زمین ایک یا دو شخصوں کے قبض و تصرف میں هوگي اور اب وہ زمین دس یا بیس شخصوں میں منقسم هوگئي پس یهہ امر ممکن هی کہ صرف ایک زمیندار کي اوسط آمدني کي نسبت جسقدر آمدني اُس وقف کے قابض قدیم کي تهي قابض حال کي آمدني اُس سے زیادہ هی مگر اس علاقہ کے زمینداروں کي آمدني کے مجموعہ کے مقابلہ میں قابض حال کي آمدني بہت کم هی خلاصہ کلام یهہ کہ یهہ بات بطور یک عام مسئلہ کے هی اور همکو اُسکي صحت میں کچهہ شک و شبهہ نہیں کہ جس ملک میں ترقي روز افزوں هوتي هی اُس میں مقدار محصول دهک کي اُس زمین کے ترقي پانے والے لگان کي نسبت جس سے وہ محصول حاصل هوتا هی کم ترقي کریگي *

بوجوہ مذکورہ بالا یهہ امر واضح هی کہ نو آباد یا کم آباد ملکوں میں جہاں اراضي کي کثرت اور کهیتي کے سرمایہ کي قلت کے باعث سے زرلگان قریب العدم هوتا هی تمام اراضیات سے بجز محصول دهک کے کوئي ذریعہ ایسا نہیں جس سے پادریوں کي پرورش هوسکے چنانچہ یهي باعث تها کہ جب بني اسرائیل نئي نئي بستیوں میں بسے تو وہ محصول اُنکے لیئے تجویز هوا اور اسي وجهہ سے ڈینش اور سیکسن دونوں قوموں نے جو انگریزوں کے مورث اعلی هیں وهي محصول اختیار کیئے تهے اور ملک کینیڈا واقع امریکہ میں جہاں عیسائي لوگ نئے جاکر بسے اخراجات دین کے واسطے جو زمینیں وقف کي گئیں اُنسے مطلب حاصل نہوا هماري راے

میں محصول دهک کا مقرر هونا مناسب وقف تها اگرچه وه تدبیر مملکت کے خلاف هوتا جو زمینیں که وقف کے ارادے سے دي گئیں وه اُن زمینوں کے درمیان میں جنپر خوب تردد هوتا هی خراب و افتاده پڑي' هیں اور اُنکے باعث سے آبادي کي ترقي مرقوف رهي اور لوگوں کے آنے جانے میں هرج واقع هوئی اور پاس پڑوس کے لوگوں کي دولت و سامان میں نقصان آیا هاں یهه امر ممکن هی که پانسو برس بعد اُن زمینوں سے بهت سا ذخیره حاصل هو *

لگان اور منافع اور اجرت کي مقداروں میں کیا مناسبت هی

واضح هو که مراتب مذکوره بالا میں اُن بڑے تین گروهوں کا بیان هو چکا جن میں پیداوار کي تقسیم هوتي هی اور وه عام قاعدے بهي مذکور هو چکے جنکي رو سے اقسام پیداوار کي مالیت مقرر هوتي هی اب بیان اُن عام قاعدوں کا کیا جاتا هی جنکي رو سے یهه بات قایم هوتي هی که زمیندار اور سرمایه والے اور محنتي لوگ اپنا اپنا حصه کس کس مناسبت سے تقسیم عام میں حاصل کرتے هیں یعني لگان اور منافع اور اُجرت کي مقداریں باهم کیا مناسبت رکهتي هیں *

اِصطلاحات

واضح هو که همنے اُن مقرره اصطلاحوں کي پیروي کي جنکي رو سے زمیندار اور سرمایه والے اور محنتي لوگوں کي قسموں پر تمام اِنسانوں کي تقسیم اور لگان اور اُجرت اور منافع کي صنفوں پر کل زر محاصل کي تفریق هوتي هی اور لگان کي هم یهه تعریف کر چکے هیں که وه زر محاصل هی جو قدرت یا اِتفاق کے ذریعه سے خود بخود حاصل هوتا هی اور اُجرت کي یهه تعریف هی که وه محنت کي جزا هی اور منافع اجتناب کا ثمره هی واضح هو که بادي النظر میں یهه تقسیمیں متباین معلوم هوتی هیں مگر جب غور سے نظر کیجاتي هی تو وه تقسیمیں اِتني باهم مختلط هیں که هزار مشکل سے ایسي ترتیب اُنکي کر سکتي هیں که

بعض حالتوں میں بے ربط اور اکثر وقتوں میں بے اصل نہو مگر یاد رکھنا چاهیئے که ترتیب کا معامله واقعات کي نسبت زبان کے ساتهه زیاده علاقه رکهتا هی چنانچه صحیح اور با ربط اصطلاحیں مقرر کرنے سے اگر هم حافظه کے امداد و اعانت کر سکیں تو همارا مطلب پورا پورا حاصل هوجاویگا *

هم اُس مضمون پر دوباره توجهه کرکے جسپر پهلے اِشاره کر چکے هیں گفتگو شروع کرتے هیں یعني اکثر اوقات انفصال اس امر کا دشوار معلوم هوتا هی که فلاں آمدني کو لگان کهنا چاهیئے یا نهیں چنانچه جب کسي کاشتکار هوشیار کو ایک معین میعاد کے لیئے زمین تهیکه پردیجائے تو ایسا اِتفاق اکثر هوتا هی که اُس کاشتکار کے باعث سے زمین مذکور کو درستي اور ترقي نصیب هو جاتي هی اور اسي وجهه سے بعد انقضاے میعاد تهیکه کے پهلے زمانه کي نسبت زمیندار کو لگان زیاده حاصل هو سکتا هی مثلاً جس دلدل کي زمین سے ایک روپیه في ایکر سالانه حاصل هوتا تها بعد اُسکے جب حال اُسکا بدلا گیا یعني زراعت کے قابل یا چرائي کے لائق هوئي یهاں تک که في ایکر بیس روپیه سالانه کي لیاقت حاصل هوگئي تو اس محاصل زاید کو لگان کهنا چاهیئے یا منافع واضح هو که یهه بیشي محاصل کي زر خیزي زاید کے سبب سے جو اراَضي کو بالاستقلال عارض هوئي ظهور میں آئي اور زمیندار اس بیشي کو بغیر سهني کسي تکلیف کے حاصل کریگا غرضکه اس بیشي محاصل اور لگان سابق کي صورت میں کچهه تمیز نهیں هو سکتي اور برخلاف اُسکے بیشي مذکور کاشتکار کے اجتناب کے سبب سے وقوع میں آئي اِسلیئے که اُسنے غرض بعید یعني ترقي اراضي کے واسطے وه محنت لگائي جسکو سامان عیش و نشاط حال کے مهیا کرنے میں صرف کر سکتا تها چنانچه اگر خود زمیندار اُس زمین کو اپني کاشت میں لاتا اور اُسکي درستي اور ترقي مستقل کے لیئے وه محنت صرف کرتا تو اُس ترقي سے جو محاصل زاید حاصل هوتا وه صریح منافع کهلاتا نظر بریں کمال اقتضائے مصلحت یهه معلوم هوتا هی که جب کاشتکار کے ترقي دینے سے محاصل زاید پیدا هوتا هی تو وه بهي نفع کے نام سے پکارا جاوے اسلیئے که حقیقت میں ایسي ترقي کے سامان اُسي طور پر سرمایه کے نام سے نامزد هوتے هیں جیسیکه جهاز اور کپڑے کے کارخانه سرمایه میں داخل هیں مگر یهه

سوال هو سکتا هی که ترقي کا سامان کس شخص کا سرمایه هی جواب
اُسکا یهه هی که وه سامان پٹه داري کے زمانه میں کاشتکار کا سرمایه تها
اور بعد انقضاے میعاد پٹه کے زمیندار کا سرمایه هوگیا اِسلیئے که ترقي
مذکوره کے سامانوں کو زمیندار نے اُس وسیله سے خرید کیا که اُس نے
پٹه داري کے دنوں میں لگان کے زیاده نکرنے کا عهد کیا تها *

هاں یهه استفسار اب هم سے هوسکتا هی که هر ضلع میں جهاں
زراعت بخوبي هوتي هی جس جس ترقیکے ذریعه سے اراضي کي مالیت
کو ترقي نصیب هوئي کیا اُن سامانوں کا نام سرمایه هونا چاهیئے اور نام
اُن سامانوں کا همیشه کے لیئے یهي چلا جاوے ضلع لنکن‌شائر میں زمینداري
کے جس علاقه کي زمینوں کو رومیوں نے سمندر سے نکالکر ٹهیک ٹهاک
کیا اُس علاقه کے مالک کو جو کاشتکار محاصل دیتے هیں کیا اُس محاصل
کو لگان کهنے کے بجاے اُس سرمایه کا منافع کهنا نچاهیئے جو اراضي
مذکوره کي بر آمد پر پندره‌سو برس گذرے خرچ هوا تها جواب اس سوال
کا یهه هے که لگان اور منافع کا فرق و تفاوت تمام مفید کاموں کي غرض سے
اُسوقت زایل هوجاتا هے که وه سرمایه جسکي بدولت محاصل حاصل هوتا
هی ایسے شخص کي ملکیت میں هبه یا وراثت کے ذریعه سے آوے جسکے
اجتناب اور سعي و کوشش سے وه سرمایه حاصل نهواهو چنانچه جهاز
بنانیکے کارخانه یا مال اوتارنیکي جگهه یا گهاٹ سے یا نهر سے جو محاصل
حاصل هوتا هی وه انکے بنانے والے کي نسبت منافع گنا جاتا هی اس
لیئے که جو اجتناب اُسنے سرمایه کے برتنے میں استحصال کي مراد سے
اختیار کیا اور عیش و عشرت کے سامانوں میں اُسکو صرف نکیا تو وه
محاصل عوض اُس اجتناب کا هی مگر اُس شخص کے وارث کي نسبت
وه محاصل سب صورتوں سے لگان اسلیئے هوجاتا هی که وه اُسکو خوبي
قسمت سے بلا تردد هاتهه آیا هاں یهه کها جاسکتا هی که وارث کے واسطے
بهي وه محاصل اُسکے اجتناب کا بدلا هی اس لیئے که اُسنے جهاز بنانیکے
کارخانه وغیره کو بیع نهیں کیا اور اُسکي قیمت کو عیش و نشاط کے
سامانوں میں نبرتا مگر یهه بات هر قسم کي ملکیت قابل انتقال سے
منسوب هوسکتي هی اسلیئے که هر قسم کي حقیت فروخت هوسکتي هے
اور‌مول اُسکا صرف کیا جاسکتا هی غرض که جو بنیاد ترتیب کي آخر

میں قرار دیگئی اگر وہ قایم رہی تو جسکو تمام علماے انتظام مدن نے لگان قرار دیا اُسکو منافع بھی کہنا چاہیئے *

علاوہ امر مذکورہ بالا کے یہہ امر بھی واضح ہو کہ ایسے کام بہت کم ہیں جنمیں جسمانی یا نفسانی بڑی بڑی قوتیں لگانے سے بہت سا معاوضہ حاصل نہوتا ہو اور استعداد سے ہرکام بطور معقول اور کمال آسانی سے ہوسکتا ہی نظر بریں اکثر ایسا پایا جاتا ہی کہ جس جنس کو کوئی اول درجہ کا کاریگر طیار کرتا ہے یا جس خدمت کو وہ ادا کرتا ہی مول اُسکا اوسط درجہ کی قیمت سے زیادہ ہوتا ہی مگر اُسمیں اوسط درجہ کی محنت سے محنت کم لگتی ہی مثلاً جیسے کہ سروالٹراسکاٹ صاحب ایک مہینہ کے عرصہ میں تین گھنٹہ فی یوم کی محنت سے ایک پوری کتاب تصنیف کرسکتے تھے اور اُس کتاب کے لکھنے سے پانچہزار یا دس ہزار روپئے حاصل کرسکتے تھے باقی اور کوئی مصنف اُسیطور پر محنت کرنے سے تین مہینے میں ایک جلد کتاب کمال دقت و دشواری سے تصنیف کریگا اور ہزار دشواری سے پانسو روپئے مول اس کتاب کا ہوگا *

بہت سا معاوضہ جو ایسی محنت کرنیوالے کو حاصل ہوتاہے جسنے بڑی استعدادوں کی امداد واعانت سے کام انجام کیا اُسکو لگان کہا چاہیئے یا اجرت واضح ہو کہ معاوضہ مذکورہ قوت خداداد سے حاصل ہوتا ہے اسلیئے وہ لگان معلوم ہوتا ہی مگر چونکہ شرط اُس کے حصول کی محنت بھی ہی اس لیئے وہ اجرت معلوم ہوتا ہی غرض کہ یکساں محنت سے لگان بھی کہہ سکتے ہیں جو محنتی حاصل کرتا ہی اور اجرت بھی کہہ سکتے ہیں جو مالک قدرتی ذریعہ کا پاتا ہی مگر جو کہ اُس معاوضہ میں سے بعد مجرا ہونے اوسط اجرت کے کچھہ باقی بچتا ہی تو وہ فاضل قدرت کی بخشش ہی اس لیئے اسکو لگان کے نام سے پکارنا نہایت مناسب سمجھا اسی وجہہ سے ہم اتفاقی منافع کو بھی صحیح طور سے لگان کہہ سکتے ہیں یعنی وہ فاضل منافع جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے تمام اخراجات اور ترددات کے سرمایہ والے کو حاصل ہوتا ہی چنانچہ اسیطرح منافع شروع جنگ ناگہانی سے اُن لوگوں کو ناگاہ حاصل ہوجاتا ہی جنکے پاس لڑائی کے سامان آمادہ رہتے ہیں یا جب کوئی شخص

شاہي خاندان کا انتقال کرے تو وہ منافع اُن لوگوں کے ہاتھہ آتاھی جنکے پاس کالے کپڑے طیار رہتے ہیں اگر کوئي کہان کہودنے والا اینگلسي جزیرہ کا تانبی کي کہان میں چاندي کي کہان پالیوے تو اُسکے ذریعہ سے جو محاصل زاید اُسکو ہاتھہ آوے وہ بھي منافع اتفاقي میں داخل ھی اگرچہ یہہ ضرور ھی کہ اس چاندي کا حصول بھي اجتناب اور محنت کے ذریعہ سے ہوگا مگر اُس اجتناب اور محنت کا بدلا مساوي‌المقدار وہ تانبا ہوتا اور جو چاندي سے زیادہ قیمت ملیگي وہ قدرت کي بخشش کہلاویگي اور اسي وجہہ سے وہ محاصل لگان سمجھا جاویگا *

اُجرت اور منافع میں زیادہ فرق قایم کرنا مراتب مذکورہ بالا سے بہت دشوار ھی اِسلیئے کہ ایسي حالتیں بہت کم ہیں کہ اُنمیں سرمایہ کو خرچ سے محفوظ رکھیں اور بلا اہتمام یا تبدیل کے سرمایہ کي مالیت ترقي پاوے اور احتمال ھی کہ اُنھي حالتوں کے مثال میں شراب اور لکڑے داخل ہیں مگر شراب کے حوض اور لکڑي کے جنگل کي خبرگیري میں اگر یکقلم غفلت برتي جاوے تو اُنمیں بھي خرابي آجاتي ھی غرض کہ معمولي قاعدہ یہہ ٹہرا کہ سرمایہ وہ وسیلہ ھی کہ اگر اُس سے نفع حاصل کرنا منظور ہووے تو اِستعمال اُسکا ضروري و لابدي ہوتا ھی اور جو شخص اِستعمال کا اہتمام کرتا ھی تو اُسکو یہہ بات لازم ھی کہ محنت کرے اور مشقت اُٹھاوے یعني کسیقدر یہہ بات اُسکو لازم ھی کہ اپني سستي کو رفع کرے اور شوق کے کاموں کو چھوڑے اور طرح طرح کي تکلیفیں رہنے سہنے کي اور موسم کي اور اُن شخصوں کے فراق کي اُٹھاوے جنکے ساتھہ اُسکا میل جول ضروري ہووے اور اکثر اوقات ایسي باتوں کو بھي قبول کرے جو اُسکے منصب و مرتبہ کے شایان نہیں اور جس حالتمیں استعمال مادي سرمایہ کے لیئے محنت کي ضرورت پڑتي ھی تو یہہ سمجھا جاتا ھی کہ اِستعمال سرمایہ غیر مادي کے واسطے بھي محنت ضروري ہوتي ھی جسمیں خصوصاً علم اور اچھي عادات اور حسن اعمال اور فہم و فراست اور نیکنامي داخل ہیں اور یہہ ایسا سرمایہ ھی کہ مادي سرمایہ کي نسبت اُسکے حفظ و تحصیل میں بڑا خرچ پڑتا ھی اور اُسکا محاصل بھي زیادہ ملتا ھی لیکن جو کہ اُس کا انتقال واقع نہیں ہوسکتا یعني ایک آدمي کي لیاقت دوسرے آدمي کو نہیں ملتي اِسلیئے جسے

تک اُسکا قابض خود محنت مشقت نہیں کرتا تب تک اُس سے کچھہ حاصل نہیں ہوتا *

پس اب محنت مذکورہ کے معاوضہ کو اُجرت کہنا چاہیئے یا منافع اُسکے خاص اُس جزء کو اُجرت پکارنا چاہیئے جو غیر سرمایہدار محنتي کي مقدار محنت اور تکلیف کا کافي معاوضہ ہوتا ہی اور جبکہ سرمایہ والے کي بڑي قدرتي استعدادوں یا اتفاقات مفیدہ کے باعث اوسط معاوضہ سے زاید حاصل ہووے تو وہ فاضل منافع حسب امور مذکورہ بالا لگان کہلاتا ہی لیکن جس محاصل کي بابت گفتگو در پیش ہی وہ وہ ہی جو سرمایہ کے استعمال سے بعد مجرا دینے سرمایہ کے معمولي سود کے جو سرمایہ والوں کے اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی اور بعد وضع اُس معمولي اُجرت کے جو اُسکي محنت کا معاوضہ ہوتا ہی اور نیز بعد منہائي غیر معمولي فائدہ کے جو اِتفاق سے حاصل ہوتا ہی ہاتھہ آتا ہی *

واضح ہو کہ یہہ مقدمہ مذکورہ چند مثالوں سے واضح ہوگا چنانچہ کمال کوشش سے چند مثالیں ایسي پائي گئیں جن میں سرمایہ والے کي محنت کا معاوضہ اُسکي اور آمدنیوں میں مخلوط نہیں ہوتا بلکہ ایک رقم علحدہ قایم رہتي ہی جیسے ہنڈوي کي دوکان چنانچہ اِس پیشہ والے کا یہہ کام ہےکہ ہنڈي کي متي پوري ہونے سے پہلے وہ شخص اُسکا روپیہ ادا کرتا ہی اور منجملہ اُس روپیہ کے کچھہ سود بٹے کے نام سے بشرح مقررہ في صدي سالانہ کے ہنڈي کي بابت کاٹ لیتا ہی اور امن کے دنوں میں جب روپیہ کا بازار اعتدال پر ہوتا ہی تو شرح بٹے کي في صدي چار روپیہ سالانہ سے تین روپئے تک بدلتي رہتي ہی اور کبھي اڑھائي روپیہ تک بھي گھٹ جاتي ہی باديالنظر میں ایسے پیشہ کا وجود ایک اچنبہ کي بات اِسلیئے معلوم ہوتي ہی کہ جو کہوں اور محنت زاید کا معاوضہ تو در کنار رہا جو روپیہ اُسمیں برتا جاتا ہی اُس سے اِتنا بھي منافع حاصل نہیں ہوتا جتنا کہ سرکار میں جمع کرنے سے حاصل ہوسکتا ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ وہ پیشہ ایساهي ہی کہ اگر روپیہ اپنا اُسمیں لگانا پڑے تو کوئي شخص اُسکو قبول نکریگا *

جس بڑے شہر میں تجارت جاري رہتي ہی تو وہاں کے سوداگروں کے پاس تھوڑي مدت کے واسطے بہت بہت سا روپیہ موجود رہتا

هی چنانچه انگلستان میں کوئي علاقه بیع یا رهن هوتا هی جب تک اهل قانون کي معرفت تکمیل اُس معامله کي نهیں هوتي تب تک رهن و قیمت کا روپیه مهاجن کي کوٹهي میں جمع رهتا هی اور وہ روپیه کسي معامله دیرپا میں لگایا نهیں جاتا هاں اِتنا هوتا هی که ایک ایک دن کي میعاد اور ایک ایک هفته کي میعاد پر قرض دیا جا سکتا هی اور حقیقت یهه هی که اس روپئے کے بیکار پڑے رهنے سے نهایت قلیل سود پر قرض دینا بغایت عمده بات هی حاصل یهه که هنڈوي والے کا یهه کام هوتا هی که اُس روپیه کو هفته هفته کي میعاد بلکه کبهي کبهي روز روز کي میعاد پر سود معین کي شرح سے قرض لیتا هے اور اُسي روپیه کو ایک ایک یا دو دو یا تین تین مهینے کي میعاد پر بشرح سود زاید قرض دیتا هی مثلاً دو روپیه فیصدي کے سود سے روپیه لیا اور تین روپیه کي شرح سے قرض دیا *

یهه امر ظاهر هے که اس اوکهے کام میں بهت سي معلومات اور نهایت هوشیاري چاهیئے چنانچه صراف مذکور کو یهه لازم هے که اکثر بڑے بڑے سوداگرونکے حالات سے واقفیت رکهے تاکه اُن لوگوں کے هنڈي پرچه کي سکار و لکهت کي قدر و منزلت سے آگاہ رهے اور دوام تحقیق و تفتیش سے معلومات اپني تازہ رکهے اور رموز اور اشارات سے نتیجے نکالے اور کام انجام دینے کے واسطے اتني هوشیاري درکار هے که روپیه کي آمدني ایسے ایسے وقتوں پر هوني چاهیئے که دوسروں کا روپیه عین اقرار پر ادا کرے یهه معلومات اور وہ فهم و فراست اور خوش معاملگي جس سے وہ اُن معلومات کو کام میں لاتا هی اُسکا غیر مادي یاذاتي سرمایه گني جاتي هیں مگر باوجود اِسکے مادي سرمایه کا بهي اُسکے پاس موجود هونا ضروري هے اور موجود هونے سے یهه غرض نهیں که وہ روپیه اُس پیشه میں لگاوے اِسلیئے که کوئي شخص ایسے کام میں روپیه اپنا نهیں لگاتا بلکه اس واسطے چاهیئے که لوگوں میں اعتبار اُسکا قایم رهی اور جو سود وہ صراف دیتا هی وہ اتنا تهوڑا هوتا هے که اُسکي داد ستد کرنے میں کچهه بهي جوکهوں هووے تو کوئي شخص اُسکو روپیه قرض ندیگا نظربریں صراف مذکور کے واسطے یهه وثیقه نهایت عمده هے که اُسکي یهه شهرت قایم رهے که وہ بڑا سرمایه والا هے تاکه جب کبهي اُسکي معمولي آمدني میں کوئي خلل ناگهاني پڑے تو اپنے سرمایه سے لوگونکا قرضه ادا کرے اور اُسکو یهه امر ضرور چاهیئے

کہ وہ اپنے سرمایہ کو ضایع نکرے بلکہ اُس سے بطریق باراور کام لے اور حاصل منافع سالانہ کو اپنے خرچ میں لاوے علاوہ اسکے جو ساکھہ اُسکي اُس سرمایہ سے هوتي هی وہ علحدہ فائدہ هی *

فرض کیا جاوے کہ ایک هنڈي والے کا سرمایہ دس لاکھہ روپئے هیں جو اُسنے بحساب في صدي چار روپیہ سود پر قرض دے رکھے هیں اور اُس کو اس قدر کافي علم اور غایت هوشیاري اور کمال نیک نامي کار و بار اور دولت مندي کے مقدمہ میں حاصل هی کہ ایک سال میں مقدار اوسط کے حساب سے چالیس لاکھہ روپیہ في صدي دو روپیہ سود پر لے سکتا هی اور اُس روپیہ کو تین روپیہ في صدي کے حساب سے قرض دے سکتا هی اور جب کہ اُسکو اس کام میں چالیس هزار روپیہ سالانہ حاصل هوگا تو یہہ روپہ اجرت هی یا منافع هی *

علی‌هذالقیاس انگلستان میں جس سرمایہ کے استعمال سے سرمایہ والے کو دس روپیہ في صدي حاصل هوسکتے هیں تو ایسا اتفاق اکثر هوتا هے کہ وہ شخص اُس سرمایہ کو جزیرہ جمئیکا یا کلکتہ میں کسي کام میں لگا تاهی اور پندرہ بیس روپیہ في صدي حاصل کرتا هے اگر سرمایہ والا اپنے پانچ لاکھہ روپیہ لیکر جزیرہ جمئیکا میں جاوے اور وهاں کي آب وهوا اور غیر شخصوں کي صحبت گوارا کرے اور اُسکو یہہ معاوضہ ملے کہ اُسکي آمدني پچاس هزار روپیہ سالانہ سے زاید هوکر پچہتر هزار روپیہ کو پهونچے تو یہہ پچیس هزار روپیہ زاید اُسکي اجرت هیں یا منافع هیں *

هاں اسمیں کچھہ شک شبهہ نهیں کہ منجملہ ان پچیس هزار روپیہ زاید کے جس جزو کے ذریعہ سے کسي بے سرمایہ والے کي اُسي قسم کي خدمت خریدي جاوے تو اُسکو اجرت تصور کرنا چاهیئے مگر اس خدمت کي غایت سے غایت اجرت پانچ هزار روپیہ في سال هوسکتے هیں باقي بیس هزار روپیہ کو هم صحیح طور سے اجرت کہہ سکتے هیں جسکو پانچ لاکھہ روپیہ کا قابض پاسکتا هی اور منافع بهي قرار دے سکتے هیں جسکو وہ شخص پاسکتا هی جو جزیرہ جمئیکا میں محنت کرنے پر راضي هی *

آدم اسمتهہ صاحب کي راے میں وہ روپیہ منافع میں داخل هے چنانچہ وہ فرماتے هیں کہ شاید یہہ خیال هوتا هی کہ سرمایوں کا منافع ایک قسم

خاص کي محنت يعني اهتمام کے محنت کي اجرت کا نام هی مگر حقيقت يہہ هی کہ منافع ايک شے مستقل هی جسکا انتظام اصول جداگانہ کے ذريعہ سے هوتا هی اور اهتمام کي قيمت کي مقدار يا سختي يا هوشياري کے ساتهہ منافع کو کچهہ علاقہ نہيں چنانچہ مستعمل سرمايہ کي ماليت پر منافہ کا حصر هوتا هی يعني منافع کي کمي بيشي بقدر کمي بيشي سرمايہ کي هوتي هی اگر دو کارخانہ داروں کي نسبت يہہ فرض کيا جاوے کہ منجملہ اُنکے ايک آدمي دس هزار روپئے کا سرمايہ اور دوسرا تہتر هزار روپئے کا سرمايہ ايک ايسي جگہہ استعمال کرتا هی کہ وهاں فيصدي دس روپئے کے حساب سے کارخانوں کے سرمايہ کا معمولي منافع پڑتا هی تو پہلے شخص کو هزار روپيہ سالانہ اور دوسرے شخص کو سات هزار تين سو روپيہ سالانہ منافع کي اميد هوگي مگر اُن دو نوں شخصوں کے اهتمام کي محنت قريب قريب بلکہ ايکسان هوگي اور بہت سے بڑے بڑے کارخانوں ميں ايسي قسموں کي محنتيں کسي بڑے متصدي کے سپرد رهتي هيں اور جو اجرت اُس متصدي کي هوتي هی وهي محنت اهتمام اور سربراهي کي واجبي قيمت سمجهي جاتي هی اگرچہ تنقيح اس اجرت کي صرف متصدي کي محنت و هوشياري کے لحاظ سے نہيں بلکہ اُسکے اعتبار اور ديانت کے لحاظ سے بهي هوتي هی مگر کبهي وہ اجرت اُس سرمايہ سے کوئي معين نسبت نہيں رکهتي جسکا وہ اهتمام کرتا هے اگرچہ سرمايہ والا تمام محنت سے پاک صاف هوجاتا هی پهر بهي يہہ اميد اُسکو هوتي هی کہ منافع اُسکا مقدار سرمايہ سے ايک حساب معين کے ساتهہ مناسبت رکهے انتهی *

واضح هو کہ همنے بڑے تامل کے بعد ترتيب مذکورہ بالا کو قرين مصلحت سمجهہ کر قرار ديا يعني صرف محنت کے معاوضہ کو اجرت کہنا چاهيئے اور جو مشقتيں کہ محنت سے تعلق رکهتي هيں وہ مفهوم محنت ميں داخل هيں مگر وہ محاصل زايد جو محنتي اپنے سرمايہ کے استعمال سے پاتا هی اجرت سے خارج هی اور وجوہ اس ترتيب کي آدم اسمتهہ صاحب نے انتخاب مذکورہ بالا ميں کمال لياقت سے تحرير فرمائي هيں *

اب ذکر اُس تمثيل کا پهر کيا جاتا هی جس ميں يہہ فرض کيا گيا کہ سرمايہ والا پانچ لاکهہ روپئے ليکر جزيرہ جمئيکا ميں گيا تو وهاں اُسکو

پچیس هزار روپئے سالانه کے حساب سے محاصل زاید حاصل هوا یعني یهه امر ظاهر هی که اگر کوئي دوسرا سرمایه والا دس لاکهه روپئے لیجاوے تو در صورت قیام جمیع حالات مذکورہ کے پچاس هزار روپئے زاید اُسکو هاتهه اوینگے اور اس حصول کے واسطے یهه امر ضروري نهیں که دوسرے شخص کو پهلے شخص کي نسبت زیادہ محنت پڑیگي بلکه حقیقت میں کم محنت هوگي اور یهه انتظام بهتر معلوم هوتا هی که محض محنت کے معاوضه کا نام اجرت اور محض اجتناب کے معاوضه کا نام سود رکها جاوے اور مجموعه اجرت اور سود کے واسطے جو اجتناب و محنت کا معاوضه هوتا هی منافع نام قرار دیا جاوے اور ترتیب مذکورہ سے یهه لازم آتا هی که سرمایه والے دو قسموں پر منقسم کیئے جاویں ایک وہ لوگ جو بیکار بیٹهے رهتے هیں اور دوسرے وہ لوگ جو کام کاج میں پهنسے رهتے هیں چنانچه پهلے لوگوں کو سود اور دوسرے لوگوں کو منافع ملتا هی *

مگر معمولي اصطلاحوں اور ترتیب مقررہ کے ترک کرنے سے جو دقتیں پیش آتي هیں وہ ایسي بڑي هوتي هیں که اگرچه تمام امور زیادہ تر صحیح هو جاویں مگر اُس تصحیح سے اُن دقتوں کا کافي عوض نهیں هوتا نظر بریں هم اُس تمام محاصل کو مفهوم منافع میں داخل کرتے هیں جو سرمایه کے استعمال سے بعد مجرا دینے اُن اتفاقي فائدوں کے جو لگان کے نام سے نامي هوئے اور وضع کرنے اُس کائي روپئے کے جو سرمایه والے کو بشرط محنت اجرت کے طریقه سے هاتهه لگتا هی حاصل هوتا هی مگر ایک باب میں آدم اسمتهه صاحب سے مخالفت کرني پڑتي هی اسلیئے که اگرچه آدم اسمتهه صاحب یهه کهتے هیں که کسي ملک کے رهنے والے جو مفید علم و لیاقت رکهتے هیں وہ تمام اوصاف اُنکے اُس ملک کي دولت میں داخل هیں اور وہ اوصاف اُن وصفوں کے موصوفوں میں بطور قائم سرمایه کے هوتے هیں مگر جو محاصل اُس سرمایه سے حاصل هوتا هی آدم اسمتهه صاحب اُسکو عموماً اُجرت کهتے هیں چنانچه پهلي کتاب کے دسویں باب میں وہ لکهتے هیں که سرمایه کے مختلف استعمالوں سے جن معمولي شرحوں سے منافع حاصل هوتی هیں وہ مختلف محنتوں کي اُجرتوں کي شرحوں کي

به نسبت زیاده قریب قریب هوتي هیں چنانچه جو فرق و تفاوت عام مزدور اور وکیل یا نامي طبیب کي اُجرتوں میں پایا جاتا هی وه دو مختلف تجارتوں کے معمولي منافع کے فرق و تفاوت کي نسبت بہت زیاده هی انتہی *

هماري اصطلاح اور صاحب ممدوح کي اصطلاح میں بشرطیکه حاصل سرمایه اُنکي اصطلاح میں منافع کہلاوے منجمله اُس کمائي کے جسکو قانوني یا طبیب لوگ کماتے هیں نهایت جزو قلیل اُجرت کے نام سے نامزد هو سکتا هی اِسلیئے که منجمله اُنکے جو پیشه والا چالیس هزار روپئے سالانه کے حاصل کرنیکے واسطے کوئي محنت کرتا هی تو اُس محنت کي اُجرت چار سو روپئے في سال کافي هو سکتي اور منجمله اُنتالیس هزار چهه سو روپئے باقي کے تیس هزار روپئے جو بڑي عمده لیاقت یا خوش قسمتي کا نتیجه هی بنام لگان قرار پاسکتے هیں اور باقي اُس شخص کے سرمایه کا نفع هی اور اس سرمایه میں وه علم و عادات اور حسن اعمال اور فهم و فراست شامل هیں جو اُسکو پہلے بہت سے خرچ و محنت کے ذریعه سے حاصل هوئي تهیں اور نیز وه توسل اور نیکنامي اُسمیں داخل هی جسکو اُسنے شروع کار میں حصول اُجرت قلیل کي حالت میں حاصل کیا تها *

راے مذکوره بالا کے مطابق یهه بات لازم آتي هی که جب لوگوں کي حالت میں ترقي هوگي تو وه محاصل جو منافع هوتا هی اجرت سے بہت زیاده هوتا جاویگا اس لیئے که بلاشبهه جوں جوں شایستگي اور تربیت کو ترقي هوگي هر شخص ایسي تعلیم پاویگا که اُس سے اُسکي قوت کاسبه ترقي پاتي جاویگي چنانچه جسقدر کام صرف کوشش جسماني سے کیئے جاتے هیں اُنمیں سے اکثر جانوروں اور کلوں سے هوسکتے هیں اور جس کام میں قواے نفساني کي ضرورت هوتي هی وه کام حسب ترقي قواے مذکوره کے جو صغر سني میں زیاده معقول طور سے هوگي نهایت عمده هوا کریگا گاه گاه اسبات کي شکایت سني جاتي هی که شهر لنڈن اور اُسکے قرب و جوار میں ایرلینڈ کے نا تربیت یافته لوگوں نے انگریزوں سے چهوتے چهوتے کام چهین لیئے هیں مگر شکایت مذکوره کے سنے سے همکو اسلیئے خوشي حاصل هوتي هی که یهه امر اُس سے ظاهر

ہوتا ہی کہ انگریزوں کو ایسي پوري تعلیم ملتي ہی کہ وہ عمدہ کاموں کے لایق ہوتے ہیں اگر انگریز بھي ایرلینڈ والوں کي طرح جاهل رهتے تو جو انگریز آج کل دستکاري کے ذریعہ سے بیس روپئے في هفتہ کماتا ہی وہ پتھر توڑتا اور مٹي ڈھوتا اور في یوم ایک روپیہ پاتا اور في الحال انگریزوں کي شایستگي اور تربیت اُوروںکي نسبت نہایت عمدہ معلوم ہوتي ہی مگر جہانتک شایستگي اور تربیت اساني سے خیال میں آسکتي ہی یا جہاں تک امید اُسکي معقول طور سے ہوسکتي ہی وہاں تک نہیں پہونچي مگر انگریزوں کے حسن اخلاق اور فہم و فراست کا سرمایہ مادي سرمایہ سے صرف علو مرتبہ میں بہت زاید نہیں بلکہ بار آوري میں بھي بہت زاید ہی چنانچہ تعداد اُن لوگوں کي جو صرف اُجرت پاتے ہیں کل باشندوں کي چوتھائي بھي نہیں اور اُن تھوڑے لوگوں کي اجرتوں کي بھي بہت سي مقدار اس سبب سے ملتي ہی کہ اشخاص تعلیم یافتہ کي لیاقت کے سرمایہ سے امداد اور ہدایت اُنکو پہونچتي ہے اور باوجودیکہ لفظ لگان کے معني نہایت وسیع قرار دیئے گئے تسپر بھي لگان کے پانے والے چوتھائي سے بھي بہت تھوڑے ہیں اور مقدار لگان کا حصر اُجرت کي مانند اُس علم پر خاص ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے قدرت کي بخششوں کا اہتمام اور اِستعمال کیا جاتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ انگریزوں کے کل محاصل کا بڑا حصہ منافع ہی اور منجملہ اس منافع کے مادي سرمایہ کا سود ایک تہائي بھي نہیں ہوتا اور باقي سب سرمایہ ذاتي یعني تعلیم کا نتیجہ ہوتا ہی *

کسي ملک کي دولت آب و ہوا اور زمین پر منحصر نہیں اِسلیئے کہ یہہ تمام اسباب عارضي ہیں اور نہ تحصیل کے مادي سرمایوں کے اجتماع پر موقوف ہی بلکہ اسي مادي سرمایہ یعني تعلیم کي مقدار وسعت پر موقوف ہی چنانچہ ایرلینڈ کي آب و ہوا اور زمین اور موقع کو اِنگلستان کي آب و ہوا اور زمین اور موقع سے بہتر بتاتے ہیں اور في الحقیقت ایرلینڈ کي آب و ہوا وغیرہ اِنگلستان کي آب و ہوا وغیرہ سے گھٹکر نہیں ہی آیرلینڈ میں بسبب کمي مادي سرمایہ کے لوگ افلاس کا ہونا قایم کرتے ہیں لیکن اگر اُسمیں بجاے وہاں کے باشندوں کے اِنگلستان کے شمالي حصہ کے ستر ہزار باشندوں کو بسایا جاوے تو وہ بہت جلد اُس مادي

سرمایہ کو بہم پہنچا سکتے ہیں اور اگر انگلستان کے اُس حصہ میں جو
دریاے ترنت کے شمال میں واقع ہی ایرلینڈ کے مغربی باشندوں کے دس لاکھہ
خاندان آباد کردیئے جاویں تو لینکسشائر اور یارکشائر بہت تھوڑے عرصہ
میں † کاناٹ کی مانند ہو جاویں ایرلینڈ والوں کے مادی سرمایہ کے نہونے
سے مفلس ہونے کی اصلی وجہہ یہہ ہی کہ وہ لوگ علم و دانش اور
حسن عادات کے سرمایہ کے محتاج ہیں یعنی اُنکو حسن عادات اور علم
و دانش کی تربیت نہیں ہوئی جب تک کہ آیرلینڈ والے نا تربیت یافتہ
رہیں اور اُنکی جہالت اور ظلم و تعدی سے لوگوں کے جان و مال کی
حفاظت نہوسکے اور سرمایہ جمع اور مروج نہو تب تک وہ قانونی
تدبیریں جو اِن خرابیوں کے علاج کے واسطے کیجاتی ہیں بالکل بے اثر
نہونگی مگر بیشک کوئی مستقل نتیجہ بھی نہوگا بلکہ ممکن یہہ ہی کہ
وہ اور زیادہ باعث خرابیوں کی ہوں علم کو لوگ ایک قوت کہتے ہیں اور
حقیقت میں وہ ایک بڑی دولت ہی چنانچہ ایشیاے کوچک اور شام
اور مصر اور شمالی حصہ افریقہ میں پہلے نہایت کثرت سے دولت تھی
اور اب وہ نہایت مفلس ہیں اِسکا باعث یہی ہی کہ وہ ملک اب ایسے
لوگوں کے ہاتھہ میں آگئے ہیں جو دولت کے غیر مادی ذریعے یعنی علم
و دانش جنسے مادی ذریعے یعنی مال و دولت کو قایم و محفوظ کرسکیں
کافی وافی نہیں رکھتے اسی باب میں آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں
کچھہ معلوم ہی کہ یورپ نے امریکہ کے نو آباد بستیوں کی جاہ و حشمت
پیدا کرنے میں کسطرح مدد کی ہی اُسنے صرف ایکہی طریقہ سے بہت
سی استعانت کی ہی یعنی تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے اِن لوگوں کو بڑی
جاہ و حشمت حاصل کرنے اور ایسی بڑی سلطنت کی بنیاد ڈالنے کے
قابل کر دیا اب سواے اُسکے دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہی جسکی
تدبیر مملکت سے ایسے لوگ آراستہ ہوسکیں یا کبھی ہوئے ہوں وہ تمام
نو آباد بستیاں یورپ کی اِسبات کی مرہون منت ہیں کہ اُنکے اولوالعزم
اور مستعد بانیوں نے یورپ سے تعلیم و تربیت اور عالی حوصلگی حاصل

---

† کاناٹ ایرلینڈ کا ایک مغربی ضلع ہی جو اس زمانہ میں بھی نہایت
ناتربیت یافتہ اور محتاج ہی

کي تهي اور اس احسان سے اُن میں کي بڑي بڑي آباد بستیاں بهي خالي نہیں *

بیان اُن سببوں کا جن پر لگان کي کمي بیشي موقوف هی

هم پہلے بیان کرچکے کہ لگان وہ محاصل هی جو قدرت کے ذریعہ سے یا کسي امر اتفاقي کے وسیلہ سے خود بخود حاصل هوتا هی یا وہ قیمت هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي امداد و اعانت کے معاوضہ میں ادا کي جاتي هی اور علاوہ اُسکے یوں بهي معني اُسکے بیان هوسکتے هیں کہ وہ وہ پیداوار زاید هی جو کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کے استعمال سے حاصل هووے یا وہ تعداد هی جس سے کسي مقبوضہ قدرتي ذریعہ کي پیداوار کي قیمت پیداوار کي لاگت سے زیادہ هوجاتي هی *

اراضیات کي لگان کي ترقي اور خاصیت کي تشریح و توضیح کا یہہ دستور هی کہ ایسي اراضیات مختلف القوی فرض کیجاویں کہ وہ رفتہ رفتہ کاشت میں آویں چنانچہ بعوض ایک هي معین محنت اور سرمایہ کے پہلے نمبر کي زمین سے سو کوارٹر اور نمبر دو سی نوے کوارٹر اور تین سے اسي کوارٹر اور نمبر چار سے ستر اور نمبر پانچ سے ساتهہ کوارٹر اور علی هذالقیاس پیداوار هووے پس جب تک کہ نہایت زرخیز زمینوں کا کوئي حصہ مقبوض نہیں هوتا تو صرف نمبر اول کي زمین بوئي جاتي هی اور کوئي شخص اسکا لگان نہیں دیتا اور دوسرے نمبر کي کاشت کي ضرورت سے پہلے نمبر ایک کا مقبوض هونا ضروري هی جسکے ذریعہ سے بہ نسبت اُس مقدار پیداوار کے جو بدون اُسکي کاشت کے حاصل هو زیادہ پیداوار هوتي هی اسلیئے اُسکا مالک یعني زمیندار اُس مدد کا معاوضہ جو دس کوارٹر هیں یعني ایکسو نوے کوارٹر کا تفاوت هے حاصل کرتا هی اور اگر وہ زمیندار آپ کاشتکار هوتا تو اُسکو وہ آپ هي پیدا کرلیتا والا اُس پیداوار معاوضہ کو جسکو لگان کہتے هیں اُس شخص سے حاصل کرتا هی جو حسب اجازت اُس کے کاشت اُسکي کرتا هی اور نمبر سویم کي کاشت کي ضرورت سے نمبر ایک کا لگان دس کوارٹر سے بیس کوارٹر هو جاتا

چاهیئے اور نمبر دویم کي زمین جو لگان نہیں دیتے تھے اب دس کوارٹر لگان کا اُس سے حاصل هونا ضروري هی اور علی‌هذالقیاس جب تک یہہ نوبت پہونچی کہ محنت و سرمایہ صرف شدہ سے صرف اتنا معاوضہ حاصل هووے کہ وہ محنتي کي اوقات گذاري اور سرمایہ والے کے اوسط منافع کے لیئے کافي وافي هووے ایسا هي هوتا رهیگا اور یہہ وہ غایت هی کہ وهاں تک کاشت کو قصداً پہونچایا جا سکتا هی اور اُس سے آگے کاشت ممکن نہیں *

اس لیئے یہہ بات ظاهر هی کہ لگان کي تعداد اِن دو سببوں پر موقوف هی اول اُس قدرتي ذریعہ کي مستقل بارآوري پر جس سے لگان حاصل هوتا هی دوسرے ذریعہ مذکورہ کي اضافي بارآوري یعني اُس مقدار کي نسبت پر جسکي بدولت اُسکي بارآوري اُن ذریعوں کي بارآوري سے زاید هو جو عموماً هاتهہ آسکتے هیں اگر قدرتي ذریعوں کي مقدار حصول غیر محدود یا امداد اُنکي مسدود هو جاوے تو هر صورت میں لگان باقي نرهیگا لگان قدرتي ذریعوں کي امداد کي مالیت هوتي هی اور مثل اور چیزوں کي حصر اُنکي مالیت کا کچھہ تو اُنکے افادہ پر اور کچھہ اُنکي مقدار حصول کي محدودیت پر موقوف هی اور منجملہ اُن سببوں کے صرف ایک سبب کے لحاظ سے بہت سي غلطیاں واقع هوتي هیں *

فراسیسي علماے انتظام نے یہہ سمجھا کہ پیداوار اُن اراضیات زرخیز کي جو منجملہ قدرتي ذریعوں کے ایک بڑا ذریعہ هے ایسي قیمت پر بکتي هی جو اُسکے خرچ کاشت سے زیادہ هوتي هی اور اسي زیادتي کو مخرج دولت تصور کیا اور باقي سب جنسوں کو صرف ایساهي سمجھا کہ وہ اُن محنتوں کے ثمرے هیں جو اُنکے حاصل کرنے میں صرف هوتي هیں اور اسی لیئے اُنکو یقین هوا کہ لوگ اُس لگان کي تعداد و مناسبت سے دولتمند هوتے هیں جو اُس قوم کي زمینوں کے مالکوں کو وصول هوتا هے اور نتیجہ یہہ نکالا کہ پیداوار دولتمندي کا اُسیقدر ذریعہ هی جسقدر کہ وہ لگان کے پیدا کرنے میں ممد و معاون هی *

اگر اُن کو یہہ بات دریافت هوتي کہ دولت کا رکن افراط پیداوار هے اور لگانوں کي زیادتي اور پیداوار کي افراط و کثرت میں تخالف هے یا یہہ بات اُنکو یاد آتي کہ اُنکي راے کے موافق ایسے لوگ جو فن زراعت

کے ماهر اور نہایت جفاکش هوں اور بہت وسیع اور زرخیز خطه میں آباد هونے کے سبب سے لگان کے نام سے بهي اشنا نہوں باوجود بہت سي امدني اور پیداوار کے محتاج تهریں گی تو اُس مسئله کو هرگز قایم نکرتے *

انتخاب مفصله ذیل میں رکارڈو صاحب ایسي غلطي میں پڑے که وہ اس غلطي کے محض مخالف هی چنانچه وہ لکهتے هیں که جسقدر اُن فائدوں کي بحث اپنے کانوں پڑتي هی جو اور تمام بارآور ذریعوں کي نسبت زیادہ تر زمین سے حاصل هوتی هیں یعنے اُس سے وہ زیادہ مقدار پیداوار کي ملتي هی جسکو لگان کہتے هیں اور کسي شے کا ذکر اسقدر اپنے سنے میں نہیں آیامگر جب زمین افراط سے اور کمال زرخیز اور بار آور هوتي هی تو اُس سے لگان حاصل نہین هوتا اور جب که اُسکي قوتیں زایل هوجاتي هیں اور بہت سي محنت سے پیداوار کم پیدا هوتي هی تو اُسیوقت سے اصل پیداوار اراضیات زیادہ زرخیز کے ایک حصه کو بطور لگان الگ کیا جاتا هی اور یہہ امر عجیب هی که زمیں کے اُس وصف کو جو اُن قدرتي ذریعوں کی مقابله میں جنکي بدولت کارخانے چلتے هیں ایک نقصان متصور هوسکتا هی زمین کي سبقت کا باعث سمجهتے هیں اگر هوا اور پاني اور بهاپ کي لچک اور خصوص هوا کا دباؤ باوصاف کثیرہ موصوف هوتے اور هر وصف افراط متوسط پر هوتا اور وہ سب وصف قبض و تصرف میں هوتے اور اُن وصفوں سے سلسله وار کام لیا جاتا تو زمین کي مانند اُنسے بهي لگان وصول هوتا اور جسقدر که بڑے بڑے وصف استعمال کیئے جاتے اُسیقدر مول اُن جنسوں کا جنکے بنانے میں وہ وصف استعمال میں آتے اسلیئے زیادہ هوجاتا که جسقدر محنت هوتي اُسقدر پیداوار نهوتي غرض که آدمي نہایت عرق ریزي سے زیادہ کام کرتا اور قدرت کم کام دیتي تو زمین اپني کم باراوري سے عزیز نرهتے *

پس وہ پیداوار زاید جو زمین سے بصورت لگان حاصل هوتي هی اگر فائدہ سمجهي جاوے تو یہہ امر خواهش کے قابل هی که جو کلین هرسال میں نئي طیار کیجاویں وہ پراني کلوں کي نسبت کم مفید هوں جس سے اُنکے بنائے هوئے اسبابوں کي مالیت بلکه تمام کلوں کے طیار کیئے

ہونے اسبابوں کي مالیت بلاشبہہ زیادہ ہوجاویگي اور جن لوگون کے پاس اچھي بارآور کلیں ہونگي اُنکو لگان وصول ہوگا حاصل یہہ کہ قدرتي محنت کي قیمت بایں وجہہ ادا نکي جاوے گي کہ وہ بہت سا کام دیتي ہی بلکہ اسوجہہ سے ادا کیجاوے گي کہ بہت تہوڑا کام اُس سے برامد ہوتاہے اور جسقدر کہ قدرت اپني عنایتوں میں تنگي برتیگي اُسیقدر اپنے کام کي قیمت بڑھاویگي اور جہاں کہیں وہ بہت فیاضي کرتي ہی وہاں وہ اپني استمانت مفت کرتي ہی انتھی *

معلوم ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب یہہ بات بہول گئے کہ جس صفت کے سبب سے زمین لگان پیدا کرنیکے قابل ہوتي ہی یعني وہ قوت ذاتي کہ جسقدر لوگ اُسکي کاشت کے واسطے ضروري چاہئیں اُن سے زیادہ لوگون کي معیشت پیدا کرے ایک ایسا فائدہ ہی کہ بدون اُسکے لگان متصور نہیں ہوسکتا جسقدر کسي معین ضلع کي آبادي میں ترقي ہوتي جاتي ہی اُسیقدر اُس ضلع کي اراضي کي پیداوار زاید جو اُسکے بونے والوں کے انجام معیشت کے بعد باقي رہتي ہی ہمیشہ روز افزوں ترقي کي جانب مایل ہوتي ہی اور وجہہ اُسکي یہہ ہی کہ فن کاشتکاري اور سرمایہ کي ترقي سے زمین کي زرخیزي بڑھتي جاتي ہے یا یہہ وجہہ ہے کہ کاشتکاري کي تعداد کي نسبت پیداوار کے کم ہونے سے غریب لوگ اُس قلیل پیداوار سے راضي ہوجاتے ہیں یا دونوں وجہوں کا مجموعہ امر مذکورہ بالا کا باعث ہی منجملہ اُن دوسببوں لگان کے ایک سبب بہلائي ہی اور دوسرا سبب برائي ہی چنانچہ یہہ بہلائي کي بات ہی کہ تمام انگلستان میں ایسے دس لاکہہ ایکڑ موجود ہیں کہ اوسط محنت کے ذریعہ سے چالیس بشل اناج کے في ایکڑ پیدا ہوسکتے ہیں اور یہہ برائي کي بات ہے کہ اُس ملک میں ایسے دس لاکہہ ایکڑوں سے کوئي ایکڑ زیادہ نہیں اور ایسي ہي یہہ بات کہ جو کچہہ ایک کاشتکار اپني محنت سے پیدا کرتا ہی اوسط مقدار اُسکي اُس قدر سے بہت زیادہ ہو کہ ایک کسان کے کنبہ کے واسطے ضروري ہو بہلائي گني جاتي ہی اور یہہ امر کہ تمام زرخیز زمینوں کي وسعت اور سرمایوں کي تعداد آبادي کے حسابوں ایسي کافي وافي نہیں کہ جو کچہہ وہ کسان اپني محنت سے کماتا ہی اپنے فائدے اور اپنے خویش و اقارب کے فائدوں میں بواسطہ یا بلاواسطہ خرچ کرسکے برائي

سمجھی جاتی هے لگان پیدا کرنے کے واسطے بهلائی اور برائی دونوں کا هونا ضروری و لابدی هی چنانچه بهلائی کے باعث سے لگان طلب کیا جاتا هی اور برائی کے سبب سے کاشتکار اُسکو ادا کرتا هی *

معلوم هوتا هی که رکاردو صاحب نے اپنے التفات کو برائی کی جانب متوجهه کیا مگر برائی کے نه بڑهنے بلکه اُسکے کم هو جانے پر بهی لگان بڑه سکتا هی جیسے که اگر کوئی مالک جائداد اپنی خواهش کے موافق پیداوار کو تگنا کرسکے جس سے اُسکے لگان کو پہلے کی نسبت بهت سا بڑهائے تو کیا لگان کی ترقی کا باعث امداد قدرت کی قلت هوگی بلکه یهه بات کهی جاوے گی که باعث اُسکا به نسبت اُسکے باقی ملک کی اراضی کی کم بارآور هی اور یهه بات تسلیم کے قابل هی که اگر هم تمام ملک کی زمینوں کی بارآور قوتوں کو دفعتاً تگنا کرسکیں اور ابادی کی صورت وهی باقی رهی تو لگان بهت کم هو جاویگا اور اُن تهوڑے لوگوں کے سوا جنکی اوقات لگان سے بسر هوتی هی باقی سب لوگ ترقی پاوینگے هاں اگر هماری آبادی بهی تگنی هو جاوے تو لگان بهت بڑه جاویگا اور زمینداروں کی حالت درست هو جاویگی اور کوئی گروه خراب نهوگا بلکه حقیقت میں اور گروهوں کی حالت بهی ترقی پاویگی اسلیئے که کثرت آبادی سے محنت کی تقسیم زیاده هوگی اور ملکوں کا آنا جانا آسان هو جاویگا اور ان دونوں باتوں کے باعث سے کارخانوں کی چیزیں ارزاں هو جاویں گی اور ترقی پاویں گی اور اگر آبادی تگنے هونے کی جگهه دوگنی هو جاوے تو ملک کی حالت اور بهی عمده هو جاویگی اگرچه لگان کی ترقی اُس قدر نهوگی جو آبادی کے تگنے هو جانے پر هوتی مگر پهر بهی بهت هوگی علاوه اُسکے کچی پیداوار اور کارخانوں کی چیزیں پهلے زمانه کی نسبت کمال افراط سے هونگی واضح هو که جو کچهه بیان کیا گیا وهی ایک سو تیس برس گذشته میں بلاد انگلستان میں واقع هوا چنانچه اتهارویں صدی کے آغاز سے انگلستان کی آبادی دوچند کے قریب قریب اور زمین کی پیداوار سه چند بلکه چار چند هوگئی اور لگان ان دونوں چیزوں سے بهی زیاده بڑها مگر ترقی لگان کے ساتهه اُجرت کی بهی باستثناء شراب وغیره چند چیزوں کے جنپر خاص خاص محصول لگتی هیں بلحاظ تمام جنسوں کے جنکو مزدور لوگ اپنے خرچ میں لاتے هیں ترقی هوئی چنانچه محنتی

لوگ اپنے معمولي محنت سے اب زیادہ اناج پاتے هیں اور منجملہ کارخانوں کي چیزوں کے نہایت مفید مفید چیزوں میں سے پہلے کي نسبت پانچ گني زیادہ حاصل کرسکتے هیں کیا اب یہہ انصاف سے کہا جا سکتا هی کہ لگانوں کي ترقي کا یہہ سبب هوا کہ قدرت نے کام کم دیا اور امداد قدرت کي قیمت اِسلیئے بڑہ گئي کہ وہ اپني عنایتوں میں زیادہ دست کش هوئي هاں یہہ بات راست هی کہ اگر پیداوار زمین کي قیمت تنگني هونے کي جگہہ سو گني هوجاتي تو لگان نہ بڑھتا اور یہہ بات بھي ایسي هي راست هی کہ اگر تنگني هونیکي جگہہ وہ پیداوار اپني حالت پر قایم هوتي تو بھي لگان نہ بڑھتا حاصل یہہ کہ قدرت کي محنت کي قیمت وصول هونے کے لیئے جو شرط ضروري هی وہ بقول رکارڈو صاحب کے یہہ نہیں کہ امداد اسکي تھوڑي هو بلکہ یہہ هے کہ امداد اُسکي بیحد و حساب نہو جاوے *

جو کہ آدمي کے ذریعہ سے لگان حاصل نہیں هوتا بلکہ قدرت کے ذریعہ سے هاتھہ آتا هی تو اُسکي تعداد لگان لینیوالونکي رضا و خوشي اور سعي و محنت پر منحصور نہیں زمین یا اور کسي قدرتي دریعہ کا مالک جسکے برتنے کے واسطے لگان دینے پر لوگ راضي هوتے هیں وہ تعداد لگان کي حاصل کرتا هی جو آپس کے حرص و حسد سے اُسکے دینے پر مجبور هوتے هیں اور اِسلیئے کہ لگان خالص نفع هی لگان پانے والا بڑي سے بڑي تعداد کو قبول کرتا هی جو پیش کیجاتي هی اور لگان کي تعداد نہ اُن لوگوں کي سعي و محنت پر منحصور هی جو لگان کو ادا کرتے هیں مقبوضہ قدرتي ذریعوں کي خدمات کي قیمت، وہ شخص ادا کرتا هی جو اُن خدمتوں کا اِستعمال چاهتا هی اِسلیئے کہ لینے دینے والے دونوں آدمي اِسبابت سے واقف هوتے هیں کہ اگر ایک آدمي ٹھیکہ پر نہ لیگا تو دوسرا آدمي لے لیگا اور اسي وجہہ سے لگان کي تعداد کسي عام قاعدہ کے تابع نہیں اور کوئي حد اُسکي مقرر نہیں چنانچہ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ هو سکتا هی بلکہ اُس مقدار پر منحصور هی کہ جس مقدار سے قدرت نے بعض بعض ذریعوں کو خاص خاص قوت پیداوار عنایت کي اور اُن ذریعوں کي اُس تعداد پر منحصر هی جو اُن لوگوں کي تعداد و دولت کے مقابلہ میں هو جو اُن ذریعوں کے لگان لینے کے قابلیت رکھتے

هیں اور اُسپر راضي هیں نیویارک کے پاس پروس کي زمین اب دس هزار روپئے في ایکڑ بکتي هی جو صدي گذشته میں دو روپیه دو آنه چار پائي في ایکڑ بکتي تهي *

منافع اور اُجرتوں کي کمي و بیشي کے سببوں کا بیان

واضح هو که اُجرتیں اور منافعے اکثر باتوں میں لگان سے مختلف هیں چنانچه وه دونوں نهایت کم اور نهایت زیاده هو سکتے هیں اور نهایت کم اِس سبب سے هوتے هیں که هر ایک اُنمیں سے ایک تردد اور جانکاهي کا نتیجه هوتا هی بیان اسبابت کا نهایت دشوار هی که منافع کا ادنی سے ادنی درجه کیا هی مگر یهه امر صاف واضح هي که هر سرمایه والا اپنے سرمایه کے استعمال غیربارآور اور اُسکے حظ بالفعل میں اُٹهانے سے بچنے کے عوض میں ایسے معاوضه کا مستحق هوتا هی که وه اسقدر قلیل سے کچهه زیاده هووے جو نهایت کم سے کم قیاس میں اسکے اور اُجرت کا ادنی سا ادنی درجه همیشه کے لیئے وه تعداد قایم هوسکتي هی جو محنتي لوگوں کي اوقات گذاري کے قابل ضرور هووے اور اِسلیئے که نرخ اُجرت کا بهت کچهه مزدوروں کي تعداد اور نرخ منافع کي تعداد سرمایه پر منحصر هی تو بڑي بڑي اُجرتیں اور بڑے بڑے منافع اپنے کمي کو آپ هي پیدا کرلیتے هیں چنانچه بڑي بڑي اُجرتیں آبادي کي ترقي سے جو کثرت مزدوروں کے باعث هوتي هی اور بڑے بڑے منافع سرمایه کي ترقیوں سے آپ سے آپ گهٹ جاتے هیں اِس کتاب کے کسي اگلے حصه میں واضح هوگا که اگر تعداد اُس سرمایه کي جو اُجرتوں کے ادا کرنے میں صرف کیا جاتا هی ترقي کرتي هی اور مزدوروں کي تعداد بدستور باقي رهتي هی تو منافع کم هو جاتا هی اور اگر مزدوروں کي تعداد بڑهتي هی اور سرمایه کي تعداد اور قیمت کي پیداواري ویسي هي قایم رهتي هی تو اُجرتیں کم هو جاتي هیں اور اگر برابر کي نسبت سے دونوں بڑه جاتي هیں تو دونوں کم هونے پر مائل هوتي هیں اِسلیئے که وه دونوں پهلے زمانه کي نسبت اُن قدرتي ذریعوں کي قوت سے بڑي مناسبت رکهینگے جنکي خدمتوں کي حاجت اُنکو ضرور هوتي هی. اگرچه اُجرت اور منافع کے

نہایت اعلی درجہ کا قایم کرنا سہل و آسان نہین مگر باوجود اسکے یہہ بات عموماً قرار دے سکتے ہیں کہ کسی ملک میں فیصدی پچاس روپیہ سالانہ منافع بشرح اوسط بہت دنوں تک جاری نہیں رہا اور کہیں ایسی شرح سے اُجرت جاری نہیں رہی جس سے محنتی کو اسقدر روپیہ ملے کہ وہ اُسکے کنبے کی پرورش سے دہ چندہ زیادہ ہووے *

آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ بات قرار دی ہی کہ محنتوں اور سرمایوں کے مختلف اِستعمالوں کے نقصان و فائدے ایک ہی مقام پر یا تو بالکل مساوی ہوتی ہیں یا برابری پر ہمیشہ مائل ہوتے ہیں جیسکہ اگر کوئی پیشہ کسی مقام میں باقی پیشوں کی نسبت بحسب ظاہر زیادہ مفید یا کم مفید ہو تو جسقدر آدمی ایک پیشہ میں زیادہ ہوجاوینگے اُسیقدر دوسرا پیشہ چھوڑ بیٹھینگے اور اُس پیشہ کے فائدے جو زیادہ مفید و نافع ہی باقی پیشوں کے فائدوں کی برابر ہو جاوینگے اور یہہ بات ایسے لوگوں میں واقع ہوتی ہی جہاں کاروبار قدرتی قاعدہ پر ہوتے ہیں یعنے جہاں ایسی آزادی ہوتی ہی کہ ہر فرد بشر جو مناسب سمجھے اُس پیشہ کو اختیار کرے اور جب کبھی تبدیل اُسکی چاہے تو اُسکو بدل بھی سکے غرضکہ وہاں ہر فرد بشر کی طبیعت مفید پیشہ کی جستجو اور مضر پیشہ سے گریز پر راغب ہوتی ہی *

آدم اسمتھہ صاحبکی یہہ رائیں راست درست ہیں اور علاوہ اُنکے یہہ بات بھی واضح ہی کہ جب موانع موجود نہوں تو ہر آدمی کی یہہ خواہش طبعی کہ اپنی عقل اور جسمی قوتوں اور پوری استعدادونکے صرف کرنیکے واسطے زیادہ مفید کاروبار کا موقع حاصل کرے جس سے ایک آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جانیکو آمادہ ہوتا ہی اُسکو ایک گانو سے دوسرے گانو بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاتی ہی چنانچہ مطالب تجارت کی نظر سے دنیا کے تمام اطراف ایک بہت بڑا پروس ہی اور جن سببوں کے ذریعہ سے لندن اور لیورپول کی تجارتوں کے منافع برابر ہو جاتے ہیں اونہیں سببوں کی بدولت لندن اور کلکتہ کی تجارتوں کے فائدے مساوی ہو جاتے ہیں مگر جب کہ ہم تفصیلوار نظر کرتے ہیں تو ہم اُن لوگوں کے اختلاف معاوضہ سے حیران ہوتے ہیں جو بحسب ظاہر برابر محنت اُٹھاتے ہیں اور سرمایہ کے خرچ بیجا سے برابر پرہیز کرتے ہیں

چنانچہ ایک جنرل کو ایک سپاهي کي آدهي مشقتوں سے بهي کم اُتهاني پرتي هیں اور تنخواہ اُسکي سپاهي کي تنخواہ سے سوگني هوتي هی اور ایسے هي وکیل لاکهہ دیڑ لاکهہ روپیہ سال کماتے هیں اور نقل نویس هزار محنت اور دشواري سے هزار روپیہ سالانہ پیدا کرتے هیں اور هم دیکهتے هیں کہ سرکاري خزانچي کے بلوں کا خریدنے والا یہہ حق حاصل کرنے پر بہت سا روپیہ خرچ کرتا هی کہ سرکاري کاموں میں وہ تین روپیہ سیکڑہ سالانہ پر سرمایہ لگاوے حالانکہ اگر دوکاندار في اسیکڑہ بیس روپیہ سے کم پیدا کرے تو یہہ سمجهتا هی کہ معقول کمائي نهیں هوئي اور جب کہ هم دیکهتے هیں کہ لندن کا ساهوکار في سیکڑہ سات روپیہ پر راضي هی تو شریک اُسکا جو کلکتہ میں لین دین کرتا هی پندرہ روپیہ سیکڑہ چاهتا هی *

بیان اُن صورتوں کا جنکے ذریعہ سے یہہ دریافت هووے کہ مقام معین اور وقت معین میں اجرت اور منافع کي شرح اوسط کیا هوتي هے

واضح هو کہ اختلاف مذکورہ بالا کسیقدر اصلي هیں اور کسیقدر ظاهري هیں اصلي اختلافوں کا باعث کسیقدر وہ اثر هی جو تحصیل کے مختلف ذریعوں کے اپسمیں ایک کا دوسرے پر هوتا هی مثلاً منافع کي شرح کا اثر تعداد اجرت پر اور تعداد اجرت کي تاثیر منافع کي شرح پر اور کسیقدر سبب اُنکا اُن نقصانوں کي سختي هی جو مزدور اور سرمایہ والے کو اجتناب و محنت کے علاوہ عارض هوتے هیں اور کسیقدر وہ دشواري هی جو محنت و سرمایہ دونوں کے ایک کام سے دوسرے کام کیطرف منتقل هونے میں پیش اتي هی اور یہہ ایک ایسي دشواري هی کہ وہ کچهہ قدرتي هرج مرج اور کچهہ انسانوں کي عادات و قواعد سے پیدا هوتي هی اور یہہ بات یاد رهے کہ بیان اُن سببوں کے اثر کا جو ایک هي ملک میں محنت اور سرمایہ کے مختلف استعمالوں میں اجرت اور منافع کي

اوسط شرحوں پر موثر ہوتا ہی آگے آویگا اور اس بحث کے واسطے یہہ بات فرض و تسلیم کرکے کہ اجرت اور منافع کی فلاں فلاں اوسط شرح ہی اُن سببوں کی توضیح و تشریح میں کوشش کرینگے جنکے ذریعہ سے اوسط شرحیں قایم ہوتی ہیں یعنی اُن حالات کا بیان کرینگے جنسے یہہ بات طے ہوتی ہی کہ وقت و مقام معین میں اجرت و منافع کی اوسط شرح کیا ہوتی ہی ہم پہلے بیان کرچکے کہ اس علم میں اصول مختلفہ کا آپس میں منحصر ہونا منجملہ مشکلات اس علم کے ایک بڑی مشکل ہی اور یہہ اصول مختلفہ کا اپسمیں منحصر ہونا اجرتوں اور منافع کے مسایل میں ایسا بڑا ہی کہ شافی بیان اُن سببوں کا جو اجرت سے علاقہ رکھتے ہیں بدون اسکے ممکن نہیں کہ جو سبب منافع سے متعلق ہیں بیان اُنکا نکیا جاوے مگر حتی الامکان ہم اُنکو مخلوط نہونے دینگے اور واضح ہو کہ اجرت کے مقدمہ سے بحث اس لیئے شروع کرتے ہیں کہ وہ مضمون بہت کچھہ علیحدہ بیان ہو سکنے کے قابل ہی *

بیان اسباب کا کہ اجرت کے ساتھہ جب الفاظ گران اور ارزان استعمال کیئے جاتے ہیں تو اُنکے کیامعنے سمجھے جاتے ہیں

ہم بیان کرچکے کہ اجرت وہ معاوضہ ہی جو محنتی آدمی کو جسمانی اور نفسانی استعدادوں کے استعمال کے عوض میں حاصل ہوتا ہی معاوضہ مذکورہ کی کم و بیشی کی حیثیت سے اجرتوں کو گراں یا ارزاں کہا جاتا ہی اور تین مختلف پیمانوں سے وہ کمی و بیشی اندازہ کیجاتی ہی پس گراں اور ارزاں اجرتوں کا استعمال تین معنوں میں کیا جاتا ہے *

اول یہہ کہ اجرتوں کو گراں یا ارزاں بحسب تعداد اُس روپئے کے کہا جاتا ہی جو مزدور ایک وقت معین میں کماتا ہے اور اس مناسبت میں لحاظ و پاس اُن جنسوں کا نہیں کیا جاتا جو اُس روپیہ سے خرید کیجاتی ہیں چنانچہ جب ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ بلاد انگلستان میں

هنري هفتم كي عهد سلطنت سے اجرت زيادہ هوگئي تو يهي مناسبت مراد هوتي هى اسليئے كہ مزدور لوگ آج كل بارہ آنہ سے ايك روپيہ تك في يوم كماتے هيں اور اُس زمانہ ميں تين آنہ في يوم كماتے تهے *

دوسرے يہہ كہ اجرتوں كي گراني اور ارزاني بلحاظ اُن جنسوں كي مقدار اور قسم كے هوتي هى جو محنتي كو اجرت ميں ملتي هيں اور روپيہ پر وهاں نظر نهيں هوتي چنانچہ جب يہہ كهتے هيں كہ انگلستان ميں هنري هفتم كي عهد سلطنت سے اجرت كم هوگئي تو يهي مناسبت غرض هوتي هى اسواسطے كہ جب مزدور في يوم گيہوں كے دو پك † كماتا تها اور اب صرف ايك پك كماتا هى *

تيسرے يہہ كہ گراني اور ارزاني اُنكي بلحاظ اُس مقدار اور حصہ كے هوتي هى جو مزدور كو اُسكي محنت كي پيداوار سے حاصل هوتا هى اور اُس پيداوار كي كل تعداد پر نظر نهيں هوتي *

پهلے معنى عام پسند هيں باقي دوسرے معنى وہ هيں جسكو آدم اسمتهہ صاحب نے اختيار كيا اور تيسرے معنے وہ هيں جنكو ركاردو صاحب نے رواج ديا اور اُنكے اكثر پيرووں نے بهي وهي رائج ركهے مگر همارے نزديك يہہ معنى نهايت برے هيں اور ركاردو صاحب كي اُن انوكهي اصطلاحوں ميں سے معلوم هوتے هيں جنكو اُنهوں نے اس علم ميں رايج كيا چنانچہ يہہ معنے اُن حقيقتوں سے جو محنتي لوگوں كے حالات سے نهايت علاقہ ركهتي هيں هماري توجہہ كو روك ركهتي هيں گو هم اجرت كے مضمون هي پر بحث و تكرار كرتے هوں كيونكہ اسباب كے دريافت كے ليئے كہ مزدور كي اجرت گراں هى يا ارزاں همكو بجاے يہہ تحقيق كرنے كے كہ اُسكو بري اجرت ملتي هى يا اچهي يا اُسكي پرورش اچهي هوتي هى يا بري يہہ دريافت كرنا پڑتا هى كہ جو كچهہ وہ طيار كرتا هى اُسميں سے كيا حصہ اُسكو ملتا هى چار يا پانچ سال گذشتہ كے درميان ميں بهت سے هاتهہ كے بنے والے دو هفتہ كي محنت سے ايك تانا طيار كرنے كي عوض ميں جسكو سرمايہ والے نے چار روپيہ دو آنہ آٹهہ پائي كو فروخت

† ايك پك چار بشل كا هوتا هے اور بشل ايك پيمانہ غلہ كا هے جو ۲۱۵۰٫۴۲ مكعب انچہ كا هوتا هى جس ميں آٹهہ گالن گيهوں كے آتے هيں اور ايك گالن برابر آٹهہ پونڈ يعني چار سير كے هوتا هى *

کیا چار روپیہ دو آنہ حاصل کیئے اور ایک کوئلہ والا اپنے نوکروں کو بیس روپیہ في ہفتہ دیتا هی اور اُن لوگوں سے پچیس روپیہ لیتا هی جو اُسکے نوکروں کي خدمتیں خرید کرتے هیں مگر رکارڈو صاحب کے معنوں کے موافق جولاہی کي اجرت جو في ہفتہ دو روپیہ ایک آنہ هوتے هیں کوئلہ والے کے نوکروں کي اجرت سے جو في ہفتہ بیس روپیہ هیں بہت زیادہ هوئي اسلیئے کہ وہ جولاہا فیصدي محنت کي قیمت سے ننانوہ حصہ اور کوئلہ والے کے نوکر فیصدي کے حساب سے اسي حصہ پاتے هیں*

اگر بالفرض اس اعتراض سے یہہ معنے پاک بھي هوتے اور وہ بات جسپر یہہ معنی توجہہ کو متوجہہ کرتے هیں نہایت خفیف هونے کي جگہہ بڑے بہاري هوتے تو بھي وہ معني اسلیئے دشوار هوتے کہ جو مؤلف استعمال اُنکا کرتا تو اُسکے مضموں کو مختلف اور تاریک کردیتے یہہ بات غیر ممکن هی کہ مروج اصطلاحوں کے هم نئے معنے قرار دینیکے بعد کبھي نہ کبھي اصلي معنوں کیطرف لغزش نکریں اور جب کہ رکارڈو صاحب یہہ فرماتے هیں کہ باستثناء ترقي اجرت کے کوئي شی منافع میں تبدیل پیدا نہیں کرتي اور جس شی سے محنت کي اجرت کو ترقي هوتي هی وہ سرمایہ کے منافع کو کم کرتي هی اور گراں اجرت اُن لوگوں کي اصلي منفعت میں سے کچھہ نہ کچھہ کم کرتي هی جو مزدوروں کو کام پر لگاتے هیں اور اسي سبب سے وہ اُنکے نقصان کا باعث هوتي هی اور جسقدر کہ محنت کي اجرت کم هوتي جاتي هے اُسیقدر منافعوں کو ترقي هوتي جاتي هی تو مراد اُن کي گراں اجرت سے بڑي تعداد نہیں بلکہ بڑي مناسبت هی مگر جب کہ وہ اُس ترقیکابیان کرتے هیں جو گراني اجرت سے آبادي کو نصیب هوتي هی تو گراں اجرت سے مراد اُنکي بڑي تعداد هی اور اُن کے تابعینوں اور مخالفوں نےگراں اور ارزاں کے لفظوں سے یہہ سمجھہ لیا کہ رکارڈو صاحب نے تعداد و مقدار اُس سے مراد رکھي اور مراد اُنکي مناسبت نہیں اور اُس کا یہہ نتیجہ هوا کہ رکارڈو صاحب کی بڑي کتاب کے مشتہر هونے سے لوگوں میں یہہ بات پھیل گئي کہ گراں اجرت اور گراں منافع وقت واحد میں مجتمع نہیں هوسکتے چنانچہ جو ایک میں سے کم هوجاتا هی وہ دوسرے میں بڑہ جاتا هی مگر یہہ واضح رهے کہ ایک اصلي مثال کے ذریعہ سے اگر اس راے کے امتحان پر کچھہ بھي کوشش کي جاوے تو اُسکي بیہودگي

واضح هوجاوے کي معمولي قياس يهه هي که سرمايه والا اپنے مزدوروں کي اجرت بحساب اوسط ايک برس پيشگي لگاتا هي اور جس جنس کو مزدور اُسکے پيدا کرتے هيں اُسکے مول کا دسواں حصه وضع لگان کے بعد حاصل کرتا هي مگر هم اسطرف مائل هيں که بلاد انگلستان ميں منافع کي اوسط شرح اُس سے زيادہ اور پيشگي روپئے لگانيکا اوسط زمانه اُس سے تهوڑا هي مقام مينچستر ميں بعد تحقيقات ايسے معاملوں کے يهه عام راے دريافت هوئي که کارخانه والا ايک سال اپنے سرمايه کو بحساب اوسط دو دفعه پلٹتا هي اور هر دفعه ميں پانچ روپيه فيصدي کے حساب سے منافع حاصل کرتا هي اور دوکاندار ايکسال ميں اپنے سرمايه کو بحساب اوسط چار بار پلٹتا هي اور هر بار ميں ساڑے تين روپيه فيصدي منافع کماتا هي اور ان باتوں کي روسے محنتي کا حصه معمولي تخمينه کي نسبت بلاشبهه زيادہ هوگا مگر هم اس معمولي تخمينه کو صحيح سمجهتے هيں اور يهه تسليم کرتے هيں که وضع لگان کے بعد مزدور آدمي اُس جنس کي قيمت ميں سے نو دسويں حصے پاتا هي جسکو وہ اپني محنت سے پيدا کرتا هي ان صورتوں ميں اجرت کي تعداد ميں في هفتهه ايک دسويں حصه کے بڑہ جانے يعنے دس کے گيارہ هوجانے سے تمام منافع بايں شرط که وہ سرمايه والے کے حصه ميں سے وضع کيا جاوے بالکل باقي نهيں رهيگا اور اگر پهر اُجرت کے ايک پانچويں حصه کي ترقي يعني في هفتهه دس کے بارہ هوجاويں تو سرمايه والے کو اتنا نقصان پهنچيگا که وہ اُسکے پهلے منافعوں کي تعداد کي برابر هوگا اور اجرت کے ايک دسواں حصه کم هوجانے سے منافع دوگنا اور پانچواں حصه کم هوجانے سے تگنا هوجاويگا هم سب جانتے هيں که اجرت کي تعداد ميں دسويں يا پانچويں حصه بلکه اس سے زيادہ کي تبديلياں اکثر هوتي رهتي هيں مگر باوصف اسکے کوئي شخص ايسا نهيں که يهه بات اُسنے سني هو که منافع پر مذکورہ بالا تاثير اُنکي هوئي هو *

مگر تسپر بهي سب عالموں اور عاملوں نے اس مسئله کو تسليم کيا چنانچه اُس † کميٹي نے جو کاريگروں اور کلوں کي تحقيقات کے ليئے

---

† يهه انتخاب اُس کميٹي کي پهلي رپورٹ کا هي جو اُسنے پارليمنٹ کے اجلاس سنه ۱۸۲۴ ع ميں بهيجي *

مقرر هوئي تهي فرانسس پليس صاحب سے يهه بات دريافت كي كه ترقي اجرت كے باعث سے كيا كارخانہدار اپنے اسبابوں كي قيمتيں نهيں بڑهاتے صاحب ممدوح نے يهه جواب ارشاد كيا كه مجكو يقين واثق هى كه علم انتظام كا كوئي مسئله اس مسئله سے زيادہ مسلم نهيں يعني جو كچهه اجرتوں ميں زيادتي هوتي هى وہ منافعوں سے ليجاتي هے انتهى *

پليس صاحب نے استعمال اس مسئله كا كيا ايسے وقت ميں كيا كه انكے مزدوروں نے عام مصيبت ميں زيادہ اجرت طلب كي اور ايسا معلوم هوتا هى كه كميٹي نے بهى اس مسئله كو ايسا هي سمجها اور اس ليئے كه يهه مقدمہ بڑے پايه كا هى تو هم اس كميٹي كي دوسري رپورٹ سے جو اسنے پارليمنٹ كے اجلاس سنه ۱۸۲۵ ع ميں بهيجي كچهه خلاصه نقل كرتے هيں بيان اسكا يهه هے *

كه جن مشهور شخصوں نے پچاس برس گذشته ميں اُن اصولوں كو ايک علم بنايا جو تجارت اور محنت كے كاموں سے علاقه ركهتے هيں وہ لوگ اسبات كو واقعات و دلائل سے ثابت كرتے هيں كه ارزاں اجرت كي تاثير سے اُس جنس كي قيمت ميں كمي نهيں هوتي جسپر استعمال اُس اُجرت كا هوا بلكه جهاں كهيں اُجرت ارزاں هوتي هى وهاں منافعوں كا نرخ اوسط بڑه جاتا هى ركارڈو صاحب كي مشهور كتاب كا جو اصول انتظام پر مشتمل هى ايک بڑا حصه اسي اصل كے شرح و بيان سے معمور هى اور مكلک صاحب اپني گواهي مفصله ذيل ميں جسپر پارليمنٹ كي خاص توجهه دركار هى توضيح اس اصل محكم كي كمال لياقت سے كرتے هيں *

مكلک صاحب سے يهه سوال هوا (سوال) كه جنسونكي قيمتوں پر اُجرتوں كي كمي بيشي كا جو اثر هوتا هے اُسپر آپ نے بهي توجهه فرمائي يا نهيں (جواب) هاں ميں نے توجهه كي هى (سوال) آپ كي راے ميں يهه بات درست هى كه جب اجرتيں بڑه جاتي هيں تو اُنكے موافق جنسوں كي قيمت بهي بڑه جاتي هى (جواب) ميں يهه خيال نهيں كرتا كه اجرتوں كے بڑه جانے سے جنسوں كي قيمت پر كسي طرح كا اثر هوتا هى اور بالفرض اگر هوتا بهي هى تو بهت خفيف هوتا هى (سوال) فرض كيا جاوے كه ملک فرانس ميں انگلستان كي نسبت اجرتيں قليل هيں پهر

کیا آپ کي راے یہہ هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے باعث سے بیگانہ ملکوں کي تجارتوں میں انگریزوں کي نسبت زیادہ فائدہ اوتھاوینگے (جواب) میري راے نہیں کہ وہ لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریزوں کي نسبت زیادہ منفعت اوتھاوینگے بلکہ میري راے یہہ هی کہ جیسے اجرت کي ارزاني سے انگلستان میں محنت کي پیداوار کي تقسیم هوگي اُسکي نسبت فرانس میں بہت مختلف هوگي چنانچہ فرانس میں محنتي لوگ محنت کي پیداوار سے کم حصہ پاوینگے اور سرمایہ لگانے والوں کو زیادہ هاتھہ آویگا (سوال) جب کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدورونکو تھوڑي مزدوري پر بہم پہنچاتا هی تو کیا وہ کارخانہدار انگریزي کارخانہدار کي نسبت، تمام اسباب کو کم قیمت پر فروخت نکریگا (جواب) اسلیئے کہ اسباب تجارت کي قیمت صرف منافع اور محنت سے مرکب هوتي هی اور فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مزدوروں کو تھوڑي مزدوري پر لگاتا هی تو ارزاني اجرت کا صرف اتنا اثر هوگا کہ اُسکو بڑا فائدہ حاصل هوگا مگر یہہ امر هرگز نہوگا کہ وہ کارخانہ دار اپنے مال کو کم قیمت پر فروخت کرے ملک فرانس میں ارزاني اجرت کے باعث سے جو هرمحنت کے کام میں واقع هوتي هی بڑي شرح سے منافع هاتھہ آتا هے (سوال) انگلستان اور فرانس کي اجرتوں کے مقابلہ سے آپ کیا نتیجہ نکالتے هیں (جواب) میرا نتیجہ یہہ هی کہ اگر یہہ بات درست هی کہ بلاد انگلستان میں ملک فرانس کي نسبت اجرت زیادہ هی تو تاثیر اُسکي صرف اس قدر هوگي کہ انگلستاني سرمایوں کے منافع فرانسیسي سرمایوں کے منافع سے تھوڑے هونگے مگر دونوں جگھہ کي جنسوں کي قیمتوں پر کچھہ تاثیر اُسکي نہوگي (سوال) جب کہ آپ یہہ فرماتے هیں کہ اجرت کے سبب سے جنسوں کي قیمتوں میں کمي بیشي نہیں آتي تو پھر وہ کیا چیز هی جسکے باعث سے قیمتوں میں کمي بیشي آجاتي هی (جواب) وہ شے مقدار محنت کي کمي بیشي هی جو کسي جنس کي تحصیل کے واسطے صرف کیجاتي هی (سوال) جب کہ فرض کیا جاوے کہ انگلستان سے فرانس میں کلیں بھیجي جاویں تو باوجود اِسکے بھي آپ کي یہہ راے هی کہ انگریزوں کو

وهي فائدے هاتهہ آویں جو في الحال حاصل هوتے هیں (جواب) هاں وهي فائدے حاصل رهیں گی اس لیئے کہ کلوں کے جانے سے انگلستان کي اجرتیں کم نہوں گي اور فرانس کي اجرتیں زیادہ نہوجاویں گي اور نظر بریں همکو وهي فائدے حاصل رهیں گے جو آج کل همکو حاصل هیں (سوال) کمیتي سے آپ بیان کریں کہ کس وجہہ سے آپ کي یہہ راے متقرر هوئي کہ جب فرانسیسي کارخانہ دار کو انگریزي کارخانہ دار کي نسبت بہت منافع حاصل هوتے هیں تو فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت مال اپنا کم قیمت پر کیوں فروخت نکریگا (جواب) وجہہ اُسکي یہہ هی کہ اگر وہ شخص انگریزوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرے تو صرف اسطرح یہہ بات قبول کرسکتا هی کہ جس طرح اور فرانسیسي سرمایہ والے اپنے سرمایوں پر فائدہ اوٹھاتے هیں وہ شخص کارخانہ دار اُنکي نسبت اپنے سرمایہ پر کم فائدہ لینے پر راضي هووے یہہ بات سمجھہ سے خارج هی کہ عام فہم آدمي اس قاعدہ پر عمل کرے کہ وہ اپنے بہائي بندوں کي نسبت کم نرخ پر فروخت کرے (سوال) کیا آپکے بیان سے کمیتي یہہ بات سمجھے کہ فرانسیسي کارخانہ دار اگرچہ انگریزي کارخانہ دار کي نسبت اپنے مزدوروں کو آدهي اجرت دیتا هی مگر جو کہ وہ اجرت فرانسیسي اور کارخانہ داروں کي اجرت کي برابر هی جس سے منافع اُسکا عام فرانسیسي کارخانہ داروں کے فائدوں کي برابر هے تو اس سبب سے وہ کارخانہ دار اسبات پر راضي نہوگا کہ انگریزي سوداگروں سے مال اپنا ارزاں فروخت کرنے سے اپنے منافع کي شرح فرانس کے اوسط منافع کي شرح سے کم کرے (جواب) میري غرض تهیک تهیک یهي هی اور حقیقت یہہ هی کہ اسمیں کچهہ شک شبہہ نہیں اور کسي طرح کا فرق و تفاوت نہیں غرض کہ فرانسیسي کارخانہ دار انگریزي کارخانہ دار کي نسبت اسباب اپنا جب تک سستا نہ بیچے گا کہ وہ باقي فرانسیسي کارخانہ داروں سے کم منافع لینا قبول نکرے اور یہہ بات اُن حالات سے ثابت کرسکتا هوں جو انگلستان میں روز روز واقع هوتے هیں اسلیئے کہ کسي زرخیز زمین کا کوئي مالک ایسا نہ پاؤگے کہ وہ اپني پیداوار کو فروخت کرڈالنے کے لیئے مقام مارک لین میں اُس کو اُس نرخ رایج سے کم پر فروخت کرے جس نرخ

مؤرخ سے تمام انگلستان میں ناکارہ سے ناکارہ زمین کا کاشتکار یا مالک فروخت کرتا هی (سوال) اگر فرانسیسي کارخانہ دار اسباب اپنا کم قیمت پر فروخت کرے تو انگریزوں کي نسبت مال اُسکا کیا زیادہ فروخت نہوگا (جواب) هاں یہہ امر تسلیم کیا کہ مال اُسکا بہت سا فروخت هووے مگر جسقدر زیادہ فروخت هوگا اُسیقدر نقصان زیادہ هوگا انتہی*

واضح هو کہ نقل اس عبارت کي همنے اس نظر سے نہیں کي کہ مکلک صاحب کي رائے ظاهر هووے بلکہ اس نظر سے کي هی کہ کمیتي کي رائے واضح هو جاوے مکلک صاحب کي مراد اصلي گراں ارزاں اُجرت سے کمي بیشي اُجرت کي نہیں بلکہ مراد اُنکي اُس سے مناسبت کي کمي بیشي هی چنانچہ ثبوت اس بات کا اُن کي گواهي کے ملاحظہ سے واضح هوا هوگا مگر معلوم ایسا هوتا هی کہ کمیتي نے یہہ سمجھا کہ مراد اُنکي کمي بیشي اُجرت کي هی *

براڈورے صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ملک فرانس میں روز مرہ کي اُجرت اُس اُجرت کے نصف کے قریب قریب هی جو اُنگلستان میں مزدوروں کو دیجاتي هی چنانچہ براڈورے صاحب سے کمیتي نے پوچھا (سوال) کہ آپ نے کس وجہہ سے یہہ تصور کیا کہ ارزاني اجرت کے سبب سے فرانسیسي کارخانہداروں کو انگریزي کارخانہداروں کي نسبت بڑا فائدہ هوتا هی (جواب) میري سمجھہ میں یہہ بات آتي هی کہ جب فرانسیسي کارخانہدار کاتنے والے کو في پونڈ روئي کي کتائي پر دو آنہ اور انگریزي کارخانہدار اُسکو چار آنہ مزدوري دیتے هیں تو یہہ امر بخوبي ظاهر هی کہ دو آنہ في پونڈ کا فائدہ فرانسیسوں کو هوتا هی (سوال) کیا آپکي یہہ مراد هی کہ فرانسیسي لوگ ارزاني اجرت کے سبب سے انگریز لوگوں کي نسبت اسباب اپنا ارزاں فروخت کرینگے (جواب) هاں في پونڈ دو آنہ ارزاں فروخت کرسکتے هیں (سوال) کیا مراد آپکي یہہ هی کہ اجرت کي شرح کي مناسبت سے مول اُسي شی کا جسپر وہ اجرت خرچ هوتي هی گراں یا ارزاں هوگا (جواب) هاں میں یہي سمجھتا هوں کہ لاگت کي مناسبت سے اُس شی کي قیمت کم و بیش هوگي چنانچہ اگر لاگت زیادہ هوگي تو گراں بیچینگے اور اگر لاگت کم هوگي تو ارزاں فروخت کرینگے (سوال) جس تقریر کي رو سے آپ یہہ

تصور فرماتے هیں که ارزاني اجرت سے اُنکو فائده هوگا کیا حاصل اُسکا یهي هے که ارزاني اجرت کے باعث سے وه لوگ اپني جنس کو اُس حال کي نسبت ارزان بیچینگے که وه گران اجرت دینے پر فروخت کرتے (جواب) هاں اصل یهه هی که لاگت میں محنت مقدم جزو هوتا هی (سوال) کیا آپ یهه سمجھے هیں که اگر زیاده لاگت کي مناسبت پر قیمت نه بڑھے تو بیچنے والے کا نقصان هوتا هی (جواب) هاں میں یهي سمجھتا هوں (سوال) اگر قیمت زیاده نهوگي تو کیا مالک کا منافع کم هوجاویگا (جواب) وه ضرور کم هو جاوے گا اور کبھي اُسکي مالک کو ضرور فاحش هی (سوال) † کیا فرانسیسي لوگ اُس نقصان کو جو اجرت کي تبدیلي سے هوگا اُٹھا نسکینگے (جواب) اگر نقصان اُٹھانا اُنکو منظور هوگا تو بلاشبهه وه نقصان اُٹھا سکینگے (سوال) کیا منافع اسقدر کم نهیں هوسکتا که آخرکار یک قلم معدوم هو جاوے (جواب) امکان اس امر کا کمال آساني سے تصور کرتا هوں انتهیٰ *

بلحاظ اسي گواهي کے مکلک صاحب کا اظهار لیا تھا جسکا اغاز اسطرح پر هوا تھا (سوال) جو گواهي که اس کمیٹي کے روبرو دي گئي اُسکو آپ نے ملاحظه کیا یا نهیں (جواب) هاں کچھه تھوڑا سا اُسکو پڑھا (سوال) آپ نے وه حصه پڑھا جسمیں براڈورے صاحب یهه فرماتے هیں که فرانسیسي کارخانه‌دار ارزاني اجرت کے باعث سے انگریزي کارخانه‌داروں

---

† یهه سوال اوپر کے سوالوں کے سلسله سے علحده معلوم هوتا هی براڈورے صاحب کي معقول اور صاف گواهي کو اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو یهه کها جا سکتا هی که وه هرگز اس عام غلطي میں نهیں پڑے که اجرتوں کا گران هونا ایک ملک کے حق میں نقصان کا باعث هوتا هی کیونکه اُنهوں نے یهه بات تسلیم کرکے اپني تقریر شروع کي که انگریزي کلوں اور انگریزي مهتمموں کي مدد سے فرانسیسي کاتنے والوں کي محنت ایسي هي بارآور هوسکتي هے جیسیکه انگریزي کاتنے والوں کي اس صورت میں اگر اُنکي اجرتیں انگریزوں کي اجرتوں سے نصف رهیں تو براڈوری صاحب نے خیال کیا که فرانسیسي کارخانه دار انگریزي کارخانه دار سے کم قیمت پر فروخت کریگا بلحاظ امکان اسبات کے اگرچه غالباً اسکا هونا دشوار هی براڈوری صاحب کي راے نهایت صحیح اور درست هی لیکن سوالوں کي طرز سے معلوم هوتا هی که کمیٹي نے اس راے کو پسند نهیں کیا *

سے فائدہ میں زیادہ رھتے ھیں (جواب) ھاں میںنے اُس حصہ کو پڑھا بعد اُسکے جب اُنسے یہہ سوال کیا گیا کہ جو انر اجرت کي شرح کي کمی بیشي کا جنسوں کي قیمت پر ھوتا ھی اُسپر بھي آپ نے توجہہ فرمائي تو وہ جواب اُنھوں نے عنایت کیا جو اُنکي گواھي مذکورہ بالا میں مذکور ھوا *

واضح ھو کہ بعد اس چھان بین کے اگر کمیٹي نے مکلک صاحب کي مراد ارزاني اور گراني اجرت سے تعداد کي قلت و کثرت نسمجھے بلکہ قیمت میں زیادہ یا کم اُسکي مناسبت تصور کي تو اُنکي اور براقورے صاحب کي گواھي میں کوئي بات نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے مطابقت اُنکي تصور کیجاوے *

مگر اصل یہہ ھی کہ یہہ تمام انتشار اسبات سے پیدا ھوا کہ گراں اور ارزاں اجرت کے دو معني مراد لیئے گئے جیسے کہ اوپر مذکور ھوئے اگر وکارڈو صاحب لفظ گراں اور ارزاں کو زیادہ اور کم مناسبت میں مستعمل نکرتے تو یہہ پریشاني پیدا نہوتي *

ھاں یہہ دو معني گراں اور ارزاں اجرت کے یعني ایک یہہ معنے جو روپئے کي نسبت سے لیئے جاتے ھیں اور دوسرے وہ جو اُس جنس کي مناسبت سے اعتبار کیئے جاتے ھیں جو مزدور کو اجرت کي حیثیت سے دیجاتي ھی نہایت عمدہ ھیں اور اُنمیں کسیطرح کي دقت نہیں مگر شرط اُسکي یہہ ھی کہ ھم ایک ھي وقت اور ایک ھي مقام کي اجرت کي شرح پر لحاظ کریں اس لیئے کہ اس صورت میں دونوں سے ایک ھي بات مراد ھوتي ھی چنانچہ جب مزدور ایک وقت اور ایک مقام میں بہت سي اجرت پاتا ھی تو یہہ امر ضرور ھی کہ وہ بہت سي جنس اُس سے حاصل کرے مگر جب مختلف مقاموں یا مختلف زمانوں کا اعتبار کریں تو گراں اور ارزاں اجرت سے مختلف مختلف معني مستفاد ھوتے ھیں اسلیئے کہ اُس حالت میں اُن لفظوں سے زیادہ یا کم روپیہ یا زیادہ یا کم جنس سمجھتے ھیں اُن اختلافوں سے جو مختلف زمانوں میں زر اجرت کي تعداد میں واقع ھوئے کوئي بات علاوہ اس بات کے معلوم نہیں ھوتي کہ اُن وقتوں میں سونے چاندي کي کثرت تھي یا قلت تھي اور یہہ ایسي باتیں ھیں کہ بہتسي کار آمدني نہیں ھاں ایک زمانہ

مین مختلف مقامون کے زر اجرت کي تعداد کے اختلافوں کا علم اسلیئے زیادہ مفید هوتا هی که أن اختلافون کي معلومیت سے مختلف ملکوں کي محنتوں کي مختلف مالیت جو دنیا کے عام بازاروں مین معمول و رائج هوتي هیں بخوبي دریافت هو جاتي هیں مگر باوجود اسکے ایسے اختلافوں کے معلوم هونے سے بهي ایسے مراتب حاصل نهیں هوتے جنکي رو سے کسي ملک کے محنتي لوگوں کي مستقل حالت دریافت هوسکے اور أن اختلافون سے وه ادهوري باتیں حاصل هوتي هیں جنکے ذریعه سے دو ملکوں کے محنتي لوگوں کي حالت کا مقابله بخوبي نهیں هوسکتا جن باتوں کے ذریعه سے کسي وقت اور مقام کے محنتیوں کي حالت اصلي یا أنکي باهم نسبت رکهنے والي حالت مختلف زمانوں یامختلف مکانوں کي ٹهیک ٹهیک دریافت کرسکتے هیں وه باتیں صرف أس قدر اور أس قسم کي جنسیں هیں جو محنتیوں کو بوجهه اجرت ملتي هیں یا أس قدر اور أس قسم کي جنسیں جو أس روپیه سے خرید هوسکتے هوں جو روپیه أنکو اجرت میں ملے اور جو که تقریر آینده کا مقدم مقصود محنتي کي اصلي یا اضافي حالت کا دریافت کرنا هی تو اس لیئے لفظ اجرت کے استعمال سے روپیه مراد نهوگا بلکه وه جنسیں مراد هونگي جو محنتي کو حاصل هوتي هیں اور جسقدر که أن جنسوں کي مقدار میں کمي یا بیشي یا أنکي قسموں میں ترقي و تنزل هوگا أس سے صاف اجرت کي کمي بیشي سمجهي جاویگي *

یهه بات واضح هی که محنتي کي حالت أس روپیه پر منحصر نهیں هوتي جو أسکو کسي وقت میں حاصل هوتا هی بلکه أس آمدني کي اوسط تعداد پر موقوف هوتي هی جو أسکو ایک معین عرصه میں مثلاً هفته یا ماه یا سال کي هاتهه آتي هی اور جسقدر زیاده مدت لیکر حساب کیا جاوے أسقدر تخمینه زیاده صحیح اور درست هوتا هی اور أسمین کچهه شک شبهه نهیں که به نسبت روز مره کي أجرتوں کے هفتهوار أجرتیں اور ماهواري أجرتوں کي نسبت سالانه أجرتیں زیاده تر مساوي هوتي هیں اگر هم وه تعداد معلوم کرسکیں جو کسي شخص کو پانچ یا دس یا بیس برس میں حاصل هووے تو اس امر کي نسبت که أسکي ایک سال کي أجرت پر التفات اپنا منحصر کریں محنتي کي

حالت بہت زیادہ صحیح معلوم کرسکینگے مگر بڑے دراز عرصوں کي أجرتوں کے دریافت کرنے میں یہاں تک دقت پیش آتي هی که صرف ایک برس کي أجرت کي چھان بین ہوجاني نہایت غنیمت ہوتي هی چنانچه ایک برس کے عرصه میں وہ أجرتیں آجاتي هیں جو اکثر ولایتوں میں گرمي اور سردي میں مختلف ہوتي هیں اور برس میں وہ زمانه بھي داخل گنا جاتا هی جسمیں بڑے پایه کي نباتي پیداواریں معتدل ملکوں میں پک جاتي هیں اور اسي سبب سے علماء اِنتظام نے برس دن کو وہ اوسط زمانه قرار دیا جسکے واسطے سرمایه پیشگي لگایا جاتا هی *

همکو یہه بات بیان کرني چاهیئے که اهل و عیال رکھنے والے محنتي کي أجرت میں اُسکي جورو اور نابالغ بچوں کي محنتوں کو بھي هم داخل سمجھتے هیں کیونکه اگر وہ محنتیں اُسکي محنت میں داخل نکیجاویں تو مختلف ملکوں یا مختلف پیشوں کے محنتیوں کے اضافي حالات کا تخمینه ٹھیک ٹھاک نہوگا اُن کاموں میں جو سختي موسم کے سبب سے مکانوں کے اندر کیئے جاتے هیں اور اُس کل کے ذریعه سے جو قوت بہم پہنچاتي هی اور صرف کارروائي کے طریق پر چلنے میں آدمي کے اعانت کي محتاج ہوتي هی ایک عورت یا نابالغ لڑکي کي محنت جوان آدمي کي محنت کي برابر ہوتي هی چنانچه چودہ برس کي لڑکي کپڑہ بننے کي کل کا اِنتظام اسي طرح کرسکتي هی جیسیکه باپ اُسکا کرسکتا هی مگر جس اوکھے کام میں گرمي سردي اُٹھانے یا نہایت زور کرنے کا کام پڑتا هی تو جورو لڑکیوں بلکه لڑکوں سے بھي انصرام اُسکا جب تک که وہ ایسي عمر کو پہنچیں که وہ باپ کو چھوڑ کر علاحدہ ہوجاویں پورا نہیں ہوسکتا مینچسٹر کے جولاهوں اور کاتنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں خود اُن کي کمائیوں سے زیادہ یا اُنکي برابر ہوتي هیں اور هالي کمیروں یا بڑھئي اور کوئیله کھودنے والوں کے جورو بچوں کي کمائیاں اکثر خفیف ہوتي هیں چنانچه جولاهے اور کاتنے والے في هفته ساڑے ساتھه روپیه اور معه اپنے جورو بچوں کے في هفته بیس روپیه کماتے هیں اور کمیرے اور بڑھئي وغیرہ بھي في هفته ساڑے ساتھه روپئے اور معه اپنے جورو بچوں کے کل ساڑے آٹھه یا نو روپیه کماتے هیں *

مگر باوصف اسکے یہہ بات بھي تسليم کرني چاهيئے که کاريگر اس پورے روپيه سے جو مملوک اُسکا معلوم هوتا هی پورا پورا فائده اِسليئے اُٹها نهيں سکتا که جب گهر والے اُسکے گهر بار کا کام کاج نهيں کر سکتے تو کام نا کام اُس روپئے کا ايک حصه ايسي چيزوں کي خريد ميں صرف هوگا جو خود گهر ميں طيار هوسکتيں تهيں اگر جورو اُسکي محنت کے ليئے نه جاتي علاوه اُسکے بچوں کے حق ميں زياده برائي هوتي هی اِسليئے که چهوٹے بچے ماں کے التفات و توجهه سے محروم رهتے هيں اور نهايت تکليف پاتے هيں اور بڑے بچے قيد و محنت کی رنج و تعب سے لڑکوں کے کهيل کود سے محروم اور مذهبي اور اخلاقي اور عقلي معلموں کي کمي سے جو نهايت ضروري و لابدي هيں ناقص اور ادهوره ره جاتے هيں اور اُنهيں برائيوں کي اصلاح کے واسطے ايسے مدرسه مقرر هوئے جو † يکشنبه کے مدرسوں کے نام سے مشهور هيں اور ايسے قاعدے تجويز هوئے جنميں بچوں کي محنت کے ليئے گهنٹے ٹهرائے گئے مگر جب کبهي جورو بچوں کي محنتيں فروخت کيجاوينگي تو کسي نه کسي قدر وه برائياں موجود هوں گي اگرچه وه تمام برائياں علم انتظام سے علاقه نهيں رکهتيں مگر ايسي باتوں کي جانچ تول ميں جو محنتيوں کي بهلائي سے تعلق رکهتي هيں اُنسے کوتاهي کرني مناسب نهيں *

اجرت کي تعداد اور محنت کي قيمت کے فرق کا بيان

اسباب اجرت کے بيان سے پہلے وه پچهلے بات جسپر پڑهنے والوں کا التفات چاهتے هيں وه فرق و تفاوت هی جو تعداد اجرت اور محنت کي قيمت ميں پايا جاتا هی يعني وه تفاوت جو ايک معين عرصه کي

---

† اِنگلستان ميں محنتيوں کے بال بچوں کي تعليم کے واسطے جو اپنے ماں باپ کے ساتهه محنت کرتے هيں ايسے مدرسه مقرر هوئے هيں که اُنميں صرف اِتوار کے دن پڑهايا جاتا هی غرض اِس سے يهه هی که غريبوں کے بچے اور دنوں ميں جب کارخانه کهلے هوں مزدوري کريں اور اِتوار کے دن که سارے کارخانه بند هوتے هيں کچهه پڑهيں لکهيں

مزدوري اور اُس قيمت کے درميان ميں واقع هے جو کسي کام کي مقدار معين پوري کرنے کے ليئے ادا کيجاتي هي *

اگر صرف مرد محنتي هوتے اور هرمرد برابر محنت کرتا اور برس دن ميں هميشه يکساں محنت اُٹھاتا تو يهه دونوں باتيں يعني تعداد اجرت اور قيمت اجرت برابر هوتيں جيسے که اگر هر آدمي هر سال ميں تين سو دن اور هر روز دس گھنٹے کام کرتا تو هر آدمي کي سالانه اجرت کا تين هزارواں حصه ايک گھنٹے کي محنت کي قيمت هوتا مگر منجمله ان باتوں کے کوئي بات درست نهيں چنانچه ايک گھنٹے کي سالانه اجرت ميں جيسے که اوپر مذکور هوا اکثر جورو بچوں کي محنتوں کا ثمره بهي داخل هوتا هي اور ايسي چيزيں بهت کم هيں جو آپسميں اسقدر غير برابر هوں جسقدر که هر برس ميں کام کرنے کے دنوں کي تعداد يا دنوں ميں محنت کے گھنٹوں کي تعداد يا اُن گھنٹوں ميں محنت کي مقدار غير مطابق هوتي هي *

اُن ملکوں ميں جهاں پروٹسٹنٹ مذهب والے عيسائي بستے هيں سال ميں تعطيل کے دن جو مقرر هيں وه پچاس ساٹھه کے بيچ بيچ هيں اور اکثر کيتھلک مذهب والے عيسائيوں کے ملکوں ميں وه دن تعطيل کے سو سے زياده هوتے هيں اور سنا هي که هندؤں ميں تعطيل آدهي سال کے قريب هوتي هي ليکن يهه تعطيل بعض بعض لوگوں کے ساتھه مخصوص هي اسليئے که ملاحوں اور سپاهيوں اور خدمتگاروں کي محنتوں کے ليئے کوئي دن تعطيل کا مقرر نهيں هوتا *

علاوه اُسکے زمين کے شمالي اور جنوبي خطوط عرض ميں گھر سے باهر محنت کرنيکے گھنٹے سورج کے قيام تک مقرر هوتے هيں اور تمام ولايتوں ميں موسم کے لحاظ پر محنت منحصر هوتي هي اور جب که مزدور آدمي مکان کے اندر کام کرتا هي تو سال بهر ميں روزمره کي محنت کے گھنٹے برابر هوسکتے هيں اور بالالحاظ قدرتي سببوں کے روز کي محنت کے گھنٹے مختلف ملکوں ميں اور ايک هي ملک کے مختلف کاموں ميں مختلف هوتے هيں چنانچه روز مره محنت کے گھنٹے فرانس ميں انگلستان کي نسبت زياده اور انگلستان ميں هندوستان کي نسبت زياده هيں اور مقام مينچسٹر ميں هميشه باره گھنٹے اور برمنگهم ميں

کل دس گھنتے کام کرتے هیں اور لندن کا دوکاندار آتهه نو گهنتے سے زیادہ کام نہیں کرتا *

اور مختلف محنتیوں کے ایک معین عرصہ کي محنتوں میں اُس سے زیادہ اختلاف پایا جاتا هی اور وہ محنتیں مقابلہ کے قابل نہیں هوتیں چنانچہ جو محنتیں کہ درزي اور کہاں کا کہود نے والا یا ایک دوکاندار اور لوهے کا ڈهالنے والا کرتا هی اُنکا کوئي عام اندازہ نہیں هوسکتا اور جو محنت کہ ایک قسم کي هوتي هي وہ مقدار اور بارآوري میں اکثر اوقات مختلف هوسکتي هی چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے جنکے اظہار اُس کمیتي نے قلمبند کیئے تهے جو سنہ ۱۸۲۴ ع میں پارلیمنت نے کاریگروں اور کلوں کي تحقیق کے لیئے مقرر کي تهي بہت سے ایسے انگریزي کاریگر تهے کہ اُنہوں نے ملک فرانس میں محنت کي تهي اور وہ گواہ انگریزي محنتي کے مقابلہ میں فرانسیسي محنتي کو نہایت کاهل اور ناکارہ بتاتے هیں چنانچہ منجملہ اُن گواهوں کے ایک آدم ینگ صاحب نے ملک فرانس کے شہر ایلسس میں بہت بڑے کارخانہ میں دوبرس تک کام کیا اور جب کہ کمیتي نے اُنسے پوچها (سوال) فرانس کے کاتنے والوں کو ایسا جفاکش پایا جیسے کہ انگلستان کے کاتنے والے هیں (جواب) انگلستاني کاتنے والا فرانسیسي کاتنے والے کي نسبت دوگنا کام کرتا هی چنانچہ فرانسیسي کاتنے والے چار بجے رات سے اُتهتے هیں اور رات کو دس بجے تک کام کرتے هیں اور همارے کاتنے والے چهہ گهنتوں میں اتنا کام کرسکتے هیں کہ وہ دس گهنتوں میں اُسکو پورا کرتے هیں (سوال) تمہارے تحت میں کسي فرانسیسي نے کام کیا یا نہیں (جواب) آتهہ فرانسیسوں نے فی یوم † دو فرانک پر همارے تلے کام کیا (سوال) تمکو کیا یومیہ ملتا تها (جواب) بارہ فرانک ملتے تهے (سوال) اگر فرض کیا جاوے کہ تمہارے تلے آتهہ انگریز اُون وغیرہ کے صاف کرنے والے کام کرتے تو تم کسقدر کام کرتے (جواب) ایک انگریزي آدمي کي امداد و اعانت سے میں اُسقدر کام کرتا جسقدر آتهہ فرانسیسوں کي مدد رسائي سے کرتا تها بلکہ زیادہ کرتا اور حقیقت یہہ هی کہ جو

---

† فرانک ایک فرانسیسي سکہ چاندي کا هے جو برابر چهہ آنہ آتهہ پائي کے هوتا هی *

فرانسیسي کام کرتے هیں وہ کام نہیں کہلاتا بلکہ وہ کام کو دیکھتے هیں اور یہہ بات چاهتے هیں کہ وہ کام آپ سے پورا هوجاوے (سوال) یارن کپڑے کو فرانسیسي لوگ انگریزوں کي نسبت زیادہ لاگت سے بناتے هیں (جواب) هاں زیادہ لاگت سے طیار کرتے هیں اگرچہ مزدور اُنکو انگلستان کي نسبت تہوڑي اُجرت پر بہم پہونچتے هیں انتہی *

اِڈون روز صاحب کي مفصلہ ذیل گواهي جو سنہ ۱۸۳۳ ع میں کارخانوں کي تحقیقات پر ادا کي گئي زیادہ زمانہ حال کي گواهي هی اور گواہ کي تجربہ کاري کے باعث سے اُسکے عمدہ هونے میں کوئي شک شبہہ نہیں (سوال) جو کچھہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اُسکي روسے پوچھا جاتا هی کہ فرانس کي نسبت انگلستان میں اجرت کم هی یا زیادہ (جواب) اگر میں کسي کارخانہ کي دوکان انگلستان میں کروں تو مجھکو یہہ امر دیکھنا هوگا کہ کارخانہ کے کاریگروں کو اُس کام کے لیئے جسکو وہ طیار کرتے هیں کسقدر دینا مناسب هی اور اگر وهي دوکان فرانس میں کروں تو اُسیقدر کام کي طیاري میں دوگنے آدمي رکہنے پڑینگے هاں یہہ بات صحیح هے کہ وهاں في آدمي کي اجرت کم هی مگر میں نے بچشم خود مشاهدہ کیا کہ جو ایک کام انگلستان میں طیار کیا جاتا هے اُسي کام کے واسطے ملک فرانس میں کاریگروں کے لیئے دوگني بڑي عمارت اور دوگنے منشي محاسب اور دوگنے سربراہ‌کار اور دوگنے آلات درکار هوتے هیں اور اُسي سبب سے کارخانہ‌دار کو لازم هوتا هی کہ تمام خرچوں پر دوچند سود لگاوے اور وهاں کے کاریگر یہاں کے کاریگروں کي نسبت کام کے زور سے پریشان رهتے هیں غرض کہ مجھکو بخوبي دریافت هی کہ جسقدر کام کے واسطے یہاں آدمي چاهیئیں وهاں اُسیقدر کام کے لیئے دوچند آدمي درکار هوتے هیں مگر روپئے کے حساب سے اجرتیں اُنکي کم هوتي هیں (سوال) کیا آپ اُنکي اجرتوں کو یہانکي اجرتوں سے حقیقت میں زیادہ سمجھتے هیں (جواب) هاں ایساهي سمجھتا هوں اسلیئے کہ جسقدر وہ کام کرتے هیں اُسکي مناسبت سے بڑي اجرت پاتے هیں اور اُس قدر اجرت اُسیقدر کام کي یہاں نہیں ملتي (سوال) فرانسیسي کاریگروں کو کاریگري کي حیثیت سے آپ کیا سمجھتے هیں (جواب) یہہ بات میرے تصور میں منقوش نہیں کہ وہ لوگ اپنے کام میں

ایسے مستقل نہیں جیسے کہ انگریز لوگ مستقل ہیں چنانچہ اکثر اوقات اُنکو ایک کام کو کرتے دیکھا اگر وہ کام پہلے وار اُنکی مرضی موافق نہو تو وہ خایف ہو جاتے ہیں اور کندھے ہلاتے رہ جاتے ہیں اور لاچار اُس کام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں بخلاف انگریزی کاریگروں کے کہ وہ آزمائے چلے جاتے ہیں اور جسقدر جلد کہ فرانسیسی لوگ اُس اوکھے کام سے پہلوتہی کرتے ہیں اُسقدر انگریزی کاریگر کنارہ‌کش نہیں ہوتے بڑھئی کی اجرت وہاں پینتیس || سئو سے چالیس سئو تک ہی اور باوصف اُسکے کام اُسکا انگریزی بڑھئی کے مقابلہ میں ناقص و ناکارہ ہوتا ہی اور سنگ‌تراش کی مزدوری تین فرانک سے چار فرانک تک مقرر ہی جیسے کہ انگریزی سنگتراش عمدہ عمدہ بنیادیں ڈالتے ہیں وہ ایسا کام بہت کم کرتے ہیں اور وقت کی یہہ صورت ہی کہ دو انگریزی سنگتراش ایک وقت معین میں تین فرانسیسی سنگتراشوں سے زیادہ کام‌کرتے ہیں (سوال) کسی ایسی محنت کا حال آپ کو دریافت ہے جو انگلستان کی نسبت ملک فرانس میں کم لاگت کو ہاتھہ آتی ہی مگر شرط یہہ ہے کہ قسم اور وصف کا بھی لحاظ رہی (جواب) مجکو کوئی محنت ایسی معلوم نہیں اور اگر ہو تو شاید درزی اور موچی کی محنت ہو مگر مجکو یقین اُن کا اس لیئے نہیں کہ فرانس میں انگلستان کی نسبت لباس گراں آتا ہی مگر جوتیاں سستی ہیں اور شاید وجہہ اُسکی یہہ ہی کہ چمڑا وہاں محصولی نہیں انتہی *

بلکہ ایک ہی ملک اور ایک ہی قسم کے کاموں میں ایسی ہی بےاعتدالیاں ظہور میں آتی ہیں چنانچہ ہر کوئی جانتا ہی کہ محنتی جسقدر محنت کرتا ہی کام بنانے والے محنتی کو اُسکی نسبت زیادہ جد و جہد کرنی پڑتی ہی اور آزاد محنتی محتاج مزدور سے اور محتاج مزدور قیدی سے زیادہ محنت اُٹھاتا ہی *

پس یہہ بات صاف واضح ہی کہ اجرت کی شرح محنت کی قیمت کی نسبت یکساں ہونے پر اسلیئے کم مائل ہی کہ ایک تو محنت کی قیمت دوسرے خود محنت کی تعداد کی تبدیلیوں سے کمی بیشی واقع ہوتی ہے *

|| سئو تانبے کا فرانسیسی سکہ ہے جو برابر چار پائی کے ہوتا ہی اور پینتیس سئو کے گیارہ آنہ آٹھہ پائی ہوتے ہیں *

انگلستان میں محنت کي سالانہ اوسط اجرت ایرلینڈ کي اجرت سے تگني هی مگر چوں کہ ملک ایرلینڈ کا مزدور انگلستان کے مزدور کے کام کي تہائي کام کرتا هی تو دونوں ملکوں میں محنت کي قیمت قریب برابر کے هو جاتي هی اگرچہ کام بتانیوالا محنتي مزدور کے نسبت انگلستان میں بہت زیادہ کماتا هی اور اس لیئے کہ اُسکے ملازم رکھنے میں فائدہ مقصود هی تو اُسکي محنت کي قیمت گراں نہیں هوتي هاں یہہ خیال هوسکتا هی کہ محنت کي قیمت هر جگہہ اور هر وقت میں برابر هوتي هی اور بشرطیکہ کوئي مانع مزاحم نہو اور تمام آدمي اپنے اپنے فائدوں کو بخوبي سمجھیں اور اُن فائدوں کي پیروي کریں اور ایک جگہہ سے دوسري جگہہ تک اور ایک کام سے دوسرے کام میں محنت و سرمایہ کي لوٹ پوٹ کرنے میں مشکلیں پیش نہ آویں تو ایک وقت واحد میں محنت کي قیمت هر جگہہ برابر هوگي مگر ان مشکلوں کے باعث ایک هي وقت اور ایک هي مقام میں محنت کي قیمت بدل جاتي هی اور اجرت کي تعداد اور محنت کي قیمت غرضکہ دونوں میں مختلف وقتوں اور مختلف مقاموں میں انهیں سببوں کي بدولت تبدیلیاں واقع نہیں هوتیں بلکہ اور سببوں کي جہت سے بهي واقع هوتي هیں جن پر کسي جگہہ اس کتاب میں بحث کیجاویگي *

ان تبدیلیوں کا محنتي اور محنتي کے رکھنے والوں پر بہت مختلف اثر هوتا هی چنانچہ نوکر رکھنے والا محنت کي قیمت کو گھٹاے رکھنا چاهتا هی مگر جبکہ محنت کي قیمت برابر رهتي هی اور ایک معین لاگت سے ایک کام کي معین مقدار حاصل کرتا هی تو اُسکي حالت نہیں بدلتي مثلاً اگر کوئي کاشتکار ایک کھیت کي کمائي کھودائي ایک سو بیس روپئے سے کرا سکے تو اُسکے نزدیک اسبات میں کچھہ فرق نہوگا خواہ وہ اُس روپئے کو تین قوي مزدوروں کو حوالہ کرے یا چار معمولي مزدوروں کو دے اگرچہ تین آدمي چار آدمیوں کي نسبت زیادہ اُجرت پاوینگے مگر اُنکي نسبت سے کام بهي زیادہ کرینگے اِسلیئے اُنکي محنت ایسي ارزاں هوگي جیسیکہ چار آدمیوں کي محنت ارزاں هوتي هی اور اگر یہہ تین آدمي پینتیس روپئے في آدمي کے حساب لینا اُسوقت قبول کریں کہ وہ چار آدمي في آدمي تیس روپئے کے حساب سے مقرر هوویں تو اس صورت

میں اگرچہ تین آدمیوں کی اُجرتیں زیادہ ہونگی مگر جو کام وہ کرینگے قیمت میں سستا ہوگا *

یہہ بات درست ہی کہ جن سببوں کی بدولت اُجرت کی تعداد بڑہ جاتی ہی وہی اسباب منافعوں کو بھی ترقی دیتے ہیں چنانچہ اگر زیادہ محنت سے ایک آدمی دو آدمیوں کا کام کرے تو اُجرت کی تعداد اور منافعوں کی شرح دونوں ترقی پاوینگے مگر منافعوں کی شرح کچھہ اُجرت کی ترقی کے باعث سے ترقی نہ پکڑیگی بلکہ باعث اُسکا یہہ ہوگا کہ محنت زاید کی مقدار حصول کی قیمت کم ہو گئی یا یہہ کہیں کہ زیادتی محنت کے باعث سے وہ عرصہ کم ہو گیا جسکے واسطے اُس قیمت کا پیشگی دینا ضرور ہوتا تھا یا وہ پہلی محنت زیادہ بارآور ہو گئی جسکی مثالیں اڈون روز صاحب نے بیان فرمائیں برخلاف اُسکے مزدور آدمی اُجرت کی تعداد سے غرضمند ہوتا ہے چنانچہ جب مزدور کی مزدوری مقرر ہوتی ہی تو بلا شبہہ مقصود اُسکا یہہ ہوتا ہی کہ اُسکی محنت کی قیمت زیادہ ہووے اِسلیلے کہ اُسکے کام کی قیمت کی ترقی پر مقدار اُس محنت کی منحصور ہی جو اُس سے لیجاتی ہی لیکن اگر اُسکی اُجرت کی تعداد تھوڑی ہووے تو وہ مزدور اُسکی مناسبت سے غریب محتاج ہوگا اور اگر زیادہ ہووے تو بقدر اُسکے دولتمند ہوگا گو اُسکی محنتوں کا معارضہ کچھہ ہی ہووے پہلی صورت یعنی قلت اُجرت کی تقدیر پر اُسکو فرصت ہاتھہ آویگی مگر مفلسی بھی ہوگی اور دوسری صورت میں محنت زیادہ رہیگی مگر دولت کی افراط ہوگی اور بیان مذکور سے یہہ غرض نہیں کہ آسایش کے مقدمہ میں سخت اور متواتر محنتوں کی برائیوں اور کسیقدر فرصت کے فائدوں پر نظر نکیجاوے مگر جیسیکہ اِسبات کے شروع میں بیان کر چکے کہ علم اِنتظام کو اسایش کے مقدمہ سے کچھہ علاقہ نہیں بلکہ تحصیل دولت سے سروکار ہی تو ہم طالب علم کے سمجھنے بوجھنے کے واسطے طرح طرح کے واقعہ بیان کرتے ہیں یہہ کام اپنا نہیں کہ مقننوں کی ہدایت کے واسطے قانون ایجاد کریں واضح ہو کہ اُن عام قانونوں کے بیان سے جنکی رو سے دولت کی تحصیل اور تقسیم عمل میں آئی یہہ کام اپنے ذمہ ہم نہیں لیتے کہ جن ذریعوں سے دولت بڑہ سکتی ہی اُنکی تعمیل و اِجرا کی ہدایت کریں اور لوگوں کو اُنپر آمادہ کریں یا ہم یہہ بھی کہیں

که لوگ اُنکو جائز سمجھیں بلکه هم یهه بهي نهیں کهتے که دولت کوئي فائده هی مگر حقیقت یهه هی که دولت اور آسایش منفک نهیں هوتي چنانچه جب قدرت نے اِنسان پر محنت کي ضرورت کو قائم کیا تو اس خیال سے که آدمي محنت سے نه بهاگے سستي اور بیکاري میں سراسر تکلیفیں بهردیں اور اُس محنت کے ساتهه اُسکے صله کي ترغیب کمال مضبوطي سے قائم کي غریب اور ادهوري اُجرت پانیوالا آیرلینڈ کا محنتي یا اُس سے بهي زیاده غریب اور کم محنتي وحشي آدمي جسقدر که سخت کام کرنیوالے انگریزي کاریگر سے آمدني میں کم هی اُسیقدر آرام و آسایش میں کمتر هی انگریز کي محنت بعض وقتوں میں بهت سي هو سکتي هی چنانچه اُسکي یهه آرزو که اپني حالت کو درست کرے کبهي کبهي ایسي مشقتوں کي طرف بلا اختیار مائل کرتي هی که اُس سے بیماري پیدا هووے اور اُجرت کي ترقي اُس بیماري کا اچها معاوضه نهیں مگر عام و شایع نهونا اِسبات کا انگلستانیوں کے حال کے زمانهٔ زندگي کو سابق سے اور نیز اور ملکوں کے لوگوں کے زمانهٔ حال کي زندگي سے مقابله کرنے پر ثابت کرسکتے هیں اور یهه بات عموماً تسلیم کیجاتي هی که پچاس برسوں گذشته کے درمیان میں انگریزوں کي محنت میں بڑي ترقي هوئي اور اب وهي لوگ اِس دنیا میں نهایت کڑا کام کرنیوالے هیں مگر ان پچاس برسوں میں اُنکي حیات کا اوسط زمانه همیشه بڑهتا رها اور اب بهي بڑهوتري پر معلوم هوتا هی اور باوصف اسبات کے که اکثر پیشه اُنکے نهایت مضر هیں اور دهویں اور بهاپ کے مارے اور علي الخصوص خاک سے هوا ایسي خراب هو جاتي هے که دهویں اور بهاپ سے بهي زیاده مضر پڑتي هی في هفته اُنهتر گهنٹے کام کرتے هیں اور ایک گروه هونے کي حیثیت سے اُن هلکي محنت والے باشندوں کي نسبت جو معتدل ملکوں میں بستے هیں زیاده طول حیات کا مزا اُٹهاتے هیں *

چنانچه رکمین صاحب نے انگلستان اور ویلز میں سالانه موتوں کي اوسط تعداد اُنچاس لوگوں میں صرف ایک آدمي کي موت قرار دي یعني اُنچاس آدمیوں میں ایک آدمي برس دن میں مرتا هی اور اُس تحقیقات کي رو سے جو سنه ۱۸۳۴ ع میں پرورش غربا کے کمشنروں کي معرفت بلاد امریکا اور یورپ کے محنتیوں کے حال احوال کي نسبت

عمل میں آئي تھي یہہ امر دریافت ہوا کہ صرف ناروے اور بانسس‌پري‌نیز ھي ایسے ملک ھیں کہ اُنمیں لوگ اتنے کم مرتے ھیں جتنے کہ انگلستان میں کم مرتے ھیں چنانچہ ناروے میں منجملہ چون آدمیوں کے اور باسس‌پري‌نیز میں منجملہ پچاس آدمیوں کے کل ایک آدمي مرتا ھی باقي تمام اُن ملکوں کے نقشے سے جنھوں نے اپنے نقشے روانہ کیئے یہہ امر واضح ھوا کہ وہ لوگ انگریزوں کي نسبت کبھي دوچند اور سوائے سے زیادہ زیادہ مرتے ھیں *

واضح ھو کہ بعد بیان اُس فرق کے جو تعداد اجرت اور محنت کي قیمت میں واقع ھي ھم تمام محنتي کنبوں کے لوگوں کو تعداد اور محنت میں برابر سمجھینگے اور جب کہ یہہ مساوات فرض کیجاویگي تو محنت کي قیمت اور اجرت کي تعداد میں کچھہ فرق باقي نرھیگا اور اگر رھیگا تو صرف اتنا رھیگا کہ محنت کي قیمت سے ھر خاص کام کا معاوضہ اور اجرت کي تعداد سے بہت سے معاوضوں کا مجموعہ جو سال کے اخیر پر اکھٹے ھو جاتے ھیں مراد ھوگا پھر صرف جواب اس سوال کا باقي رھیگا کہ وہ کیا باعث ھیں جنکے سبب سے کسي معین ملک اور کسي معین زمانہ میں اُن جنسوں کي مقدار اور وصف قرار پاتے ھیں جنکو ایک محنتي کنبہ برس دن میں حاصل کرتا ھي *

بیان اُس قریب سبب کا جسکے ذریعہ سے اجرت کي شرح قرار پاتي ھے

واضح ھو کہ شرح اجرت کے تقرر کا قریب سبب صاف یہہ معلوم ھوتا ھے کہ جن جنسوں کو ھر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ھے اُنکي مقداروں اور وصفوں کا انحصار اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاھیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُن کے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ھوویں اور واضح رھی کہ محنتي کنبوں میں وہ سب لوگ داخل ھیں جو اپني معاش کے واسطے اپني ھي محنت پر بھروسہ رکھتے ھیں یا یوں بیان کریں

که اُن جنسون کي مقدارون اور وصفون کا حصر اُس روپئے کي کمي و
بیشي پر مناسب هی جو مزدورون کي پرورش کیواسطے بحسب اُنکي
تعداد کے مجتمع هووے *

گفتگو اُن سات رایون پر جو اس مسئله سے مخالف هیں

واضح هو که یهه مسئله اب ایسا واضح هي که اگر علم انتظام کا کوئي
نیا علم هوتا توهم اُس کو بلا بحث و تکرار کے راست درست سمجھتے مگر
همکو اپني کتاب کے پڑهنے والون کو اس سے واقف کرنا مناسب هی که یهه
مسئله ایسي رایون کے مخالف هی جنمیں سے بعضي رائیں تو اُن لوگون
کي تعداد کے سبب سے اور بعضي اُن لوگون کي سند کے لحاظ سے جو اُن
رایون کي حمایت کرتے هیں همارے التفات کے قابل هیں *

اول همارا مسئله اس مسئله کے مخالف هی که ایک ملک کے
محنتیون کي تعداد کو جو مناسبت اُس ملک کے سرمایه سے هوتي هی
اسپر اجرت کي شرح بالکل منحصر هوتي هی اس لفظ سرمایه کے اسقدر
کثرت سے معني لیئے گئے هیں که اُس کثرت کے باعث سے اس مسئله کي
اصل مراد بیان کرني مشکل هی لیکن اس اصطلاح کے کوئي معني ایسے
همکو معلوم نهیں جس میں بهت سي ایسي چیزیں داخل نهون جو
محنتیون کے استعمال میں نه آتي هون اور اگر همارا مسئله صحیح هو تو
ایسي چیزون کي کمي یا بیشي سے اجرت کي شرح پر کوئي اثر نهیں
هوسکتا چنانچه اگر کسي ملک میں تمام ملک کا تتي کا شیشه کل
کے دن ضایع هوجاوے تو اُس سے صرف اُنهیں لوگون کو نقصان هوگا جنکے
پاس شیشه تها یا جو اُسکي خواهش رکهتے تهے اور مزدور اِن لوگون میں
شامل نهیں هیں اور اگر تمام ملک کے کم قیمت تماکو کا ذخیره آدها
گهٹ جاوے تو فوراً اُسکا نتیجه یهه هوگا که اجرت میں کمي هوگي اور
یهه کمي کچهه روپیه کے لحاظ سے نهوگي بلکه اُن جنسون کے اعتبار سے هوگي جو
محنتیون کے خرچ میں آتي هیں هرچند که مزدور کو اجرت بدستور
ملیگي مگر تماکو کم ملیگا اور اگر وه تماکو میں کمي نکرے تو اُسکو اپنے
خرچ کي اور چیزون میں پهلے کي نسبت کمي کرني پڑیگي اب اگر اس

ملک میں غیر ملک کا کوئي سوداگر ابریشم اور ریشمین کپڑے اور فیتے اور ھیرے کا جہاز بھرکر لاوے تو البتہ سرمایہ اس ملک کا بڑھیگا اور جو لوگ ان چیزوں کا استعمال کرتے ھیں اُنکا حظ زیادہ ھوگا مگر محنتیوں کا حظ جنکو اُن کا استعمال کرنے والا نہ کہنا چاھیئے کچھہ نبڑھیگا شاید بطور نتیجہ یا کنایہ کے کچھہ بڑھجاوے یعني اگر اجرت کو ترقي ھوگي تو اُسوقت اور اسطرح سے ھوگي کہ ابریشم کا کپڑا طیار کرکے کسي اور ملک کو بہیجا جاوے اور وھاں سے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں لائي جاویں یعني اس سے پہلے ھرگز نہوگي اجرت کي یہہ ترقي اُس سرمایہ کي زیادتي سے کچھہ نہوگي جو اُس ملک میں ریشم کي صورت میں ھوئي تھي بلکہ محنتیوں کے خرچ کي جنسوں میں اُس سرمایہ کي صورت پلٹنے سے ھوگي *

دوسرے وہ مسئلہ اس مسئلہ سے مخالف ھی کہ اجرت کي شرح اُس مناسبت پر منحصر ھی جو محنتیوں کي تعداد کو اُن لوگوں کي آمدني سے ھوتي ھی جنمیں سے محنتي بوي ھیں ھمنے جو اوپر آخر مثال ھیروں اور فیتوں کي دي ھي اُس سے ظاھر ھی کہ ھیروں وغیرہ کي نئي آمدني سے اُن لوگوں کي آمدني بڑھجاویگي جو اُنکا استعمال کرتے ھیں مگر جو کہ اجرت اُن چیزوں پر نہیں لگتي اسلیئے اجرت کي حالت کچھہ نہیں بدلتے ایسي مثالیں البتہ بہت سے ھیں کہ لوگوں کے اس قسم کے محاصل بڑھنے سے محنتیوں کي اجرت میں باوجود انکي تعداد نہ بڑھنے کے کمي پڑے مثلاً فرض کیا جاوے کہ آیرلینڈ کي بڑي تجارت انگلستان میں غلہ کي ھی اور ھر دو سو ایکڑ زمین پر دس خاندان محنت کرنے میں مصروف رھتے ھیں اور وہ نصف قطعہ زمین سے جس محنت سے اپنے خرچ کے واسطے پیداوار حاصل کرتے ھیں اُسي محنت کے ساتھہ نصف باقي سے لندن کي تجارت کے لیئے غلہ پیدا کرتے ھیں اِن صورتونمیں اگر انگلستان میں بجاے غلہ کے مویشیوں اور گوشت کي مانگ ھو جاوے تو ضرور ھی کہ وہ ایرلینڈ والے اُن زمینوں کو قابل کاشت ھونے کے بجاے چرائي کے قابل کردیں اب ھر دوسو ایکڑوں کے واسطے دس خاندانوں کے بجاے دو خاندان کافي ھونگے ایک تو دونو خاندانوں کے لیئے غلہ پیدا کریگا اور ایک مویشیوں کو چرائیگا اس سے زمینداروں اور کاشتکاروں کا محاصل

بڑہ جاویگا اب اگر وہ اپنی آمدنیوں کو اپنے ھي ملک کے کاموںمیں نہ لگاویں اور انگلستاني اسباب خریدیں تو ایرلینڈ کے محنتیوں کي محنت کا بہت سا حصہ بیکار رھجاوے گا اور زمین کے اُس بہت سے حصہ سے جس میں ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا ھوتي تھیں انگلستان کے محنتیوں کي پرورش کا سامان بہم پہونچیگا اور ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ کے روپیہ کا ذخیرہ باوجود ترقي پانے کاشتکاروں اور زمینداروں کے محاصل کے گھٹ جاویگا*

تیسرے وہ ھمارا مسئلہ اُس مشہور رائے کے خلاف ھی کہ زمیندار اور رھن رکھنے والوں اور زرنقد جمع رکھنے والے مالداروں اور غیر بارآور خرچ کرنیوالوں کا ترک ریاست کرنا ایسے ملک کے محنتیوں کےحق میں جہاں سے خام‌پیداوار غیر ملکوں میں‌نہیں جاتي مضر ھوتا ھی مگر واضح ھو کہ ایسي ترک ریاست سے اُس ملک کي اجرت کا گھٹ جانا ممکن ھی جہانسے خام‌پیداوار غیر ملکوں کو جاتي ھی چنانچہ اگر ایرلینڈ کا زمیندار اپني جائداد پر رھی تو اُسکو اپنے کار و بار میں ایسی آدمیوں کي خدمتوں کي ضرورت ھوتي ھی جو اُسي ملک کے رھنےوالی ھوں یعني باغبان اور قزول اور خدمتگار نوکر رکھیگا اور اگر وہ ایک مکان بناوے تو وہ وھیں کے رھنے والے معمار اور مزدور اور بڑھیوں کو کام پر لگاوے گا یہہ ممکن ھے کہ وہ اپنے اثاث‌البیت میں سے کچھہ تھوڑا سا غیر ملک سے بھي منگا لیوے مگر کثرت سے اپنے ھي وطن یا اُسکے پاس پڑوس سے خرید کریگا ظاھر ھے کہ اُسکي زمین کا ایک حصہ یعني کچھہ لگان ان سب لوگوں کے خور و پوش اور امن و اسایش کے واسطے اور نیز اُن لوگوں کے لیئی جو یہہ سب خوراک اور پوشاک اور امن کے سامان طیار کرتے ھیں خرچ ھوگا اب اگر وہ زمیندار انگلستان کو چلاجاوے تو اُسکي ان سب حاجتوں کو انگریز انجام دینگے اور وہ زمین اور سرمایہ جو ایرلینڈ کے محنتیوں کي پرورش میں خرچ ھوتا تھا اُن مویشیوں اور غلہ کے خرید نے میں لگے گا جو انگلستان میں اُسکے محنتیوں کي پرورش کے لیئی آنا چاھیئی پس اُن تمام جنسوں کي مقدار جو ایرلینڈ کے محنتیوں کے خرچ سے مخصوص ھونگی گھٹ جاوے گي اور اُن جنسوں کي مقدار جو انگلستان کے محنتیوں کے خرچ سے خصوصیت رکھتي ھونگي بڑہ جاویگي جس کا پہہ

نتیجہ ہوگا کہ ایرلینڈ میں اجرت گہٹے گی اور انگلستان میں بڑھیگی *

یہہ سب باتیں زمیندار کی کل آمدنی سے متعلق نہیں کیونکہ وہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کی حالت میں غیر ملکوں کے بہت سی جنسیں مثل چاء اور شراب اور شکر اور اور ایسی چیزیں جو ایرلینڈ میں نہیں ہوتیں خرید کرتا ہوگا اور اُنکی قیمت کے عوض میں انگلستان کو غلہ اور مویشی بہیجتا ہوگا علاوہ اِسکے وہ ایرلینڈ میں ہونے کی حالت میں کچھہ حصہ اپنے لگان کا اور بہی ایسے کاموں میں خرچ کرتا ہوگا جنسے وہاں کے محنتیوں کو کچھہ فائدہ نہو مثل ہرنوں کی چراگاہوں اور چمن اور گہوڑوں اور شکاری کتوں کی پرورش میں اب اُسکے چلے جانے کے بعد اُنکی چراگاہ کی زمین پر کاشت کیجاوے گی اور اُس سے غلہ پیدا ہوگا جسمیں سے کچھہ تو محنتیوں کے خرچ میں آویگا اور کچھہ باہر بہیجا جاویگا اور جس حصہ زمین سے اُسکی سواری کے گہوڑے پرورش پاتے تہے اُس سے اُن گہوڑوں کی پرورش ہوگی جو غیر ملکونکو بہیجے جاوینگے اِن تبدیلیوں میں سے پہلی تبدیلی تو بہت بہتر ہوگی اور دوسری میں کچھہ قباحت نہوگی اور یہہ بات بہی بہولنے کے قابل نہیں کہ ایرلینڈ اور انگلستان کی آمد و شد میں سواریوں کی ارزانی کے سبب سے ایرلینڈ کے بہت سے خدمتگار وغیرہ کا اُسکے ہمراہ انگلستان میں چلا آنا ممکن ہی اس صورت میں دونوں ملکوں کی اجرت میں کچھہ فرق نہ آویگا کیونکہ ایرلینڈ میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد برابر کم ہو جاویگی اور انگلستان میں محنتیوں کی پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ اور محنتیوں کی تعداد دونوں برابر بڑہ جاوینگی *

ایرلینڈ کے زمینداروں کے ترک ریاست کے مفروضہ اثروں کو جو محنتیوں پر ہوئے ان سب بڑی بڑی منہائیوں کے بعد جو ہمنے کیں ہم مکلک صاحب کی رائے کے ساتھہ اتفاق کرکے نہایت خفیف اور بے حقیقت نہیں سمجھتے اور اس عام رائے میں شریک ہونے سے باز نہیں رہ سکتے کہ ایرلینڈ کے زمینداروں کا ایرلینڈ میں واپس انا اگرچہ انگلستان کے اقبال کو جبکہ ہم اسکی تمام سلطنت کا لحاظ کریں کچھہ ضرر نہیں پہونچاویگا مگر اسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ ایرلینڈ کے حق میں مفید ہوگا گو اسقدر نہو جیسا کہ مبالغہ کیا جاتا ہی *

اُس کمیٹي کے روبرو جو ایرلینڈ کي حالت پر جمع ہوئے تھے اور اُسنے اپنے چوتھي رپورٹ پارلیمنٹ کے اجلاس سنہ ۱۸۲۵ع میں گذراني مکلک صاحب کا اظہار ہوا تہا تب اُنسے کمیٹي نے یہہ سوال کیا تہا کہ ایرلینڈ سے بہت سي مویشیاں باہر بھیجے جایا کرتے ہیں اور بہت بڑا حصہ لگانکا اسي طرح ادا کیا جاتا ہی تو کیا لگان ادا کرنے کا یہہ طریق غریبوں کي بہلائي کا بہ نسبت اُسکے کم ممد و معاون نہوگا کہ وہ محنت کے کام میں بہت مصروف رہتے (جواب) زمیندار کے وطن میں چلے جانے سے جب تک لگان ادا کرنے کا طریقہ تبدیل نہو کوئي اثر نہیں ہوسکتا (سوال) ایرلینڈ کے زمیندار کے موجود نہونے کي حالت میں جو کسیقدر لگان اُسکے پاس بھیجا جاتا تہا اب اُس حصہ لگان کے ایرلینڈ میں خرچ ہونے سے کیا وہاں کے لوگوں کو فائدہ نہوگا (جواب) نہیں ہوگا میں نہیں خیال کرسکتا کہ اُس ملک کو کچھہ بھي فائدہ پہونچیگا فرض کیا جاوے کہ تم اگر ایک مالیت کو ایرلینڈ کي جنسوں کے عوض میں خرچ نکروگے تو اُسکے برعکس انگریزي جنسوں کے بدلے میں خرچ کروگے یعنے مویشیاں انگلستان کو بھیجي جاوینگي یا وہ ایرلینڈ میں ہي رہینگي اگر وہ بھیجي جاوینگي تو زمیندار اُنکا عوض مساوي انگریزي جنسوں سے حاصل کریگا اور جو نہ بھیجي جاوینگي تو وہ اُنکا عوض مساوي ایرلینڈ کي جنسوں سے پاویگا پس دونوں صورتوں میں زمیندار مویشیوں کي مالیت پر اوقات گذاري کرتا ہی خواہ وہ ایرلینڈ میں رہی خواہ انگلستان میں ایرلینڈ کے واسطے اُسقدر ہي جنسیں باقي رہینگي جسقدر کہ پہلے تہیں انتہی *

اس تقریر کا منشاء یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمیندار ایرلینڈ میں رہنے کي حالت میں تمام مویشیوں کو جنکي وہ پرورش کرتا ہی نگل جاتا ہے کیونکہ بدون اسباب کے یہہ خیال کرنے کي کوئي وجہہ معلوم نہیں ہوتي کہ مویشي خواہ وہیں رہیں خواہ باہر جاویں ایرلینڈ کے لوگوں کي پرورش کي جنسیں بدستور قایم رہتے ہیں *

جبکہ ایک ملک سے خام پیداواریں باہر کو نہیں جاتي ہیں تو وہاں زمینداروں وغیرہ کے ترک ریاست کے نتیجے برعکس ہوتے ہیں جن لوگوں کے محاصل ایسے ملک سے حاصل ہوتے ہیں جب تک وہ اپنے محاصل وطن میں خرچ نہ کرلیویں باہر صرف نہیں کرسکتے *

چنانچہ لیسسٹرشائر کا زمیندار جبکہ اپني جائداد پر رھے تو وہ اپني زمین کے کسي حصہ یا لگان کو ایسے لوگون کي پرورش مین لگاتا ھی جو اُن جنسون کو پیدا کرتے اور وہ خدمتین پوري کرتے ھین جنکا سرانجام ھونا اور خرچ ھونا اُسي جگہہ پر ضرور ھی اب اگر وہ لنڈن کو چلا جاوے تو اُسکو لنڈن والون کي خدمتون کي حاجت ھوگي اور زمین کي وہ پیداوار اور سرمایہ جو لیسسٹرشائر کے محنتیون کي پرورش مین خرچ ھوتا تھا لنڈن کے محنتیون کي پرورش مین صرف ھوگا مگر غالب یہہ ھی کہ لیسسٹرشائر کے محنتي بھي اُسکے ھمراہ چلے جاوینگے اور اِس صورت مین لیسسٹرشائر اور لنڈن کي اُجرت مین کچھہ تبدیلي نہوگي البتہ اگر وہ اُسکے ساتھہ نجاوینگے تو ایک ملک کي اُجرت مین ترقي ھوگي اور دوسرے کے اُجرت مین کمي آویگي پس جبکہ دونون مقامون مین ترقي و تنزل اُجرت کا تدارک بخوبي ھو جاویگا یعنے محنتیون کي تعداد اور اُنکي پرورش کے روپیہ کا ذخیرہ یکسان رھیگا تو ایکھي وقت مین اُسیقدر اُجرت اُسیقدر محنتیون مین تقسیم ھوگي جسقدر کہ پہلے ھوتي تھي اگرچہ کل تعداد اُجرت اور کل تعداد محنتیون مین پہلي سي مناسبت نرھیگي *

اب اگر وہ زمیندار پیرس کو چلا جاوے تو ضرور اُجرت کي نئي تقسیم ھوگي فرانس مین جو اِنگلستان کي نسبت خام پیداوار کي قیمت کم ھی اور ان دونون ملکون کي عادات اور زبان کا فرق مزدورون کو نقل مکان کرنے سے مانع ھی اس سبب سے نہ محنتي اُس زمیندار کے ساتھہ جاسکتے ھین نہ اُسکي زمینون کي پیداوار جاسکتي ھی اِسلیئے اُسکو فرانس کے ھي محنتیون سے کام لینا پڑیگا اور اپني لگان کو کسي ایسي جنس سے بدلنا پڑیگا جسکي غیر ملک مین تجارت ھوسکتي ھو جسکے ذریعہ سے وہ لگان اُسکے پاس فرانس مین پہونچ سکے فرض کرو کہ وہ زمیندار اپني لگان کو روپیہ کي صورت مین منگاوے تو بشرط اِسبات کے کہ محنتیون کے خرچ کي جنسین بدستور رھین انگریزي محنتیون کو کچھہ نقصان نہوگا اور روپیہ کے باھر جانے سے اُنکي حالت مین فرق نہ آئیگا کیونکہ روپیہ کچھہ اُنکے کھانیکے چیز نہین ھی لیکن جب تک کہ وہ زمیندار مفت کا نقصان گوارا نکریگا اپني لگان کو روپیہ کے صورت مین حاصل نہین کرسکیگا کیونکہ لنڈن اور پیرس کے درمیان مین اس مبادلہ

کي شرح لنڈن کے حق میں زیادہ مفید هی بجز ایسے دو ملکوں کے جنمیں سے ایک میں کھانیں هوں اور دوسرے میں نهوں هر ایک دو ملکوں میں یهه شرح ایسي تعداد سے بهت کم تجاوز کرتي هی جو ایک ملک سے دوسرے ملک تک چاندي سونا بهیجنے کے خرچ کو کافي نهو بس انگلستان سے روپیه مصنوعي چیزوں کي صورت میں فرانس کو خواه ایسے مقام کو جو فرانس سے تجارت کرتا هو بهیجا جاویگا اور یهه مصنوعي چیزیں بیشک زمیندار کے لگان کے مبادله میں حاصل هونگي اور اُسکا لگان ان لوگوں کي پرورش کے کام میں آنے کے واسطے برمنگهیم اور شفیلڈ اور مینچسٹر میں سے کسي نه کسي مقام کو بهیجا جاویگا جو لوگ مصنوعي چیزیں طیار کیا کرتے هیں اور وهانسے وه چیزیں غیر ملک میں جاکر زمیندار کي کار براري کیواسطے فروخت هونگي الغرض جو انگلستان کا رئیس غیر ملک میں رهتا هی اُسکا محاصل اسطرح خرچ هوتا هی که گویا وه اپنے وطن میں هي رهتا هی اور بجز کپڑے اور لوهے کے برتنوں اور چهري کانٹوں کے استعمال کے اور کچهه خرچ نهیں رکهتا اور بجاے باغباں اور خدمتگار اور درزي وغیره کے نوکر رکهنے کے گویا اُسنے چهري کانٹے قینچي چاقو وغیره بنانے والوں کو نوکر رکهه لیا اِن دونوں صورتونمیں اُسکي آمدني محنتیوں کے کام میں آتي هی گو وه محنتي آپس میں مختلف هیں اور جبکه هر صورت میں محنتیوں کي پرورش کے ذخیره اور اُنکي تعداد میں کچهه تبدیلي نهیں آتي تو محنت کي اُجرت میں کچهه فرق نهیں آسکتا *

مگر حقیقت میں محنتیوں کي پرورش کا ذخیره اپني مقدار میں زیادتي پکڑیگا اور اوصاف میں بهي بهتر هوجاویگا مقدار میں بڑهنے کي یهه صورت هی که جو زمین کتوں گهوڑوں اور خرگوش اور تیتروں کي پرورش کے کام میں رهتي تهي اب وه آدمیوں کي پوشاک اور خوراک پیدا کرنے کے کام میں آویگي اور بهتر اسلیئے هو جاویگا که مصنوعي چیزوں کے کثرت سے طیار هونے سے تقسیم محنت زیاده هوگي اور اچهي اچهي بهت سي کلوں کا استعمال هونے لگیگا اور اور تمام ترقیاں ظهور میں آوینگے جو مصنوعي جنسوں کے کثرت سے طیار هونے سے هوتي هیں *

هم ترک ریاست کا بڑا نتیجه صرف ایک نقصان دیکهتے هیں یعنے

انگریز رئیس غیر ملک میں رہنے سے اپنے ملک کے اکثر محصولوں سے محفوظ رہتا ہی اور یہہ اکثر محفوظ رہنا اسلیئے کہا کہ اگر اُسکی زمینیں جائدادیں وغیرہ اُسکے اصلی وطن میں ہوتی ہیں تو اُنپر کسیقدر محصول اُسکو دینا پڑتا ہی اور وہ مصنوعی چیزوں کے کچے مصالحوں پر بھی کسیقدر محصول ادا کرتا ہی اگر آمدنی یا اُن جنسوں پر جو غیر ملک کو جاتی ہیں محصول لگانا مصلحت سمجھا جاتا تو وہ رئیس بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ محصول ادا کرنے پر مجبور ہوتا مگر از روے اس انتظام کے جو اب انگلستان میں ہی بہت سا حصہ محصول کا اُن پیداواروں سے لیا جاتا ہی جو اُسی ملک میں خرچ ہونے کے واسطے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ رئیس انگلستان کی گورنمنٹ کے مدد کرنے کے بجاے فرانس یا اٹلی کی گورنمنٹ کی استعانت کریگا شاید یہہ نقصان اُن سب فائدوں کی برابر ہی جو ہمنے بیان کیئے اور اُس گروہ کے لوگوں کو جو صرف مصنوعی چیزیں باہر بھیجتے ہیں اُنمیں سے غیربار اور لوگوں کا غیر ملکوں میں رہنا نہ مفلس کرتا ہی نہ مالدار *

ہمکو اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو اس موقع پر پھر یاد دلانا مناسب ھے کہ علم انتظام مدن کی بحث میں دولتمندی یا مفلسی پر توجہہ کرنا ہمارا مقصود نہیں ہی مگر ترک ریاست کے اخلاقی اثروں سے ایسے مصنف کو جو خلقت کی آسایش یا تکلیف کی تحقیق کرتا ہو درگذر کرنی نہیں چاہیئے لیکن علم انتظام کے عالم کو اُس سے کچھہ علاقہ نہیں اور اس سے علاقہ نرکھنے سے ہمکو اس سبب سے کچھہ افسوس نہیں ہی کہ وہ مضمون ہی ایسا ہی جس سے حسب دلخواہ نتیجے حاصل کرنے نہایت مشکل ہیں البتہ اخلاقی بحث ایک وجہہ سے پیچیدہ نہیں ھے کہ اُس میں مصنوعی چیزوں اور خام پیداوار کے غیر ملکوں میں بھیجے جانے اور زمیندار وغیرہ کے اپنے ملک میں رہنے یا باہر رہنے سے گفتگو نہیں کیجاتی اگر کہیں ازروئی اخلاق کے زمیندار کا رہنا مفید ہو تو اُسکا اپنی جائداد پر رہنا ہوگا کیونکہ اُس جائداد میں رہنے والی لوگوں کو اُس مقام سے جہاں وہ ترک ریاست کرکے رہوے کچھہ غرض نہیں مگر آدم اسمتھہ صاحب زمیندار کے اپنی جائداد پر رہنے کو اخلاق کی رو سے مفید سمجھتے تھے چنانچہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ جس شہر

میں درباری لوگ رهتے هیں وهاں کے چهوتی اُمت کے لوگ بد چلن اور مفلس هوجاتے هیں اکثر ایسا هوتا هی که ایک قصبه کے باشندے مصنوعی چیزوں کے بنانے میں بهت ترقی کرنے کے بعد اگر اُنمیں کوئی امیر کبیر آ رهے تو سست اور کاهل هوجاتے هیں انتهیٰ اور مکلک صاحب جنکے مشاهده پر نهایت صداقت اور هوشیاری کا بهروسه هی بچشم خود دیده بیان کرتے هیں که اِسکاتلینڈ میں بهت سی جائدادیں ایسی هیں جنکے مالک باهر رهتے هیں اور اُنکا نهایت عمده اِنتظام هوتا هی هاں ترک ریاست یا ریاست کا مفید یا مضر هونا خاص خاص شخصوں کے اخلاق و عادات پر منحصر هی هم یهه یقین کرنے پر مائل هیں که نهایت زیاده دولتمند لوگوں کا رهنا اُنکے پاس پڑوس کے لوگوں کے حق میں مضر اور متوسط دولت رکهنے والوں کا رهنا اُنکے همسایوں کے حق میں مفید هوتا هی ایک بڑے عمله کے مختلف درجوں کے لوگوں کی فضول خرچیاں اور عیاشیاں آپس کے بغض و حسد کے نهایت مفسد نمونے اور قباحتوں کے مخرج هیں چنانچه دیوانخانه اور طویله پاس پڑوس کے شریفوں کو ضرر پهونچاتا هی اور اُنکے چوکیدار اور خدمتگاروں کا مکان اُنسے ادنے قسم کے لوگوں کو نقصان دیتا هی مگر ایسی متوسطه آمدنی رکهنیوالے خاندانوں کی حالت جو پانچ هزار روپیه سالانه سے بیس هزار روپیه سالانه تک هو همارے نزدیک اخلاقی اور عقلی بهلائیاں پیدا کرنے اور اپنے همسایوں میں پهیلانے کے لیئے نهایت مفید هی اس میں کچهه شک نهیں که ایک شریف نیک چلن خاندان اپنے قرب‌وجوار کے لوگوں کے باهمیں تعصب دور کرنے اور جهگڑے چکانے اور کوششوں پر ترغیب دینے اور اُنکے چلن کی تهذیب کرنے سے اپنے همسایونکی خصلتیں درست کرنیکا ایک نهایت موثر وسیله هی اِنگلستان کی یهه کمال خوش نصیبی هی که اُسکے هر ضلع میں ایک ایساهی رئیس رهتا هی جو اپنی دولت اور تعلیم کے سبب سے اُن تمام مفید باتوں کے انجام دینے کے لائق هی یهه سب کام انجام دینا کچهه مناسبت یا مصلحت سے نهیں هی بلکه وه اُسیکا کام اور اُسپر فرض هی چنانچه اِنگلستان میں پادریوں کے کئی هزار خاندانوں کے پهیلے هوئے هونے سے جسمیں هر ایک خاندان اپنے اپنے ضلع کی تربیت اور تهذیب کا مرکز هی ایسا بڑا فائده حاصل هی که هم اُسکے ایک مدت سے مروج هونے کے

سببوں سے ایسے عادي هوگئے هیں که اُسکي عظمت اور قدر بخوبي تمام معلوم نهیں هوتي *

مگر هم جانتے هیں که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں پر بهي مبالغه کیا گیا هی جو لوگ اُن باره هزار خاندانوں کي شکایت کرتے هیں جنهوں نے ترک ریاست کي هی وه یهه بات بهول گئے که اگر اُن خاندانوں میں سے نصف بلکه چوتهائي بهي واپس آ جاویں تو وه شهروں هي میں آکر آباد هونگے جهاں اُنکي کسي قسم کي عظمت اور شوکت کچهه تاثیر نکریگي بلکه جاتي رهیگي پس نارتهه‌امنبرلینڈ یا دیوان شائر کے دهقان کو اس سے کیا غرض که اُسکا زمیندار لنڈن یا چلتنهیم یا روم میں رهی اور اگر زمیندار اپني جائدادوں پر رهیں بهي تو اُنمیں سے کتنے ایسے هونگے جو اپني جاه و حشمت کو مفید طور سے کام میں لاوینگے اور کتنے اُنمیں سے لومڑي کا شکار یا عام شکار کهیلنے والے هونگے اور ایسے نوکر جمع رکهینگے جنکي بد چلني اُنکي نیک رویگي سے کچهه زیاده نهوگي پس اس خیال سے زیاده کوئي بات بیڈهنگي اور نامعقول نهیں هی که ایسے سببوں کا نتیجه صرف بهلائي هي هووے جنسے برائي بهي اُسیطرح پیدا هوسکتي هو *

ترک ریاست کے وه اثر جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں اور بهي زیاده عموماً غلط سمجهے گئے هیں همکو اِسبات سے تعجب هوتا هی که ایسے صاف مسئلوں کو جنپر گفتگو هو رهي هے بعض شخصوں نے باوجود اِسبات کے| که اُنکي دلایل کو لاجواب جانتے هیں خوشي سے قبول نهیں کیا اور بعضوں نے بے دیکهے بهالے ایک مهیب اور عجیب بات خیال کر کے اُنپر فکر اور غور کرنے سے هاتهه کهینچا *

غالباً اُس غلط فهمي کي بڑي وجهه یهه معلوم هوتي هی که ترک ریاست کے اخلاقي اثروں کو اُسکے اُن اثروں سے مخلوط کردیا هی جو علم اِنتظام مدن سے متعلق هیں علم اِنتظام مدن کے بهت سے مصنف اور پڑهنے والے یهه بات یاد نهیں رکهتے که گو کیسي هي صاف دلیل اِسبات کي هو که بعض رئیسوں کي ترک ریاست سے باقي لوگوں کي خوش اخلاقي اور آسایش کم هوجاتي هی اُن تقریروں کا کوئي جواب نهیں هوسکتي جنسے صرف یهه ثابت کرنا مقصود هوتا هی که اُس سے اُنکي دولت میں کمي نهیں آتي *

علاوہ اسکے ایک اور مقدم مخرج اس غلطي کا یہہ هی کہ زمیندار جب اپني جائداد پر رهتا هی تو محنتیوں کا فائدہ بهیئت مجموعي اور نقصان منتشر هوتا هی اور زمیندار کے باهر رهنے کي صورت میں نقصان بهیئت مجموعي اور فائدہ منتشر هوتا هی چنانچہ جب زمیندار ترک ریاست کرتا هي تو هم اُس قصبہ کے خاص خاص پیشہ وروں کي طرف انگلي اُتها سکتے هیں کہ اس اور اُس کا روزگار اور بکري جاتي رهی اور اس سبب سے هزار ها کارخانہ داروں میں جو یہہ نوکري اور بکري پهیل جاتي هی اُسکي کیفیت دریافت نہیں هو سکتي اور جبکہ وہ واپس آتا هی تو اُسکا بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کا ایک محدود مقام میں خرچ هونا وهاں کے باشندوں کو دولت اور تقویت خاطر بخشتا هی اب جو اس خرچ کي کمي برمنگهیم اور مینچسٹر اور لیڈز میں آویگي اُسکو هم گو کیسا هي کچهہ ثابت کرسکیں مگر وہ کچهہ بهي نظر نہ آویگي اُس زمیندار کے هموطن اپنے نقصان اور نفع کا مدار اُسي خرچ پر سمجهتے هیں اور جس جسقدر اُنکي غرضیں اُس خرچ سے علاقہ رکهتي هیں اُسیقدر وہ اُسکا شکر و شکایت کرتے هیں مگر بحساب اوسط چالیس کرور سے کچهہ زیادہ کا مال جو سالانہ باهر کو بهیجا جاتا هی اُس میں بیس تیس هزار روپیہ سالانہ کے بڑهنے گهتنے سے کسي کارخانہ دار کو کچهہ بهي معلوم نہیں هوتا اور اگر کسي کو معلوم بهي هو تو وہ اُسکو کسي شخص کي پیرس یا یارک شائیر کي ریاست یا ترک ریاست پر محمول نکریگا یہانتک کہ وہ اُس شخص کے عدم وجود سے بهي واقف نہوگا پس اب اگر اُن صریح اور صاف اثروں کے مقابلہ میں ایسے نتیجے جو بڑي پختہ دلیلوں سے نکالے گئے هوں پیش کیئے جاویں تو یہہ بات معلوم هوني کچهہ مشکل نہیں کہ اُن میں سے پڑهی اور بے پڑهی لوگوں کي طبعیتوں پر کسکا اثر زیادہ هوگا *

اور اکثر آدمي ترک ریاست کا مضر نہونا اس خیال سے بهي قبول نہیں کرتے کہ وہ سمجهتے هیں کہ زمیندار کا روپیہ جو مصنوعي چیزوں کي صورت میں بهیجا جاتا هی اُسکا کوئي عوض پهرکر نہیں آتا اُسکا جانا ایسا هي هی جیسے کسي غیر سلطنت کو محصول دیدیا یا اُن چیزوں کو سمندر میں غرق کردیا بیشک یہہ خیال اُنکا صحیح هی اور

اسپر کوئي اعتراض نہیں هوسکتا مگر یہہ بات سمجھني چاهیئے کہ جو کچھہ غیر بارآور خرچ هوتا هی اُسکا ضایع جانا بغیر حاصل هونے کسي معاوضہ کے اس لفظ غیر بارآور سے هي ظاهر هی ریاست یا ترک ریاست کي حالت میں جو فرق هی وہ صرف یہہ هی کہ زمیندار اپني جائداد پر موجود هونے کي صورت میں اُسکو اپنے وطن میں ضایع کرتا هی اور ترک ریاست میں باهر رہ کر ضایع کرتا هے اور هر حالت میں اُن چیزوں کے پیدا کرنے والوں کي خدمتوں کو خرید کرلیتا هی جنکو وہ کچھہ اُنکے فائدہ کے واسطے خرچ نہیں کرتا بلکہ اپنے حظ و لطف کے واسطی خرچ کرتا هی چنانچہ وہ وطن میں رهتا هی تو کوتي پر برش اور جوتیوں کے صاف کرنے اور میز لگانے پر نوکر رکھتا هی اور تنخواہ دیتا هی اور یہہ چیزیں ایسي هیں کہ گھنٹے بھر بعد پھر ویسي هي هو جاتي هیں اور جب وہ باهر رهتا هے تو وہ اسیقدر روپیہ سوئیوں اور چھینٹوں کے طیار هونے کے واسطے لگاتا هی جو باهر جاکر بدون اسباب کے کہ اُنکے کاریگروں کو پھر اُنسے کچھہ فائدہ حاصل هو اُسیطرح خرچ میں آجاتي هیں اور وہ چیزیں حقیقت میں اب اُس روپیہ کے عوض میں فروخت هوتي هیں جو روپیہ باهر کے اُن خدمتگاروں کي اجرت میں خرچ کیا جاتا هی جو اُسکي جوتیاں صاف کرتے هیں جنکو اُسکے ترک ریاست نکرنے پر اُسکے وطن کا خدمتگار صاف کرتا اور بوتلونکے کاگ نکالتے هیں الحاصل غیر بارآور خرچ کرنے والوں کي آمدني کسیطرح سے حاصل هو اور کسي طرح سے خرچ هو بمنزلہ خراج کے هوتي هی اور یہہ اُنکي خوشي پر منحصر هے کہ وہ اُسکو اپنے ملک میں خرچ کریں خواہ کهیں باهر خرچ کریں هم خوب جانتے هیں کہ یہہ امر کسي طرح ممکن نہیں کہ کوئي شخص ایک نان خطائي کھابھي لے اور رکھہ بھي چھوڑے یا اُس خطائي کو بیچ بھي ڈالی اور اپ بھي رهنے دے *

اس مطلب کو بعضی تیز فہم مقرروں نے اس خیال سے غلط سمجھا کہ ترک ریاست کي حالت میں زمیندار کے پاس اُسکي آمدني ایسي تجارت کي صورت میں بھیجي جاتي هی جنکے معاوضی بہت دیر میں حاصل هوتے هیں اور اُس زمیندار کي آمدني کے خرچ سے اُنهیں لوگوں کو فائدہ هوتا هی جنمیں وہ زمیندار ترک ریاست کرکے جارها هی یہہ

همتی مانا که نقصان هوتا هی مگر وہ نقصان اُسي زمیندار کو هوتا هی جو ترک ریاست کرتا هی چنانچه اُسکا لگان وصول هوتی هي فوراً اُن مصنوعي جنسوں کے خریدنے میں صرف هوتا هی جو اُسکے فائدہ کے واسطے بطریق روپیه بهیجي جاتي هیں پس وہ لگان انگریزي کارخانه دار کي ایسي تجارت کي استعانت میں خرچ هوتا هے جسکے معاوضه اور گراں اجرتیں بہت جلد جلد حاصل هوتي هیں اور اگر اُس بڑے سرمایه کا بهي لحاظ کیا جاوے جو روز روز اُس تجارت میں لگتا رهتا هے تو بڑے بڑے منافع بهي وصول هوتے هیں الغرض وہ زمیندار اپني آمدني کے وہ تمام فائدے انگلستان کو پهونچاتا هی جو غیر بارآور خرچ کرنے والون سے پهونچنے ممکن هیں یعني اجرتیں اور منافع انگلستان کو اُسي تهوڑے سے عرصه میں حاصل هوجاتے هیں جسمیں وہ امدني اُس زمیندار کو وصول هوتي هی باقي وہ نفع اور نقصان جو اُس روپیه کے پهونچني یا بعد اُسکے هوتاهی اُس سے همکو کچهه سروکار نهیں وہ اُس زمیندار کي ذات سے متعلق هی چنانچه اگر وہ اپني سکونت کے لیئے کوئي خراب مقام پسند کرے تو اُسکي آمدني کے دیر میں زیادہ خرچ سے پهونچنے یا وهاں ناکارہ جنسوں اور خدمتونکا زیادہ مول ادا کرنے سے نقصان اُسکا هوگا اور اگر وہ عمدہ مقام پسند کرے تو جلد جلد کار روایوں سے جو اُسکي آمدني پر هونگي اُسکي آمدني اُس مقدار سے زیادہ هوجاني ممکن هی جتني که وطن میں تهي اور اب اُسکو وہ زیادہ پسندیدہ طریقه سے خرچ کریگا لیکن ان سب امور سے انگلستان کو کچهه غرض نهیں *

اس مطلب پر صحیح رایوں کے بہت دیر دیر میں ظاهر هونے کا آخر سبب یهه هی که بڑے دولتمند اور صاحب حشمت لوگوں کو وہ رائیں ناگوار گذرتي هیں چنانچه زمینداروں اور وظیفه داروں اور مرتهنوں اور روکڑ رکهنے والوں کي خوشامد اور خوش کرنے کي اس بات کے ظاهر کرنے سے زیادہ کوئي بات نهیں که تمهاري ریاست تمهارے هموطنوں کے حق میں نهایت مفید هی اور برخلاف اسکے اُنکي حقارت اور ناراضي کي اس سے بڑهکر کوئي بات نهیں که تمهارا رهنا خواہ برائیٹن خواہ لندن خواہ پیرس میں غرض کهیں رهو برابر هی جو لوگ اس بات سے بخوبي واقف هیں که علمي امور میں بهي هماري راے میں هماري غرضوں

کو کیسا کچھہ دخل ہوتا ہی اسبات سے متعجب نہونگے کہ ایسے مسئلہ سے لوگوں کو کیوں تعصب ہے جو اہل علم کو اس بات کے خیال کرنے سے باز رکھتا ہی کہ وہ دولتمند لوگ اپنی ریاست کی وجہہ سے اپنے ملک کے مربی ہیں *

یہہ ظاہر ہی کہ ہمنے صرف اس ایک ہي مطلب کي بحث پر بہت سا وقت کھویا مگر بغیر اسکے کوئي غلطي نہیں مٹ سکتي کہ اُسکے پہیلنے اور عام ہونے کے اسباب کي چھان بین کیجاوے خصوصاً یہہ غلطیاں ایسي ہیں کہ ہر جلسہ میں اُنکا چرچا ہی بلکہ ایسے لوگوں سے بھي ہم سنتے ہیں جنکي رائیں علم انتظام مدن میں اکثر معتبر ہیں ایسي غلطیوں کو البتہ یہہ کہا جاسکتا ہي کہ وہ کچھہ مضر نہیں مگر حقیقت میں کوئي غلطي قباحت سے خالي نہیں ہوتي اور جبکہ ہماري عادتوں هي میں ایسي خرابي ہی کہ اُسکا تبدیل ہونا حقیقت میں ضروري ہی جس سے ہماري توجہہ ترک ریاست کے اصلي نتیجوں سے گمراہ ہی تو ایسي حالت میں اُس گمراہی کے اصلي اور قابل علاج منبع بھي نظر نہیں آسکتے *

چوتھے ہمارا یہہ مسئلہ کہ اجرت کي شرح محنتیوں کي پرورش کے اُس ذخیرہ کي موجودگي پر منحصر ہی جو اُنکي تعداد کي مناسبت سے ہو اس مسئلہ کے مطابق نہیں کہ اجرت کي شرح کلوں کے رواج پانے سے کم ہوسکتي ہی ہم اسکو بجز دوحالتوں کے اور کسیطرح نہیں مانتے *

اُن دوحالتوں میں سے جنمیں کلوں کے رواج سے اجرت کي شرح کم ہوسکتي ہی اول یہہ ہی کہ وہ محنت جو محنتیوں کے کار آمدني جنسوں کے پیدا کرنے میں خرچ کیجاتي کلوں کے بنانے میں صرف کي جاوے دوسرے یہہ کہ کل کے خرچ میں وہ جنسیں جو محنتیوں کے خرچ کي تہیں اس مناسبت سے آتي ہیں کہ وہ اُسقدر پیدا نہیں کرتي جتني خرچ کرتي ہی *

پہلي حالت کو رکاردو صاحب نے اپني کتاب کے اُس باب میں بیان کیا ہی جسمیں کلوں پر گفتگو کي ہی اور اُسکو اسقدر مفصل لکھا ہی کہ بجاے نقل کرنے کے اسمقام پر کچھہ اصطلاحیں بدلکر ہم انتخاب اسکا لکھتے ہیں چنانچہ وہ فرض کرتے ہیں کہ ایک سرمایہ والا محنتیوں کي

کارآمدني جنسوں کے کارخانه دار کا کام کرتا هی یا مختصر یهه کهیں که اجرتوں کے کارخانه دار کا کام کرتا هی اور سرمایه والی کي عادت هی که وه هرسال اسقدر سرمایه سے کام شروع کرتا هی جو چهبیس محنتیوں کي اجرت کے واسطے کافي هو اور اُنمیں سے بیس محنتیوں سے کل چهبیس کي اجرتیں پیدا کرواتا هی اور باقي چهه محنتیوں سے خاص اپنے استعمال کي جنسیں پیدا کرواتا هی اب وه فرض کرتے هیں که اُن محنتیوں میں سے جنسے اجرت پیدا کراتا تها دس آدمیوں سے ایک کل بنوائي جس کل کي مرمت اور چلانے میں سات محنتیوں کے لگانے سے سال بهر میں تیره آدمیوں کي اجرت پیدا هوگي اس سال کے اخر میں سرمایه والے کي حالت بدستور رهیگي اسلیئے که اُسنے دس محنتیوں سے تو حسب دستور تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کروائي اور باقي دس سے بجاے اس اجرت کے کل بنوالي پس کل کي قیمت برابر تیره آدمیوں کي اجرت کے هی اب سرمایه والے کي حالت آینده بهي غیر متبدل رهیگي یعنے دس محنتي تو حسب معمول تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور سات محنتي اُس کل کے ذریعه سے تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرینگے اور باقي چهه محنتي خاص سرمایه والےکے استعمال کي جنسیں پیدا کرینگے مگر همکو یهه معلوم هوچکا هی که جس برس میں کل طیار هوئي تهي چهبیس آدمیوں کي اجرت پیدا هونے کے بجاے کل تیره آدمیوں کي اجرت دس آدمیوں نے پیدا کي تهي اور دس آدمي کل بنانے میں مصروف رهے تهے اس سبب سے محنتیوں کي پرورش کے ذخیره میں کمي آئي اور اجرت کا کم هونا لازم آیا پس یهه بات یاد رکهني لازم هی که جس باعث سے اجرت میں کمي آئي وه سالانه پیداوار کي کمي تهي بیس آدمي تو چهبیس آدمیونکي اجرت پیدا کرتے تهے اور کل صرف تیره آدمیوں کي اجرت پیدا کرتي هی اسبات میں عام غلطي لوگوں کي یهه هی که اس نقصان کو کل کے اصلي سبب یعني اُسکے بنے کي لاگت میں نهیں سمجهتے بلکه اُس نقصان کا سبب کل کي قوت بارآور کو جانتے هیں مگر یهه قیاس حد سے زیاده غلط هے کیونکه کل کي قوت بارآور ایسي هی که اُسکي لاگت کي برائي کا تدارک کرسکتي هی اگر اُس کل سے بجاے تیره آدمیوں کي اجرت کے تیس آدمیوں کي اجرت پیدا هوسکتي تو

اُسکے جاري ہونے سے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ گھٹنے کے بجاے زیادہ ہوتا اور اگر وہ بغیر لاگت کے میسر آتي یا سرمایہ والا اپنے سرمایہ میں سے بنانے کے بدلے اپنے منافع میں سے آسکو بناتا یا ایک سال میں دس آدمیوں سے بنوانے کے بجاے دو برس میں في سال پانچ آدمي اُنمیں سے لگاکر بنواتا جو خاص اُسکے استعمال کي جنسیں پیدا کرتے ہیں تب بھي یہي نتیجہ ہوتا پس ہر حالت میں جسقدر زیادہ پیداوار ہوتي اُسي قدر محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بڑھجاتا اور ہماري مسئلہ کے بموجب اجرتیں بڑھجاتیں اگرچہ ہمنے اس ممکن برائي کو کلوں کے مباحثہ میں بطور ایک جز کے بیان کرنا مناسب سمجھا لیکن ہم از روے عمل کے اسکي کچھہ بھي قدر نہیں کرتے چنانچہ ہمکو کسیطرح یقین نہیں کہ تمام تاریخ میں کوئي ایک مثال بھي ایسي نکلے جس سے غیر ذي روح کلوں کے استعمال سے کچھہ بھي پیداوار کا گھٹ جانا ثابت ہو کسیقدر کلوں کي طیاري کي لاگت کے سبب سے جسکا بڑا حصہ منافعوں یا لگان میں سے لگا ہو اور کسیقدر اُس بڑي مناسبت کے سبب سے جو کلوں کي قوت بارآور کو اُسکي طیاري کي لاگت سے ہوتي ہی اُنکے استعمال سے پیداوار کو ہمیشہ ترقي ہوتي ہی چنانچہ اُون کاتنے کي کل کے رواج پانے سے پہلے اُون کا سالانہ خرچ انگلستان میں بارہ لاکھہ پونڈ کا تھا اور اب چوبیس کرور پونڈ کا خرچ ہی اور چھاپہ کي کل کے ایجاد ہونے سے پہلے ایک معین مدت میں جسقدر کتابیں طیار ہوئي ہونگي اب غالباً اُنسے کسیقدر زیادہ ایک دن میں طیار ہوتي ہیں اسلیئے رکارڈو صاحب کا یہہ مسئلہ کہ کلوں کے استعمال سے ملک کي موٹي چھوٹي چیزوں کي پیداوار گھٹ جاتي ہی غلط ہی اُنکي مثال مفروضہ سے جسکي حقیقت اوپر بیان کي گئي کسیطرح درست نہیں ہوتا *

دوسري حالت مذکورہ بالا جو ہمنے مستثنی کي ہی کہ کلوں میں محنتیوں کے خرچ کي جنسیں بہ نسبت پیدا ہونے کے زیادہ خرچ ہو جاتي ہیں گھوڑوں اور اور کام دینے والے مویشیوں سے متعلق ہی جنکو ہم جاندار کلیں کہہ سکتے ہیں ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک کاشتکار اپنے کھیت کیار کے کام میں بیس محنتیوں کو لگاتا ہی جو سال بھر میں اپنے اور چھہ اور محنتیوں کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ہیں اور وہ چھہ محنتي

اُس کاشتکار کے خرچ کي جنسیں پیدا کرتے ہیں اب اگر پانچ گھوڑے جنکا خرچ آٹھہ محنتیوں کي برابر ہو دس محنتیوں کي برابر جنسیں پیدا کرسکیں تو وہ کسان اُن گھوڑوں سے کام لیگا جس سے یہہ فائدہ اُسکو ہوگا کہ پہلے جو چھہ محنتي اُسکے ذاتي خرچ کي جنسیں پیدا کرتے تھے وہ اب آٹھہ ہو جاوینگے لیکن گھوڑوں کي خوراک وضع کرنے کے بعد محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں اسقدر کمي آویگي کہ چھبیس آدمیوں کي اجرت کے بجائے اٹھارہ محنتیوں کي اُجرت رہ جاویگي هم اِسبات سے اِنکار نہیں کرتے کہ ایسے حالات واقع نہوں اور اُن حالات سے برائي اور بدبختي جو ہوني ممکن هی ظاہر نہو في الواقع ایرلینڈ میں ایسے هي حالات واقع ہوئے اور وهي اُس ملک کي بہت سي تباهي کا باعث ٹہرے کسي قوم کي ترقي کے زمانوں میں سے کسي زمانہ کے قدرتي شریک یہہ حالات بهي ہوتے ہیں لوگوں کي آبادي کے شروع میں زمینداروں کا مرتبہ اور سلامتي اُن کے متوسلوں کي تعداد پر موقوف ہوتي هی اور اُن متوسلوں کي تعداد کے بڑھانے کا طریقہ یہہ ہوتا هی کہ اُس زمیندار کے باغ اور احاطہ اور مکان کے علاوہ جو اُسکے پاس پروس کي زمین ہوتي هے وہ زمیندار اُسکو چھوٹے چھوٹے حصونمیں تقسیم کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک کنبهہ کو دیتاهے جسپر وہ کنبهہ کاشت کرتا هے اور اسکي پیداوار اُسکي بسراوقات کے واسطے کافي ہوتي هے اور ایسے کاشتکار بہت تہوڑي لگان ادا کرسکتے ہیں مگر بہت سي فرصت حاصل ہونے کے سبب اور اُس زمیندار کے بالکل متوسل ہونے کے باعث سے امن کے دنوں میں وہ کاشتکار اُسکے ہر طرح کاروبار میں رهتے اور همراہ رکاب چلو میں دوڑتے ہیں اور اُس ملک کے لوگوں میں اُنکے سبب سے اُس زمیندار کي جاہ و حشمت ہوتي هے اور خانہ جنگي یا صف ارائي میں اُسپر اپنے جانیں قربان کرنے کو موجود ہوتے ہیں چنانچہ لوکیل والے کیمرون صاحب کے ساتھہ جنکي زمینوں کا سالانہ لگان پانچہزار سے کچھہ زیادہ نہ تھا سنہ ۱۷۴۵ ع کي بغاوت میں آٹھہ سو آدمي اُنکے کاشتکاروں میں سے مسلح پہرتي تھي لیکن تربیت کي ترقي کي حالت میں دولت بڑا ذریعہ شہرت اور حشمت کا ٹہرتي هی اسلیئے زمیندار متوسلوں کے بہم پہونچانے پر زیادہ لگان کو زیادہ ترجیح دیتي ہیں اس سبب سے کاشت کا ایسا طریقہ برتنا لازم هی جس سے پیداوار هي کثرت سے حاصل نہو

بلکه بعد منہائي اُسکے اخراجات کے جو باقي رهي وه بہت سا هو پس اس مطلب کے واسطے مثلاً پانسو ایکڑ کا قطعه زمین کا جس سے پچاس کنبوں کي پرورش کے لایق پیدا هوتا تها ایک کہیت بنالیا جاتا هی اور اُس سے دس کنبوں اور دس گہوڑوں کي محنت سے صرف تیس کنبوں کي پرورش کے قابل پیداوار حاصل هوتي هے مگر جس زمانه میں یهه تبدیلیاں واقع هوتي هیں وه زمانه لوگوں کي خوش قسمتي سے اُنکي حالت کي بڑي ترقي کا زمانه هوتا هی چنانچه تهوڑے دن گذرنے کے بعد اس زیادتي محنت اور اُس هنر کے باعث سے جس سے وه محنت کي جاتي هی بعد وضع کرنے نئے خرچوں کی پیداوار میں ترقي هوتي هے اب محنتیوں کي پرورش کے ذخیره کو دو مختلف سببوں سے ترقي هوتي هی ایک اس سبب سے که انسانوں کي محنت حیوانوں کي مدد سے زیاده کارگر هوجاتي هی دوسرے اُس نتیجه سے جو انسانوں کے بجاے حیوانوں کے کام پر لگانے سے پیدا هوتا هی الغرض اس تبدیل کے نتیجے همیشه مفید هوتے هیں مگر وه تبدیلي بذات خود مصیبت کا باعث هوتي هی *

لیکن اُن دونوں مستثنے حالتوں کے سوا جنمیں سے ایک کے صرف ایسے اثر پیدا هوتے هیں جو تهوڑے هي سے دنوں تک رهیں اور دوسري حالت اگرچه ظاهرا ممکن‌الوقوع هی مگر حقیقت میں کبهي پیش نهیں آتي بخوبي ظاهر هی که کلوں کے استعمال سے اجرت کي شرح یا تو بڑه جاتي هی یا بدستور رهتي هی *

چنانچه جب کل کا استعمال ایسي جنسوں کے طیار کرنے میں کیا جاتا هی جو بواسطه یا بلاواسطه محنتیوں کے خرچ کي نهیں هوتیں تو اجرتوں کي عام شرح میں کوئي تبدیلي نهیں آتي اسموقع پر عام شرح هم اس سبب سے کهتے هیں که ایسي کل کے استعمال سے بعض خاص کاموں کي اجرتوں میں کمي بهي آجاتي هی مگر یهه ایسي کمي هوتي هی که اور دوسرے کاموں میں اُسي کے ساتهه اُسیقدر زیادتي هونے سے اُسکا تدارک هوجاتا هی برمنگ‌هیم میں همنے کاگ نکالنے کے پیچوں کے بنانے کا ایک ایسا پیچ دیکها جو اُنستهه محنتیوں کا کام دیتا تها ایک آدمي ایک حلقه دار تار کے اُسقدر کاگ نکالنے کے پیچ اُس پیچ کے ذریعه

سے بنا لیتا تھا جتنی کہ پہلے آلات سے اُسیقدر عرصہ میں ساتھہ آدمی بناتے تھے کاگ نکالنے کے پیچوں کا خرچ جو متحدوثہ ہوتا ھی یعنی کم ہوتا ھی تو یہہ بات ناغالب ھی کہ کاگ نکالنے کے پیچوں کی اسقدر مانگ بڑھجاوے جس سے وہ تمام آدمی جو اُنکے بنانے میں مصروف رہتے تھے اسقدر اُنکی قوت کے بارآور ہو جانے کے بعد بھی اُنہیں کے بنانے پر لگے رہیں اس سبب سے کاگ نکالنے کے پیچ بنانے والے تھوڑے سے محنتی بیکار ہوگئے ہونگے اور اجرت کی شرح غالباً کم ہوگئی ہوگی لیکن تمام محنتیوں کی تعداد اور اُنکی پرورش کے ذخیرہ میں جو کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اُس کمی کا کسی اور موقع پر ترقی ہونے سے ضرور عوض ہوگیا ہوگا جسکو ہم اُسکے اس قریب سبب سے دریافت کرسکتے ہیں کہ اُن پیچوں کی قیمت میں کمی آنے کے سبب سے اُنکے خریداروں کے پاس محنت کے خریدنے کے واسطے اُس سے زیادہ جمع باقی رہی ہوگی جسقدر کہ اُس حالت میں رہتی جبکہ وہ اُن پیچوں کو پہلی قیمت سے خرید کرتے *

لیکن اگر کلوں کا استعمال کسی ایسی جنس کے پیدا کرنے میں کیا جاوے جس سے محنتیوں کی پرورش ہوتی ہو تو اجرت کی عام شرح بڑھجاویگی اور اُسمیں کمی کا نہ آنا ء وجوہات مذکورہ سے صاف ظاہر ھی چنانچہ اگر وہ جنس بہت کثرت سے طیار ہو اور جسقدر وہ زیادہ ہو اُسیقدر اُسکی مانگ نہ بڑھی تو تھوڑےسے محنتی جو اُسکے طیار کرنے میں مصروف رہتے تھے بیکار ہو جاوینگے مگر یہہ کمی ایسی ہوگی کہ محنتیوں کی پرورش کے ذخیرہ میں کمی نہ آنیکے سبب سے کسی اور کام میں ترقی ہونے سے پوری ہو جاویگی بلکہ اُس جنس کی مقدار کے بڑھجانے کے سبب سے جسکی پیداوار کو اب ترقی ہوئی محنتیوں کی پرورش کا ذخیرہ زیادہ ہو جاویگا اس لیئے بلحاظ اُس جنس کے اجرت کی عام شرح یا یوں کہیں کہ محنتیوں کی کار آمدنی جنسوں کی کل مقدار کلوں کے رواج پانی سے بڑھجاویگی اور علاوہ اُس بڑھی ہوئی جنس کے باقی اور جنسوں کی نسبت اپنی حالت پر رہیگی *

کاگ نکالنے کے پیچ بنانے کے پیچ کی مثال جو اُوپر دی گئی کلوں کے نتیجوں کے لیئے ایسی بری ھی کہ اُس سے زیادہ خیال میں نہیں آسکتی کیونکہ یہہ خیال کیا جاتا ھی کہ اُس جنس کا استعمال اسقدر نہیں کہ

اُسکي مانگ اس ترقي يافتہ قوت پيداوار کا مقابلہ کرسکے اسليئے اُسکي تمام محنتيوں کي تعداد کم ہو جاتي ہی مگر حقيقت ميں ايسا بہت کم واقع ہوتا ہی چنانچہ ايک جنس کے طيار ہونے کي اساني کا عام اثر يہہ ہوتا ہی کہ اُس جنس کے خرچ کو اُسقدر سے زيادہ بڑھاوے جس ميں بہ نسبت سابق کے زيادہ محنتي لگے رہيں *

چنانچہ ہماري کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا کہ ہم کپڑے اور چھاپہ کي کلوں کے اثروں کو بيان کر چکے ہيں اُنميں سے ہر ايک پيشہ ميں اُنکي کلوں کے ايجاد ہونے سے پہلے کي نسبت غالباً دس گنے محنتي اب مصروف ہونگے پس ايسي معمولي حالتوں ميں کلوں کے فائدوں کے کھرے پن پر جزوي دقتوں کي کھيبل سے بھي کچھہ بٹا نہيں لگتا *

جن لوگوں پر عام مسئلوں کے نتيجوں کا تھوڑا اثر ہوتا ہی شايد اُنپر کسي خاص تجربہ کي گواهي کا پورا اثر ہووے اِسليئے ہم اپني تقرير کو اُن اُجرتوں کے نقشوں کے ديباچہ کے خلاصہ مفصلہ ذيل سے تقويت دينگے جنکو ڈول صاحب نے اُسوقت ميں جبکہ وہ کارخانوں کي تحقيقات کے کمشنر مقرر ہوئے تھے مرتب کيا تھا *

وہ خلاصہ يہہ ہی کہ جبتک کپڑہ کے طياري کو وسعت ہوتي رہيگي تب تک بالغ خواہ نا بالغ محنتيونکا يہہ خيال کہ بڑي بارآور کلوں کے ايجاد ہونے سے اُنکي اُجرت ميں کمي آويگي بے بنياد ہی اور اُن لوگوں کا يہہ قول ہی اور بارہا اُنھوں نے مجھہ سے کہا کہ بہ نسبت سابق کے اب ہمکو کم اُجرت پر زيادہ کام کرنا پڑتا ہی مينچسٹر اور سالفورڈ کے اُس اخبار کا کوئي پرچہ جو وهاں کے کارخانہ کے محنتيوں نے جاري کر رکھا تھے اور بلاناغہ روز چھپتا ہی ميں نے ايسا نہيں ديکھا جسميں اس قسم کي باتيں نہيں چھپتيں چنانچہ ١١ جنوري سنہ ١٨٣٣ع کے پرچہ ميں مندرج ہی کہ اب بہ نسبت سابق کے سوت کاتنے والے کو اُجرت کے دسويں حصے کي کمي کے ساتھہ دوگنا کام کرنا پڑتا ہی *

اور حقيقت اُسکي يہہ ہی کہ سنہ ١٨٠٢ع ميں کاتنے والے کو يارن کپڑہ کے ليئے ايسے سوت کي کتائي پر جسکي في پونڈ دو سو اتھيئيں اُسوقت کي اوسط بارآور قوت رکھنے والي کل پر طيار ہوں في پونڈ چار روپيہ چار آنہ ملتے تھے اُسوقت ميں جو اوسط قوت اُس کل کي تھي مجھکو معلوم نہيں

لیکن سنہ ۱۸۲۹ع میں کاتنے والے کو ایسی کل کے ذریعہ سے جسکی قوت بارآور تین سو بارہ پونڈ سوت کاتنے کی تھی اُسی قسم کا سوت کاتنے پر فی پونڈ دو روپیہ آتھہ پائی ملتا تھا اور سنہ ۱۸۳۱ع سے اب تک ایسی کل کے ذریعہ سے جسکی قوت بارآور چھہ سو ارتالیس پونڈ سوت کاتنے کی ہی اُسی قسم کا سوت کاتنے پر فی پونڈ ایک روپیہ تین آنہ چار پائی سے لیکر ایک روپیہ پانچ آنہ آتھہ پائی تک ملتے ہیں یہہ مینچستر کے نرخ کا حساب ہی*

پس سنہ ۱۸۲۹ع میں جسقدر وقت میں کاتنے والا تین سو بارہ پونڈ سوت یارن کپڑہ کا کاتتا تھا اُسیقدر عرصہ میں اب چھہ سو ارتالیس پونڈ اُسی طرح کا سوت کات لیتا ہی اور جب دو روپیہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے اجرت ملتی تھی اور اب بحساب ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائی فی پونڈ کے اجرت ملتی ہی لیکن تین سو بارہ پونڈ کی اجرت دو روپیہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے چھہ سو سینتیس روپیہ ہوتے ہیں اور چھہ سو ارتالیس پونڈ کی اجرت ایک روپیہ تین آنہ آتھہ پائی فی پونڈ کے حساب سے سات سو تراسی روپیہ ہوتے ہیں اسلیئے اب کاتنے والے کو اُسیقدر محنت پر سنہ ۱۸۲۹ ع کی نسبت ایکسو چھیالیس روپیہ زیادہ ملتے ہیں یہہ بات ہرطرح صحیح ہے کہ محنتی بہ نسبت سنہ ۱۸۲۹ع کے اب کم اجرت پر زیادہ کام کرتا ہی مگر جس حالت میں کہ ہمکو یہہ ثابت کرنا منظور ہی کہ کیا اب اجرتیں پہلے کی نسبت کم ہیں تو اُس سے کچھہ مطلب نہیں اس بات سے اپنی غرض یہہ ہی کہ کاتنے والا جو کچھہ اب کماتا ہی وہ دس برس پہلے کی نسبت اُسی قدر محنت بلکہ اُس سے کچھہ کم اور اُس سے تھوڑے وقت میں کماتا ہی اور اُس کی کمائی کی ترقی کا باعث کلوں کی ترقیاں ہیں اور ان ترقیوں کی سبب سے محنتی کی کمائی میں اور بھی ترقی ہوگی اور بہ نسبت سابق کی اصلی شرح کے ترقی شرح سے بہت زیادہ محنتی فائدہ اُتھاوینگے مگر شرط یہہ ہی کہ روئی کے کارخانوں کی اُسیقدر ترقی میں تیس برس آیندہ کو تیس برس گذشتہ کی طرح کوئی سبب مخل نہو اور روئی کے کارخانہ کی شاخوں میں سے کسی شاخ کی کل میں ترقی ہونے سے اور شاخوں میں بھی اجرت کی شرح کی ترقی ہوگی کیونکہ محنت کی

مانگ اُس ترقي يافته كل كي طرح اوروں ميں بهي زيادہ هو جاويگي غرض ميري يهه هي كه روئي كے كارخانه ميں سے كسي شاخ كي كل ميں كسي طرح كي ترقي هونے كا اب تک يهه اثر هوا هي كه محنتي ايک خالص تعداد روپيه كي به نسبت اُس حالت كے جبكه ترقي اُس كل كي نهوتي زيادہ كماتا هي *

اجرت كي شرح پر كلوں كے اثر كي نسبت محنتيوں كي غلط فهمي اُنكے كام چهوڑ بيتهنے اور اور دنگے فساد كا باعث اور كارخانه داروں كي شكايت اور فرياد كرنے كا سبب هي اور مجهكو يهه افسوس هي كه اس سے زيادہ اُن لوگوں كے سمجهانے كا موقع هاتهه نه آيا *

ميں محنتيوں كے اثبات پر مطمئن هو جانے كو نهايت ضروري سمجهتا هوں كه كلوں كي ترقياں اُس روپيه كي تعداد بڑهاني پر مائل هيں جو معمولي گهنٹوں كي محنت پر حاصل كرتے هيں جو لوگ اس حقيقت پر تكرار كرتے هيں اُنكو يهه تو قبول كرلينا ضرور لازم هوگا كه مينے كاتنے والوں كي نسبت اس حقيقت كو مذكورہ بالا مثالوں سے بخوبي ثابت كرديا اور جبكه اُنكو يهه ماننا پڑيگا كه كاتنے كي كلوں ميں ترقي هونے سے نو عمر آدميوں كي تازہ اور زايد محنتوں كي مانگ بڑهيگي تو يهه بهي اُنكو تسليم كرنا ضرور هوگا كه اُن نوجوانوں كي محنت كي اُجرتوں ميں بهي ترقي هوگي اور يهه بهي اسيطرح اُنكو قبول كرنا پڑيگا كه جنسوں كي طياري كے اثروں سے جو اُنكي قيمت بازار ميں كم هوگي تو اُنكا خرچ بهي زيادہ هوگا اور اُن جنسوں كے زيادہ خرچ كے باعث سے روئي كاتنے كے متعلق كاموں ميں زيادہ محنتيوں كي ضرورت هوگي اس سبب سے كپڑے كے تمام كارخانه ميں پهلے كي نسبت اجرت اچهي هو جاويگي اگر ان باتوں ميں سوچ فكر كركے محنتي نئي كلوں سے مونهه نه پهيريں اور اس خيال باطل سے كه كلوں كي ترقي هماري اجرتوں كے ليئے مضر هي محنت كے گهنٹوں كے كم كراني پر سازش نكريں اور اُن لوگوں كي بات پر كان نه دهريں جو اُنكو يهه بهيكاتے هيں كه آتهه گهنتے محنت كرنے پر بارہ گهنتے كي اجرت لو جيسا كه آجكل بهيكا ركها هي تو ميرا مطلب حاصل هو جاوے *

روئي کے کارخانوں میں محنت کرنے والے اکثر شریف اور ہوشیار سمجھہ بوجھہ کے اچھے ہیں اِسلیئے مجھکو یقین ہی کہ اگر انکو یہہ بات بخوبي سمجھائي جاوے اور اُن کے دلوں پر نقش کردیجاوے کہ کلوں کي ترقي سے اُن کي محنت کي اجرت کي اصلي شرح ترقي پاتي ہی اور اُس ترقي یافتہ شرح کي سبب سے بہت زیادہ آدمي کام پر لگتے ہیں تو وہ ضرور بہت خوشي سے اچھي طرح جي لگا کر کام کرینگے جیسا کہ شیخ سعدي نے کہا ہی مصرعہ کہ مزدور خوشدل کند کار بیش*

پانچویں ایک اور غلطي مذکورہ غلطي کے قریب قریب جو اُسي عادت سے پیدا ہوتي ہی جس سے وہ پہلي غلطي پیدا ہوتي ہی یعني اس عادت سے کہ جزوي اور خفیف باتوں پر توجہہ کیجاوے اور مستقل اور عام امور پر نظر نڈالي جاوے اور جو برائي بہیئت مجموعي معلوم ہو اُسکا لحاظ کیا جاوے اور بھلائي کو جو منتشر ہو ندیکھا جاوے وہ عام غلطي یہہ خیال کرنا ہی کہ غیر ملکي جنسوں کے اپنے ملک میں انے دینے سے اجرت کي عام شرح گھٹ جاتي ہی حقیقت میں ایک نئے بازار کا کھلنا ایک نئي کل کے رواج سے بالکل مشابہ ہوتا ہی اور اُسمیں اور نئي کل میں صرف اتنا فرق ہوتا ہی کہ اُسکے بنانے یا قایم رکھنے میں کچھہ لاگت نہیں لگتي اگر غیر ملکي جنس کو محنتي اپنے صرف میں نہیں لاتے تو اُس جنس کے آنے سے اُنکي اُجرت میں کوئي تبدیلي نہیں آتي اگر وہ اسکو خرچ کرتے ہیں تو اُنکي اُجرت کي عام شرح بڑہ جاتي ہی مثلاً اگر وہ † قانون جنکي رو سے راس گودھوپ کي شراب اِنگلستان میں کثرت سے آتي ہی اور فرانس کي شراب نہیں آنے پاتي ہے منسوخ ہوجاویں تو بہت سے محنتي اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں مصروف ہو جاوینگے جو فرانس کے خرچ کے قابل ہونگي اور اُن جنسوں کے پیدا کرنے کي طرف بہت تھوڑے محنتي توجہہ کرینگے جو راس گودھوپ کے خرچ کے لایق ہیں جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایک تجارت میں کسیقدر اُجرت کم ہو جاویگي اور دوسري میں ترقي پاویگي لیکن صریح فائدہ شراب پینے والوں کو ہوگا جو معمولي خرچ سے زیادہ یا بہتر شراب حاصل کرینگے اور اگر فرانس کے ریشم کا محصول معاف ہو جاوے تو

---

† یہہ قانون منسوخ ہوگئے

بہت تہوڑے محنتي بلا واسطہ ريشم پيدا کرنے میں مصروف ہونگے اور بہت سے محنتي کپڑے اور چھري قينچي وغيرہ بنانے سے جنکے بدلے ريشم حاصل ہوگا بواسطہ ريشم پيدا کرينگے پس آخرکار ريشميں کپڑہ بننے والوں کو فائدہ ہوگا اور محنتي لوگ نہ ريشميں کپڑا پہنتے ہیں نہ شراب پيتے ہیں اِسليئے اُجرت کي عام شرح غير متبدل رہيگي اور اگر وہ قانون جو غلہ اور شکر کے زيادہ فائدہ سے ميسر آنيکے مانع ہیں منسوخ ہو جاویں تو محنتيوں کے پرورش کے ذخيرہ کا وہ حصہ جسميں غلہ اور شکر شامل ہیں بڑہ جاويگا اور عام شرح اُجرت کي بلحاظ اُن دونوں جنسوں کے جو خوراک کي بہت بڑي چيزيں ہیں بہت بڑہ جاويگي *

چتھے جس مسئلہ کي توضيح میں ہم کوشش کر رہے ہیں وہ اس عام راے کے خلاف ہی کہ زمينداروں اور سرمايہ والوں کا غيربارآور خرچ محنتيوں کے حق میں اِسليئے مفيد ہوتا ہی کہ اُس سے اُنکو روزگار ميسر آتا ہی چنانچہ بيلي صاحب کہتے ہیں کہ کاشتکاري چرائي کے اوپر صرف اسي وجہہ سے کچھہ قابل ترجيح کے نہیں کہ اُس سے جو ذخيرہ حاصل ہوتا ہی وہ زندگي کے واسطے زيادہ کام آتا ہی بلکہ اُسکي يہہ وجہہ بھي ہی کہ کاشتکاري میں بہت سے زيادہ دہقان مصروف رہتے ہیں واضح ہو کہ يہہ بيلي صاحب کا قول اُس باطل عام رائے کي دوسري صورت ہی يہہ ہمنے مانا کہ زيادہ غذا کا پيدا ہونا بيشک فائدہ ہی مگر اُس میں زيادہ محنت کا درکار ہونا کيا فائدہ اگر يہہ بھي ايک فائدہ ٹہرے تو زمين کي بارآوري ايک نقصان ٹہريگي اگر صرف مصروفيت ہی مطلوب ہو تو ہمکو ہل اور بيلچوں سے کنارہ کرنا چاہيئے کيونکہ ايک روڈ زمين کے انگليوں سے کہودنے میں بہ نسبت ايک ايکڑ زمين کے ہل سے کہودنے کے بہت سي مصروفيت حاصل ہوگي جو لوگ اِسبات کي پچ کرتے ہیں کہ غير بارآور خرچ مصروفيت بہم پہونچانے کے سبب سے بھلائي پيدا کرتا ہی يہہ بہول جاتے ہیں کہ محنتي جن چيزوں کي حاجت رکھتے ہیں وہ مصروفيت نہیں ہی بلکہ وہ خوراک پوشاک اور مکان اور ايندھن غرض کہ معاش و ارام کے تمام سامان ہیں مشقت اور محنت اور سردي گرمي سہنے کو مختصر طور سے ہم مصروفيت کہتے ہیں اس لفظ کا استعمال کبھي کبھي اُس خوراک پربھي ہوتا ہے جو محنت

مشقت کرنے سے حاصل هوتي هی ایک محنتي جو شکایت کرتا هی که مجهکو کام نهين ملتا وه اپنے حسب دلخواه بلا تعرض کام کرسکتا هی اگر ایک پهاڑ کے دامن میں سے پتهر اوتها اوتها کر پهاڑ کي چوٹي پر لیجانا چاهے لیکن جس شي کي اسکو حاجت هی وه اس قسم کا کام هی جس کے ذریعه سے اجرت اور روپیه حاصل هو اور اگر بغیر کام کیئے روپیه اسکو حاصل هو تو نهایت خوش هووے مشقت اور تهکنا سردي گرمي سهنا في نفسه برائیاں هیں ایک معین مقدار معاش و ارام کے حاصل کرنے مین جسقدر کم اتني حاجت هو یا یوں کهین که جسقدر اساني سے معاش و ارام حاصل هوں اسیقدر محنتیوں کي حالت بلکه سب لوگوں کي حالت تمام حالات کے یکساں رهنے میں بهتر هوگي ایک نو آباد بستي کي دولت و حشمت کا کیا باعث هوتا هی ظاهر هی که وهاں معاش کي گراني نهیں بلکه ارزاني هوتي هی اور خوراک اور مکان اور ایندهن کے حاصل کرنے میں اساني هوتي هی اب غور کرنا چاهیئے که اس اساني کي ترقي خرچ غیر بارآور سے کیونکر هوسکتي هی یعني جس ذخیره میں سے سب کي پرورش هوتي هی اسکے ایک جز کے ضایع هوجانے سے کیونکر ترقي ممکن هی اگر اعلی درجه کے لوگ صدي گذشته کي رسموں کو پهر زنده کرکے کرتیوں پر سنهري قیطون اور پیمک لگاویں تو البته انکو اسکا لطف و حظ معلوم هوگا مگر کمتر درجه کے آدمیوں کو اس سے کیا حاصل هوگا جن لوگوں کي راے پر هم گفتگو کر رهے هیں وه یهه جواب دیتے هیں که کمتر درجه کے لوگوں کو قیطوں وغیره بنانے میں مصروف هونے سے فائده هوگا یهه سچ هی که ایک کرتي پر پچاس روپیه خرچ هونے کے بجاے پانسو پچاس روپیه خرچ هونے لگینگے لیکن آپ پانسو روپیه کیا هو جاتے هیں یهه نهیں کهه‌سکتے که کرتی پر نلگنے سے وه پانسو روپیه موجود نهیں رهے اگر ایک زمیندار جسکي ایک لاکهه روپیه سالانه آمدني هو وه اپني آمدني غیر بارآور طور سے خرچ کرے تو وه اسکو ان لوگوں کو دیگا جو اسکے مکانات اور زمینوں کي ارایش کرتے هیں اور اسکے طویله اور سواري کے زیب و زینت اور پوشاک وغیره کے سامان بهم پهونچاتے هیں اب هم فرض کریں که وه زمیندار خرچ غیر بارآور سے دست‌کش هوکر صرف ضروریات پر اکتفا کرے اور ان ضروریات کو بهي اپنے هي قوت بازو سے

پیدا کرے تو نتیجہ اُسکا یہہ ہوگا کہ جن لوگوں میں اُسکے دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوتے تھے وہ گویا اپنے مصروف رکھنے والے کو ہاتھہ سے کھوبیٹھے وہ معترض اس سے آگے اور کچھہ نہیں دیکھتے لیکن دیکھنا چاہیئے کہ وہ زمیندار جسکے ہاتھہ میں ایک لاکھہ روپیہ اب بھی اویگا اُس روپیہ کو کیا کریگا کوئی یہہ خیال نکریگا کہ وہ اُس روپیہ کو صندوق میں بند کر رکھیگا یا اپنے باغ کی زمین میں دفن کر رکھیگا الغرض وہ روپیہ جسطرح سے ہو خواہ بارآور طور سے خواہ غیر بارآور طور سے خرچ ضرور ہوگا اگر وہ خود صرف کرے تو اب ہمارے فرض کرنے کے بموجب بارآور طور سے خرچ کریگا اور وہ تمام ذخیرہ جو اور لوگوں کی پرورش سے متعلق هی هر سال بڑھیگا اور اگر وہ خود خرچ نکرے تو وہ خسیسوں کی طرح سے کسی اور شخص کو قرض دیگا اور وہ شخص اُسکو بارآور یا غیر بارآور طور سے خرچ کریگا شاید وہ شخص اس روپیہ سے انگلستان کا سرکاری † فنڈ خرید کرے لیکن وہ روپیہ اُس فنڈ کے بیچنے والے کے ہاتھہ میں جاکر کیا ہوجاویگا شاید وہ فرانس میں اراضیات کی زمینداری خریدے مگر اُس کی قیمت فرانس کو کسطرح بھیجیگا ضرور هی کہ وہ مصنوعی جنسوں کی صورت میں بھیجیگا جیسا کہ اُوپر معلوم ہوچکا هی الحاصل هر شخص اپنی آمدنی کو کسی نکسی طرح خرچ کرتا هی اور جسقدر کہ وہ اپنی ذات پر کم خرچ کرتا هی اُسیقدر اور لوگوں کے واسطے زیادہ رهتی هی *

ساتویں آخر مسئلہ جو ہمارے مسئلہ کے برعکس هی وہ رکارڈو صاحب کی مفصلہ ذیل تقریر سے واضح ہوتا هی *

وہ فرماتے هیں کہ جسطرح پر تمام ملک کی خالص آمدنی خرچ هوتی هی اُس سے محنتیوں کی کچھہ تھوڑی غرض متعلق نهیں هوتی اگرچہ هر حالت میں وہ اُنہیں لوگوں کے لطف و لذت کے واسطے خرچ هوگی جو اُسکے مستحق هیں *

اگر کوئی حال کا زمیندار یا سرمایہ والا اپنی آمدنی کو قدیم زمانہ کے تعلقہداروں کی طرح بہت سے خدمتگاروں کی پرورش میں صرف کرے تو بہ نسبت اُس صورت کے کہ وہ عمدہ پوشاک وغیرہ میں خرچ کرتا بہت سے محنتیوں کی مصروفیت کا باعث ہوگا *

---

† سرکاری فنڈ عموماً سرکاری نوٹ بولا جاتا هی اور یہہ وہ کاغذ هوتا هی جو لوگ اپنا روپیہ خزانہ سرکاری میں ایک سود معین پر جمع کرکے کاغذ حاصل کرتے هیں *

دونوں حالتوں میں † خالص آمدني اور کل آمدني یکساں رهیگي لیکن خالص آمدني مختلف چنسوں کي خرید میں خرچ هوگي اگر میري آمدني ایک لاکھ روپیہ کي هو تو خواه میں اُسکو اعمده پوشاکوں اور خانہ‌داري کے قیمتي اسبابوں میں صرف کروں خواه اُسیقدر اور اُسي قیمت کي خوراک اور سادي پوشاکوں میں خرچ کروں دونوں صورتوں میں محنتیوں کي بارآور محنت کو بمقدار مساوي مصروف کر سکونگا اب اگر میں پهلي قسم کي اشیاء میں روپیہ خرچ کرونگا تو آینده اُنکي محنت کو مصروف نکرسکونگا اور اُن سب اشیاء کا انجام یهہ هوگا کہ اُن عمده پوشاکوں اور قیمتي اسبابوں کا لطف اُتهالونگا اور اگر میں اپني آمدني سے غلہ اور سادي پوشاک خرید کرونگا اور پهر خدمتگار وغیره نوکر رکهونگا تو جسقدر آدمیوں کي محنت کے بدلے وه غلہ اور پوشاکیں دونگا اُسیقدر آدمي محنتیوں کي پهلي مانگ پر زیاده هونگے اور اس زیادتي کا باعث یهہ هوگا کہ میںنے اپني آمدني کو اسطرح خرچ کرنا پسند کیا پس جو کہ محنتي محنت کي مانگ سے غرض رکهتے هیں اِسلیئے اُنکي دلي خواهش یهہ هوتي هی کہ لوگ اپني آمدني اخراجات ضروري کے سوا عیاشي میں صرف نکریں تاکہ جو کچهہ روپیہ عیاشي سے بچے وه خدمتگاروں یعنے اُن محنتیوں کو ملے *

اسیطرح سے جس ملک میں جنگ و جدال کا هنگامہ برپا هوتا هی اور اُس ملک کو بهت سي فوج اور جهازوں کے بیڑے قائم رکهنے کي ضرورت هوتي هی تو وه بہ نسبت اُسوقت کے جبکہ لڑائي ختم هو جاتي هی اور اُسکے اخراجات بند هوجاتے هیں بهت سے آدمیوں کو مصروف رکهتا هی *

چنانچہ اگر لڑائي کے دنوں میں مجهہ سے پانچ هزار روپیہ بطور اُس محصول کے جو سپاهیوں اور ملاحوں کے خرچ میں لگتا هی طلب نکیا جاوے تو میں اپني آمدني کے اُس جزء کو میز چوکي کپڑے کتابوں وغیره اسبابوں کے خریدنے میں صرف کروں غرضکہ اِن دونوں صورتوں میں کسي

† خالص آمدني سے وه آمدني مراد هی جو کسي پیداوار کے حاصل کرنے کے سب خرچ منہا کرکے اُس پیداوار میں سے باقي رهتي هی اور کل آمدني وه هوتي هی جسمیں خرچ وغیره سب شامل هوتے هیں

صورت میں وہ روپیہ صرف کیا جاوے محنتیوں کی محنت اُسکے حاصل کرنیکے لیئے بمقدار مساوی مصروف ہوگی کیونکہ سپاہیوں اور ملاحون کی خوراک اور پوشاک پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ زیادہ عیاشی کی چیزوں کے پیدا کرنے کے لیئے درکار ہوتی لڑائی میں سپاہیوں اور ملاحون کی زیادہ مانگ ہوتی ہی اور جس لڑائی کے اخراجات ملکی سرمایہ سے نہیں بلکہ ملک کی آمدنی سے ہوتی ہیں تو وہ لڑائی آبادی کی ترقی کے حق میں مفید ہوتی ہی *

لڑائی کے ختم ہوجانے پر وہ میری آمدنی کا جزو جو سپاہیوں وغیرہ کے خرچ میں لگتا تھا مجھی کو ملیگا اور میں اُسکو میز چوکی اور شراب وغیرہ عیاشی کی چیزوں میں خرچ کرونگا تو جن لوگوں کی پرورش پہلے اُس میری آمدنی کے جزو سے ہوتی تھی اور وہ لوگ لڑائی کے سبب سے پیدا ہو گئے تھے فضول رہ جاوینگے اور باقی آبادی پر اُنکے اثر سے اور آبادی کے ساتھہ مصروفیت میں اُن لوگوں کے ہمسری کرنے سے اُجرت کی شرح میں کمی آویگی اور محنتیوں کی حالت خراب ہوجاویگی انتہیٰ *

واضح ہو کہ رکارڈو صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ محنتیوں کے حق میں جنسوں کے پیدا کرنے کی نسبت خدمتوں میں مصروف رہنا زیادہ مفید ہی یعنی کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہونا کرسیوں کے بنانے سے اُن لوگوں کے حق میں بہت بہتر ہی اور سپاہی اور ملاح ہونا کاریگر ہونے سے اچھا ہی اب جو یہہ بات ظاہر ہی کہ محنتیوں کے اِستعمال کی جنسوں کے ذخیرہ میں ایک کاریگر کے ملاح یا پیادہ خواہ سپاہی ہوجانے سے ترقی نہیں ہوتی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ رکارڈو صاحب کی یہہ راے غلط ہی یا ہمارا مسئلہ صحیح نہیں ہی *

معلوم ایسا ہوتا ہی کہ رکارڈو صاحب نے اپنے نتیجے اس خیال سے نکالے ہیں کہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خدمتوں کی اُجرتیں جنسوں میں ادا کیجاتی ہیں اور کاریگروں کی اُجرتیں روپیہ سے دیجاتی ہیں ہاں یہہ بات وہ سچ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جسکی آمدنی ایک لاکھہ روپیہ کی ہو اپنی آمدنی کو اپنے ذاتی اِستعمال کی چیزوں کے خریدنے میں خرچ کرے تو اُسکے پاس اُن چیزوں کے خریدنے کے بعد محنتیوں کی

آیندہ پرورش کے واسطے ذخیرہ باقي نہیں رهیگا اگر وہ ایسي جنسیں خرید کرے جنکو خدمتگاروں کي خدمتوں کے عوض میں دے سکے تو اُسکے پاس خدمتگاروں کي پرورش کا ایک نیا ذخیرہ هو جاتا هی اِس سے رکارڈو صاحب نے یہہ خیال کیا کہ وہ زمیندار اپني آمدني کو اِس دوسري صورت میں دو بار خرچ کرسکیگا اور اُسیقدر آدمیوں کي دوبارہ پرورش کرسکیگا جسقدر آدمیوں کي اُسنے پہلے بار کي تهي لیکن اُنکو یہہ نہ سوجها کہ زمیندار اپنے نوکروں کے واسطے جنسیں خریدنے سے صرف وہ کام کرتا هی جو وہ خود اپنے واسطے اُس سے بہتر کرسکتے اور اپني آمدني کو دو بار خرچ کرنے کے بجائے وہ اُنکي آمدني کے خرچ کرنے کا کام اپنے ذمہ لیتا هی اُنہوں نے یہہ نہیں جانا کہ وہ زمیندار اپنے نوکروں کي خوراک اور پوشاک خرید نے میں جو کچهہ لگاتا هی وہ اُس روپیہ میں سے کم هو جاتا هی جو وہ اُن نوکروں کو دیتا اور اُس سے وہ خود اپني خوراک اور پوشاک خرید کرتے اور اگر وہ اپنے نوکروں کي خدمتوں کے عوض میں نقد روپیہ دیتا تب بهي اُنکي پرورش اُسي خوبي کے ساتهہ هوتي جسطرح کہ جنس خرید کر دینے کي مفروضہ حالت میں هوتي ظاهر هے کہ کوئي شخص اسبات پر اصرار نکریگا کہ اگر اِنگلستان میں هندوستان کے طور پر نوکروں کي تنخواہ میں جنسیں ملاکرتیں تو محنت کي مانگ کم هوجاتي یا جیسا کہ کم تربیت یافتہ ملکوں میں دستور هی کہ محنتیوں کي اسواسطے پرورش کیجاتي هی کہ باریک کپڑہ وغیرہ جو کچهہ درکار هو جنکو هم بازار سے خرید کرتے هیں مالدار لوگ اُنسے اپنے مکان پر طیار کراویں انگلستان میں بهي رواج هوتا تو محنت کي مانگ بڑہ جاتي اور اس سے بهي کم اسبات پر اصرار هوسکتا هی کہ اُن محنتیوں کو جنسیں پیدا کرنے کے بدلے ساتهہ پهرنے یا دروازہ پر پہرہ دینے کے واسطے نوکر رکها جاتا تو اس تبدیلي سے محنتیوں کي زیادہ مانگ هوجاتي اور ابادي کو ترقي هوتي*

رکارڈو صاحب کي اس راے سے کہ لوگوں کي آمدني بہ نسبت جنسیں پیدا کرنے کے خدمتیں اداکرنے کے عوض میں خرچ هونے سے محنتیوں کو بہت فائدہ هی هم اسقدر نا اِتفاقي کرتے هیں کہ هم محنتیوں کي غرض کو بالکل اُنکي راے کے مخالف سمجهتے هیں اول تو

محنتي اپني امدني کا انتظام اپنے مالک کي نسبت بہت اچھي طرح کرسکتا هی چنانچه اگر ایک خدمتگار کو وہ سب روپیہ نقد مل سکے جو اُسکا مالک اُسکي پرورش میں اُسکي خدمت کي عوض خرچ کرتا هی تو اُس روپیہ کو اپنے هاتهہ سے خرچ کرنے میں اُسکو زیادہ لطف حاصل هوگا گو وہ هاتهہ میں آتي هی خرچ کرڈالے دوسرے جو آمدني خدمتوں کي عوض میں خرچ هوتي هے وہ عموماً ایسي چیزوں کے بدلے دیجاتي هے جو موجود هوتي هی فنا هوجاتي هیں اور جو اٰمدني جنسوں کے خریدنے میں خرچ هوتي اُسکے ایسے نتیجے باقي رهتے هیں که اُن جنسوں کا اول خریدار اپنا کام نکال چکتا هی تو دوسروں کے کام میں آنے کے قابل هوتي هیں چنانچه انگلستان میں اکثر کم رتبه لوگ ایسي پوشاکیں پہنتے هیں جو حقیقت میں اُنسے عالي مرتبه لوگوں کے واسطے طیار کي گئیں تهیں غریبوں کے اچهے اچهے مکانوں میں اکثر ایسي ایسي میزیں اور چوکیاں دیکهي جاتي هیں جو هرگز اُن لوگوں کے واسطے نهیں بنائي گئي تهیں اگر انگلستان میں پچهلے پچاس برس میں پائیدار چیزوں کي نسبت سواري کے جلوس کي چیزوں پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جاتا تو محنتیوں کي اسایش اور کام کي چیزیں جو اب میسر آتي هیں هرگز نه ملتیں اور تیسرے جو آمدني جنسوں پر لگائي جاتي هی اُس سے مادي اور غیر مادي سرمایه دونوں پیدا هوتي هیں اور جو آمدني خدمتوں پر خرچ هوتي هی اُس سے وہ دونوں پیدا نهیں هوتے خدمتگاري کے کام ایسي آساني سے سیکهہ لیئے جاتے هیں که هم خدمتگار کو هنرمند محنتي مشکل سے کہہ سکتے هیں خدمتگار کي جمع پونجي بہت تهوڑي هوتي هے اور اُس سے بہت فائدہ اُٹهانا نہایت دشوار هوتا هی لیکن کاریگر ایسا پیشه سیکهتا هی جس میں هر سال اُسکے هنر کو ترقي هوتي هی اور ایسے ایسے جوڑ بند اور § کیمیا گري کي ترکیبیں سیکهتا هی جو بیحد و غایت ترقي پاسکتي هیں جس میں ایک هے ایجاد هونے سے اُسکا موجد دولتمند هوسکتا هی اور تمام ضلع بلکه تمام ملک میں دولت پهیل سکتي هی ایک محنتي کاریگر اپني آمدني کا ایک بڑا حصه بچاکر کسي

---

§ کیمیا اُس علم کو کہتے هیں جس سے خواص اور مزاج اشیاء مفردہ اور مرکبه کے معلوم هوتي هی اور کئي مفردوں کو ترکیب دیکر مرکب بنا سکتے هیں اور ایک مرکب کے اجزا جدا کرکے اُسکے مفردات کو معلوم کرسکتے هیں *

ایسے کام میں لگاسکتا ہی جس سے بڑا فائدہ حاصل ہو چنانچہ وہ کاریگر اپني آمدني کي بچت سے ایک چھوٹاسا ذخیرہ اوزاروں اور مصالحوں کا خرید کرتا ہی اور اُس ذخیرہ کے ہر حصہ کو اُس ہوشیاري اور چالاکي سے جسکا چھوٹي سے ذخیرہ پر استعمال ہوسکتا ہی بار آور کردیتا ہی انگریزوں کے اب جو بڑے بڑے دولتمند اور معزز خاندان نہایت عمدہ ایجادوں کے موجد ہیں اُن میں بعض کے آباو اجداد عام کاریگر تھے اور انگلستان کے اندر زمانہ حال میں کونسا خدمتگار عام فیض پہونچانے والا بلکہ خود بھي دولتمند ہوا غرض کہ تاریخ اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن ملکوں میں بہت سا روپیہ خدمتوں کي خرید میں خرچ ہوتا ہے وہ ملک مفلس ہوتے ہیں اور جن ملکوں میں جنسوں کے خرید نے میں بہت سا روپیہ خرچ ہوتا ہی وہ ملک مالدار ہوتے ہیں *

رکارڈو صاحب کي رائے لڑائي کے نتیجوں کي نسبت اور بھي زیادہ غلط ہی اول تو اُسپر وہ سب اعتراض بھي وارد ہوتے ہیں جو ہمنے اُنکي اُس رائے پر کیئے ہیں جو اُنہوں نے ادنے خدمتگاروں کے باب میں ظاہر کي ہی چنانچہ جسقدر آمدني سپاہیوں اور ملاحوں کي پرورش میں لگتي ہے اُسیقدر آمدني سے کم سے کم اُتنے ہي کاریگر اور خدمتگارونکي پرورش ہوگي گو وہ آمدني غیربارآور طریقہ سے خرچ کیجاوے جو حصہ اُس آمدني کا کاریگروں کي پرورش میں لگا ہوگا وہ نہایت مفید طور سے مستعمل رہیگا جیسا کہ ہم اوپر ثابت کرچکے ہیں سپاہیوں اور ملاحوں کي جیسا کہ رکارڈو صاحب کا خیال ہی کچھہ زیادہ مانگ نہیں ہوتي بلکہ بجاے ایک پہلي مانگ کے یہہ دوسري مانگ قایم ہو جاتي ہی لیکن اُس آمدني کا بڑا حصہ بارآور طور سے صرف ہوسکتا اگر محنتیوں کو بجاے اسبات کے کہ اُن سے شہروں کي فصیلوں کے باہر کے مکانات تڑواکر ایسے مقام بنوائیں جنسے شہر کي حفاظت ہو اور دریاے شور کے کنارہ کے جنگلوں کو کٹواکر جنگي جہازوں کے بیڑوں کے واسطے بندرگاہ بنوائیں اور اکثر محنتي بندرگاہوں کي مرطوب آب و ہوا اور سمندر کي گرمي سردي سے مریں اور اُن محنتیوں کو جہازوں پر چڑھائیں اور فصیلوں پر قواعد کرائیں ایسے کاموں میں مصروف کیا جاتا جن کاموں سے اُنکي پرورش کے

ذخیرہ کي ہرسال ترقي ہوتي التحاصل لڑائي ہر قسم کے لوگوں کے حق مضر اور خراب ہوتي ہی مگر محنتیوں کے گروہ کے حق میں جسقدر مضر ہوتي ہے اُسقدر کسیکے لیئے نہیں ہوتي *

بیان اُن سببوں کا جنپر محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي منحصر ہوتي ہے

واضح ہو کہ اب ہم وہ بڑي غلطیاں جو ہمارے اس مسئلہ کے مخالف تھیں بیان کرچکے کہ جن جنسوں کو ہر محنتي کنبہ برس دن میں پیدا کرتا ہے اُنکي مقدار اور وصفوں کا انحصار ان جنسوں کي مقداروں اور وصفوں پر چاھیئے جو اُسي برس میں محنتي لوگوں کے برتاؤ کے واسطے بحسب اُنکے کنبوں کي تعداد کے کنایتاً یا صراحتاً مخصوص اور مقرر ہوویں یا یوں بیان کریں کہ اُن جنسوں کي مقداروں اور وصفوں کا حصر اُس ذخیرہ کي کمي و بیشي پر مناسب ہی جو مزدوروں کي پرورش کے واسطے بحسب اُنکي تعداد کے مجتمع ہووے *

اب یہہ سوال ہی کہ ذخیرہ مذکورہ بالا کي کمي بیشي کس بات پر موقوف ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ اول اُس محنت کي بارآوري پر جس سے صراحتاً یا کنایتاً وہ جنسیں پیدا ہوتي ہیں جو مزدوروں کے برتاؤ میں آتي ہیں اور دوسرے اُن جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنیوالوں کي اُس تعداد پر جو تمام محنتي کنبوں کي مناسبت سے ہووے اُس ذخیرہ کي کمي بیشي کا حصر ہی پس اگر ہم یہہ بات دریافت کرني چاھیں کہ ایسے دو محلوں کے محنتیوں کي اجرت جنمیں چوبیس چوبیس خاندان محنتیوں کے ہوں کس مناسبت سے ہی تو ہمکو انہیں دونوں باتوں کي تحقیقات ضرور ہوگي چنانچہ اگر تحقیقات سے یہہ بات دریافت ہووے کہ ایک محلہ میں اٹھارہ خاندان اور دوسرے محلہ میں کل بارہ خاندان چوبیس چوبیس خاندانوں کي پرورش کے واسطے جنسوں کے پیدا کرنے میں مشغول ہیں تو بحسب فرض اسبات کے کہ دونو محلوں کے خاندانوں کي محنت کي بارآوري برابر ہی یہہ نتیجہ

هاتهہ آتا هی کہ ایک محلہ کي اجرت دوسرے محلہ کي اجرت کي نسبت ایک چوتهائي زیادہ هوگي اور اگر یہہ بات ثابت هوجاوے کہ دوسرے محلہ کي محنت کي بارآوري پہلے محلہ کي نسبت نصف کي قدر زیادہ هی تو یہہ سمجهنا چاهیئے کہ دونو محلوں کي مقدار اجرت برابر هوگي *

بیان اُن سببوں کا جو محنت کي بارآوري پر اثر کرتے هیں

واضح هو کہ پہلے پہل اُس محنت کي بارآوري پر اثر کرنے والی سببوں پر غور کیجاتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیداکرنے پر کیجاتي هے اور یہہ بات بهي یاد رهے کہ هم لفظ کنایتاً کا بلحاظ اُس کل ذخیرہ کے نہیں کہتے جس سے تمام دنیا کے محنتیوں کي معیشت بہم پہنچتي هی بلکہ اُس خاص ذخیرہ کے لحاظ سے استعمال کرتے هیں جس سے کسي ملک خاص کے محنتیوں کي حاجت رفع هوتي هی کیونکہ اگر تمام دنیا ایک گروہ تصور کیا جاوے تو یہہ امر واضح هی کہ اُس گروہ کے محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ایسي جنسوں کے زیادہ پیدا هونے سے جو اُنکے استعمال میں نہیں آتیں مثل قیطوں یا مورتوں کے نہیں بڑہ سکتا *

لیکن کسي ملک خاص کے محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کا اکثر اُس آساني پر زیادہتر حصر هوسکتا هی اور هی جس آساني سے وہ اُن چیزوں کو پیدا کرسکتے هیں جوبجز مبادلہ کرنیکے ذریعہ هونے کے اُنکے اور کسي کام کي نہیں هوتیں مثلاً چاے اور تماکو اور شکر جو انگلستان کے محنتیوں کے خاص برتاؤ کي چیزیں هیں خصوصاً ایسي جنسوں کے معاوضہ میں حاصل هوتي هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اور انگلستانیوں کي آب و هوا اور عادتوں کے موافق نہیں مگر جس بڑي آساني سے انگریز اُن چیزوں کو پیدا کرلیتے هیں جو انگلستان سے باهر جاتي هیں اُس آساني کے سبب سے انگلستان کے محنتي چاے اور شکر تماکو کو بشرطیکہ قانوني مزاحمت نہوتي اُس محنت کي نسبت جو خاص اُس ملک والوں کو جہاں چاے شکر وغیرہ پیدا هوتي هی پیش

آتي هی تهوڑي محنت سے حاصل کرتے اور محنتي کو اسبات سے کچهہ غرض نہیں کہ اُسکا خوردني غلہ انگلستان کي زمین میں پیدا هوا یا پولینڈ میں زمانہ حال کے هل کے ذریعہ سے صراحتاً پیدا هوا یا کنایتاً کپڑہ بننے کي کل کے ذریعہ سے پیدا هوا *

غرض کہ یہہ امر ملاحظہ طلب هی کہ منجملہ ان دونوں سببوں کے پہلا سبب یعني محنت کي بارآوري کس بات پر منحصور هے *

جواب اُسکا یہہ هی کہ اول محنت کي بارآوري کسیقدر محنتي کے اوصاف جسماني اور نفساني اور اخلاقي یعني اُسکي محنت و مشقت اور هنر مندي اور جسم اور دماغ کي قوت پر موقوف هی اور یہہ تمام امور ایسے سببوں پر موقوف هیں کہ منجملہ اُنکے اکثر اسباب ابتک بخوبي سمجھے نہیں گئے اور بعض بعض ایسے پیچیدہ هیں کہ مختصر بیان اُنکا نہایت دشوار هی یا اچھي طرح سمجھہ میں آنا اُنکا بدون ایسے مضمونوں کي بحث کے متصور نہیں جو علم انتظام سے متعلق تو هیں مگر اُسکے خاص منشاء میں داخل نہیں البتہ محنت اور هنرمندي وغیرہ بہت کچھہ آدمیوں کي نسل اور ملک کي آب و هوا اور علاوہ اُس کے تربیت اور مذهب اور طرز گورنمنٹ پر منحصر هوتي هیں مگر هم صرف ایک سبب کو جو پیچیدہ نہیں هی اور باستثناے کوئیٹلٹ صاحب اور سرآئیبونائیس صاحب کے اور کسي مصنف نے بچشم غور اُسکا ملاحظہ نہیں کیا بیان کرینگے واضح هو کہ وہ سبب محنتیوں کي اوسط عمر کا زمانہ هی اور یہہ امر کسیقدر ایک ملک کے اوسط زمانہ عمر اور کسیقدر اُس حساب پر منحصر هی جس حساب سے اُس ملک کي آبادي ترقي پاتي هی چنانچہ انگلستان میں اوسط عمر کا زمانہ چوالیس برس کے قریب قریب خیال کیا جاتا هی اور بہت سے ملکوں میں وہ زمانہ پینتیس برس تک بھي نہیں پهونچتا اور بعض بعض ملکوں میں پچیس برس تک بھي نہیں اور بعض بعض ملکوں میں هر پچیسویں برس آبادي دوگني هوجاتي هے اور جس حساب سے کہ انگلستان میں اب آبادي بڑهتي جاتي هی اوسي حساب سے پچاس برس میں دوچند هوجاوے گي اور واضح هو کہ بلاد یورپ کي آبادي کا دوچند هوجانا ایکسو برس میں خیال کیا جاتا هی *

اب اگر دو ملکوں کي تعداد آبادي اور وہ حساب جس سے اُسمیں ترقي هوتي هی معلوم هوجاوے تو اُس ملک میں جوانوں کي زیادہ تعداد هوگي جسمیں اوسط عمر کا زمانہ زیادہ هوگا اور اگر عمر کي درازي معلوم هو جاوے تو اُس ملک میں آبادي سے جوانوں کو زیادہ مناسبت هوگي جسمیں آبادي کي ترقي آهستہ آهستہ هوگي اور اسی سبب سے عمر کي درازي اور آبادي کا ایک ڈهنگ پر رهنا یا آهستہ آهستہ ترقي کرنا محنت کي بارآوري کے لیئے مفید هی *

دوسرے اگر محنتي کي جسماني اور نفساني اور اخلاقي صفتوں معلوم هو جاویں تو محنت کي بارآوري کسي ملک میں کسیقدر اُن قدرتي ذریعوں پر منحصر هوگي جن سے اُس محنت کو امداد و اعانت پهنچتي هی یعني اُس ملک کي آب و هوا اور قسم اراضي اور موقع اور آبادي کي مناسبت سے اُسکي وسعت پر محنت کي بارآوري موقوف هوگي *

بعضے ایسے ملک هیں کہ قدرت نے اُن میں انسان کي حیات قائم رهنے کا ذریعہ نهیں بخشا اور بعضے ایسے ملک هیں کہ اُنمیں دولت کا ذریعہ نهیں رکها چنانچہ کسیطرح کي کوشش کیجاوے مگر کوئي گروہ آدمیوں کا جزیرہ ملول یا افریقہ کے بیابان میں مدت تک زندہ نهیں رہ سکتا اور جزیرہ گرینلینڈ یا نوازامنبلا میں عیش و عشرت سے بسر نهیں کرسکتا قدرت دولت کے دینے سے انکار تو کرسکتي هی مگر دولت دے نهیں سکتي چنانچہ دنیا میں جو نهایت عمدہ ضلع هیں وہ دولت کے لحاظ سے سب سے زیادہ تنگدست هیں باوجود اسباب کے کہ جاندار اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے افریقہ اور امریکہ اور ایشیا کے بڑے حصوں کے رهنیوالوں کے سامهنے جا بجا پهیلے پڑے هیں مگر وہ نفساني اور اخلاقي اوصاف سے محروم هیں جنکے ذریعہ سے دولت کي ناکامل اشیاء کي تکمیل کیجاتي هی چنانچہ جزیرہ ائیس لینڈ کے باشندے بهي جزیرہ کواگو کے باشندوں کي نسبت زیادہ دولتمند معلوم هوتے هیں اگرچہ کسي ملک خاص کے فائدے اُس ملک کي بارآوري محنت کے لیئے کافي باعث نهیں هوتے مگر پهر بهي بارآوري محنت پر وہ اپنا کچهہ اثر کرتي هیں اسلیئے اُنسے غفلت نهیں چاهیئے کیونکہ اُنکے سبب سے تربیت یافتہ قوموں کي نئي بستیاں ایسي جلد دولتمند هوگئیں کہ اُسکي کوئي نظیر هاتهہ نهیں آتي *

تیسرے یہہ کہ محنت کی بارآوری اجتناب یعنی استعمال سرمایۂ کی اُس مقدار پر منحصور ہوتی ہی جس مقدار سے کہ اجتناب اُسکے ساتھہ کیا جاتا ہی *

باقی ہم استعمال سرمایہ کے فائدوں کا بیان جو استعمال آلات اور تقسیم محنت ہیں اوپر کرچکے ہیں اور اب اپنی کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف اسقدر یاد دلانا ضرور ہی کہ منجملہ اُن تمام ذریعوں کے جو محنت کی بارآوری کے سبب ہوتے ہیں سرمایہ کا استعمال نہایت موثر سبب ہی اگر بالفرض آلات اور تقسیم محنت نہوتی تو انسان ایک ایسا حیوان ہوتا کہ اور جنگلی حیوانوں کی نسبت بہت کم حظ اُٹھاتا بلکہ اپنی پرورش بھی نکرسکتا *

چوتھے وہ آخیر سبب جو بارآوری محنت پر موثر ہوتا ہی گورنمنٹ کی مداخلت یا عدم مداخلت ہی *

چنانچہ گورنمنٹ کا بڑا کام یہہ ہی کہ ملکی اور غیر ملکی ظلم و تعدی اور مکر و فریب سے لوگوں کی حفاظت کرے مگر شامت اعمال سے گورنمنٹوں نے صرف امن و امان ہی کو نہیں بلکہ دولت رسانی کو بھی فرض اپنا سمجھا ہی یعنے یہی نہیں کہ اپنی رعایا کو اس قابل کریں کہ وہ امن و امان میں مال و دولت کی تحصیل کرکے اُسکا حظ اُٹھاویں بلکہ یہہ سکھانا کہ وہ کیا کیا چیزیں پیدا کریں اور کس طور پر اُنکو کام میں لاویں اور اپنے کار و بار کے اہتمام کس طور پر کیا کریں اور ان سب باتوں کی تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بھی اپنے ذمہ فرض سمجھا ہی زیادہ تر بد قسمتی یہہ ہی کہ گورنمنٹوں نے جسقدر جہل و حماقت سے یہہ کام فرض اپنا سمجھا اُسیقدر جہل و نادانی سے اُسکے انجام دینے کا ارادہ کیا کسیقدر اُس تدبیر کے فحواے سے جسکو تدبیر تجارت کہتے ہیں اور وہ یہہ بات تعلیم کرتی ہی کہ دولت سے صرف سونا اور چاندی مراد ہی اور ترقی اُسکی جنسوں کے باہر جانے سے ہوتی ہی جنکے معاوضہ میں روپیہ باہر سے آوے اور کسیقدر اس گمراہی سے کہ جب تجارت کسی شخص یا کسی جماعت پر منحصور ہو جاتی ہی اور عوام لوگ اُس سے روکے جاتے ہیں تو نقصان گو کیسا ہی بڑا ہو پراگندہ ہونے سے معلوم نہیں

هوتا اور فائدہ گو کیسا هي تهوڑا سا هو مگر اکهتا هونے سے ظاهر معلوم پڑتا هی تجارت کے مدبروں کا ایک مدت سے یهہ بڑا قاعدہ قرار پایا هی کہ بلا واسطہ تحصیل کے درپے هوں اور بواسطہ تحصیل پر التفات نکریں اور اُن فائدوں کي شرکت سے انکار کریں جو قدرت نے اور ملکوں کو عنایت کیئے هیں اور اپنے ملک کے اُن فائدوں میں جو قدرت نے بخشے هیں اور ملکوں کو شریک کریں اور اپنی رعایا کي محنت کو اُن طریقوں سے جبراً قهراً پهیرکر جنمیں اُسکو فائدے حاصل هوتے هوں اُن طریقوں میں ڈالیں جو اُسکي آب و هوا اور عادات اور اقسام زمین کے مناسب نهوں *

واضح هو کہ اسباب مذکورہ بالا کے ذریعہ سے چند روز گذرے کہ تربیت یافتہ دنیا میں امن عام کي ایک عجب صورت پیش آئي جسکے ساتهہ عام مصیبت بهي تهي یعني † لڑائي کے زمانہ میں بہت بڑا حصہ جنوبي یورپ کا ایک بہت بڑي سلطنت بن گیا اور ایک هي بادشاہ هیمبرک سے لیکر روم تک حاکم هوگیا اور وہ صدها پرمٹ کي چوکیاں اور تحصیلداریاں جو پهاڑوں اور سمندروں سے زیادہ تجارتوں کي سدراہ تهیں یکقلم برخاست کیں نیپولین تدبیر تجارت مذکورہ بالا میں نهایت مستغرق تها اور اُسکے طریقوں سے واضح هوتا هی کہ خیالات اُسکے محض اندها دهوندي کے تعصب پر مبني تهے اور بلحاظ اُس تدبیر تجارت کے اُسکو یهہ یقین تها کہ ازادانہ تجارت خود مختار سلطنتوں میں ایسي هوتي هی جیسے چند شخصوں میں قمار بازي هوتي هے اس وجهہ سے ضرور هے کہ ایک نہ ایک فریق نقصان اُتهاتا هی یعني وہ فریق جسکو رفعدار حساب کے بعد باقي رقم نقد دیني پڑتي هی توتے میں رهتا هی اور ملک فرانس اور ملک اتلي جو جدے جدے بادشاهوں کے تحت حکومت تهي تو یهہ اُسنے یقین کیا هوگا کہ اگر ان دونوں ملکوں کے باشندوں کو آپسمیں تجارت کرنے کي اجازت دیجاویگي تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کو نقصان هوگا مگر اُس تدبیر تجارت کے اندهے بانیوں کو یهہ جرات نهوئي کہ ایک هي سلطنت کے اضلاع متصلہ کے باشندے جو باهم تجارت کرتے هیں اُسپر بهي یهہ اعتراض کرتے چنانچہ جبکہ نیپولین نے بلجیم اور فرانس کو زیر حکومت

---

† اس لڑائي سے نیپولین اول شهنشاہ فرانس کي لڑائي مراد هی جسکے خلاف پر تمام یورپ نے اتفاق کیا تها اور یهہ لڑائي سنہ ۱۸۱۲ع میں ختم هوئي تهي

کیا تو دونوں ملکوں کو بیع و شرا کي اجازت عطا فرمائي مگر آسٹریا اور فرانس کو تجارت کي رخصت ندي اور ذھن اُسکا یک لخت اِس اثر سے خالي رھا کہ مبادلوں کے فائدے اسباب پر موقوف نہیں کہ بایع اور مشتري ایکھي بادشاہ کي رعایا یا جدے جدے بادشاہ کے تحت حکومت ھوویں اس بادشاہ کي ذھني تجویزیں اُن غلطیوں کي نظیریں تھیں جو آج کل بہت سي جاري ساري ھیں اور آخر وہ تجویزیں اُسکي مستحکم عام سمجھہ کے مقابلہ میں معاملات میں ایک نہایت خفیف اختلاف کے ظہور میں آنے سے مٹ گئیں اگرچہ اُن حقیقتوں میں جنپر ھم گفتگو کر رھے ھیں کوئي تبدیلي واقع نہوئي *

جب کہ لڑائي ختم ھوچکي تو نیپولین کي بادشاھت توٹ پھوٹ کر کئي خود مختار بادشاھتیں ھوگئیں اور ھر بادشاہ جدید نے اُن قیدوں کو اپني سلطنت میں قایم کیا جنکو نیپولین بادشاہ کي زور و قوت نے توڑا تھا افسران پرمٹ اور رہ گذربان اپنے ملک کي آمدنیونکے مٹانے اور اپنے ھمسایوں کي ترقیات کو روکنے کے لیئے ایسے ھي موثر ذریعہ معلوم ھوئے جیسیکہ لڑائي کے دنوں میں جہاز اور فوجیں تھیں چنانچہ فرانس کي جنسیں جو اتلي اور بلجیم میں تجارت کي راہ سے گئي تھیں اور بلجیم اور اتلي کي جنسیں فرانس میں گئي تھیں روک دي گئیں امریکا والوں نے خاص خاص جنسوں پر جو غیر ملک سے آویں یا غیر ملک کو جاویں محصول مقرر کیئے اور انگلستان والوں نے غلہ کي نسبت قانون جاري کیئے غرض کہ تدبیر تجارت میں اشیاء مطلوبہ کي ممانعت کا پھر دستور قایم ھوا چنانچہ روسیوں نے جنکے ملک میں غلہ بہت پیدا ھوتا ھي بیگانہ ملکوں کے کارخانہ کي مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے سے ممانعت کي اور انگلستان والوں نے جنکے ملک میں مصنوعي چیزیں بہت سي بہم پھونچتي ھیں اپنے ملک میں غلہ کے آنے کي ممانعت کي *

ھماري رائے میں روسیونکا طریقہ عمل کي روسے انگلستان والونکي نسبت زیادہ فتنہ انگیز اور شرارت خیز تھا روسي قدیم رسم تجارت پر انگلستان والوں کي نسبت کمال ھٹ اور اصرار سے قایم رھي ھیں اور حقیقت یہہ ھے کہ سارے تغیرات اُس ملک میں ایسے ھوئے کہ ھر تغیر کے ساتھہ امتناع تجارت اور محصول پرمٹ زیادہ ھوا لیکن اصول کي روسے خام پیداوار

کے اپنے ملک میں نہ آنے دینے پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں وہ اُن اعتراضوں سے نہایت قوي اور مضبوط ہیں جو مصنوعي چیزوں کي ممانعت پر عاید ہوتے ہیں اول یہہ کہ ناطیار اور کسیقدر طیار جنسیں محنتي کي ضروریات میں کام آتي ہیں پس عمدہ عمدہ اشیاء طیار شدہ کی اپنے ملک میں آنے پر کچھہ ہي قیدیں لگائي جاویں اُنکا محنتي آدمي پر کچھہ اثر نہیں پہونچتا مگر جو قانون خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے کي ممانعت میں جاري ہوتے ہیں وہ خاص محنتیوں کے حق میں نہایت مضر ہوتے ہیں اور حقیقت یہہ ہے کہ مقصود اُنکا اُس بڑے ذخیرہ کا گھٹانا ہی جس سے محنتیوں کي پرورش ہوتي ہی دوسرے جب کاشتکار ملک بیگانہ ملکوں کي مصنوعي چیزوں کي ممانعت کرتا ہے تو خام پیداوار کي کسي قدر قیمت گھٹ جانے کي جہت سے جو اُسکے باہر جانے کي ممانعت کے باعث سے ضرور گھٹیگي محنتي نقصان کا معاوضہ پالیتا ہی اور برخلاف اُسکے اگر کارخانہ دار ملک خام پیداوار کے آنے کي ممانعت کرتا ہی تو تمام جنسوں کي قیمت سوائے محنت کي قیمت کی ترقي کي طرف میلان کرتي ہی اور محنتي آدمي ہر شی ضروري کے حاصل کرنے میں جو اُسکو درکار ہوتي ہی نہایت دشواري اُٹھاتا ہی مگر یہہ امر زیادہ تر تصریح طلب ہے چنانچہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ جسقدر خام پیداوار کي مقدار زاید پیدا کیجاویگي اُسکي نسبت سے زیادہ خرچ اُسپر پڑیگا مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے دینی کي ممانعت کرنا گویا اپنے ملک سے خام پیداوار کے باہر جانے دینے کي ممانعت کرنا ہی ورنہ خام پیداوار کے عوض میں مصنوعي چیزیں لیجاتیں اب مبادلہ نکرنے کي حالت میں تھوڑي سے خام پیداوار کي حاجت ہوتي ہی اِسلیئے وہ کم پیدا کیجاتي ہی اور اُسکي پیداوار میں صرف بھي کم ہوتا ہی اور محنت جو کپڑے اور مصنوعي چیزوں کي طیاري میں صرف ہوتي ہی پھل اُسکا کم ہوتا ہی مگر جو محنت خام پیداوار کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي ہی پھل اُسکا زیادہ ہوتا ہی پس خام پیداوار کي قیمت گھٹ جاتي ہی اور محنتي آدمي کا کھانے پینے کي چیزوں میں جو صرف کم پڑتا ہی تو کسیقدر اُس نقصان کا معاوضہ ہو جاتا ہی جو اور چیزوں کي گراني سے اُسکو ہوتا ہی مگر بہت سي برائي زمینداروں کے

حق میں هوتي هی اور برخلاف اُسکے جسقدر زیادہ مقدار مصنوعي جنسوں کي طیار کیجاوے اُسیقدر اس مقدار کي نسبت سے اُسکے طیاري کا خرچ کم پڑتا هی اور جسقدر کہ مصنوعي چیزوں کي مقدار حصول کو ترقي هوتي جاتي هی اُسیقدر زیادہ مدہ کلین رواج پاتي جاتي هیں اور محنت کي تقسیم زیادہ هوتي جاتي هی اور جسطرح سے مصنوعي چیزوں کي اپنے ملک میں آنے کي ممانعت گویا خام پیداوار کا باهر نجانے دینا هی اسیطرح سے خام پیداوار کے اپنے ملک میں آنے پر قیدیں لگانا حقیقت میں مصنوعي جنسوں کے باهر بهیجنے پر قیدیں لگانا هی اب اس حالت میں جو مصنوعي جنسوں کي کم ضرورت هوتي هی تو وہ طیار بهي کم کیجاتي هیں اور جو کچهہ کہ طیار هوتي هیں اُنکي طیاري میں اُنکي مقدار کي نسبت سے اتني زیادہ محنت صرف هوتي هی جو اُنکي بہت سے مقدار کے طیار هونے میں صرف نہوتي اور اپنے ملک میں پہلے کے نسبت خام پیداوار زیادہ پیدا کرنا ضروري هوتا هے اور اس مقدار زاید کے پیدا کرنے میں بهي اُسکي مناسبت سے زیادہ لاگت لگتي هی حاصل یہہ کہ ایک قسم کي جنسوں کي قیمت تو اسلیئے زیادہ هو جاتي هی کہ اُنکے زیادہ پیدا کرنیکي ضرورت هوتي هی اور دوسري قسم کا مول اسلیئے زیادہ هو جاتا هی کہ کم پیدا هونا اُنکا ضروري هوتا هی اور هر طرح سے محنت کي بارآوري کم هو جاتي هی ان صورتوں میں صرف زمیندار ضرر سے محفوظ رهتا هی *

مگر گورنمنت کي مداخلت کا ضروري نتیجہ یہہ برائي هوتي هی کہ کسیقدر محنت نامناسب کاموں میں صرف هونے لگتي هی گورنمنت کے کار و بار بلا وصول هونے عام محاصل کے انجام نہیں پاسکتي اور بڑي رقم محاصل کي بغیر محصول لگانے کے حاصل نہیں هوسکتي اور محصول سے بچنے کے لیئے محنتي لوگ اپنے اصلي طریقوں سے انحراف کرتے هیں اور جن محصولوں پر یہہ اعتراض کم وارد هوسکتا هی اُنمیں سے ایک تو اراضي کا لگان هی مگر ثمرہ اُسکا یہہ هی کہ لوگ اراضي کي کاشت پر سرمایہ صرف نکریں اور دوسرے منافع پر کا محصول هی مگر وہ سرمایہ کے باهر جانے کا باعث هوتا هی اور تیسري آمدني کا محصول هی جسکا نتیجہ یہہ هوتا هی کہ وہ مال اکهٹے هونیکا مانع هوتا هی چوتهے اجرت کا

محصول جسکا پہل یہہ هوتا هی کہ اُجرت کي عوض میں بجاے نقد ملنے کے جنس ملنے کا زیادہ رواج ہو جاتا هی اور محنتي لوگ ایسي چیزوں کے حاصل کرنے سے باز رہتے ہیں جو دیر تک قایم رهیں اور مخفي نہ رہ سکیں اسبات سے غرض اُسکي یہہ هوتي هی کہ اُسکو افلاس کا بہانہ هاتہہ لگے اور جبکہ خاص خاص چیزوں پر محصول لگتا هی تو اُس سے بچنے کے لیئے کم محصول رکھنے والي اور سستي سستي چیزیں قایم کیجاتي هیں چنانچہ بیر اور مالٹ شراب کا محصول اُنکے بجاے سپرٹس شراب کے استعمال کرنے سے اور چاہ اور بن کا محصول اُنکي جگہہ غلہ بریاں کے کام میں لانے سے سر سے ٹالا جاتا هی غرضکہ هر ایسا محصول بهي جس سے لوگ اپني چالاکي اور تدبیر سے بچ رهتے هیں مضرت سے خالي نہیں هوتا چنانچہ مکان میں کھڑکي رکھنے کے محصول سے بچنے کے لیئے کھڑکي بند کرنے سے سارے گھر کي هوا اور روشني بند هو جاني ممکن هی مگر محصول سرکاري کا اُس سے کچھہ اضافہ نہیں هوتا نہایت اور بڑي مضرت اُن محصولوں سے هوتي هی جو محنت کے ذریعوں اور پیشوں پر لگائے جاتے هیں چنانچہ جب تک نمک کا محصول قائم رہا تب تک کار زراعت میں نمک کا استعمال نہایت کم هوا اشتہاروں کے محصول سے اشیاء کے بیچنے والے اور لینے والے اس بات سے بیخبر رهتے تھے کہ کسکو حاجت هی اور کون شخص اُنکو بہم پہنچا سکتا هی شراب اور شیشہ اور چمڑے کے محصول سے اُنکي طیاري میں انگلستان صرف اپنے اصلي بزرگي سے محروم نہیں رہا بلکہ یورپ کے اُن ملکوں سے جنمیں مصنوعي جنسوں کي طیاري کي ترقي هوئي بہت پیچھے رہ گیا کارخانہ داروں کو چنگي کا محصول ادا کرنے میں کوئي فریب اور دهوکا نہ دے سکنے کے لیئے صدها ایسے قواعد اور قیود کا پابند کیا گیا هی جو تقسیم محنت اور لوازمات کے بخوبي کام میں لانیکے مخالف اور ترقیوں کے مانع هیں اور ترقي کے لیئے تبدیلي لازم هی اب ایسي ترکیب میں جو قانون سے مقرر هی ذرا سي بهي تبدیلي کرنے سے کارخانہ دار پارلیمنٹ کے قانون کے جال میں پهنسجاتا هی *

یہہ بات عموماً خیال کیجاتي هی کہ هر وقت آدمي محصول کا شاکي هی مگر وہ اُس مصیبت اور خرابي سے بہت کم واقف هی جو

محصول سے کنایتاً اُسپر عاید هوتي هی اور یهه بات چند مثالوں سے ثابت هوسکتي هی مگر هم اُنمیں سے صرف ایک مثال منتخب کرتے هیں چنانچه اکثر لوگ اسبات سے واقف هیں که لاهن طیار کرنے کے جو عام جوؤن کي نسبت جو حیوانوں کے کام آتے هیں بهت زیادہ قیمت رکھتے هیں اور اسبات میں بهي کسي کو شک شبهه نهیں که بیر شراب کا مول اسي وجهه سے زیادہ هوتا هے مگر غالباً اُن دس هزار آدمیوں میں سے جنکے صرف میں وہ شراب آتي هی کسي شخص کو یهه خیال نهیں آتا که اُس شراب کي اسقدر قیمت کا باعث محصول هی مگر حقیقت یهه هی که چنگي کے قانونوں میں جو قاعدے که لاهن کي طیاري کے لیئے مقرر کیئے گئے هیں اگر اُن قاعدوں کے موافق لاهن کے لایق جو نهیں سمجھے جاتے اور قاعدہ مندرجه قانون مذکور میں کونه تبدیلي کیجاوے تو اُن جوؤں کا بهت عمدہ لاهن طیار هوسکتا هی اُن قاعدوں کا دباؤ ایسا هی که کوئي اُن جوؤں کا لاهن نهیں بنا سکتا پس قانون کے سبب سے بهت سے عمدہ جو کام نهیں آتے اور علی هذالقیاس کمال آساني سے یهه بات بهي خیال کیجاسکتي هی که اگر هل جوتنے اور زمین کے کمانے اور تخم ریزي اور کاشت کے وقت اور طریقے بهي قانون کي روسے قرار دیئے جاتے تو ایک بڑا حصه اراضي کا جسمیں اب پیداوار هوتي هی بیکار اور ویرانه پڑا رهتا *

اگر کوئي ملک اپنے گورنمنٹ یا اور سلطنتوں کي زیادہ ستاني اور حماقت سے بهت سا محاصل ادا کرنے پر مجبور کیا جاوے تو اُس ملک کي رعایا محصول کے صریح اثروں کي نسبت بالکنایت اثروں سے زیادہ مضرت اوٹھاویگي یعني اُنکو محصول ادا کرنے سے اسقدر نقصان نهیں پهونچتا جسقدر که اُنکي تحصیل کے طریقوں پر قیدیں لگنے سے پهونچتا هی *

پس جن سببوں سے اُس محنت کي بارآوري دریافت هوتي هی جو محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے صراحتاً یا کنایتاً پیدا کرنے میں صرف هوتي هی چار سبب معلوم هوتے هیں پهلے محنتي کي ذاتیه خصلت اور جسماني اور نفساني اور اخلاقي اوصاف دوسرے وہ مقدار اعانت کي جو قدرتي ذریعوں سے اُسکے هاتهه آوے تیسرے وہ مقدار

تعداد کي جو سرمايہ سے بہم پہنچتي هى چوتهے وہ مقدار ازادي کي جو اُسکو محنت کرنے میں حاصل هوتي هى *

بيان اُن سببوں کا جو محنت کو اُن جنسوں کي پيداوار سے باز رکهتي هين جو محنتي کنبوں کے برتاؤ ميں آتي هيں

واضح هو کہ وہ اسباب تين هيں ايک لگان دوسرے محصول تيسرے منافع اگر تمام محنتي ايسي چيزوں کي پيداوار ميں صراحتاً يا کنايتاً مصروف هوتے جو خاص اُنکے برتاؤ ميں آتي هيں تو اجرت کي شرح بالکل بارآوري محنت پر منحصر هوتي مگر ظاهر هے کہ يہہ جبتک ممکن نہيں هوسکتا کہ محنتي لوگ هي تمام ملک کے قدرتي ذريعوں اور سرمايوں کے خود مالک نہوں ليکن ايسي حالت وہ وحشيانہ زندگي هے جسميں امتياز مراتب اور تقسيم محنت نہو اور ايسي حالت هى جسميں بعض اوقات چند وحشي خاندان متفرق پائے گئے اور اُسميں اُن صورتوں ميں سے کوئي صورت ظهور ميں نہيں آتي جنکے سبب دريافت کرنيکا کام انتظام مدن سے علاقہ رکهتا هى واضح هو کہ تربيت يافتہ لوگوں ميں ايک بڑا حصہ محنت کا اُن چيزوں کے پيدا کرنے ميں صرف هوتا هے جنکے برتنے ميں محنتيوں کا حصہ نہيں هوتا اور اسليئے تربيت يافتہ لوگوں ميں محنتيوں کي پرورش کے ذخيرہ کي قلت و کثرت محنت کي بار آوري پر هي منحصر نہيں بلکہ محنتيوں کے استعمال کي چيزوں کے پيدا کرنے والوں کي ايسي تعداد پر بهي منحصر هى جو تمام محنتي کنبوں کي تعداد کي مناسبت سے هو *

يہہ امر صاف واضح هے کہ جو محنت محنتيوں کي پرورش کے ذخير کے بہم پہونچانے ميں لگتي وہ اُس ميں صرف نہونے کي حالت ميں تين کاموں ميں لگتي هى اول اُن جنسوں کے پيدا کرنے ميں جو قدرتي ذريعوں کے مالکوں کے استعمال ميں آتي هيں اور دوسرے اُن جنسوں کے پيدا کرنے

میں جو گورنمنٹ کے استعمال میں آتی هیں تیسرے اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایه کے مالکوں کے برتاؤ میں آتي هیں یا مختصریوں کہا جاوے اگرچه اسطرح کہنا بالکل صحیح نہوگا که محنت اجرتوں کے پیدا کرنے میں صرف هونے کي بجاے لگان محصول اور منافع کے پیدا کرنے میں صرف کیجاوے *

اول لگان کا بیان

هم ابهي بیان کرچکے که زر لگان کسیقدر اُس قدرتي ذریعه کي بارآوري پر منحصور هی جسکي اعانت کے واسطے وہ ادا کیا جاتا هی اب سمجهنا چاهیئے که اُس قدرتي ذریعه کي بار آور قوت میں ترقي آنے سے لگان میں ترقي آتي هی اور اجرت کي کمي ظهور میں نهیں آتي *

چنانچه وہ ترقیاں جو پچهلے ایک سو برس میں زراعت کے فن میں هوئیں اُنهوں سے اسکاتلینڈ کے نشیب کے حصه کے زمینیں بڑي بارآور هوگئیں اور اسي وجهه سے لگان کي مقدار بهت بڑہ گئي اور ترقي لگان کے ساتهه اجرت کي ترقي بهي هوئي اگر چه برابر نهوئي آدم اسمتهه صاحب بیان کرتے هیں که جس ‡ زمانه میں میں نے کتاب تصنیف کي تو اُن دنوں محنتي کي عام اجرت في یوم پانچ آنه چار پائي یا في هفته دو روپیه تهے اور في زماننا یهه حال هی که في هفته چار روپیه سے بهي زیادہ زیادہ هے اور یهه ایسي رقم هی که اُس سے خام پیداوار بقدر ایک ثلث کی اور طیار شدہ جنسیں تگني یا چوگني پهلي اجرتوں کي نسبت سے زیادہ خریدي جاسکتي هیں اگرچه اسکاتلینڈ کي نشیب کي زمینونکا لگان تگنے سے زیادہ هوگیا اور اُس شے کا ایک بڑا حصه جو محنتي پیدا کرتا هی زمیندار کے فائدہ کے واسطے پیدا کیا جاتا هی مگر تمام پیداوار کي مستقل ترقي سے اس ظاهري نقصان کا نعم‌البدل هو جاتا هی فرض کیا جاوے که بیس بشل پیدا کرنے کي جگهه جنمیں سے دس بشل زمیندار لیتا تها اور دو بشل سرمایه والا اور آتهه بشل محنتي پاتا تها اب محنتي آدمي پینتیس بشل پیدا کرتا هی جنمیں سے بارہ بشل آپ لیتا هی اور تین سرمایه والا اور بیس زمیندار پاتا هی *

---

‡ واضح هو که یهه زمانه وہ تها جسمیں سنه ۱۷۷۵ ع سے انگلستان والے اور امریکه والے انگریزوں میں لڑائي هوئي اور قریب سات برس کے لڑائي رهکر آخر امریکه والے انگریز اپني مربیوں یعنے انگلستان والوں کي اطاعت سے آزاد هوگئي *

حاصل یہہ کہ اگر کسي ملک میں بڑا حصہ محنتیونکا اُس ملک کے قدرتي ذریعونکے مالکوں کے استعمال کي چیزوں کے پیدا کرنے میں مصروف کیا جاوے تو یہہ بات ضرور نہیں کہ محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ میں کمي واقع هووے کیونکہ ایسے محنتیوں کا هونا بسبب بڑے بارآور قدرتي ذریعوں کے سمجھا جاتا هی اور وہ لوگ اپني معاش اُس ذخیرہ عام سے حاصل نہیں کرتے جو اُن بارآور قدرتي ذریعوں کے نہونے کي حالت میں بھي اُس ملک میں هوتا بلکہ اُس اضافہ سے حاصل کرتے هیں جو قدرتي ذریعوں کي زیادہ بارآوري سے اُس ذخیرہ میں هوتا هی *

جب کہ هم یہہ بات کہتے هیں کہ محنتي کو لگان سے کچھہ سروکار نہیں اُس سے وہ لگان سمجھنا چاهیئے جو قدرتي ذریعوں کي بڑي بارآوري سے حاصل هوتا هی اور وہ لگان خیال نہ کرنا چاهیئے جو ترقي آبادي کي وجھہ سے زیادہ هوتا هی هم پہلے بیان کرچکے کہ اگر موانع موجود نہوں تو وجھہ معیشت آبادي سے زیادہ مناسبت کے ساتھہ ترقي کریگي مگر یہہ امر بھي ممکن هے جیسا اُسي جگھہ بیان کیا گیا هے بلکہ عقاید باطل اور بدعملي کي جہت سے غالب هی کہ ایک ملک کے باشندوں کي تعداد اسطرح بڑہ جاوے کہ خام پیداوار کے حاصل کرنے کے صریح یا غیر صریح ذریعوں کي ترقي اُسکے موافق نہو ایسي صورت میں لگان بڑہ جاویگا اور وہ محنت جو آبادي کے بدستور قایم رهنے میں محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف کیجاتي اب اُن جنسوں کے پیدا کرنے میں صرف هوگي جو زمیندار کے برتاؤ میں آتي هیں البتہ اسطرح بڑہ جانا لگان کا عوام کے حق میں مضر هوگا اور یہہ بات بھي یاد رکھني چاهیئے کہ هر ملک کي گورنمنٹ اسبات کي تجویز کسي قدر اپنے اختیار میں رکھتي هی کہ مختلف گروہ اُسکي رعایا کے کس کس نسبت سے محصولات سرکاري ادا کریں چنانچہ بعض بعض گورنمنٹوں نے حتي الامکان جد و جہد کي کہ محنتي لوگ محصولات سرکاري سے آزاد رهیں اور جہانتک ممکن هو وہ بوجھہ زمینداروں پر ڈالا جاوے اور بعضي گورنمنٹوں نے ایسے کاموں کے مصارف کا بوجھہ زمینداروں پر ڈالا جنکا فائدہ صرف اُنھیں کي ذات پر محصور نہیں جیسے قایم کرنا یا برقرار رکھنا سڑکوں اور پلوں کا اور تربیت عقلي اور تہذیب اخلاق اور تعلیم مذهب کا بہم پہنچانا اور بیماروں

کے واسطے خیراتی اسپتالوں کا مقرر کرنا بلکہ تندرست مسکینوں کی پرورش کرنا اور بعضی گورنمنٹوں نے برعکس اسکے زمینداروں کی مراعات سے مصارف سرکاری کا بار محنتی لوگونپر اور اکثر گورنمنٹوں نے مذکورہ بالا طریقوںمیں سے ہر طریقہ کو مختلف موقعوں پر یا اپنے مصارف کے مختلف حصوں کے لحاظ سے اختیار کیا غرضکہ ہر ایسے قاعدہ سے یہہ بات لازم ہوتی ہی کہ اُن محنتیوں کی تعداد جو زمینداروں کی فائدے کے کاموں میں مصروف رهتے ہیں اُن محنتیوں کی تعداد کے مقابلہ میں گھٹ جاوے یا بڑہ جاوے جو محنتیوں کے فائدہ کے کاموں میں مصروف ہوں *

ایک اور مانع جو محنتیوں کے دونوں فریق مذکورہ بالا کی مناسب تعدادوں میں رخنہ اندازی کرتا ہی گورنمنٹ کی طرف سے ایسے لگان کے قایم کرنے کا ارادہ ہی جو قدرت کی بخشش کو بجبر و اکراہ محدود کرنے سے ممکن ہوتا ہی مثلاً اگر انگلستان میں ایرلینڈ کے غلہ کی ممانعت بدستور قایم رهتی تو انگریزی زمینداروں کی آمدنی ضرور بڑہ جاتی اور اسیطرح اگر صرف ایک ہی کارخانہ کے کوئیلہ کے جلانے کی اجازت ہووے تو اُس کارخانہ کے مالک کی آمدنی شاہزادوں کی سی آمدنی ہو جاوے مگر ایسے انحصار تجارت سے جو آمدنی ہو وہ لگان نہیں بلکہ ظلم اور لوٹ کھسوٹ ہی *

دوسرے محصول کا بیان

واضح کہ وہ دوسرا مطلب جسکی طرف محنتیونکے استعمال کی جنسوں کے پیدا کرنے سے پھیر کر محنت لگائی جاتی ہی سرکاری مصارف کا بہم پہنچانا ہے یہہ بات واضح ہے کہ جسقدر محنت غیر ضروری محکموں کے قایم رکھنے کےلیئے صرف ہوتی ہے اور جسقدر زاید محنت جو ضروری محکموں کے قایم رکھنیکے واسطے فضول خرچی سے صرف ہوتی ہی وہ تمام لوگوں کی آمدنی میں منہا ہو جاتی ہے اور اس سے بھی زیادہ مضر ایسے کاموں میں محنت کا خرچ ہونا ہی جو محض لغو و بیفائدہ ہی نہیں بلکہ حقیقت میں شر و فساد کے باعث ہیں جیسے بتخانوں کی رعایت اور پوجاریوں کی پرورش کرنا جس سے عقاید اور اخلاق عوام کے خراب ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی قایم رکھنا اُن بحری بری فوجوں کا جنسے ایسے ملکوں اور ضلعوں کی تجارت کو غارت اور تباہ کیا جاوے جنکو قدرت نے تو باہمی فائدے

پهونچانے کے قابل کیاهی مگر اُنکے حاکموں کي حماقت یا شرارت سے باهمي برائي پهونچانے کے باعث هو جاتي هیں اور ایسي روکاوٹوں اور بندشوں کا قایم کرنا جنکے ذریعه سے قوموں میں تجارت کي ضد اور مخالفت کو اصلي دشمني کي طرح کام میں لاویں اگرچه غیر ضروري محصول کو ناقابل الزام کاموں میں خرچ کیا جاوے تسپر بهي وه محصول فریب اور غارت گري هی اور حقیقت یهه هی که نام اُس شی کا رکهنا جسکے نتیجے اُسکے حصول کے ذریعوں سے بهي زیاده مضر هوں نهایت دشوار هی یعني ایسے شی کا نام رکهنا جو غارت اور زیاده ستانے کو زیادتي مضرت کا وسیله بناتي هی مشکل هی *

بادي‌النظر میں یهه امر ظاهر هوتا هی که صرف اس مضر اور لغو اور بیفائده خرچ کوهي وه منهائي سمجهنا چاهیئے جو اجرت میں سے کیجاتي هی کیونکه جو محنت گورنمنت کے واجب اور جائز مطلبونمیں خرچ کیجاتي هی اُس سے محنتیوں کو اُسیقدر فائده متصور هی جسقدر که اُنکو اپنے استعمال کي جنسونکے صراحتاً پیدا کرنےپر محنت کرنے سے هوتا هی گورنمنت کا بڑا مطلب رعایا کي حفاظت هی اور یهه حفاظت تمام برکتوں میں سے ایک بڑي برکت هی اور ایسي کچهه هی که بغیر سب کے بالاتفاق سعي کرنے کے بهت کم حاصل هوسکتي هی جو مصنف اسبات پر اصرار کرتے هیں که جو کچهه محصول کے ذریعه سے حاصل کیا جاتا هی وه ملک کي آمدني سے کم هو جاتا هی معلوم هوتا هی که اُنهوں نے یهه نتیجه اس خیال سے نکالا هی که گورنمنت کا مقصود مثبت اثر نهیں بلکه منفی اثر پهنچانا هی یعنے بهلائي پهونچانا نهیں بلکه برائي کي روک تهام کرنا هی اس لیئے اُن مصنفوں نے یهه ٹهیک تصور کیا که جو کچهه اس طرح صرف کیا جاتا هی وه رعایا کي خالص آمدني میں سے کم هوجاتا هی مگر باوجود اسکے یهه بات یاد رکهني چاهیئے که هر شخص کے اخراجات کے بڑے بڑے مقصدوں میں سے صرف برائي کي روک تهام بهي ایک بهت بڑا مقصد هوتا هی چنانچه هم مکانات اسواسطے نهیں بناتے که کمروں کي گهري هوئي هوا میں سانس لینا همکو پسند هی بلکه اسلیئے بناتے هیں که اُنکي دیواروں اور چهتوں سے موسم کي گرمي سردي سے پناه هو جاتي هی اور ایسے هي دوائیاں خوشي کے واسطے نهیں خریدتے بلکه

رفع بیماري کے لیئے خرید کرتے هیں مگر کسي شخص نے اجتک یہہ خیال نکیا کہ دواؤں کي خریداري اور مکانوں کے کرایہ میں جو کچھہ صرف هوتا هی وہ اُسکي آمدني سے منہا هوتا یعني گھٹ جاتا هی کسي † فرینڈلي سوسئیٹي کے ممبر اگر آپسکے چندہ سے بیماري میں کام آنے کے واسطے کچھہ روپیہ اکھٹا کریں تو اُس چندہ کي امداد کو اپني اجرت کي منہائي نہیں سمجھتے بلکہ ایک طرحکا خرچ سمجھتے هیں هاں اب یہہ پوچھا جاتا هی کہ اُن ذریعوں کے واسطے جنسے اپنے ملک اور غیر ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب سے لوگوں کي حفاظت هوتي هی جو هر ایک شخص کچھہ مدد دیتا هی اُس میں اور فرینڈلي سوسئیٹي کے چندہ میں کس بات کا تفاوت هی اگر هی تو یہہ فرق البتہ هی کہ وہ برائیاں یعني غیر ملک اور اپنے ملک کے جبر و تعدي اور مکر و فریب بہ نسبت بیماریکے زیادہ سخت اور کثیرالوقوع هیں اور فوداً فوداً کوشش کرنے سے دفع هونا اُنکا مشکل هی هاں یہہ بات سچ هی کہ اگر لوگوں کي حفاظت کے بندوبست میں نہایت کم خرچ پڑتا هی تو محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ ترقي پاتا هی مگر یہہ کلام همارے اُس قول کي صرف ایک نظیر هی جسکو همنے ابھي بیان کیا یعني یہہ کہ محنتي کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي محنت کي بارآوري پر موقوف هی اگر جہازونکے تھوڑیسے بیڑے اور نہایت کم فوج اور تھوڑیسے مجسٹریٹ امن و امان کے قایم رکھنے کے واسطے کافي وافي هوویں یعني اگر حفاظت کرنے کي محنت زیادہ بارآور هو جاوے تو اور تمام حالات کے یکساں رهنیکي حالت میں محنتیوں کي جماعتیں ویسا هی زیادہ فائدہ اُٹھاوینگي جیسا کہ تھوڑے سے کاشتکار یا تھوڑے سے کاریگر صراحتاً و کنایتاً اُسیقدر غلہ پیدا کرکے فائدہ اُٹھاتے جسقدر بہت سے لوگ پیدا کرتے هیں یعنے محنت غلہ پیدا کرنے میں بارآور هوجاتے *

جب کہ یہہ باتیں تسلیم کیجاویں جو همنے بیان کیں تو یہہ بات بھي جو هم پہلے کہہ چکے هیں درست هی کہ محنتي لوگوں کو صرف سرکاري محاصل کي مقدار اور اُسکے خرچ کے طریق اور اسباب سے کہ اُس محاصل کے ادا هونے سے بارآوري پر کسقدر اثر هوتا هی تعلق نہیں بلکہ

† یعني دوستانہ اتفاق رکھنا بہت سے آدمیوں کا اپني بھلائي کے کاموں کي تدبیریں سوچنے اور کرنے کے واسطے

اُس طرز سے بہي اُنکو غرض هوتي هی جس طرز سے سرکاري مطالبه کا بار لوگوں پر ڈالا جاوے اگر شراب کا محصول موقوف کیا جاوے اور اُسیقدر محصول کم قیمت تماکو پر اضافه کیا جاوے تو محنتي لوگ جو اُسي تماکو کو صرف کرتے هیں اُنکو اُجرت کے اُسیقدر حصه سے تماکو کم بہم پہونچیگا جسقدر سے وہ پہلے خرید کرتے تھے اور زمیندار اور سرمایه والے جو بالتخصیص شراب کے خرچ کرنیوالے هیں وہ اپنے زر لگان اور منافع کے اُسیقدر حصه سے زیادہ شراب حاصل کرینگے جسقدر سے وہ پہلے کم پاتے تھے اس صورت میں انگریزوں کے محنتیوں کي بارآوري اور کارخانوں کي مصنوعي چیزوں کا باهر جانا هرگز کم نهوگا بلکه انگریزوں کي باهر جانے والي جنسوں کي قسم میں بهي تبدیلي آنے کي ضرورت نهوگي مگر صرف مبادلوں میں تبدیل واقع هوگي یعني شراب زیادہ اور تماکو کم باهر سے لایا جاویگا اور اس صورت میں محنتي لوگ اهل سرمایه اور زمینداروں کے واسطے پہلے زمانه کي نسبت شراب کے پیدا کرنے میں زیادہ اور تماکو کے بہم پہنچانے میں بہت کم مصروف هونگے *

علاوہ امور مذکورہ بالا کے یہه بات بهي بهولني نچاهیئے که ایک حصه اُن محصولونکا جو ایک ملک کي گورنمنٹ کو وصول هوتے هیں دوسرے ملک کے رهنے والوں کو اکثر دینا پڑتا هی چنانچه انگریز اب ملک چین سے تین کڑوڑ پونڈ چاے کے في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرتے هیں اور اُسپر مختلف طریقوں سے محصول لگنے سے سو روپیه کي مالیت پر دو سو روپیه بڑہ جاتي هیں اب اگر اس محصول کو موقوف کر دیا جاوے اور ملک چین میں قیمت کي تبدیل واقع نهو تو ظن غالب هی که انگریزوں میں چاے کا خرچ چوگنا هو جاوے مگر پهر یهه بات بعید معلوم هوتي هی که انگریز بارہ کڑوڑ پونڈ چاے کے بشرح مذکور یعني في پونڈ آٹهه آنه کے حساب سے خرید کرسکیں کیونکه اسصورت میں ملک چین میں چاے کي قیمت دوگني هو جاني ممکن هی اور ڈیڑہ گني هو جانے میں تو کچهه شک شبهه هي نهیں اور اس زیادتي کے باعث سے اراضي کا لگان اور محنت کي اُجرت چین کے اُن ضلعوں میں جهاں چاے پیدا هوتي هی ترقي پکڑیگي اِسلیئے یهه امر تسلیم کرنا چاهیئے که ان دونوں میں محصولوں کے قائم رهنے کي وجهه سے زیادتي نهیں هوتي اور چاے

کے اُس محصول کا ایک حصہ جو انگریزوں نے چاء پر لگا رکھا ہی چین کے اُن اضلاع کے رہنے والے جہاں چاے کي زراعت ہوتي ہی حقیقت میں ادا کرتے ہیں نظر بوجوہات مذکورہ ثابت ہوتا ہی کہ انگریزوں نے جو محصول کلارٹ شراب پر لگا رکھا ہی اُسکا ایک حصہ فرانسیسي لوگ ادا کرتے ہیں اور ایک حصہ اُس محصول کا جو اور ملک والوں نے اُن جنسوں پر مقرر کر رکھا ہی جو اِنگلستان سے اُن ملکوں کو جاتي ہیں اِنگلستان والوں کو دینا پڑتا ہی اور جو کہ ایک حصہ اُن محصولوں کا جو کسي ملک کي گورنمنٹ وصول کرتي ہی حقیقت میں اُس دوسرے ملک کے رہنیوالوں کو دینا پڑتا ہی جسکے ساتھہ اُسکي تجارت ہوتي ہی اور گورنمنٹ کي بد انتظامي اور لڑائیاں محصولوں کے قائم ہونیکے قوي سبب ہیں تو یہہ ایک اور ثبوت اسبات کا ہی کہ ہر ملک اپنے ہمسایوں کے امن و آزادي سے غرض رکھتا ہی *

اُجرت پر جو منافع کا اثر ہوتا ہی اب آخر میں اُسپر ہمکو غور کرنا باقي رہا ہی یعني اسبات پر غور کرنا باقي ہی کہ اُس محنت کا اُجرت پر کسقدر اثر ہوتا ہی جو اُجرتیں پیدا کرنے کے بدلے سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے میں مصروف ہوتي ہے اچھي گورنمنٹ کے محکوم تربیت یافتہ لوگوں میں بھي بڑا مطلب ہوتا ہے جسپر وہ محنت جو محنتیوں کے فائدوں کے واسطے مصروف کیجاتي پھیر کر لگائي جاتي ہے جو محنتي کہ قدرتي ذریعوں کے مالکوں کے کاموں میں مصروف اور سرگرم رہتے ہیں جیسا کہ اوپر دریافت ہوچکا اُنکا ایک ایسا علحدہ گروہ تصور ہوسکتا ہی جو محنتیوں کے عام گروہ میں سے نہیں لیا گیا بلکہ قدرتي ذریعوں کے موجود ہونے سے وہ گروہ اُس عام گروہ میں بڑھجاتا ہی اور جو لوگ بمقتضاے ضرورت کے گورنمنٹ کے واجب اور جایز مطلبوں کو سرانجام دیتے ہیں وہ حقیقت میں محنتیوں کي منفعت کے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں اور جس زر محصول سے وہ مطلب پورے ہوتے ہیں اُسکو اجرت کي منہائي سمجھنا نہیں چاہیئے بلکہ وہ بھي ایک طور کا خرچ ہی مگر یہہ بات افسوس کے قابل ہی کہ بہت تھوڑي گورنمنٹوں نے جایز کاموں کي ذمہ داري سے قدم آگے نہ بڑھایا یا اُن جایز کاموں کے سرانجام میں بقدر ضرورت محنت خرچ کرائی اور اس میں شک نہیں کہ محنتیوں

کي پرورش کے ذخیرہ میں تمام اور موانع کے جمع هونے سے جسقدر کمي آتي هی اور ترقي رک جاتي هی اُس سے زیادہ گورنمنٹ کي بدانتظامي سے کمي آتي اور ترقي رک جاتي هی چنانچہ اکثر ملکوں میں ایساهي هوا اور هوتا هی مگر یہہ دونوں باتیں یعني گورنمنٹ کي بے انتظامي اور حکام فرماں روا کي مداخلت رعایا کے اُن گروهوں میں جنکي نسبت یہہ بیان کیا گیا کہ اُن سے لگان اور اجرت و منافع بمقدار مناسب تعلق رکھتا هی علم انتظام مدن کے ضروري جزوں کے شمار میں نہیں آتیں بلکہ مخل سبب سمجھے جاتے هیں اور اُن کے اثر پر جسقدر کہ هم اب اشارہ کرچکے اُس سے زیادہ گفتگو نہیں کرتے *

تیسرے منافع کي تاثیر اُجرت پر

جس حالت میں کہ لگان ایک شی خارجي اور محصول ایک طرح کا خرچ سمجھا گیا تو اب جو کچھہ اجرت میں سے لینا چاهیئے وہ منافع هی اگر محنت کي بارآوري معلوم هو جاوے تو محنتیوں کي پرورش کے ذخیرہ کي کمي بیشي اُس مناسبت پر موقوف هوگي جو سرمایہ والوں کے استعمال کي جنسیں پیدا کرنے والے محنتیوں اور خود محنتیوں کے استعمال کي اشیا پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد اور شمار میں هوگي یا عام فہم لفظوں میں یوں بیان کیا جاوے کہ اُس مناسبت پر منحصر هی جس مناسبت سے سرمایہ والوں اور محنتیوں میں حاصل محنت منقسم هوتا هی *

اس سے پہلے لفظ اجتناب کے یہہ معنے بیان هوچکے هیں کہ اس لفظ سے اُس آدمي کي چال چلن مراد هی جو کسي چیز کے غیر بارآور خرچ سے پرهیز کرتا هی یا حاصلات آیندہ کي توقع پر محنت خرچ کرتا هی مختصر یہہ کہ کسي شی کا خرچ ملتوي رکھنا اجتناب هی اور همنے یہہ بھي بیان کیا کہ محنت کو جب اجتناب کے نتیجہ یعني سرمایہ سے مدد نملے وہ مؤثر نہیں هوسکتي اور اجتناب بھي بجاے خود کسي کام میں مؤثر نہیں هوسکتا جب تک کہ محنت کي امداد نپاوے اور محنت اور اجتناب کرنا طبیعت کو ناگوار هی اسلیئے اُن کے کرنے کے لیئے خاص خاص معاوضہ کي توقع کا هونا یعني اجتناب کے لیئے منافع کي توقع اور محنت کے واسطے اجرت کي امید ضرور هی هم یہہ بھي بیان

کرچکے ہیں کہ اگرچہ ایک ہی آدمی اکثر اوقات اجتناب اور محنت دونوں کرتا ہی مگر ہمنے آسانی کی نظر سے سرمایہ والے اور محنتی کو جدا جدا شخص سمجھنا مناسب خیال کیا ہی درصورتہ نہونے لگان یا ایسے محصول کے جو غیر ضروری ہو یا لوگوں پر بحساب رسدی نہ لگا ہووے جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی انہیں دو گروہوں میں تقسیم ہوتا ہی اب یہہ امر قابل غور کے ہے کہ اُن کے حصوں کی مناسبت کس بات سے دریافت کی جاوے چنانچہ جن باتوں سے انفصال اس امر کا ہوتا ہے کہ محنتی اور سرمایہ والے عام ذخیرہ کو آپسمیں کس مناسبت سے تقسیم کرتے ہیں وہ دو باتیں معلوم ہوتی ہیں اول عام وہ شرح منافع کی جو ایک معین زمانہ کے لیئے سرمایہ کے پیشگی لگانے پر ایک ملک میں ہوتی ہی دوسرے وہ زمانہ جو ہر ایک خاص صورت میں سرمایہ کے پیشگی لگانے اور منافع کے وصول ہونے کے درمیان میں گذرتا ہی *

منافع کی عام شرح کا بیان

یہہ بیان ہوچکا کہ منافع اجتناب کا معاوضہ ہی اور اجتناب سرمایہ کے خرچ کا ملتوی رکھنا ہی اور وہ جنس جسکا وجود یا قیام اجتناب کے سبب سے ہی اُسکو سرمایہ اور اُسکے مالک کو سرمایہ والا کہتے ہیں اور اس شخص کی نسبت یہہ بات کہی جاتی ہی کہ وہ وہ ذریعے پیشگی لگاتا ہی جنکی بدولت سرمایہ موجود یا محفوظ رہتا ہی اور یہہ ذریعے کسیقدر تو اوزار اور مصالح ہیں اور کسیقدر محنت ہی اور اوزاروں میں صرف دستکاری کے آلات ہی داخل نہیں بلکہ کلیں اور جہاز سڑکیں اور جہازونکے مال و اسباب اُتارنے اور لادنے کے † پشتے اور نہریں بھی داخل ہیں سرمایہ والا آلات اور مصالحے تو صراحتاً اور محنتیوں کو اجرت دینے سے محنت کنایتاً کام میں لاتا ہی اور محنتی لوگ اُن آلات کی امداد و اعانت سے اُن مصالحوں کی نئی اور عمدہ جنس قابل فروخت بنالیتے ہیں اور اُسکو سرمایہ والے کا معاوضہ کہتی ہیں اور سرمایہ والونکا منافع اُس فرق و تفاوت پر منحصر ہے جو پیشگی لگے ہوئے سرمایہ کی مالیت اور

---

† یہہ پشتے وہ ہوتے ہیں جو سمندر کے کنارہ سے اُس مقام تک جہاں جہاز آکر کھڑا ہوتا ہی پانی میں لکڑیوں مٹی وغیرہ سے بنا لیتے ہیں

معاوضہ کي ماليت ميں پايا جاتا ھے معاوضہ کے پيدا کرنے ميں اُجرت اور مصالح صرف ھو جاتے ھيں اور جو کہ وہ سرمايہ والے کے قبضہ سے نکلتے رھتے ھيں اسيواسطے اُنکو دائر سرمايہ کہتے ھيں اور اوزار خرچ نہيں ھو جاتے تو جسقدر رھتے ھيں اُسقدر وہ سرمايہ والونکي ملکيت باقي رھتے ھيں اسليئے اُنکو قايم سرمايہ کہتے ھيں منافعوں کے تخمينہ سے پہلے الات کے اُس حصہ کي ماليت کو جو باقي رھتا ھے اور معاوضونکي ماليت پر بھي اضافہ کرنا چاھيئے چنانچہ مکان کي تعمير کرنے والے کے سرمايہ کا بہت بڑا حصہ داير سرمايہ ھوتا ھی اور اُس سرمايہ کے خاص جز اينٹ چونہ شہتير پتھر اور پتھر کے چوکے جنسے مکان بنايا جاتا ھی اور وہ روپيہ بھي جو مزدوروں کو بوجھہ اجرت ديا جاتا ھے اور قايم سرمايہ اُسکا اُسکے علم عمارت کے سوا صرف پاڑ کا سامان اور زينے ھيں چنانچہ وہ شخص ان سب چيزوں کو پيشگي لگانے کے ايک عرصہ کے بعد اُنکے معاوضہ ميں ايک مکان اور پاڑ اور زينے جو کام ميں آنے سے کسيقدر خراب و خستہ ھو جاتے ھيں موجود پاتا ھی روئي کاتنے کا کارخانہ‌دار جو چيزيں پيشگي لگاتا ھی اُن ميں سے روئي اور اجرت اُسکا دائر سرمايہ ھوتا ھی اور مکان اور کليں قايم سرمايہ ھوتي ھيں اور معاوضے اُسکے کپڑا اور پرانے مکانات اور کليں ھيں اور اسيطرح جہاز والے کو جو کچھہ پيشگي لگانا پڑتا ھی اُسميں سے اُسکا قايم سرمايہ جہاز ھوتا ھے اور ملاحوں کي اجرت اور جہاز کے ذخيرے اُسکے دائر سرمايہ ھيں اور معاوضے اُسکے جہاز کا کرايہ اور خود جہاز جيسا کچھہ وہ سفر کے بعد رھے اور باقيماندہ ذخيرہ ھيں غرض کہ ھر صورت ميں جيسے کہ ابھي بيان کيا گيا منافع پيشگي لگے ھوئے سرمايوں اور معاوضوں کي ماليت کا حاصل تفريق ھوتا ھی *

منافع کا تخمينہ کسطرح کرنا چاھيئے

جواب اس بات کا کہ منافع کا تخمينہ کس چيز سے ھوسکتا ھے يہہ ھی کہ اُسکا تخمينہ کسي ايسي چيز سے کيا جاوے جو اپنے § عام ماليت ميں حتی‌الامکان تبديلی کے صلاحيت نرکھتي ھو اگر سرمايہ والوں کے پيشگي

§ کسي شی کي عام ماليت اُس شی کي وہ قابليت ھوتي ھی جس کے باعث سے وہ بہت سي بلکہ تمام چيزوں سے بدل سکے

لگے ہوئے سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ غلہ یا درخت ہاپس کے پھلوں سے جو شراب کے کام میں آتے ہیں کیا جاوے تو یہہ امر ممکن ہی کہ فصل کي افراط سے مول اُنکا گھٹ جاوے مگر ظاہر میں اسکو نفع معلوم ہووے اور وہ حقیقت میں اُسکا نقصان ہی چنانچہ معاوضہ اُسکا غلہ اور پھلوں میں پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي نسبت بیس روپیہ فیصدي زیادہ ہوسکتا ہی مگر باوجود اسکے عام مالیت کے لحاظ سے اُسمیں نقصان واقع ہو سکتا ہی جس شی کي عام مالیت میں بہت کم تبدیلي آتي ہے وہ روپیہ ہی کسیقدر تو وجہہ مذکور سے اور کسیقدر اس وجہہ سے کہ عام اندازہ ہر شی کي مالیت کا اُسي کے ساتھہ معمول و مروج ہےوہي ایسا ذریعہ ہی کہ اکثر منافع کا حساب اُسي سے ہوتا ہی لیکن اگر دراز زمانوں کا لحاظ کیا جاوے تو روپیہ کي مالیت میں بھي بڑا تفاوت واقع ہوتا ہی اور اگر ایسي تبدیلي دفعتاً واقع ہووے جس سے روپیہ کا حاصل ہونا آساني سے ہوسکے جیسے کہ کھانوں میں زرخیزي وافر ہو اور محنت کي بارآوري ترقي پکڑے یا روپیہ حاصل ہونا مشکل ہو جیسے کاغذ زر اور بنک کے نوٹوں کا بیجا استعمال رایج ہووے اور اور ایسے ہي اسباب ظہور میں آویں تو عام مالیت روپیہ کي تھوڑے تھوڑے زمانوں کے اندر بھي بڑہ گھٹ سکتي ہی *

علمي مطلبوں کي نظر سے محنت پر قابض ہونا مالیت کا اندازہ کرنے کا بہت عمدہ پیمانہ معلوم ہوتا ہی اول تو روپیہ کے بعد مبادلہ کي بڑي شے محنت ہے دوسرے محنت تحصیل کا ایسا عمدہ اور اصلي ذریعہ ہونیکے سبب سے کہ جس شی کو جي چاہے اُسکے پیدا کرنے کے لیئے اُسکو مصروف کرسکتے ہیں اور اشیاء مبادلہ کي نسبت اپني مالیت میں بہت کم بدلتي ہے روپیہ اور ضروریات زندگي جو مالیت میں روپیہ کے قریب قریب ہیں اُنکي مالیت کے استقلال کا سبب کسیقدر یہہ ہوتا ہی کہ وہ ایسي قدرت رکھتي ہیں جسکے ذریعہ سے ہمیشہ محنت پر قبضہ ہو سکتا ہی اور وہ ایسي قدرت ہی کہ اور کسي شی کو حاصل نہیں البتہ ایک قسم کي چیزوں میں جنکي انسانوں کو نہایت حاجت اور رغبت ہی اور وہ چیزیں مقدور اور عظمت ہیں محنت پر قبضہ کرنے کي مالیت کسیطرح نہیں بدلتي مثلاً جو دو شخص اوقات اور مقامات مختلفہ میں ایک ہزار

اوسط محنتیوں کے محنت پر قبضہ کر سکتے ہیں عیش و آرام اُنکی زندگی کے بہت مختلف ہونے ممکن ہیں مگر مقدور و عظمت کے اعتبار سے اپنے اپنے ملکوں میں قریب قریب مساوي کے ہونگے اور وہ ہر ایک ہزار میں کا ایک اور اپنے بھائي بندوں کي نسبت ہزار مرتبہ زیادہ دولتمند ہوگا اگر ہندوستان میں اُسیقدر محنتیوں کي محنت پر ایک روپیہ سے قبضہ ہو سکے جسقدر محنتیوں کي محنت پر انگلستان میں دس روپیہ سے قبضہ ہو سکتا ہی تو ایک ہندوستاني جسکے تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدني ہووے اُسیقدر بڑا آدمي ہندوستان میں ہوگا جسقدر کہ انگلستان میں تین لاکھہ روپیہ سالانہ کي آمدني والا ہوتا ہی*

اِسلیئے ہماري راے حکیمانہ یہہ ہی کہ سرمایہ والے کے پیشگي لگے ہوئي سرمایوں اور معاوضوں کي مالیت کا تخمینہ اُس محنت سے کرنا چاہیئے جسپر وہ سرمایہ والا قبضہ کرسکتا ہی اور عموماً مالیت کا تخمینہ روپیہ سے ہوتا ہی اور جو کہ روپیہ اور محنت کي مالیت اُس درمیاني زمانہ میں جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ کے حاصل ہونے تک گذرتا ہی قیمت بہت کم بدلتي ہی تو عام طریقہ تخمینہ کا بہت کم غلط ہوتا ہی اِسلیئے ہم دونوں کو بلا امتیاز استعمال میں لاوینگے *

امر مذکورہ بالا میں بڑي دشواري اِس وجہہ سے پیش آتي ہی کہ منافع کي شرح معاہدہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتي بلکہ تجربہ سے متعلق ہی اور ایک شخص واحد بھي اپنے منافع کي بجز کاروبار گذشتہ کے منافع کے تحقیق نہیں کرسکتا چنانچہ ایک معاملہ کے جاري رہنے کي حالت میں سرمایہ والا یہہ اُمید کرسکتا ہی کہ اُسکے معاوضوں کي مالیت پیشگي لگائے ہوئے سرمایہ کي مالیت سے زیادہ ہو اور یہہ بھي وہ توقع کرسکتا ہے کہ وہ زیادتي بھي کثیر و وافر ہو مگر اُسکو یقین نہیں ہوسکتا کہ زیادتي ہي ہو اور نقصان نہو یہہ بات تو کہہ سکتا ہی کہ فائدہ ہوگا مگر یہہ نہیں کہہ سکتا کہ کسقدر ہوگا بلکہ اکثر ہوتا ہی کہ وہ یہہ بھي نہیں کہہ سکتا کہ اُسکو کیا منافع ہوا اسلیئے کہ تجارت اور کارخانوں کے معاملے ایسے مسلسل اور پیچ در پیچ ہوتے ہیں کہ ظاہر میں برسوں تک منافع معلوم ہوتا رہی اور انجام کو دوالا نکل جائے *

لیکن اگر ہم یہہ دریافت کرسکیں کہ انگلستان میں پچھلے برس کے آخر روز تک تمام معاملوں کے معاوضہ کي مالیت کیا تھي اور پیشگي لگے ہوئے سرمایہ کي مالیت کیا تھي اور یہہ بھي دریافت کرسکیں کہ سرمایوں کے لگانے سے اُنکے معاوضوں کے حاصل ہونے تک جو زمانے گذرے اُنکا اوسط کیا تھا تو یہہ بات معلوم ہو جاویگي کہ پچھلے سال اس ملک میں منافع کي اوسط شرح کیا تھي فرض کرو کہ یہہ تمام امور دریافت ہوئی اور یہہ نتیجہ بھي حاصل ہوا کہ پچھلے سال اس ملک میں ایک سال کے لیئے سرمایہ پیشگي لگانے پر اوسط شرح منافع کي دس روپیہ فیصدي ہوئی پھر بھي یہہ استفسار باقي رھتا ھی کہ کس کس وجہہ سے منافع کي مقدار دس روپیہ فیصدي ہوئي اور پانچروپیہ فیصدي یا بیس روپیہ فیصدي نہوئي *

ایسا معلوم ہوتا ھی کہ وہ شرح بہت کچھہ اُس ملک کے سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے یعنے سالہاے گذشتہ کے چال چلن اور نیز اُس سرمایہ کي مالیت پر جسکو سرمایہ والوں نے محنتیوں کے استعمال کي جنسوں کے پیدا کرنے میں پہلے لگایا ہو یا مختصریوں بیان کیا جاوے کہ اُجرت کے پیدا کرنے میں لگایا ہو اور محنتیوں کي اُس تعداد پر بیشک موقوف و منحصر رھي ہوگي جو کل محنتي لوگوں کي پہلي چال چلن سے موجود اور باقي رھي ہو *

بیان اُن سببونکا جنکي رو سے منافع کي شرح قایم ہوتي ھی

یہہ بات تسلیم کیجاویگي کہ درصورت نہونے موانع رخنہ‌انداز کے منافع کي شرح سرمایہ لگانے کے تمام کاروبار میں برابر ہوتي ھی پس اگر یہہ بات دریافت کرسکیں کہ سرمایہ کے ایک بڑے سے بڑے کام میں منافع کي شرح قایم ہونیکے کیا کیا سبب ہیں تو ہم استنباط کرسکتے ہیں کہ درصورت نہونے کسي مانع خاص کے یا تو وھي اسباب یا اور اسباب جو اُنکي برابر قوت رکھتے ہوں سرمایہ لگانے کے اور سب کاموں میں بھي اُسیقدر شرح منافع

کی قایم کرینگے اسلیئے هم تحقیقات اُن سببون کی کرتے هین جنسے سرمایه لگانے کے ایک بڑے کام مین یعنی اُن محنتیون کی اجرت مین سرمایه پیشگی لگانے کے کام مین منافع کی شرح قایم هوتی هے جو اجرت کے پیدا کرنے مین مصروف رهتے هین یعنی محنتیون کے استعمال کی جنسین پیدا کرتے هین *

اس مقدمه کے سهل کرنے کے واسطے هم ایک ایسے ضلع کی چهوتی سی نو آباد بستی فرض کرتے هین جس مین زرخیز اراضی کمال افراط سے هاتهه آتی هی اور وه بستی ایسی جگهه واقع هی اور اُسکی باشندون کی خصلت ایسی هی که اُسکے باعث سے ملکی اور غیر ملکی جبر و تعدی اور مکر و فریب سے محفوظ هی جسکا نتیجه یهه هی که وهان لگان اور محصول کا وجود نهین اور فرض کرو که اُس بستی مین دس سرمایه والے اور باره سو محنتی کنبی بستے هین اور وهان کے رهنے والے روپیه کے چلن سے محض ناواقف هین اور اُن لوگون کی هر ایک شی یعنی تمام مکانات اور کپڑے اور اسباب خانه داری اور کهانے پینے کی چیزین سال بهر مین صرف هوجاتی هین اور دوسرے سال پهر نئی پیدا کی جاتی هین اور هر کنبه اپنی سال بهر کی اجرت سال کے پهلے دن لے لیتا هی اور سال کے آخر دن تک اُسکے عوض کا کام پورا کردیتا هی غرض که سال کے پهلے دن سرمائے پیشگی لگائی جاتے هین اور سال کے آخر دن پر اُنکے تمام معاوضے وصول هوتے هین اور فرض کرو که جب اُس بستی کا حال دریافت هوا تو هرسرمایه والے کے قبضه مین ایک سو بیس محنتی کنبون کی اجرت سال بهر کے واسطے موجود تهی اور سرمایه هرایک کا سو محنتی کنبون کے پچهلے سال کی محنت کی پیداوار تها جسکو هم ایک هزار کوارتر غله سمجهین اور اُسکے استعمال کی جنسین جنکو بیس پیپی شراب کے قرار دین بیس کنبون کے پچهلے سال کی محنت کی پیداوار کا وه ذخیره تها جسکو سرمایه والے نے اپنے صرف کے واسطے رکهه چهوڑا تها *

ایسے حالات مفروضه مین اگر هر سرمایه والا سو محنتی کنبون کو اجرت کے پیدا کرنے مین اور بیس کنبون کو اپنے استعمال کی جنسون کے پیدا کرنے کے واسطے لگاکر اپنا سرمایه صرف کرے اور محنتیون

كي آبادي بجاے خود قايم رهي يعني نه كهتّے اور نه بڑهے تو منافع كي شرح سالانه فيصدي بيس هوگي اور هرسال ايک هزار كوارٹر غله پيشگي لگايا هوا سرمايه هوگا اور يهه غله سو كنبون كي محنت كي اجرت هي جس سے ايكسو بيس كنبون كي محنت پر قبضه هوسكتا هي اور اس سرمايه كا معاوضه اجرت كا ايسا ذخيره هوگا جس سے ايكسو بيس كنبون كي محنت پر دوسرے برس قبضه هوسكے جو حقيقت مين هزار كوارٹر كے پهلے سرمايه اور سرمايه والے كے استعمال كي جنسون كا دوباره پيدا كرنا هے اور يهه جنسين اُس محنت كے چهٹے حصه كي پيداوار هين جو سرمايه كے دوباره پيدا كرنے مين لگائي گئي اس لیئے ماليت ان جنسون كي كل سرمايه كي ماليت كا چهٹا حصه هوگي اور ايک سال پيشگي لگے هوئے سرمايه كے معاوضون كي ماليت اصل سرمايه كي ماليت سے ايک چهٹا حصه زياده هوگي پس منافع كي شرح جيسا كه همنے پهلے بيان كيا سالانه فيصدي بيس قايم رهيگي اور پانچ چهٹے حصے محنتيون كے اپني استعمالي جنسون كے پيدا كرنے مين اور ايک چهٹا حصه سرمايه والون كي استعمالي جنسون كے پيدا كرنے مين مصروف رهيگا *

جو نسبت كه سرمايه كو محنت سے حاصل هي اُسمين تبديل واقع هونے سے جو اثر پيدا هون اُن پر غور كيجاتي هي فرض كيا جاوے كه نقل مكان يا برے موسم كے باعث سے پچاس كنبون كي محنتي كنبون مين كمي پڑے اور هر سرمايه والا وهي سرمايه يعني سو محنتي كنبون كي سال بهر كي اجرت كي پيداوار جسكو همنے هزار كوارٹر غله كے نام سے تعبير كيا قايم ركهنا چاهيگا مگر اسليئے كه محنتيون كي تعداد ايک چوبيسوين حصه كي قدر گهٹ گئي تو بجاے اسكے كه اُس سرمايه سے ايک سو بيس كنبون كي محنت پر قبضه حاصل هوسكے صرف ايک سو پندره كنبون كي محنت پر قبضه هوسكيگا پس هزار كوارٹر غله كے ايكسو پندره كنبون پر بجاے ايكسو بيس كنبون كے منقسم هونگے اور سرمايه واليكو بجاے بيس پيپون شراب كے صرف پندره پيپے اگلے برس مين هاتهه آوينگے اور اگر عكس اسكا فرض كيا جاوے يعني نقل مكان يا ترقي آبادي كي وجهه سے محنتيون كے پچاس كنبون كي بڑهوتري هووے تو هر ايک سرمايه والا بجاے ايكسو بيس كنبون كي محنت كے ايكسو

پچیس کنبوں کے محنت پر قابض هوسکیگا اور هزار کوارٹر غله بجاے ایکسو بیس کنبوں کے ایکسو پچیس کنبوں پر تقسیم هوگا اور سرمایه والا بجاے بیس کنبوں کے پچیس کنبوں کو اپنے شراب کے پیدا کرنے میں مصروف کرسکیگا غرضکه ایک صورت میں منافع فیصدي بیس سے پچیس اور دوسري صورت میں فیصدي بیس سے پندره هوجاتا هی اب یهه فرض کیا جاوے که محنتیوں کے باره سو کنبی بدستور قایم رهیں اور برخلاف اسکے سرمایه والا بجاے اسکے که ایکسو کنبوں سے اجرت پیدا کراوے اور بیس کنبوں کو تحصیل منافع پر لگاوے ایکسو پانچ کنبوں کو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف کرے تو هر سرمایه والیکا سرمایه سال کے اخر پر ایکهزار پچاس کوارٹر هو جاویگا جو ایکسو پانچ کنبوں کي محنت سے پیدا هوا مگر اُس سے صرف ایکسو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکتا هی یا اگر هر سرمایه والا اجرت کے پیدا کرنے میں پچانوه کنبوں کو مصروف کرے اور منافع کے پیدا کرنے میں پچیس کنبوں کو مصروف کرے تو هر سرمایه والے کے پاس نو سو پچاس کوارٹر کا سرمایه هوگا جو پچانوه کنبوں کي محنت سے حاصل هوا مگر اُس سے ایک سو بیس کنبوں کي محنت پر قبضه هوسکتا هی غرضکه پهلي صورت میں منافع بیس فیصدي سے پندره فیصدي هو جاویگا اور دوسري صورت میں پچیس فیصدي سے زیاده هو جاویگا لیکن اگر اُن محنتیوں کي تعداد کي ترقي کے ساتهه جو اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هیں اُسي نسبت سے کل محنتیوں کي تعداد میں ترقي راه پاوے یا اجرت کے پیدا کرنے والے محنتیوں کي تعداد کے گهتنے کے ساتهه ساري محنتیوں کي تعداد اُسي اندازه سے گهت جاوے یا یهه که سرمایه کي مناسبت محنت کے ساتهه بدلي نه جاوے تو منافع کي شرح بهي نه بدلیگي اور اگر هر ایک اُن میں سے بلا مناسبت بڑهے یا گهتے تو منافع بهی بحسب اُن تبدیلیوں کے بڑهیگا یا گهتیگا جو اجرت اور محنت کي مقدار حصول میں واقع هوں *

حاصل کلام یهه که آبادي کي نهایت سادي حالت میں یعني جبکه لگان محصول وغیره اُسپر کچهه نهوں تو حسب حالات مذکوره بالا کے منافع کي شرح سرمایه والوں اور محنتیوں کے پچهلے برسوں کے چال چلن پر منحصر هوتي هی *

اس لحاظ سے ہمنے یہہ بات فرض کي کہ تمام سرمایہ والے ایکسا کام کرتے ہیں اور محنتیون کي تعداد بدستور قایم رہنے کي صورتمیں جو ہر ایک مستقل ترقي سرمایہ کي ہووے حالات مفروضہ بالا میں اُسکي مناسبت سے منافع کي شرح میں کمي ہوگي تو تمام سرمایہ والون کي ہرگز یہہ غرض نہوگي کہ وہ اپنے سرمایون کو بڑھاویں بجز اسصورت کے کہ اُس سے محنتیون کي تعداد کو ترقي ہو بلکہ اپنے سرمایہ کي اُس مقدار سے زیادہ قایم رکھنے سے بھي غرض نہیں ہوسکتي جو محنتیون کي تعداد قایم رکھنے کے لیئے ضرور ہووے حاصل یہہ کہ اگر آبادي بدستور قایم رہے یعني ترقي قبول نکرے تو ساري غرض اُنکي یہہ ہوگي کہ وہ اجرت پیدا کرنے میں صرف اُسیقدر محنت کو مصروف کریں جو اُس مستقل آبادي کي ضروریات زندگي کے پیدا کرنے کے لیئے کافي وافي ہووے اور اگر آبادي کے ترقي کرنے سے محنتیون کي تعداد میں ترقي ہو جاوے تو سرمایہ والے اُنسے ایسے پیش آوینگے جیسے کہ کاشتکار اپنے گھوڑے یا بیلوں سے اور آقا اپنے غلاموں سے پیش آتا ہی *

جب یہہ فرض کیا جاوے کہ سرمایہ والے کو صرف اپنے مطلب سے کام ہوتا ہی تو ایسي صورتمیں منافع کي شرح کسیقدر محنت کي بارآوري پر اور کسیقدر اُس عرصہ پر موقوف ہوگي جو سرمایہ کے پیشگي لگانے سے معاوضہ حاصل ہونے تک گذرتا ہی اور اگر وہ زمانہ دریافت ہو جاوے تو منافع کي شرح کا معلوم ہونا محنت کي بارآوري پر موقوف ہوگا مثلاً اگر ایک محنتي ایک برس کي محنت سے اسقدر معاوضہ پیدا کرسکے جسکو دس کوارٹر غلہ کے فرض کرسکیں اور اُسکے ذاتي خرچ کے لیئے پانچ کوارٹر کافي ہوں تو منافع کي شرح فیصدي سالانہ سو ہوگي سرمایہ والا پانچ کوارٹر پیشگي لگا کر دس کوارٹر وصول کر لیگا اور اگر محنتي پندرہ کوارٹر پیدا کر سکے تو منافع کي شرح فیصدي دو سو سالانہ ہوگي اورسرمایہ والا پانچ کوارٹر کا سرمایہ پیشگي لگانے سے پندرہ حاصل کرلیگا اگر محنتي صرف ساڑے سات کوارٹر پیدا کرسکے تو منافع کي شرح پچاس فیصدي سالانہ ہوگي اور برخلاف اسکے جبکہ محنت کي بارآوري معلوم ہو جاوے تو منافع کي شرح اُس زمانہ پر موقوف ہوگي جس زمانہ تک سرمایہ پیشگي لگا رہا جو محنتي کہ اجرت کے طریقہ پر پانچ کوارٹر پاوے اور

ایک برس کي محنت سے دس کوارٹر پیدا کرسکے تو ایک سرمایه والا جو اپنے پاس دس کوارٹر کا سرمایه رکھتا هو دو محنتیون کو لگا سکتا هی اور هر محنتي اُسکو دس دس کوارٹر هر برس معاوضه مین دیگا لیکن اگر کوئي محنتي ایک برس کے اخیر مین دس کوارٹر دینے کے بجاے بیس کوارٹر دو برس کے اخیر مین دیوے تو وه سرمایه والا جسکے پاس کل دس کوارٹر سرمایه هووے دو محنتیون کي جگهه صرف ایک محنتي لگا سکیگا اِسلیئے که اگر وه دو محنتي لگاوے تو سرمایه اُسکا اِس سے پہلے پورا هو جاویگا که وه دوباره پیدا هووے پس سرمایه والا اُسیقدر سرمایه سے نصف محنتي لگا سکیگا اور دس کوارٹر خالص آمدني کے هرسال کے آخر مین حاصل کرنے کے بجائے هر دوسرے سال کے آخر مین حاصل کریگا *

مگر خوش نصیبي سے ایک ملک کے سرمایه والے ایسا کام نهین کرتے بلکه هر شخص اپني بهبودي کے لیئے بالالحاظ اس امر کے تدبیر اپني کرتا هی که اُسکے پروسي پر کیا تاثیر اُسکي هوگي سرمایه اور آبادي کو سرمایه والون کي بحث اور حرص سے ترقي هوتي هی واضح هو که هم پهر مقدمه مفروضه کي طرف رجوع کرتے هین فرض کرو که منجمله سرمایه والون کے ایک سرمایه والا اورونکي مانند اُن بیس محنتي کنبون کي جگهه جو اُسي کے استعمال کے جنسین پیدا کرتے هین اور اُن سو محنتي کنبون کي جگهه جو اُجرت کے پیدا کرنے مین مصروف هوتے هین ایکسو دس محنتي کنبے اُجرت کے پیدا کرنے مین لگاوے تو اُسکے پاس اخیر سال مین اُسکا سرمایه گیاره سو کوارٹر غله هو جائیگا جو ایکسو دس محنتي کنبون کي محنت سے پیدا هوا اور جس سے حال کي اُجرت کي شرح کے موافق ایک سو بتیس محنتي کنبون کي محنت پر قبضه هوسکتا هی باقي نو سرمایه والون مین سے هر ایک کے پاس ایک ایکهزار کوارٹر کا سرمایه هوگا جو سو محنتي کنبون کي محنت سے پیدا هوا جس سے حال کي شرح اُجرت کے بموجب ایکسو بیس کنبون کي محنت پر قبضه هوسکتا هی پس ملک کے تمام پهلے سرمایه یعني دس هزار کوارٹر کي جگهه جو باره سو کنبون کي اُجرت تها ایکسو دس هزار کوارٹر هوجاویگا اور اُنهین باره سو محنتي کنبون کي اجرت مین خرچ

هوگا مگر جو که صرف باره سو کنبے أسکے لینے والے هیں توکل منافع کي شرح فیصدي قریب ایک کے گھٹ جاویگي یا بیس فیصدي سے کچھه کم أنیس فیصدي سالانه هو جاویگي اور یهه کمي منافع کي أس سرمایه والے کو اپنے زیاده کیئے هوئے سرمایه کا فائده أتهانے سے باز رکھیگي جسکي وجهه سے وه کمي منافع کي واقع هوئي اور یهه شخص آپکو ایکهزار ایک سو کوارٹر کے سرمایه کا قابض پاویگا جو ایسي أجرت هی که ایکسو دس محنتي کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي جس سے ایکسو تیس اور کچھه زاید محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه هو سکتا هی مگر اور هر ایک سرمایه والا اپنے ایکهزار کوارٹر کے سرمایه سے جو ایکسو محنتي کنبوں کے محنت سے پیدا هوا ایکسو أنیس سے کچھه کم محنتي کنبوں کي محنت پر قبضه کرسکیگا پهلا سرمایه والا سرمایه کي مالیت اور منافع کي مقدار کو بڑھا هوا پاویگا اگرچه پهلي شرح منافع کي فیصدي ایک کے بقدر گھٹ گئي لیکن اور تمام باقي سرمایه والے اپنے سرمایوں اور اپنے منافعوں کي مقدار کو گھٹتا هوا پاوینگے *

اب یهه امر واضح هی که کوئي چیز ایسي نهیں جسکو سرمایه والا ایسي ناراضي سے قبول کرتا هی جیسي ناراضي سے که اپنے سرمایه کي مالیت کي کمي کو قبول کرتا هی بلکه وه أسمیں ترقي نهونے سے بهي ناخوش هوتا هی واضح هو که تهوڑا تهوڑا جمع کرنے سے سرمائے بهم پهنچتے هیں اور رفته رفته یهه جمع کرنا عادت میں داخل هو جاتا هی سرمایه والا اپنے سرمایه کے بڑھانے کو اپني زندگي کا بڑا کام جلد سمجھنے لگتا هی اور اپنے خرچ کے ذریعوں کي نسبت اپنے منافع کے جز کثیر کو سرمایه کي ترقي کا بڑا ذریعه جانتا هی غرضکه یهه غالب هی که اور سرمایه والے بهي اپنے سرمایوں کي مالیت کے کم نهونے دینے پر سعي و کوشش کرینگے گو منافع کي عام شرح کسیقدر کم هو جاوے پس هر ایک آگے پیچھے پهلے سرمایه والے کي تقلید کرکے اپنے اپنے سرمایوں کے بڑھانے کے واسطے وه حصه محنت کا جو أنکے خاص استعمال کي جنسوں کے پیدا هونے میں لگتا تها أسمیں لگائینگے اور هر سرمایه والا ایک هي زمانه میں بجاے أسکے که ایکسو محنتي کنبوں کو سرمایه کے دو باره پیدا کرنے اور بیس کنبوں کو اپنے استعمال کي جنسوں کے مهیا کرنے میں مصروف کرے ایکسو دس محنتي کنبوں کو سرمایه کے دوباره قائم کرنے اور صرف دس کو اپنے

استعمال کي جنسوں کے حاصل کرنے میں مصروف کریگا اور منافع کي شرح اس صورت میں بیس فیصدي سے دس فیصدي ہوجاویگي اور منجملہ بارہ سو محنتي کنبوں کے گیارہ سو کنبے اُجرت کے پیدا کرنے میں اور صرف ایکسو کنبے منافع کے بہم پہونچانے میں مصروف ہونگے اور ملک کي سالانہ پیداوار دس ہزار کوارٹر غلہ اور دو سو پیپے شراب کي جگہہ دس ہزار ایکسو کوارٹر غلہ اور سو پیپے شراب کے ہو جاویگي اور محنتیوں کے پانچ چھٹے حصے اپني استعمالي چیزوں کے مہیا کرنے میں اور ایک چھٹا حصہ اُنکا سرمایہ والوں کي اشیاء استعمالي کي تحصیل میں سرگرم رہنے کے بجاے اب گیارہ بارھویں حصے محنتیوں کے اپني منفعت کے واسطے اور صرف ایک بارھواں حصہ سرمایہ والوں کے فائدے کے لیئے مصروف ہوگا *

لیکن منافع کي یہہ کمي صرف اُس حالت میں واقع ہو سکتي ہی کہ یہہ فرض کیا جاوے کہ محنتي کنبوں کي تعداد میں کبھي تبدیلي نہ آویگي مگر یہہ امر خلاف قیاس ہے کہ اُنکي تعداد میں ترقي نہووے اُجرت کي ترقي سے محنتي جلد جلد شادیاں کرینگے اور کنبے اُنکے کثرت سے بڑہ جاوینگے اگر محنت ہمیشہ برابر بارآور رہے تو یہہ امر ممکن ہی کہ سرمایہ کو جو محنتیوں سے پہلے مناسبت تھي وہ پھر بحال ہو جاوے اور جو کچھہ نتیجے اس سے پیدا ہونگے وہ سب مفید ہونگے چنانچہ محنتیوں کي حالت اُس سے بدتر نہو جاویگي جیسیکہ سرمایہ کي ترقي سے پہلے تھي اور سرمایہ والوں کي حالت بھي پھر بہتر ہوجاویگي یعنے اُنکے سرمایوں کي مالیت اور منافعوں کي مقدار بڑہ جاویگي اور منافع کي شرح پھر بیس فیصدي سالانہ ہو جاویگي *

ہمنے اس مقدمہ کي ابتدا ایسا ملک فرض کرنے سے کي ہی جسمیں زر خیز اراضي افراط سے موجود ہی ایسي حالت میں جبکہ باشندوں کي تعداد بڑھتي جاوے محنت کي بارآوري ایک مدت دراز تک جاري رہني چاھیئے بلکہ ترقي کرتي جاوے مگر یہہ اچھے آباد ملک میں بہت کم واقع ہوتا ہی کہ ترقي آبادي کي صورت میں محنت کي بارآوري برابر رہی کیونکہ محنت مصنوعي چیزوں میں لاگت کي مناسبت سے زیادہ بارآور ہو جاتي ہی اور زراعت میں جب تک ترقي یافتہ محنت و ہنر

یا زمین کي ذاتي ترقیوں سے مدد نہ پہونچے تب تک محنت لگنا کي مناسبت سے کم بارآور رهتي هے اور محنتي کے برتاو مین جو اکثر خام پیداوار یا خفیف طیار شدہ جنسیں آتي هیں تو مصنوعي چیزوں کے حاصل کرنے میں جو ترقي یافتہ اساني هوتي هی اُس سے اوس بڑهي هوئي مشکل کا تدارک نہیں هوسکتا جو خام پیداوار کي تحصیل مین هوتي هے حاصل یہہ کہ ایک پرانے ملک میں جبکہ منافع کي شرح سرمایہ کے بڑہ جانے سے گھٹ جاتي هی تو اُسوقت تک یہہ بات بہت کم واقع هوتي هے کہ سرمایہ کي مناسبت سے آبادي کے ترقي پانے سے اصلي حالت پر بحال هوجاوے جب تک کہ پہلے دنوں کي نسبت محنتي آدمي خام پیداوار کو کم نہ لیوے یا کم بارآور زمینوں کي کاشت کي ضرورت سے ایسي ایسي مستقل ترقیوں کے ذریعہ سے جیسے دلدلي اور مرطوب زمینوں کو پاک صاف کرکے قابل کاشت و زرخیز کیا جاتا هے جاتي نرهي یا زیادہ محنت یا هنر یا غیر ملکي امداد سے وہ ضرورت رفع نکیجاوے ایسے ملکوں میں ترقي هونے سے حقیقت میں سرمایہ کي ترقي هوتي هی اور سرمایہ کي ترقي سے منافع کي شرح میں کمي واقع هوتي هی اور روک تهام اس کمي کي آبادي کي ترقي کے سبب سے هوتي هے اور آبادي کي ترقي کي روک توک خام پیداوار کي تحصیل میں زیادہ مشکل پیش آنے سے هوتي هی اور اُس مشکل کا دفعیہ تو شاذ و نادر هوتا هی مگر وہ مستقل ترقیات زراعت یا افزایش محنت و هنر یا غیر ملکي امداد سے کم هو جاتي هے اور بطریق عام نتیجہ کے اُس مشکل کي کمي کا میلان سرمایہ اور آبادي کے بڑهانے اور منافع کي شرح کے گهٹانے کي جانب همیشہ رهتا هی *

مقدمہ مفروضہ میں یہہ فرض کیا گیا کہ ملک کا تمام سرمایہ سال بهر میں خرچ هو جاتا هی اور سال هي بهر میں پهر پیدا هو جاتا هی اور یہہ معلوم هو چکا هی کہ ایسي صورتوں میں محنتیوں کي تعداد بدستور رهی تو کوئي مستقل اضافہ سرمایہ میں بغیر اسباب کے نہیں هوسکتا کہ منافع کي شرح میں اس زیادتي کي مناسبت سے فيالفور کمي واقع هو اسلیئے کہ اگر سرمایہ والا جسنے اپنے سرمایہ پر وہ اضافہ کیا پهر نقصان اُتهاکر اُسکو مکرر پیدا نکراوے تو وہ اضافہ سال بهر میں ناپید هو جاوے لیکن ایسے طریق سے کیا جاوے جسکے دوبارہ پیدا کرنے میں

مکرر محنت درکار نهووے تو نتیجه اُسکا مختلف هوگا مثلاً فرض کرو که سرمایه والا بجاے اسکے که وه اُن سو کنبوں پر جو اجرت پیدا کرتے هیں پانچ کنبی اضافه کرکے اُن پانچ کو ایسي پائدار کل کے بنانے میں مصروف کرے جسکے ذریعه سے ایک آدمي وه کام کرنے لگے جسکو پهلے دو آدمي کرتے تهے اب پهلے برس کے آخر میں تو سرمایه والا ایک سو بیس کنبوں کي اجرت پر جو سو کنبوں کي محنت سے پیدا هوئي اور اپنے استعمال کي جنسوں کو جو پندره کنبوں کي محنت سے مهیا هوئیں اور اُس کل پر جو پانچ کنبوں کي محنت سے طیار هوئي قابض هوگا لیکن بعد اُسکے پچهلے برسوں میں ایک سو بیس کنبوں کي اجرت ننانوے محنتي کنبوں اور ایک کل کے لگانے سے حاصل کرسکیگا اور اپني استعمالي جنسوں کے پیدا کرنے میں اکیس کنبي لگا سکے گا دو نوں چیزوں یعني مقدار اور شرح منافع میں ترقي هو جاویگي اور باوجود اُسکے اجرت میں کمي واقع نهوگي اور یهه کل ایک نیا محنتي هی جو محنتیوں کي موجوده تعداد پر اضافه کیا گیا مگر اُسکي پرورش کا کچهه خرچ نهیں پڑتا چنانچه جس سرمایه والے نے اس کل کو بنایا اُسکے منافع کي مقدار اُس کل کے ذریعه سے بدون اسکے زیاده هو جاتي هي که اور سرمایه والوں کے منافع میں وه کمي واقع هووے جو سرمایه پر اضافه هونے سے هوني چاهیئے جس اضافه کے قایم رکهنے اور کام میں لانے کے لیئے زیاده محنت درکار هوتي هی اور نیز بدون اسبات کے اُس منافع کي مقدار زیاده هو جاتي هی که اور محنتیوں کي اجرت میں کمي آوے جیسا که ایسے محنتي کے زیاده کرنے سے هوتي هی جسکي پرورش محنتیوں کي پرورش کے عام ذخیره میں سے ضرور هوتي هی حقیقت میں کل یا اور اوزار ایک ایسا ذریعه هوتا هی جسکے ذریعه سے محنت کي بارآوري ترقي پاتي هے مثلاً لاکهوں روپیه جو انگلستان میں پلوں اور سڑکوں اور بندرگاهوں میں صرف هوئے اُنکا میلان منافع کي شرح یا اجرت کي مقدار کے گهٹانے پر نهیں هوا بلکه اُنکے ذریعه سے محنت زیاده بارآور هوئي اور محنت کي بارآوري سے دایر سرمایه اور ملک کي آبادي نے بمناسبت ترقي پائي *

اسلیئے یهه ظاهر هوتا هے که سرمایه کے بڑے کام یعني محنتیوںکے استعمال کي جنسیں یا اجرت پیدا کرنے کے کام میں معاوضوں کي مالیت اور پیشگي

لگے ہوئے سرمایوں کي مالیت کا حاصل تفریق یعني منافع محنت کي اُس تعداد پر منحصر ہوتا ھے جو پہلے زمانہ میں اجرت پیدا کرنے کے لیئے بمناسبت اُس مقدار محنت کے صرف کي گئي جسپر اُس پیدا شدہ اجرت سے قبضہ حاصل ہوسکتا ھے اور چونکہ منافع کي شرح سرمایہ کے مختلف کاموں میں برابر ہونے پر میلان رکھتي ھی تو ھم یہہ نتیجہ نکال سکتے ھیں کہ تمام سرمایوں سے گو اُنکو کسي کام میں لگایا جاوے منافع قریباً اُسي شرح سے حاصل ہوتا ھی جس شرح پر اُن سرمایوں سے وصول ہوتا ھي جو اجرت پیدا کرنے کے کاموں میں لگائي جاتي ھیں *

سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ

منجملہ اُن دو اصولوں کے جنکي روسے پیداوار کي تقسیم سرمایہ والوں اور محنتیوں میں ہوتي ھی پہلی اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کے منافع کي شرح تحقیق کرکے اب ھم اُن سببوں کي تحقیق کرتے ھیں جنسے دوسري اصل یعني سرمایہ کے پیشگي لگانے کا اوسط زمانہ دریافت ہوتا ھي *

یہہ بات یاد رھی کہ سرمایہ والے کے حصہ کا لفظ اگرچہ انتظام مدن والوں کے برتاؤ میں کثرت سے رھتا ھی مگر بخوبي صحیح و درست نہیں جب کہ تمام پیداوار طیار ہو جاتي ھے تو وہ بالکل سرمایہ والے کي ملک ہوتي ھی جو محنتیوں کو پیشگي اجرت دینے سے اُسکو خرید کرتا ھی اسلیئے سرمایہ والے کے حصہ کے لفظ سے جو شي مراد ہوتي ھے وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ھی جسکو وہ سرمایہ والا اپنے کام میں لانے کے لیئے رکھہ سکے اور اسطرح اپنے برتاؤ میں لاسکے جس سے اُسکي سرمایہ کي مالیت میں نقصان نہ اوے اور محنتي کے حصہ سے جوشي مراد ہوتي ھی وہ پیداوار یا اُسکي قیمت کا وہ حصہ ہوتي ھی جسکو سرمایہ والا اگر اپنے سرمایہ کو برقرار رکھنا چاھی تو اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا بلکہ اُس محنت کي اجرت میں پیشگي دیتا ھی جس سے دوبارہ سرمایہ قایم ہوتا ھی ابھي ثابت ہوچکا ھی کہ سرمایہ کے پیشگي لگے رھنے کا زمانہ معلوم ہوتا ھی تو سرمایہ والی اور محنتي کے حصوں کي مناسبت منافع کي شرح کے ذریعہ سے دریافت ہو جاتي ھی اور

علی ہذالقیاس یہہ بات بھي صاف واضح هی کہ جب منافع کي شرح دریافت ہوتي هی تو سرمایہ کے پیشگي لگے رهنے کے زمانہ سے مناسبت اُن حصوں کي معلوم هوجاتي هی مثلاً اگر کسي سرمایہ والے کا معاوضہ بارہ کوارٹر غلہ هو اور یہہ دریافت کرنا منظور هو کہ اُسمیں کسقدر سرمایہ هی اور کسقدر منافع هی تو پہلے یہہ امر تحقیق کرنا چاهیئے کہ اُسکا سرمایہ کسقدر عرصہ کے واسطے معاوضہ حاصل هونے تک لگا رهتا هی دوسرے یہہ امر تحقیق کرنا لازم هی کہ منافع کي رایج الوقت شرح کیا هے اگر جواب اُن دونوں سوالوں کا یہہ هووے کہ زمانہ ایک سال اور منافع بیس فیصدي سالانہ هی تو یہہ بات صاف واضح هی کہ اُجرت میں همیشہ دس کوارٹر لگانے سے دو کوارٹر منافع ملیگا اور اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ صرف چهہ مہینے هوں اور منافع کي شرح بیس فیصدي سالانہ قائم رهے تو سرمایہ میں † گیارہ کوارٹر سے کچهہ زیادہ لگانے ضرور هونگے اور منافع ایک سے بهي کچهہ کم هوگا اور اگر سرمایہ کے لگے رهنے کا زمانہ دو برس ٹهرایا جاوے اور منافع کي شرح بدستور سابق بیس فیصدي سالانہ رهے تو آٹهہ کوارٹر سے کم سرمایہ کے واسطے کافي اور چار کوارٹر سے زیادہ منافع حاصل هوگا غرضکہ جسقدر کہ سرمایہ کے لگے رهنے کا زمانہ بڑهتا جاویگا اور منافع کي شرح بدستور فیصدي سالانہ قائم رهیگي تو اُسیقدر سرمایہ والے کا حصہ بڑهتا جاویگا اور جسقدر وہ زمانہ گهٹتا جاویگا اُسیقدر منافع بهي اُسکے مناسبت سے گهٹیگا علاوہ اسکے یہہ بات بهي ظاهر هی کہ اگر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ معین هو جاوے تو سرمایہ والے کا حصہ بحسب ترقي شرح منافع کے بڑهیگا اور جسقدر شرح منافع میں کمي واقع هوگي اُسیقدر حصہ اُسکا گهٹیگا ٭

اب کس بات پر اُس زمانہ کا حصر هوتا هی جسمیں پیشگي سرمایہ لگا رهتا هی اس سوال کا کوئي عام جواب نہیں دیا جاسکتا واضح هو کہ زمانہ کا فرق و تفاوت قسم اراضي اور آب و هوا کے موافق مختلف هوتا هی

---

† اس مقام پر غلطي معلوم هوتي هی از روے حساب کے گیارہ سے کچهہ کم سرمایہ هوگا اور ایک سے کچهہ زیادہ منافع هوگا

اور مختلف کاموں میں بلکہ ایسے کاموں میں بھي جو اکثر باتوں میں بالکل مشابہہ هوں زیادہ‌تر مختلف هوتا هی*

یورپ میں فصل سالانہ اور هندوستان میں ششماهي هوتي هی اسلیئے کاشتکاري کے کاموں میں جس زمانہ کے واسطے اُجرت پیشگي لگائي جاتي هی اُسکا اوسط انگلستان میں هندوستان کي نسبت دوچند هونا چاهیئے گهوڑوں کے بچہ لینے اور اُنکي پرورش کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا هی اُسکا بڑا حصہ چار پانچ برس پیشگي لگا رهنا ضرور هي اور درختوں کے لگانے میں چالیس پچاس برس اور نان‌بائي اور قصائي کے کام میں جو سرمایہ پیشگي لگتا هی اُسکا تهوڑا حصہ ایک هفتہ سے کچهہ تهوڑے زیادہ وقت کے واسطے پیشگي لگا رهتا هی مچهلي والے کا سرمایہ ایکهي روز میں خراب هو جاتا هی اور شراب کے سوداگر کا سرمایہ اگر سو برس تک رکها جاوے تو اُسمیں زیادہ خوبي آ جاتي هی عموماً یہہ کہا جاتا هی کہ اوسط زمانہ ایک ملک میں دوسرے ملک کي نسبت منافع کي عام شرح کي باهمي مناسبت سے کم یا زیادہ هوتا هی دنیا کي عام تجارت کے بازار میں جس ملک میں منافع کي شرح کم هوتي هی اُس میں بہ نسبت اُس ملک کے جسمیں وہ شرح زیادہ هوتي هی ایسا فائدہ هوتا هی جو اُسیقدر سود در سود کے طور سے بڑهتا جاتا هی جسقدر سرمایہ کے پیشگي لگانے کا زمانہ بڑهتا جاتا هی منافع کي شرح ملک روس میں انگلستان کي نسبت دوگني سے زیادہ زیادہ بڑهي هوئي سمجهي جاتي هی چنانچہ هم فرض کرتے هیں کہ انگلستان کي شرح فیصدي پانچ سالانہ هی اور روس کي فیصدي دس سالانہ هی مثلاً روس میں جو چیز سو روپیہ بیس برس کے لیئے پیشگي لگانے سے طیار هوگي وہ سات سو روپیہ کو فروخت هوگي اور انگلستان میں اُسیقدر زمانہ کے واسطے دو سو روپیہ پیشگي لگانے سے جو چیز طیار هوگي وہ چهہ سو روپیہ سے کم کو فروخت هوگي غرضکہ منافعوں کا حاصل تفریق اول سرمایہ سے دو چند زیادہ هوگا خیال کیا جاتا هی کہ ملک هالنڈ اور انگلستان میں دنیا کے اور تمام ملکوں کي نسبت منافع کم هی اور اسي وجہہ سے هالنڈ والوں اور انگریزوں پر وہ تجارتیں جنکے معاوضہ مدتوں میں ملتے هیں منحصر هوگئي هیں اجتناب اُنکے نزدیک تحصیل کا ایک سستا

ذریعہ هی اور وہ اُسکو بمرتبہ غایت کام میں لاتے هیں اور ملکوں سے تجارت کرنے میں عموماً نقد روپیہ دیتے هیں اور اپنا مال مدتوں کے وعدہ پر اودھار دیدیتے هیں خام پیداوار خرید کرتے هیں اور جنسیں طیار کرکے بیچتے هیں اور بہت سی صورتوں میں وہ لوگ بیگانے ملک والونکو پیداوار کے ابتدائی خرچ کے واسطے سرمایہ پیشگی دیتے هیں چنانچہ بنگالہ کے نیل اور راس‌گودهوپ کی شراب اور استریلیا کی اون اور میکسیکو کی چاندی کا بہت سا حصہ انگلستان کے پیشگی سرمایہ سے پیدا هوتا هی اب اگر منافع کی شرح ان لوگوں میں بڑھی هوئی هوتی تو اُن پیشگی لگے هوئے سرمایوں پر سود در سود اس قدر بڑھجاتا کہ معاوضوں پر اُسکی زیادتی سخت ناگوار هوتی اور اسی باعث سے مختلف ملکوں میں جہاں سرمایہ والے اور محنتی کے آپسمیں پیداوار تقسیم هوتی هی وہ سب جگہہ ایک هی سی هونے کی طرف راجع هوتی هی چنانچہ جہاں منافع زیادہ هوتا هی وهاں سرمایہ والیکا حصہ اُس زمانہ کی کمی کی وجہہ سے جسکے واسطے سرمایہ پیشگی لگتا هی دبا رهتا هی اور جہاں منافع کم هوتا هی وهاں درازی زمانہ کی وجہہ سے تهما رهتا هی اُس زمانہ کی کمی بیشی کی نسبت جسکے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاتا هی محنتی آدمی کو شرح منافع کی کمی بیشی سے زیادہ علاقہ هوتا هی محنت کی بارآوری اور سرمایہ کے پیشگی لگے رهنے کا زمانہ اگر معین هو جاوے تو پیداوار میں محنتی کے حصہ کی مقدار جیسا کہ هم ثابت کرچکے هیں منافع کی شرح پر موقوف هوگی اسلیئے محنتی کی غرض یہہ هوتی هی کہ اُسکے استعمال کی جنسوں کے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاتا هی اُسکے منافع کی شرح درصورت اور چیزوں کے بدستور رهنے کے کم هونی چاهیئے اور اگر یہہ امر ممکن هو کہ منافع کی شرح سرمایہ کے اور کاموں میں زیادہ هو سکے تو خاص اُس پیداوار سے سرمایہ منحرف هوگا جس سے محنتی صریح تعلق رکھتا هی یعنی اُن جنسوں کی پیداوار سے جو محنتیوں کے استعمال میں آتی هیں علحدہ کرکے زیادہ منافع والے کاموں میں لگایا جاویگا جس سے محنتی کی پرورش کا عام ذخیرہ کم هو جاویگا پس جب کہ اور تمام باتیں بدستور رهیں تو محنتی کی اصلی غرض یہہ هوتی هی کہ منافع کی شرح عموماً گھتی رهے مگر اول یہہ یاد رکھنا چاهیئے کہ

وہ اوسط زمانہ جسکے واسطے سرمایہ خصوص اُن چیزوں کے پیدا کرنے میں پیشگی لگایا جاتا ہی جو مزدوروں کے برتاو میں آتی ہیں اسقدر کم ہوتا ہی کہ سرمایہ والیکا حصہ اِس حالت میں بھی تھوڑا ہوتا ہی کہ منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہووے چنانچہ اگر چھہ مہینے کے واسطے سرمایہ پیشگی لگایا جاوے تو بحساب بیس فیصدی سالانہ بڑھی ہوئی شرح کے سرمایہ والیکا حصہ ایک گیارھویں حصہ سے کم ہوگا اور دوسرے یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ منافع کی بڑھی ہوئی شرح عموماً محنت کی بڑی بارآوری کے ساتھہ ہوتی ہی غرضکہ جب منافع کی شرح بڑھی ہوئی ہوتی ہی یعنی محنتی پیداوار کی مالیت میں سے تھوڑا حصہ پاتا ہی تو اُسکو بہ نسبت اُس حالت کے کہ منافع کی شرح گھٹی ہوئی ہوتی ہی یعنی وہ پیداوار کی مالیت میں سے زیادہ حصہ پاتا ہی عموماً زیادہ ملتا ہی یا یوں کہیں کہ اُسکو جنسوں کی زیادہ مقدار ملتی ہی محنتی کے حصہ کی بڑھوتری دس گیارھویں حصوں سے اکیس بائیسویں حصوں تک ہونے سے جو منافع کو بقدر نصف کے گھٹتا ہوا فرض کرنے سے ہوگی اجرت کی مقدار میں بہت کم اضافہ ہوگا *

محنتی کے استعمال کی جنسونکے پیدا کرنے میں جو سرمایہ لگایا جاوے اُسکے پیشگی لگانے کے زمانہ کا کم ہونا محنتی کے حق مفید ہی ہم فرض کرتے ہیں کہ ایک محنتی بہت کم زرخیز اراضی پر زمین کے کھودنے اور خس و خاشاک کے صاف کرنے سے سال بھر محنت کرکے بائیس کوارٹر غلہ کی پیداوار زاید کے پیدا کرنے کے واسطے باجرت دو سو روپیہ سالانہ کے مقرر کیا جاوے اور منافع کی شرح فیصدی دس سالانہ اور اجرت کے پیشگی لگانے سے غلہ کے قابل استعمال ہونے تک ایک برس گذرے تب غلہ کی قیمت دو سو بیس روپیہ ہوگی اور محنتی بیس کوارٹر پاویگا یا دو سو روپیہ پاویگا جسکی عوض میں بیس کوارٹر آوینگے لیکن اگر وہ غلہ دس برس کے بعد استعمال کے قابل ہو تو بجاے اُسکے کہ دو سو بیس روپیہ کو فروخت ہووے پانسو روپیہ سے زیادہ کو فروخت ہوگا اور محنتی دو سو روپیہ کی جگہہ سو روپیہ سے کم پاویگا یا یہہ کہ وہ اپنی اجرت سے بجاے بیس کوارٹر کے دس کوارٹرونسے کم کم خرید کرسکیگا غلہ کے پیدا کرنے میں اُسیقدر محنت درکار ہوگی جسقدر کہ پہلے درکار تھی مگر اجتناب اُس سے دس درجہ

زیادہ کرنا پڑیگا *

سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کے زمانہ کي درازي کا یہہ ایک اور نتیجہ ہوتا ہی کہ سرمایہ والا اُسي مقدار سرمایہ سے پہلے کي نسبت بہت تہوڑے محنتي لگا سکیگا مثلاً اگر دس کوارٹر ایک محنتي کنبے کي پرورش کے واسطے سال بھر کے لیئے ضرور ہوویں اور اخیر سال پر وہ گیارہ کوارٹر استعمال کے قابل پیدا کرسکیں تو سرمایہ والا سو کوارٹر کے سرمایہ سے دس محنتي کنبوں کو پہلے سال میں اور گیارہ کنبوں کو ہرسال آیندہ میں لگا سکتا ہی لیکن اگر غلہ ایسا ہو کہ بدون دس برس رکھنے کے صرف و استعمال کے لائق نہو تو وہ سرمایہ والا جسنے سو کوارٹر کے سرمایہ سے کام شروع کیا ایک کنبے سے زیادہ نہ لگا سکیگا کیونکہ اگر وہ زیادہ اُس سے لگاوے تو کل سرمایہ اُسکا اُس سے پہلے صرف ہو جاویگا کہ وہ دوبارہ پیدا ہووے سرمایہ پیشگي لگے رہنے کے زمانہ کي درازي وہي اثر پورا پورا دیکھلاویگي جو محنت کي کم بارآوري دکھلاتي ہی *

مگر اُس زمانہ کا ایسي جنسوں کي پیداوار میں دراز ہونا جو محنتي کے صرف میں نہیں آتیں محنتي کے لیئے بالکل مضر نہوگا فرض کرو کہ ایک مزدور ایک برس کي محنت سے گیارہ چھٹانک فیتہ طیار کرسکے اور اُجرت اُسکي دو سو روپیہ في سال ہووے اور وہ ایک برس کے واسطے پیشگي لگائي گئي ہو اور شرح منافع کي فیصدي دس سالانہ ہو تو وہ محنتي دس گیارھویں حصہ فیتہ کي مالیت کے اپني اجرت میں پاویگا یا یوں کہیں کہ اپني اجرت سے دس چھٹانک فیتہ خرید کرسکیگا اگر فیتہ کا قابل فروخت ہونے کے لیئے دس برس تک رکھا رہنا ضرور ہووے تو وہ محنتي اپني اجرت سے کامل فیتہ پانچ چھٹانک سے کم خرید کرسکیگا لیکن اُسکو فیتہ کي خریداري کي کبھي خواہش نہیں ہوتي اور فیتہ کے کام میں سرمایہ کے لگے رہنے کے زمانہ کي درازي سے اُس سرمایہ میں جو پیشگي لگا رہتا ہی اور عام محنت کي بارآوري یا منافع کي شرح یا کاموں میں سرمایہ کے پیشگي لگے رہنے کے زمانوں میں کوئي تبدیل نہیں ہوتي اسلیئے محنتي کو زینہار اُسکي پروا نہیں ہوتي البتہ صرف فیتہ کے خرچ کرنے والوں پر اُسکا اثر ہوتا ہی *

هم ثابت کرچکے هیں که حقیقت میں بڑهي هوئي اجرت اور بڑها هوا منافع ساتهه ساتهه رهتے هیں تسپر بهي باقي اور سب چیزوں کے برابر رهنی میں محنتي کو نفع اسبات میں هی که منافع عموماً گهتتا هوا رهی اور اسیطرح یهه بات بهي ظاهر هی که سرمایه والے کو نفع اسمیں هی که منافع عموماً بڑها رهی جب کسي کام میں منافع کي شرح گهت جاتي هی تو میلان اُسکا یهه هوتا هی که سرمایه کو اور کاموں کي طرف پهیرے اس سے یهه واقع هوتا هی که پهلے سرمایه والوں میں بحث و حرص کم هو جاتي هی اور دوسرے سرمایه والوں میں بڑه جاتي هی پهلے سرمایه والوں کو صرف اس وجهه سے نقصان گوارا هو جاتا هی که وه تمام گروه پر پهیل جاتا هی *

لیکن سرمایه کے پیشگي لگانے کے زمانه کي درازي کا اثر سرمایه والی پر صرف اُسقدر هوتا هی جسقدر وه اُن خاص چیزوں کو اپنے کام میں لاتا هی جنکی پیدا کرنے میں زمانه کو درازي هوئي جب که ایک معین زمانه کے واسطے سرمایه کے پیشگي لگانے پر منافع کي شرح معلوم هو جاوے تو جو وقت ایک پیپه پورت شراب کے بوتلوں میں بهرنے اور قابل استعمال هونے تک گذرتا هی وه سوداگر پر صرف استدر اثر کرتا هی جسقدر که وه پورت شراب پیتا هے حاصل یهه که شراب پینے والا هونے کے اعتبار سے اُسکي غرض یهه هوتي هی که وه زمانه تهوڑا هووے اور سرمایه والا هونے کے اعتبار سے اُسکو پروا اُسکي نهیں هوتي *

واضح هو که اب هم اُن سببوں کا مختصر حال بیان کرچکے جو اجرت کي عام شرح پر موثر هوتے هیں اور اجرت کي عام شرح علم انتظام مدن میں اور مضمونوں کي نسبت نهایت اهم اور مشکل هی چنانچه مفصله ذیل امور تحقیق اور قایم هوچکے *

پهلے یهه که اجرت کي عام شرح کا حصه محنتیونکي پرورش کے ذخیره کي اُس مقدار پر هوتا هی جو اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے هو جنکي پرورش اُس ذخیره سے هوني ضرور هی *

دوسرے یهه که مقدار اُس ذخیره کي کسیقدر اُس محنت کي بارآوري پر جو محنتیوں کے استعمال کي جنسیں یا اجرتیں پیدا کرنے میں لگتي هی اور کسیقدر اُن محنتیوں کي تعداد پر موقوف هوتي هی

جو تمام محنتیوں کي تعداد کي مناسبت سے اجرت کے پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں *

تیسرے یہہ کہ محنت کي بارآوري محنتي کي خصلت یا اُس مدد پر موقوف هوتي هی جو اُسکو قدرتي ذریعوں اور سرمایہ اور اُسکے کاموں میں کسي قسم کي مزاحمت نهونے سے حاصل هوتي هی *

چوتھے یہہ کہ جب لگان نهو اور نامناسب محصول نہ لگایا جاوے یا مناسب محصول بحساب رسدي نلگا هو تو تمام محنتیوں کي تعداد سے اُن محنتیوں کي تعداد کي مناسبت جو اجرتیں پیدا کرنے میں مصروف هوتے هیں کسیقدر منافع کي شرح اور کسیقدر اُس زمانہ پر موقوف هوتي هی جسکے واسطے اجرتوں کے پیدا کرنے کے لیئے سرمایہ پیشگي لگا رهنا ضرور هی *

پانچویں یہہ کہ کسي مفروض زمانہ میں منافع کي شرح سرمایہ والوں اور محنتیوں کے پہلے چلن پر موقوف هوتي هی *

چھٹے یہہ کہ وہ زمانہ جسکے واسطے سرمایہ پیشگي لگا رهنا ضرور هوتا هی کسي عام قاعدہ کا مطیع نہیں هوتا بلکہ درصورت قلت منافع کے طویل هونے پر مایل هوتا هی اور زیادتي منافع کي حالت میں کوتاہ هونے پر راغب هوتا هی *

اُن سببوں کي تحقیقات سے جنسے اجرت قایم هوتي هی وہ سبب بهي بہت کچھہ تحقیق هوگئے جنسے منافعے قرار پاتي هیں اب صرف اسقدر بیان کرنا چاهیئے کہ تین طرح سے منافع دیکھا جاتا هی اول منافع کي شرح سے دوسرے منافع کي مقدار سے تیسرے مطلوبہ چیزوں کي اُس مقدار سے جسپر ایک معین منافع سے قبضہ هوسکے واضح هو کہ وہ سبب جنکے ذریعہ سے منافع کي شرح کا تصفیہ هوتا هی مذکور هوچکے اور یہہ امر ثابت هوچکا هی کہ وہ سبب اُس مناسبت پر موقوف هوتے هیں جو اجرت پیدا کرنے والے مویشیوں کي مقدار حصول کو محنت کي مقدار حصول سے هوتي هی اگر منافع کي شرح قرار پا جاوے تو سرمایہ والے کے منافع کي مقدار اُسکے سرمایہ کي مقدار پر موقوف هوگي اس سے لازم آتا هی کہ سرمایہ کي ایسي ترقي سے منافع کي شرح کم هو جاوے جسکے ساتھہ اُسکي مناسبت سے محنتیوں کي تعداد نہ بڑھے تو کل سرمایہ

والوں كي حالت اُسوقت تک زوال پذير نهوگي كه منافع كي شرح كي كمي سرمايه كي اُس زيادتي سے زياده نهو جاوے جو اب سرمايه ميں هوئي مثلاً پانچ روپيه فيصدي كي شرح سے بيس لاكهه روپيه پر اتنا نفع ملسكتا هے جتنا دس فيصدي كي شرح سے دس لاكهه روپيوں پر حاصل هوسكتا هے اور ساڑے سات فيصدي كي شرح سے بيس لاكهه روپيوں پر بهت زياده نفع حاصل هوگا اور سرمايه كي ترقي كا ميلان آبادي كي ترقي كي طرف گو وه ترقي اُسكے برابر نهيں هوتي ايسا هوتا هى كه تمام دنيا كي تاريخ ميں كوئي مثال ايسي نهيں جس سے ظاهر هووے كه تمام سرمايوں كي ترقي سے تمام منافعوں ميں كمي آئي هو *

واضح هو كه مقدار اُن مطلوبه چيزوں كي جسكو منافع كي ايک مقدار معين سے خريد كرسكتے هيں مقدار منافع سے يک لخت بيگانه هى ايک چيني سرمايه والے اور ايک انگريز سرمايه والے كو جنكے سالانه منافع سے ايكسال كيواسطے دس دس محنتي كنبوں كي محنت پر قبضه هوسكتا هى عيش و آرام مختلف درجوں سے حاصل هوسكيگا چنانچه انگريز كو اوني كپڑے اور باسن اور چيني كو چاے اور ريشمين كپڑے زياده حاصل هوسكينگے غرضكه تفاوت اُنكا چين و انگلستان كي اُس محنت كي مختلف بارآوري پر منحصر هى جو اُن چيزوں كے پيدا كرنے ميں صرف هوتي هى جنكو اُن دونوں ملكوں كے سرمايه والے اپنے كام ميں لاتے هيں مگر وه دونوں شخص محنت پر قبضه كرسكنے اور اُسكے سبب سے لوگوں ميں ابرو ركهنے ميں برابر هوتے هيں هم يهه ثابت كرچكے هيں كه جوں جوں آبادي بڑهتي هے اُسيقدر محنت خام پيداوار كے حاصل كرنے ميں كم بارآور هونے پر اور مصنوعي چيزوں كے طيار كرنے ميں زياده بارآور هونے پر ميلان كرتي جاتي هى اسليئے سرمايه والا اُسيقدر منافع سے كم آباد ملكوں ميں موتي جهوٹي پيداوار كثرت سے حاصل كريگا اور كمال آباد ملكوں ميں عمده عمده سامان بقدر اوسط حاصل كريگا ايک ايسا جنوبي امريكا والا جو اپني سالانه آمدني سے سو محنتي كنبوں كي محنت پر قبضه كرسكے جنگل كے كنارے ايک لكڑيكے گهر ميں رهيگا اور شايد سو گهوڑے بانده سكيگا اور ايک انگريز اُسيقدر مقدور والا ايک اچهي اراسته كوٹهي ميں رهيگا اور دو گهوڑے اور ايک چرٹ ركهه سكيگا غرض كه هر ايک كو الگ الگ لطف و لذت كے ايسے ذريعے حاصل هونگے جو ايک دوسرے كي قدرت سے خارج هونگے *

محنت اور سرمایہ کے مختلف کاموں میں مقدار اجرت اور منافع کي شرح کي کمي بیشي کا بیان

واضح هو که پهلي بحثوں میں هم ثابت کرچکے که اجرت اور منافع کي ایک اوسط شرح موجود هوتي هے اور اب هم بعضے اُن خاص سببونکے اثروں کي نسبت غور و تامل کرتے هیں جو محنت و سرمایه کے مختلف کاموں میں اجرت کي مقدار اور منافع کي شرح پر موثر هوتے هیں *

اُس مشهور باب میں جو آدم اسمتهه صاحب کي کتاب دولت اقوام میں مندرج هی اس مضمون کو بالفاظ مفصله ذیل قلمبند کیا گیا هے *

یعني وه فرماتے هیں که هم جسقدر دریافت کرسکے هیں وه صرف پانچ صورتیں هیں جو بعض کاموں میں تهوڑے سرمایه پر کم منافع کا باعث اور بعض کاموں میں بهت سے منافع کا سبب هوتي هیں اول خود کاموں کا پسندیده هونا یا ناپسندیده هونا دوسرے وه آساني اور ارزاني اشکال اور خرچ جو اُنکے سیکهنے میں پیش آتا هی تیسرے اُن کاموںمیں مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال چوتهے تهوڑا یا بهت اعتبار جو اُنکے کرنے والوں کو لوگوں میں حاصل هو پانچویں اُن کاموں میں کامیابي کا غالب هونا یا نهونا انتهی *

جو که اب تقریر هماري آدم اسمتهه صاحب کي رایوں کي توضیح و تشریح کے بطور هوگي تو حتی‌الامکان اُسي ترتیب کي پیروي عمل میں آویگی جسکو صاحب ممدوح نے قایم کیا *

اول کاموں کا پسندیده هونا

محنت کے عمل سے آرام کا نقصان سمجها جاتا هی اور جبکه محنت کي اجرت یا معاوضه کا هم ذکر کرتے هیں تو اُس سے یهي نقصان مراد هوتا هے مگر جیسے که همنے بیان کیا که صرف سستي اور کاهلي جو سخت محنت اور مستقل کوشش سے باز رکهتي هی ایسي شی نهیں که جسپر محنتي کو غالب آنا چاهیئے بلکه اُسکے کام کا خطرناک یا مضر هونے کے

سبب ناپسندیدہ یا ذلیل ہونا بھي ممکن ھے غرضکہ ان صورتوں میں اجرت
اُسکي صرف اُسکي مشقت کا ھي انعام نہیں بلکہ جوکھوں یا بے آرامي
یا بے عزتي یا خطرہ کي بھي جو اُسکو سہناپڑتا ھی جزا ہوتي ھی مگر
آدم اسمتھہ صاحب کي یہہ راے ھے کہ اُن خطروں کا اندیشہ جنپر جرات
اور فطرت کے ذریعہ سے غالب آسکتے ھیں ناپسندیدہ نہیں اور اس وجہہ سے
اجرت کسي کام میں زیادہ نہیں ہوتي چنانچہ وہ فرماتے ھیں کہ کاروبار
کے مخاطرہ اور اُن میں زندگي کا بال بال بچنا انجام کار میں بجاے اسکے
کہ جوان آدمیوں کو کم ھمت و بیدل کرے اکثر اُس پیشہ کي رغبت کا
موجب ہو جاتا ھی مگر جن کاموں میں جرأت اور فطرت مفید نہیں
ہوتي حال اُنکا اور ھی چنانچہ جن پیشوں کي بدولت تندرستي میں
بڑا خلل آتا ھی اجرت اُن میں نہایت زیادہ ہوتي ھی انتھی *

البتہ جو کام صحت کو مضر ہوتے ھیں اُنکے شمول میں عموماً اور
باتیں بھي ناپسندیدہ ہوتي ھیں جیسے گرد اور خاک اور مسموم ھوا اور
بہت گرمي اور سردي سہنا اور بہت گرمي میں سے دفعتاً سردي میں
آجانا یا بہت سردي میں سے دفعتا گرمي میں آجانا تندرستي کے لیئے
ایک کام کے مضر ہونے کے بڑے سبب ہوتے ھیں یہي اُسکي ناپسندیدگي کے
بھي باعث ہوتے ھیں جس کام میں محنت اور بیماري اور بے آرامي کي
برداشت کرني پڑتي ھی اُس میں ترغیب بھي بڑي ہوني چاھیئے مگر
سب کاموں میں یہہ سب اکھٹي نہیں ہوتیں چنانچہ عمارت کے نقاش کا
پیشہ معمولي کاموں میں نہایت پسندیدہ اور تندرستي کے لیئے نہایت
مضر و خراب ھی اور برخلاف اُسکے قصائي کا پیشہ کمال مکروہ اور نہایت
سنگدلوں کا کام ھی مگر تندرستي کے مقدمہ میں بغایت مشہور و معروف
ھی منجملہ اِن دونوں کے ھر ایک کي اجرت کو قریب قریب تصور کرتے
ھیں اور اِن دو نوں پیشوں میں محنت کي حیثیت سے جو بہت
خفیف ہوتي ھے معاوضہ بہت زیادہ ہوتا ھي مگر تحقیر عوام اور جگ
ھنسائي کے اندیشے جو کم تربیت یافتہ لوگوں میں بہت قوي ہوتے ھیں
وہ کسي کام میں اجرت کي زیادہ ہونے کے نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ھیں
کیونکہ وہ اندیشے ھماري طبیعت کے نہایت قوي اثروں میں سے ہوتے ھیں
آدم اسمتھہ صاحب نے جلاد کي مثال لکھي ھی ھم ڈھنڈوریئے کي مثال

اُس پر مستزاد کرتے ھیں چنانچہ یہہ دونوں ایسے پیشے ھیں کہ جب کام کا اعتبار اُن میں کیا جاتا ھی تو اجرت کي مقدار اُنکو بلا اندازہ ملتي ھی اور اس وجہہ سے زیادہ اجرت نہیں ملتي کہ وہ بہت زیادہ محنت کرتے ھیں بلکہ اس وجہہ سے کہ لوگ اُنکو بہت، بڑا جانتے ھیں یہانتک کہ جہاں وہ جاتے ھیں لوگ اُنکی کنکر پتھر مارتے اور تالي پیٹتے ھیں اور شاید سب سے بڑا پیشہ بیعزتي کا بہیک مانگنا ھی مگر جب وہ پیشہ کے طور پر کیا جاتا ھی تو یقین ھوتا ھی کہ وہ سب پیشوں سے زیادہ نافع ھوتا ھی *

مخاطرہ اور بے ابروئي اور بے آرامي کا اُجرت پر ایسا اثر ھوتا ھی جو مذکور ھوا اور یہہ بھي گمان کیا گیا کہ جو کام جسقدر زیادہ پسندیدہ ھی اُسیقدر ناپسندیدہ کام کي نسبت اُسمیں اُجرت کم ملتي ھے چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب نے لکھا ھی کہ تربیت یافتہ لوگوں میں شکاري اور مچھلي والے جو ایسے کام کو اپنا پیشہ ٹھہراتے ھیں جسکو اور لوگ دل لگي کے واسطے کرتے ھیں بغایت مفلس ھوتے ھیں چنانچہ قول اُنکا یہہ ھی کہ تھیوکریٹس کے عہد سے تمام مچھلي پکڑنیوالے غریب محتاج چلے آتے ھیں طبعي ذوق انسانوں کا جو اُن کاموں کیطرف ھوتا ھی اسلیئے بہ نسبت اُن لوگوں کے جو اُن کے ذریعہ سے پرورش پا سکتے ھیں بہت زیادہ آدمي اُنکو کرنے لگتے ھیں اور پیداوار اُنکي محنت کي بازار میں اپنے مقدار کي مناسبت سے بہت ارزان بکتي ھے جس‌سے اُس کے محنتیوں کو بہت تھوڑا کھانے کو ملتا ھی انتہی مگر یہہ بات مشکل سے کہہ سکتے ھیں کہ اچھي تربیت یافتہ لوگوں میں شکار بھي پیشہ ھوتا ھی اور آدم اسمتھہ صاحب نے جو مچھلي پکڑنیوالے کي مثال بیان فرمائي اُسکي صداقت پر بھي ھمکو شک ھی اگر اُنھوں نے اپنے خیال کو اُن چھوٹے گروھوں پر منحصور کیا ھی جو دریاؤں اور تالابوں کے کنارہ پر مچھلیوں کا شکار کرتے ھیں تب تو البتہ صحیح ھی حقیقت میں یہہ لوگ اُس کام کو پیشہ کے طریقہ سے کرتے ھیں جسکو اور لوگ تفریح طبع سمجھتے ھیں مگر سمندر سے مچھلي پکڑنا ایک ایسا سخت اور دشوار کام ھي کہ وہ بہت مرغوب نہیں اگر سوائے اسباب کے کہ جو لوگ اس کام کو کرتے ھیں وہ خوب موتي تازہ ھوتي ھیں اور اُنکے اور اُنکے تمام کنبوں کے پاس کھانے

پینے کا سامان افراط سے ہوتا ہی اس پیشے سے اچھي آمدني ہونے کا کوئي اور ثبوت درکار ہو تو وہ یہہ ہی کہ جو سرمایہ اُس کام میں لگا ہوتا ہی وہ عموماً مچھلي پکڑنیوالوں کا ہوتا ہی اور وہ کچھہ تھوڑا نہیں ہوتا *

پس اب یہہ اندیشہ ہی کہ یہہ عام قاعدہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ لوگ جو سرمایہ نہیں رکھتے اُنکے پیشہ میں ناپسندیدگي کے درجہ کا تفاوت ہوتا ہی وہ پیشے جو مثل چرواہے اور کسان کے پہلے پہل اختیار کیئے گئے بہت کم ناپسندیدہ ہیں اور اسي وجہہ سے ہمکو یقین ہی کہ کشتکاري کے مزدوروں کو سب سے تھوڑي اُجرت ملتي ہی اِسلیئے عموماً تصور کرنا چاہیئے کہ کاشتکاري کے عام محنتیوں کي معمولي اُجرت صرف جسماني محنت کي وہ مالیت ہی جو کسي خاص وقت و مقام میں ادا کیجاوے اگر اُسي وقت و مقام میں دوسرے محنتي کي محنت کي اُجرت زیادہ ملتي ہی تو ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ اُس محنتي کے پیشہ میں کوئي خاص دقت اور ناپسندیدگي ہی یا زر لگان یا منافع بھي اُسکي اُجرت میں شامل ہی *

آدم اسمتھہ صاحب کا یہہ قول ہی کہ پسندیدگي اور ناپسندیدگي کي حیثیت سے سرمایہ کے اکثر کاموں میں کوئي اختلاف نہیں اور اگر ہی تو بہت تھوڑا ہی مگر محنت کے کاموں میں بہت بڑا فرق ہی چنانچہ جیسے ہمنے ثابت کیا وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اوسط اجرتوں کي نسبت اوسط منافعے زیادہ قریب قریب برابر کے ہوتے ہیں اور منافع کا وہ حصہ جو صرف اجتناب کا معاوضہ ہوتا ہی ایکھي وقت اور ایکھي مقام میں یکساں ہوتا ہی اسواسطے کہ اجتناب ایک منفي مفہوم ہونے سے مدارج کو قبول نہیں کرتا مگراُس سرمایہ کي مقدار میں مدارج ہیں جسکے استعمال غیربارآور سے سرمایہ والا اجتناب کرتا ہی اور ایسی ہي زمانہ کي درازي میں مدارج ہیں جسکے واسطے اجتناب کیا جاتا ہی *

مگر ہم یہہ تسلیم نہیں کرسکتے کہ سرمایہ کے اکثر کاموں کي پسندیدگي یا ناپسندگي یکساں ہوتي ہی اور آدم اسمتھہ صاحب بھي اگر منافع کے معني زیادہ محدود اور اجرت کے معني زیادہ وسیع اُن معنوں کي نسبت جو اس رسالے میں مندرج ہیں نہ لیتے تو اُسکو اس طرح قایم نکرتے - واضح ہو کہ ہمنے لفظ اجرت کا استعمال صرف محنت جسماني کي

برداشت کے معاوضہ میں کیا اور جسمانی محنت اور بے ارامی ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتی ہی لیکن سرمایہ کا لگانا روحانی محنت ہی اور اکثر جی کو بھاتی ہی چنانچہ اکثر ہم اُن لوگوں کا حال سنتے ہیں جو اپنے کام و پیشہ میں دلسے مصروف ہیں گو وہ کام اُنکی عموماً مرغوب و پسندیدہ نہیں بلکہ خود ایک جراح نے ہمسے یہہ بات کہی کہ امدنی میری کچھہ ہی ہو مگر کمال خوشی اسمیں ہی کہ میں کسی فوج کی اسپتال کا سپرنتندنت ہوں انسان کی آدھی مصیبتیں منتظموں کی حکمرانی کی خوشی اور جرنیلوں کی لڑائی کے شوق ذوق سے پیدا ہوتی ہیں علاوہ اسکے صرف محنتی آدمی صرف نقد اجرت یا اُسکی مالیت کے برابر خوراک یا پوشاک یا مکان پاتا ہے مگر سرمایہ والا اکثر اوقات اقتدار اور ناموری اور کبھی کبھی ایسا بڑا صلہ حاصل کرتا ہے جو انسان کو حاصل ہوسکتا ہے یعنی اُسکو اس امر سے آگاہی ہوتی ہے کہ دور دراز ملکوں میں ہمیشہ کے لیئے اُسکے کاموں کا فائدہ پہونچا ہے برخلاف اُسکے سرمایہ کے ایسے ایسے کام بھی ہیں جیسے غلاموں کی تجارت جس سے سختی اور خطرہ اور لوگوں کی لعنت ملامت اوٹھانی پڑتی ہی اگر کوئی غلاموں کا سوداگر ایسا تصور کیا جاوے کہ وہ اپنے پیشہ میں غور و تامل کرتا ہی تو اِسمیں کچھہ شک نہیں کہ وہ آپکو ملامت کریگا یہہ کچھہ ضرور نہیں کہ ہم مضبوط نتیجہ نکالکر یہہ بات ثابت کریں کہ وہ تمام چیزیں جنسے زندگی پسندیدہ یا گوارا ہوتی ہے منافع کے لالچ سے جوکہوں میں ڈالی جاریں تو منافع بہت زیادہ ملنا چاہیئے یا باہمی بحث و حرص سے بہت سے اُن پیشوں کا صلہ بہت گھتنا چاہیئے جنکا صلہ اُنکے ساتھہ لازم ملزوم ہوتا ہی *

ممکن ہی کہ یہہ امر صریح ظاہر نہو کہ کسی نا پسندیدہ کام کے منافع زاید کو اُس کام میں لگی ہوئے سرمایہ سے کوئی مناسبت رکھنے کی کیا وجہہ ہی مگر یہہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ معین سرمایہ رکھنے والوں کی تعداد جو سرمایہ کی مفروضہ مقدار کے بڑھتے جانے سے گھتتی جاتی ہی تو ایک معین سرمایہ کے قابضوں کو ایک طرح ایسا انحصار تجارت حاصل ہوجاتا ہی جو اُس سرمایہ کے بڑھنے سے زیادہ سخت اور چست ہوتا جاتا ہی اور دوسرے یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جسقدر

ایک آدمي کا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے اور اُسکے سبب سے اُسکي آمدني زیادہ ہوتي ہے تو اُسیقدر اُسکو اسبات پر زیادہ ترغیب درکار ہوتي ہی کہ وہ اپنے سرمایہ کے بڑھانے کي امید پر اخلاقي یاجسماني برائیاں گوارا کرے علاوہ اُسکے تکلیف اور مرتبہ کي کمي جو ہرایک پیشہ میں ہوتي ہی وہ سرمایہ سے اُلٹي مناسبت رکھتي ہی البتہ جہاں کسي پیشہ پر اعتراض اُسکي برائي کي وجہہ سے وارد ہوتا ہو جیسے قمار خانہ کا نال کہینچنے والا ہونے یا اُس سے بدتر میر نشاط ہونے کي صورت میں ہوتا ہی تو اُس پیشہ کي وسعت سے صرف بدنامي شہرت پاویگي مگر جب یہہ اعتراض اُسپر عاید نہوتا ہو تو جو پیشہ اختصار و کوتاہی کي صورت میں ذلیل معلوم ہوتا ہی وہي وسعت پانے سے معزز ہوجاتا ہی اگرچہ تکلیف سے بالکل نجات حاصل نہیں ہوسکتي مگر جب کہ سرمایہ اتنا فراواں ہوجاتا ہی کہ اُس سے منشي اور بڑي عقیل اور دیانت دار مشیر نوکر رکھے جاویں تو وہ تکلیف اسقدر گہٹ جاتي ہی کہ سرمایہ والے کا تہوڑا وقت اُسمیں روزانہ صرف ہوا کرتا ہی چنانچہ آج کل بہت سے ایسے آدمي جو اکثر علموں میں خصوصاً علم ادب اور علم حکومت میں دلسے مصروف اور معزز و ممتاز ہیں وہي بڑے بڑے بنکوں اور عمدہ عمدہ شراب کے کارخانوں اور علیٰ ہذالقیاس اور سوداگري کے دھندوں کي افسري کرتے ہیں یہہ امر غالباً معلوم نہیں ہوتا کہ اس کام میں مصروف ہونے سے اُنکا بہت سا وقت صرف ہوتا ہو *

جو نتیجہ کہ ان مخالف صورتوں میں تصور کیا جاوے وہ یہہ ہی کہ منافع کا جو حصہ علاوہ اجتناب کے تکلیف اور جانکاہیوں کا معاوضہ ہوتا ہی اگرچہ حقیقت میں مقدار میں زیادہ ہوتا جاتا ہی مگر پہر بہي لگے ہوئے سرمایہ سے جسقدر کہوہ زیادہ ہوتا جاتا ہے نسبت اُسکي کم ہوتي جاتي ہی ہمارے نزدیک یہہ تصور تجربوں سے تصدیق ہوتا ہی گمان غالب ہی کہ انگلستان میں کوئي چند آدمي ہونگے جو دس لاکہہ روپیہ کا سرمایہ لگاکر دس روپیہ فیصدي سالانہ سے کچہہ کم پر راضي نہوں ایک مشہور کارخانہ دار نے جسکا سرمایہ چارلاکہہ روپیہ کا تہا منافع کي کمي کي ہمسے شکایت کي اوراپنے منافع کي مقدار تخمیناً ساڑے بارہ روپیہ فیصدي سالانہ بیان کي اس سے یقین ہوتا ہی کہ جو لوگ ایک

اور دو لاکهه کے اندر اندر سرمایه رکهتے هیں وه پندره روپیه فیصدي سالانه سے زیاده کے متوقع نهیں هوتے کوئي تجارت تهوک داري کے طریقه پر ایک لاکهه روپیه سے کم میں هزار دقت سے هوتي هی اسلیئے کم مالیت کے سرمایے کسانوں اور دوکان‌داروں اور چهوتے چهوتے کارخانه داروں سے علاقه رکهتے هیں اور جب که اُنکے سرمایوں کي مقدار کل پچاس یا ساتهه هزار روپیه تک هوتي هی تو وه بیس روپیه فیصدي سالانه منافع کي توقع رکهتے هیں اور جب اُنکا سرمایه اس سے بهي کم هوتا هی تو اور زیاده منافع کي امید کرتے هیں همنے یهه بات اپنے کانوں سني هے که وه میوه فروش جو خوانچوں میں میوه لگا کر بیچتے هیں وه بحساب في روپیه دو آنه آتهه پائي منافع لیتے هیں جو بیس فیصدي روزانه اور سات هزار روپیوں سے زیاده فیصدي سالانه هوتا هی مگر یهه بهي بهت کم معلوم هوتا هی کیونکه کسي خاص وقت میں جو سرمایه لگا هوتا هی وه مالیت میں دو روپیه آتهه آنه سے زیاده نهیں هوتا اور بیس فیصدي کے حساب سے آتهه آنه روزانه اُسپر منافع هوگا اور یهه رقم ایسي هی که اُس سے صرف محنت کي اجرت بهي وصول نهیں هوسکتي مگر یهه امر ممکن هی که ایک دن میں کئي مرتبه سرمایه کي لوت پهیر هو اور یهه سرمایه والے اگر هم اُنکو سرمایه والا کهه سکیں تو بوڑهے اور ضعیف آدمي هوتے هیں جنکي محنت بهت تهوڑي مالیت رکهتي هی غرضکه یهه حساب غالب هی که صحیح اور درست هووے چنانچه همنے اس مثال کو منافع کي ایسي بڑي سے بڑي شرح کے طور پر بیان کیا جسکا حال هم جانتے هیں *

دوسرے کام کے سیکهنے کي آساني

آدم اسمتهه صاحب فرماتے هیں که محنت کي اجرتوں میں کام کے سیکهنے کي آساني اور ارزاني یا مشکل اور خرچ کے اعتبار سے فرق و تفاوت هوتا هی جب کوئي کل قیمتي قایم کیجاتي هی تو یهه توقع کیجاتي هی که اُسکے گهس جانے سے پهلے پهلے جو اُس سے بڑا کام نکلیگا اُس سے اُسکي لاگت کا سرمایه اور اُسکا معمولي منافع حاصل هو جاویگا ایک ایسا آدمي جسکي تعلیم و تربیت بهت سي محنت اور بهت سا وقت خرچ هونے سے هوتي هی اُس قیمتي کل کے مشابه هی یهه توقع هوتي هی که جو کام وه شخص سیکهتا هی اُس سے عام محنت کي معمولي اجرت کے علاوه

تمام خرچ تعلیم و تربیت کا مع معمولی منافع کے جو اُسیقدر مالیتی سرمایہ پر ملتا ہی اُسکو ملجاویگا اور یہہ امر ایک مناسب مدت میں پورا ہوتا ہی اسلیئے اُسمیں آدمی کی عمر کے غیر محقق زمانہ کا لحاظ اسیطرح رکھنا چاہیئے جسطرح کل کے قایم رہنے کے کسیقدر محقق زمانہ کا لحاظ کیا جاتا ہی اور فرق و تفاوت جو تربیت یافتہ لوگوں کی محنت اور عام محنت کی اجرت میں واقع ہوتا ہی اسی قاعدہ پر مبنی ہوتا ہی انتہی *

واضح ہو کہ اس تمام عمدہ تقریر سے بجز اسباب کے ہمکو اتفاق ہی کہ ہماری دانست میں اسی تقریر سے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہنرمند محنت کا معاوضہ جو عام محنت کی نسبت زیادہ ہوتا ہی اُسکو بجاے اجرت کے منافع کہنا چاہیئے کیونکہ وہ زاید معاوضہ ایک ایسا فائدہ ہی جو ہنرمند محنتی کو کسیقدر اُسکی ذاتی بھلے چال چلن اور کسیقدر اُسکے مربیوں اور دوستوں کی چال چلن اور اُس خرچ و محنت سے جو خود اُسنے یا اُسکے ماں باپ یا اُسکے دوستوں نے اُسکی تعلیم و تربیت میں کی ہو حاصل ہوتا ہی غرضکہ یہہ منافع ایک ایسے سرمایہ کا ہی جسکا قابض جب تک دوگنی محنت نکرے تب تک اُس سے کچھہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا *

آدم اسمتھہ صاحب فرماتے ہیں کہ اعلی پیشوں میں اس خرچ اور محنت کا معاوضہ کافی نہیں ملتا اور کمی معاوضہ کی وجوہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ منجملہ اُنکے پہلے نام آوری کی خواہش جو اُن پیشوں میں بڑی لیاقت حاصل کرنے سے ہوتی ہی دوسرے وہ تھوڑا بہت طبیعی اعتماد جو ہر شخص کو صرف اپنی لیاقتوں ہی پر نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی پر بھی ہوتا ہی تیسرے علمی اور مذہبی کاموں میں اُس کمی کی وجہہ تعداد اُن شخصوں کی ہی جو اُن کاموں کے واسطے سرکاری مصارف سے تربیت پاتے ہیں *

پہلے دونوں سبب قوی اثر رکھتے ہیں باقی تیسرے سبب کا اثر ہماری دانست میں مبالغہ کی رو سے لکھا گیا یا شاید ایسا ہو کہ اُس زمانہ کی نسبت جب مصنف موصوف نے حال اُسکا تحریر کیا تاثیر اُسکی اب بہت گھٹ گئی اسلیئے کہ اول تو انگریزوں کی آبادی اگرچہ

اس عرصہ میں دوچند کے قریب قریب ہوگئی مگر اُن ذخیروں کی تعداد جنکے ذریعہ سے اعلی تربیت مفت حاصل ہوتی ہی کچھہ زیادہ نہ بڑھی دوسرے اُس تبدیلی کی وجہہ سے جو تعلیم کے مقاموں میں اوقات بسری کے طریقہ میں واقع ہوئی اور بہت سی صورتوں میں ذخیروں کی مالیت کی ایسی حالت میں براے نام بدستور رہنے سے جبکہ روپیہ کی مالیت پہلے کی نسبت آدھی سے کم رهگئی ہی اُن لوگوں کو اصلی مدد بہت کم پہنچتی ہی جو اُنکو حاصل کرتے ہیں معلوم ہوتا ہی کہ آدم اسمتھہ صاحب نے یہہ گمان کیا کہ اکثر پادری سرکاری خرچ سے تعلیم پاتے ہیں چنانچہ وہ صاف لکھتے ہیں کہ بہت کم پادری ایسے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے ذاتی صرف سے تربیت پائی مگر بالفعل انگریزوں کے دونو § یونیورسٹیوں میں کوئی طالبعلم ایسا ہوگا کہ اُسکی پرورش مال وقف سے ہوتی ہوگی اور گمان غالب یہی ہی کہ وہاں بیس طالبعلم بھی ایسے نہیں کہ نصف مصارف کی قدر اُس چشمہ سے فیضیاب ہوتے ہوں اور بہت سے ایسے ہیں کہ تربیت کی نسبتی ارزانی کے علاوہ روپیہ پیسے کی کچھہ امداد نہیں پاتے اور نسبتی ارزانی اس لیئے کہتے ہیں کہ اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسٹیوں میں جسقدر روپیہ دیا جاتا ہی وہ اُس سے کچھہ کم نہیں ہوتا جو اور ملکوں کے بہت سے یونیورسٹیوں میں دیا جاتا ہی مگر یہاں اور ملکوں کے یونیورسٹیوں کی نسبت استاد کی توجہہ ہرطالب علم پر زیادہ ہوتی ہی اور ملکوں میں جو † لکچر دیا جاتا ہی وہ ‡ پرافسر کے تقریر ہوتی ہی مگر انگلستان کے یونیورسٹیوں میں کالج کے لکچر جو تعلیم کے بڑے ذریعہ ہیں گویا وہ طالب علمونکا امتحان هی ظاهر هی کہ ان دونوں طریقوں میں اُستاد کو جو محنت کرنی پڑتی ہی مطابقت اُسکی بہت دشوار ہی مگر جس طریقہ میں زیادہ

---

§ یونیورسٹی مدرسہ اعظم کو کہتے ہیں جس سے ادنی درجہ کا مدرسہ جو اُسیکی ایک شاخ سمجھا جاتا ہی کالج کہلاتا ہی اور اُس سے بھی ادنی درجہ کے مدرسہ کو اسکول کہتے ہیں

† لکچر کے معنے تدریس ہیں یعنی ایک جماعت کے روبرو اُنکے سمجھنے کے واسطے کوئی مضمون مشرح بیان کرنے کو کہتے ہیں

‡ یونیورسیٹی میں جو معلم ہر ایک علم کے ہوتے ہیں اُنکو پرافسر کہتے ہیں

محنت ہوتي ہی اسمیں یہہ ضرور ہی کہ اوستاد تھوڑے طالبعلموں کو تعلیم کیا کرے اب اگر اوستادوں کو وقف کے ذخیروں سے کچھہ نہ ملے تو دو حال سے خالي نہوگا یا تو طالبعلم سے زیادہ تنخواہ چاہینگے یا اور ملکوں کي تعلیم کا طریقہ اختیار کرینگے یعني بڑي بڑي جماعتوں کو تقریریں سنایا کرینگے *

وہ بڑا سبب جسکي بدولت بعضے اعلی پیشونکے واسطے بہت کثرت سے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کثرت سے اُنکے معاوضے گہٹ جاتے ہیں آدم اسمتھہ صاحب کے بیان سے رہ گیا *

نہایت ارزاں طریقے کي روسے اوسط خرچ ایک لڑکے کي اُسوقت تک پرورش کرنے کا جب کہ وہ خود اپني معمولي محنت سے اپني پرورش کے لایق ہووے چار سو روپیہ تک ہوسکتا ہی اور یہہ رقم اُس رقم کي دوچند ہی جو کسي ولدالزنا کے باپ سے اُسکي پرورش کے واسطے اُس گرجے والے لیتے ہیں جس گرجے کے علاقہ میں وہ شخص رہتا ہی مگر وجہہ اِسکي یہہ ہی کہ گرجے والے یہہ سوچتے ہیں کہ یہہ بچہ شاید مرجاوے اور کسي شریف کے لڑکے کو ایسي تربیت دیجاوے کہ وہ اپنے باپ کے مرتبہ کو پہنچے تو اوسط صرف اُسکا بیس ہزار چار سو روپیہ سے کم نہوگا مگر وہ محنت جو خود لڑکے کو اور وہ خرچ جو اُسکے باپ کو تحصیل علم میں اوٹھانا پڑتا ہی اُس سے یہہ غرض نہیں ہوتي کہ آیندہ کو منافع حاصل ہوگا بلکہ لڑکا صرف اُسیوقت کي سزا کے خوف اور تعریف کي توقع سے محنت اوٹھاتا ہی اور باپ بھي اُسکا کبھي یہہ خیال نہیں کرتا کہ یہہ طریقہ ارزاں ہی کہ پہلے پہل اپنے لڑکے کو آٹھہ برس تک دیہات میں پرورش کراوے جہاں في ہفتہ ایک روپیہ خرچ ہوتا ہی اور پھر اُسکو روئي کے کارخانہ یا کسي اور کارخانہ میں بھیجے اور نہ یہہ خیال کرتا ہی کہ زیادہ خرچ سے تعلیم کرنا ایک ایسي تجارت کرنا ہی جس سے آیندہ کچھہ نفع نہو اپنے لڑکوں کي ترقي روز افزوں کے دیکھنے سے تمام بھلے آدمیوں کو بلکہ تمام انسانوں کو باستثناء دوچار نامعقول آدمیوں کے نہایت خوشي اُسیوقت حاصل ہوتي ہی اور جو صرف اُس بابت کیا جاتا ہی وہ اُس خوشي کے حاصل ہونے سے اُسیطرح وصول ہوجاتا ہی جیسے کہ وہ خرچ وصول ہوجاتا ہی جو لحظہ دو لحظہ کي

خوشیوں کیواسطے اوتھایا جاتا هی یهه بات راست هی که اُس سے ایک آیندہ مقصود بهي حاصل هونا ممکن هی مگر جس غرض سے که وه بالفعل خرچ کیا جاتا هی اُسکا حاصل هونا بهي ایک بهت بڑي بات هے *

مگر بعض بعض صورتوں میں وهي خرچ و محنت زاید جو اسطرح عاید هوئي هی اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کے واسطے کافي وافي هوتي هی اور باقي صورتوں میں وه خرچ اور محنت اعلی عهدوں کے حصول کے لایق هونے کي خرچ و محنت کا بڑا حصه هوتي هی چنانچه پادري هونے کے واسطے وه خرچ اور محنت هرطرح کافي هوتي هی کیونکه اکسفرڈ یا کیمبرج کے یونیورسیٹي کے ایک طالبعلم کو درجه حاصل کرنے سے پہلے کچهه تهوڑا سا اور پڑهنا تو پڑتا هی مگر خرچ کچهه نهیں کرنا پڑتا پس جو کچهه اُسکو پادري هوجانے کے بعد حاصل هوتا هی اُسمیں سے اُسکي محنت کي اجرت وضع هونے کے بعد جو باقي رهتا هی وه محض منافع اُسکا هی اور جب که اسبات پر هم غور کرتے هیں که علاوه اُن مقصدون کے جو نقدي سے علاقه رکهتے هیں اور بهت سے مطلب بهي هیں که اُنکے واسطے محنت اوتهاني پڑتي هی تو همکو تعجب هوتا هی که نقدیکے انعامات اسقدر بڑے کیوں هیں واضح هو که ان بڑے انعاموں کے قایم رهنے کے تین سبب هیں جنمیں سے دو سبب وه هیں که اُنسے امیدواروں کي تعداد گهٹتي رهتي هی اور تیسرا وه جو امیدواروں کے استعمال کے ذخیره کو بڑهاتا هی پہلے دونوں سببوں کي کیفیت یهه هی که پادریانه خصلت پر دهبه نلگنے پاوے اور پادري لوگ دنیا کے کاموں سے خصوصاً ایسے کاموں سے جنسے بهت سا مال دولت حاصل هووے الگ تهلگ رهیں بهت لوگ گرجے میں داخل هو جاتے اگر اُنکو پادري هونے کے ساتهه اور پیشوں کے کرنے کي بهي اجازت هوتي یا یهه بات حاصل هوتي که جب وه چاهتے اُسکو چهوڑ بیٹهتے مگر وه ایسي راه میں جانے سے انکار کرتے هیں جسمیں اُنکو یهه اجازت نهیں که اُس سے واپس چلے آویں یا که کسي اور طرف کو بهي متوجه هوں غالب یهه هی که ان هي سببوں سے انگلستان میں پادریوں کي تعداد محدود رهتي هی جو لوگ اس فرقه میں داخل هیں اُنکي آمدني اُس ذخیره کي بدولت قایم هی جو قانون کي روسے اُنکے لیئے علاحده کیا گیا اور وه ذخیره کسیقدر قانون کے

مکرر سدکرر اُس حمایت سے برابر رهتا هی جو قانون نے اصل پادریوں کے نائبوں کے معاوضے بڑھی هوئی رهنے پر کي هی جس سے وہ کم سے کم مقدار معاوضہ کي جو آپس کے مباحثہ سے قایم هوسکتي هی نہ اصل پادري دیسکتا هی نہ اُسکا نایب لی سکتا هی فوج میں داخل هونے کے قابل هونے کا خرچ قریب قریب اُسي خرچ کے هوتا هی جو گرجا میں داخل هونے کے واسطے هوتا هی صرف چهہ هزار روپیہ اول سند حاصل کرنے اور اور سامان درست کرنے میں زیادہ خرچ هوتے هیں مگر چونکہ اس پیشہ میں آغاز عمر سے آدمي بهرتي هوسکتا هے تو یہہ نقصان پورا هوجاتا هی جهاز کے نوکروں میں داخل هونے کا بهت کم صرف هی اور یہہ دو نوں ایسے پیشے هیں کہ بدون زیادہ علم تحصیل کیئے آدمي اُن میں داخل هوسکتا هی بحري اور بري فوجوں کي تنخواہ اور تمام مواجب جو قانون سے معین هیں گو ظاهر میں متوسط معلوم هوتے هیں مگر حقیقت میں اُس مقدار سے بهت زیادہ هیں جو لٔیق امیدواروں کي مقدار حصول کے قایم رکهنے کے واسطے ضروري هوتي اور اُن دو نوں پیشوں میں داخل هونے میں جو مشکلیں پیش آتي هیں وہ اسقدر مشهور هیں کہ بهت کم آدمي ایسے هوں گی جو بدون سخت ضرورت کے اُن پیشوں میں داخل هونا چاهتے هوں مگر باوجود اسبات کے جسکے بدولت تعداد امیدواروں کي گهٹتي رهتي هی بحري فوج کے سردار اعظم کے دفتر اور بخشي خانوں میں جتني نوکریاں خالي هوتي هیں اُن سے دس گنے امیدوار پهلے سندیں حاصل کرنے کے واسطے گهیرے رهتے هیں *

یهي بات اور سب سرکاري عهدوں کي نسبت بهي کهي جاسکتي هے اگرچہ آمدني اُن عهدوں کي تعلیم کے خرچ کے اعتبار سے بهت تهوڑي هوتي هی مگر اُن پر بهي بهت سي حرص و طمع کیجاتي هی *

اگر ثبوت اسبات کا زیادہ درکار هو کہ اعلی پیشہ کے امیدواروں کي تعداد آیندہ منافع کي نسبت زیادہ تر اس خیال سے مستقل رهتي هی کہ تمام مربي اپنے بچوں کو کم سے کم اپنے مرتبہ کے لایق تعلیم کرانے میں کوشش کرتے هیں تو وہ ثبوت اُستانیوں کي کثرت تعداد سے حاصل هی ایک لڑکي کي ایسي تعلیم و تربیت کا خرچ کہ وہ اُستاني هونے کے قابل هو اگرچہ اسقدر نهیں هوتا جسقدر ایک لڑکے کي ایسي تعلیم میں هوتا

هی جس سے وہ کچھہ لئیق ہو جاوے مگر پھربھی بجاۓ خود بہت بڑا هوتا هی اور اس خرچ کے کسی جزو کا سرانجام سرکاری خزانہ سے نہیں هوتا مگر پھربھی امیدوار اس پیشہ کے اسقدر هیں کہ اُس عہدہ کی تنخواہ مشکل سے خدمتگار کی تنخواہ کے برابر پڑتی هی *

ایک باقاعدہ تعلیم کے معمولی خرچ کے سوا دس هزار روپیہ کے قریب زیادہ خرچ کرنے سے ایک جوان آدمی طبابت کے قابل هوجاتا هے اور پندرہ هزار زیادہ خرچ کرنے سے وکالت کرنے کے لایق هو جاتا هی باقی قانون اور طبابت کی اور ادنی شاخوں کے پیشوں میں اُسیقدر خرچ هوتا هے جسقدر کہ فوج یا گرجی میں داخل هونے پر پڑتا هی مگر طبابت یا وکالت کی کوئی شاخ ایسی نہیں کہ کوئی شخص اُس میں بغیر تین برس سے پانچ برس تک شاگردی کیئے کام کرنے کا مجاز هووے یا بدون تین چار برسکی محنت سے تحصیل کرنے کے کامیاب هوسکے اور اِن هی سببوں کے اثر سے پیشہ طبابت یا وکالت کے امیدواروں کی تعداد اسقدر گھٹتی رهتی هی کہ همکو اسبات میں بہت شبہہ هوتا هے کہ فی زماننا فن طبابت اور وکالت کا معاوضہ اُسیقدر تھوڑا هی جتنا کہ آدم اسمتھہ صاحب نے اپنے وقت میں بیان فرمایا هی اگرچہ طبابت کی نسبت همکو زیادہ شبہہ هی مگر برسوں کے تجربہ سے هم کہہ سکتے هیں کہ یہہ بیان آدم اسمتھہ صاحب کا کہ اگر تم اپنے لڑکے کو قانون سکھنے کے واسطے بھیجو تو اُس فن میں اُسکا اتنی لیاقت بہم پہنچانا جسکے ذریعہ سے اوقات اپنی بسر کرے ایک بسوہ ممکن هی اور اُنیس بسوہ ممکن نہیں زمانہ حال کے حالات سے کچھہ مطابقت نہیں رکھتا همنے قانون کے طالب علم شاید قریب سو کے دیکھے جنمیں سے قانون کی تحصیل میں جسنے اچھی محنت اور مشقت اُٹھائی وہ همیشہ کامیاب هوا اور ناکامی مستثنی اور نادر رهی اگرچہ بہت لوگوں نے مناسب محنت نکی مگر همنے دیکھا کہ محنتیوں کی ناکامی کی نسبت کاهلوں کی کامیابی زیادہ هوئی غرض کہ بجاے اسبات کے کہ هم قانونی طالب علم کے بیس بسوہ میں سے ایک بسوہ کامیابی مانیں اسبات پر میلان رکھتے هیں کہ وہ بیس میں سے دس بسوہ کامیاب هوگا *

تیسرے مصروفیت کا استقلال

واضح هو که مختلف کاموں میں اجرت اور منافعوں کے مختلف هونے کا تیسرا سبب مصروفیت کا استقلال یا عدم استقلال هی مگر اس سبب سے جو اختلافات واقع هوتے هیں وہ حقیقي نهیں هوتے بلکه ظاهري هوتے هیں مثلاً کوئي لنڈن کا پله دار ایک گهنته کے واسطے مصروف کیا جاوے اور آتهه آنه سے کم کم اُسکو دیا جاوے تو وہ شخص آپ کو گهاتے میں سمجهے گا بازار کے گلي کونچوں وغیرہ میں اینٹ پتهر وغیرہ بچهانے والا یا گارہ ڈهونے والا مزدور جسکي محنت پله دار سے زیادہ شاق اور سخت هی دو آنه في گهنته سے زیادہ بهت کم پاتا هی مگر فرش بنانے والیکو کام همیشه ملتا هی اور وہ بحساب في گهنته دوآنه کے اوسط ایک روپیه آتهه آنه روزانه اور چار سو ساتهه روپیه کے قریب سالانه پیدا کرسکتا هي اور پله دار بعض اوقات معطل بیٹها رهتا هی اگر پله اُٹهانے والے کو فرش بنانے والے کي نسبت تین چهارم کي قدر کم کام ملے تو سالانه آمدني برابر کرنے کے واسطے اُسکي في گهنته سه چند اجرت زیادہ هوني چاهیئے اور آدم اسمتهه صاحب تصور کرتے هیں که پله‌دار جو اپنے کام کے غیر مستقل هونے کے باعث سے فکر و تردد میں رهتا هی تو اُسکي پریشاني کے معاوضه کے واسطے سالانه اجرت اُسکي اوسط سے زیادہ زیادہ هوني چاهیئے لیکن اس برائي کا عوض اُس محنت کي کمي سے جو اُسکو کرني پڑتي هی زیادہ هو جاتا هی اور اکثر لوگوں کے نزدیک بقدر مناسب سے زیادہ هو جاتا هے کیونکه هم یهه یقین کرتے هیں که انسان کو کوئي چیز ایسي ناپسندیدہ نهیں جیسے که مستقل یا متصل محنت ناپسندیدہ هی جس پیشه میں متواتر محنت کے نهونے سے جو فرصت ملتي هی وہ فرصت بیکاري کے فکر تردد کا اسقدر زیادہ عوض هوتي هی که اُسکی سبب سے اُس پیشه میں سالانه اجرت عام اجرت کے اوسط سے گهٹ جاتي هی *

مگر یهه بات یاد رهی که سرمایه کے استعمال میں یهه معاوضه حاصل نهیں هوتا کیونکه عموماً کها جاسکتا هی که سرمایه جو کبهي کبهي غیر بارآور رہ جاتا هی تو سرمایه والے کو اُس سے کچهه فائدہ نهیں هوتا اسلیئے یهه امر ضروري هی که جب سرمایه اسقدر بارآور هووے جس سے فاضل منافع

حاصل هووے تو کم سے کم غیر بارآوري کے زمانہ کا نقصان پورا هوسکیگا چنانچہ مکان بنانے والے کا سرمایہ اکثر اوقات غیر بارآور پڑا رهتا هی کیونکہ بعض مقام ایسے هیں کہ وهاں اُسکے بهت سے گهر سال بهر میں نو مهینے تک خالي پڑے رهتے هیں تو ضرور هی کہ مکان والیکا منافع آبادي کے وقت کا اُس منافع کي نسبت جب کہ وہ برابر آباد رهیں چوگنا هونا چاهیئے جس سے نقصان اُسکا پورا هوجاوے مصروفیت کے غیر مستقل هونے کا اجرت اور منافع پر ایک اثر یہہ بهي هوتا هے کہ اکثر خدمتیں اور جنسیں جبکہ اُنکي مانگ زیادہ هوتي هے ارزاں هوجاتي هیں مثلاً ایک ایسا شخص کہ اُسکو روز روز کام ملتا هووے اور چار گهنتہ في یوم اپني محنت کے قرار دے اور اُسکے مقابلہ پر اور لوگ بهي اُسي کار کے موجود هو جاویں تو جسقدر وہ دو گهنتہ کي اجرت اُن لوگوں کے نهونیکي صورت میں طلب کرتا کام ناکام اُنکے هونیکي تقدیر پر اسیقدر اجرت چار گهنتہ کي محنت پر قبول کریگا *

چوتهے اعتبار

آدم اسمتهہ صاحب نے جو اجرت کے مختلف هونے کا چوتها سبب کاریگر کے تهوڑے بهت اعتبار کو قایم کیا هی یہہ سبب بهت کچهہ دوسرے سبب یعني تعلیم کے خرچ میں داخل معلوم هوتا هی مگر هم دیکهتے هیں کہ کبهي کبهي لوگ اُن شخصونکا اعتبار کرتے هیں اور وہ لوگ اُس اعتبار کے مستحق هوتے هیں جنکي تربیت بهت بري حالتوں میں هوتي هے اور تدین ایسے شخصونکا نیک مزاجي کي خصوصیت سے جو قدرت سے اُنکو عطا هوئي ظهور پذیر هوتا هی اور انعام اُسکا ایسے حالات میں ایک قسم کا لگان تصور هونا چاهیئے مگر چونکہ یہہ قاعدہ عام هی کہ تربیت اخلاق کا نتیجہ ذي اعتباري هے اور اس صورت میں ذي اعتباري بهي انسان کے غیر مادي سرمایہ کا ایسا هي ایک جزو هوتي هی جیسے اُسکے علم اور هوشیاري متصور هوني چاهیئے *

پانچویں کامیابي کا غالب هونا

آدم اسمتهہ صاحب نے اخیر سبب جو مختلف کاموں کے مختلف معاوضے ملنے کا قایم کیا هی کامیابي کا غالب هونا یا نهونا هی واضح هو کہ بعض صورتوں میں کامیابي کا متیقن نهونا مصروفیت کي غیر استقلالي سے مشابہ هی مگر چند مثالوں سے مختلف هونا اُنکا ثابت هوجاویگا مثلاً

قانون و طبابت کے پیشے بہت غیر مستقل تصور کیئے گئے مگر ظاہر ہی کہ کامیاب طبیب یا وکیل ہمیشہ سخت مصروف رہتا ہی اور علاوہ اُسکے ایک آدمی کو اسبات کا یقین ہو سکتا ہی کہ اُسکو ایک معین پیشہ میں ایک ایک روز کا کام پورا چالیس یا پچاس مرتبہ برس روز میں ملیگا اور آمدنی اُسکی پرورش سالانہ کے لیئے کافی ہوگی پس ایسے پیشہ میں باوجود غیر مستقل ہونے کی کامیابی متحقق و ثابت ہی *

غیر متحقق ہونا کامیابی کا عام محنت کی اجرت پر موثر نہیں ہوتا اس لیئے کہ کوئی آدمی جب تک آپ کو کسی ایسے کام میں جسکی کامیابی متحقق و ثابت نہو مصروف نہیں کرسکتا کہ وہ کسیقدر سرمایہ والا نہو یا سرمایہ لگانے سے اُسکا معاوضہ حاصل ہونے تک جو زمانہ گذریگا اُسکے واسطے کافی وافی ذخیرہ نرکھتا ہو مگر اُسکا اثر ظاہری اور اصلی بھی منافع پر بہت بڑا ہوتا ہی *

البتہ علم کامل سے امور اتفاقیہ کا تصور باقی نہیں رہتا لیکن اگر تمام آدمی اتنی معلومات کافی رکھیں کہ کامیابی کے اتفاقوں کا حساب اچھی طرح سے کر سکیں اور کوئی عجلت نا مناسب اُنسے ظہور میں نہ آوے اور بزدلی کا دخل نہو تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ تب بھی کسی کام کی مصروفیت کے اوسط منافعے اُسکے کامیابی کے غیر متحقق ہونے سے بڑہ جاوینگے *

مثلاً جبکہ رقمیں برابر ہوویں تو ظاہر ہی کہ جیتنا جسقدر بھلائی ہوتا ہی ہارنا اُس سے بہت زیادہ برائی ہوتا ہی اگر دو آدمی بیس بیس ہزار روپیہ سرمایہ رکھتے ہوں اور ایک روپیہ اوچھالکر دس دس ہزار کی شرط لگاویں تو جیتنے والیکے سرمایہ میں صرف ایک ثلث کا اضافہ ہوگا اور ہارنے والیکا آدھا رہ جاویگا لاپلاس صاحب چھبیس فیصدی کا نقصان شمار کرتے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ برابر کے جوئے میں منفعت کی نسبت مضرت زاید عاید ہوتی ہی مثلاً فرض کیا جاوے کہ ایک کھلاڑی سو روپیہ کا سرمایہ رکھتا ہو اور اُسمیں پچاس شرط پر † ہیڈز اور ٹیلز کی

---

† انگریزی میں ہیڈ سر کو اور ٹیل دم کو کہتے ہیں اب انگریزی میں یہہ نام چت پٹ کے کھیل کا ہی اور وجہہ اسکی یہہ ہی کہ انگریز روپیہ کو اوچھالا کرتے ہیں اور روپیہ کے ایک طرف جو بادشاہ کے سر کی تصویر ہوتی ہے اسلیئے اُس جانب کو ہیڈز کہتے ہیں اور دوسریطرف گلکاری اور سنہ وغیرہ ہوتا ہی اُسکو ٹیلز کہتے ہیں کھیلنے والوں میں سے ایک شخص ہیڈز کیجانب لیتا ہے اور دوسرا شخص ٹیلز کیجانب اپنے فرض کرتا ہے

لگاوے تو بعد اُسکے کہ وہ زر شرط کو جمع کرے کل سرمایہ اُسکا ستاسي باقي رهیگا یعني وہ ستاسي جو جوکھوں سے پاک صاف هیں اُسیقدر سرور اُسکو بخشینگے جسقدر کہ پچاس بے جوکھوں اور پچاس مشروط جنکے جاتے رهنے یا دوچند هو جانے کا امکان هی اُسکو خوشي بخشتے هیں همنے تسلیم کیا کہ یہہ حساب صحیح هی اور جسقدر اگاهي اور هوشیاري همنے فرض کي هی لوگوں میں موجود هی تب بهي کوئي شخص جسکے پاس ایک لاکهہ روپیہ کا سرمایہ هووے پچاس هزار روپیہ هارنے کے امکان سے اُسوقت تک نهیں لگائیگا جب تک کہ اُسکو جیتنے اور اپنے پچاس هزار سرمایہ پر مناسب منافع حاصل کرنے کي توقع نهو بلکہ علاوہ اسکے تیرہ هزار روپیہ منافع کي جوکھوں سهنے کے معاوضہ میں اور نہ سمجهہ لیوے *

ذکر اسباب کا کچهہ ضرور نهیں کہ یہہ امر بعید از عقل هی کہ انسان ایسا واقف اور عقیل هووے مگر یہہ معلوم هوتا هی کہ کامیابي کے غیر محقق هونیکي دو قسمیں هیں چنانچہ بعض صورتوں میں خود کام کے ساتهہ اُنمیں جوکھوں لگي رهتي هی اور اُس کام کي کار روائي پر بدرجہ مساوي عود کرتي هی چنانچہ باروت کا بنانا اور محصولي مال کو بلا محصول خفیہ لانا یا لیجانا اُسکي مثالیں هیں اگرچہ تجربہ اور هوشیاري کسیقدر جوکھونکو کم کردیتي هی مگر نهایت سے نهایت چالاک محصولي مال کا مخفي لیجانے والا اور غایت سے غایت هوشیار باروت بنانے والا ایک اوسط درجہ کا نقصان اوٹهاتا هی مگر هاں اور کام ایسے هیں کہ جنمیں ایک مرتبہ کامیابي نصیب هوگئي تو وہ مستقل رهتي هی چنانچہ یہہ امر اکثر کهان کهودنیوالوں کو پیش آتا هی جن جن ملکوں میں کهانیں کهودي جاتي هیں وهاں عموماً یہہ بات مشهور هی کہ کهان کهودنا گویا آپکو برباد کرنا هی مگر کهاں کهودنیوالے ایسے بهي هیں کہ اُنکو کبهي نقصان نهیں هوا اور ایسے هي اعلی درجہ کے پیشوں کي نسبت بهي کهاجاتا هی مگر آدم اسمتهہ صاحب کے فرمانے کے بموجب اُنکو نا محقق تسلیم کرکر یہہ صاف واضح هوتا هے کہ وہ خرابي جو اُنکے نامحقق هونے سے پیدا هوتي هے وہ اُن لوگوں کو پیش آتي هے جو خطا کرتے هیں باقي جو لوگ اُن پیشوں میں کامیاب هوتے هیں اُنکو مستقل اور بے جو کهوں آمدني هاتهہ آتي هي غرض کہ نامحقق هونا اُنکا ذاتي هی اور وہ اُس

غلطي سے پيدا هوتا هی جو هر انسان سے اُسوقت سرزد هوتي هی جب وہ اپني لياقتوں ميں حريف کا مقابلہ کرتا هے اگر امتحان هونے کے بعد وہ کمتر نکلے تو اُسکي ناکامي کا کوئي چارہ نهيں اور اگر خلاف اُسکے ظاهر هو تو کاميابي اُسکي مستقل هی جس کام ميں بالضرور هميشه جوکهوں هوتي هی اُس ميں مصروف هونے والے ايک شخص کي کاميابي يا ناکاميابي سے اوروں کي کاميابي يا ناکاميابي کا اندازہ هو جاتا هی اگر کوئي پرانا کسان اپنے ذاتي تجربوں سے همکو آگاہ کرے تو گمان غالب هی کہ کاشتکاري کي جوکهوں کا کسيقدر صحيح قياس اُسپر کرسکتے هيں ليکن اگر کاميابي کا اندازہ اُن اتفاقي امروں سے جو باب طبابت اور وکالت ميں حادث هوتے هيں دس يا بيس چني چني مثالوں سے کيا جاوے تو بڑي غلطي ميں پڑنے کا قوي احتمال هی اور اس صورت ميں پهلي قسم کي غير محققي دوسري قسم کي نسبت زيادہ تر صحت کے قريب قريب اندازہ کيجاسکتي هے *

آدم اسمتهہ صاحب نے اِن دو قسموں کي نسبت يهہ بات فرمائي کہ اُنکا پورا پورا اندازہ نهيں کيا جاتا اور اسي وجهہ سے جوکهوں والے کاموں کا اوسط منافع بے جوکهوں والے معاملوں کي نسبت تهوڑا هوتا هی اور اس رائے کو ايسے زور شور سے لکها هی کہ هم طول طويل انتخاب اُسکا مناسب سمجهتے هيں *

وہ فرماتے هيں کہ بڑا حصہ انسانوں کا جو اپني لياقتوں پر حد سے زيادہ قياس کرتا هی يهہ ايک ايسي قديم خرابي هی کہ اُسپر هر زمانہ کے حکيموں اور اخلاق والوں نے توجهہ کي هی مگر لوگوں کے اُس بيهودہ گمان کي جو وہ اپني خوش نصيبي پر کرتے هيں بهت کم خبر لي هی مگر يهہ گمان بهت زيادہ پهيلا هوا هے چنانچهہ کوئي شخص ايسا نهيں کہ وہ صحت کامل اور عزم صحيح رکهتا هو اور اُس بيهودگي سے بالکل پاک هو واضح هو کہ منافع کے امکان کو هر آدمي کچهہ نکچهہ زيادہ اندازہ کرتا هی باقي نقصان کے امکان کو بهت سے آدمي هلکا سمجهتے هيں اور شاذ و نادر کوئي شخص ايسا هوگا جو صحت کامل اور عزم صحيح رکهتا هو وہ نقصان کے امکان کي قدر اُسکي حيثيت سے زيادہ قرار دے *

منافع کے امکان کا زیادہ اندازہ کرنا † لاٹري میں کامیاب هونے کي عام رغبت سے دریافت هو سکتا هی نہ‌کبھي ایسا هوا اور نہ آگے کو هو گا کہ لاٹري میں دغل فصل نہو یا اُس میں جو منافع هوتا هے وہ اِس طرح سے هو کہ اُس سے هر ایک کا نقصان بھي پورا هو جاوے کیونکہ ایسي لاٹري سے کسیکو کچھہ فائدہ نہوتا وہ لاٹري جو گورنمنٹ کیطرف سے هوتي هی اُس میں حصہ دار هونے کے لیئے جو ٹکٹ ملتے هیں وہ حقیقت میں اُس قیمت کے نہیں هوتے جو قیمت حصہ لینے والیکو ٹکٹ کي دیني پڑتي هی مگر پھر بھي وہ ٹکٹ پیشگي لگے هوئے روپیہ پربیس یا تیس اور کبھي چالیس فیصدي کے حساب سے بازار میں فروخت هوتے هیں ٹکٹوں کي اس مانگ کا اصلي باعث ایک بڑي رقم حاصل کرنیکي امید موهوم هوتي هی چنانچہ معقول اور سنجیدہ لوگ بھي لاکھہ دو لاکھہ روپیہ کي بڑي رقم حاصل کرنیکے لیئے تھوڑي رقم کا دینا مشکل سے ناداني جانتے هیں باوجودیکہ وہ لوگ اسباب سے بخوبي واقف هیں کہ وہ تھوڑي رقم بیس یا تیس فیصدي اُس موهوم رقم کي مالیت سے زیادہ مالیت رکھتي هی اگرچہ اُس لاٹري میں جس میں دو سو روپیہ سے زیادہ رقم مرهوم نہیں هوتي اور صورتوں کے اعتبار سے گورنمنٹ کي لاٹري کي نسبت بہت کم دغل فصل هوتا هی مگر اُسکے ٹکٹوں کے اسقدر خریدار نہیں هوتے بعض بعض لوگ اسباب کے خیال سے کہ کسي بڑي رقم کے حاصل کرنیکا بهتر موقع هاتھہ آوے کبھي کبھي بہت سے ٹکٹ خرید کرتے هیں اور بعضی چھوٹے چھوٹے حصوں کے اور بھي زیادہ ٹکٹ خرید کرلیتے هیں مگر اس سے زیادہ کوئي مسئلہ حساب کا صحیح نہیں کہ جسقدر زیادہ خریدو گے اُسیقدر زیادہ غالب هی کہ نقصان اُٹھاؤ گے اور اگر کل خریدو گے تو کوئي فائدہ نہیں اور جسقدر تمہارے ٹکٹوں کي تعداد زیادہ هوگي اُسیقدر اس مسئلہ کي صحت زیادہ هو جاویگي *

یہہ بات کہ نقصان کا امکان اکثر هلکا سمجھا جاتا هی اور اُسکا اندازہ اُسکي حیثیت سے زیادہ نہیں کیا جاتا بیمہ والوں کے متوسط منافع سے

† لاٹري فواید عظیم کے ایسے تقسیم کرنے کو کہتے هیں جو اتفاق اور تقدیر سے حاصل هوسکیں چٹھیاں ڈالنا اس قسم کا خاص کام هے جنمیں ایک بڑے فائدہ کو بہت سے حصوں میں تقسیم کردیتی هیں مگر قسمت اور اتفاق سے وہ ایک حصہ دار کو حاصل هو جاتا هی *

ظاہر ہوتي ہی بیمہ کرنے کے واسطے عام اس سے کہ وہ آتش زدگي کي بابت ہو یا غرق سمندر کي حیثیت سے ہووے بیمہ کي عام شرح اُسقدر ہوني چاہیئے جو عام نقصانوں کے معاوضہ اور مصارف اہتمام اور اُسقدر منافع کے واسطے کافي ہو جسقدر کہ بیمہ کرنے والوں کے سُرمایہ کے برابر سرمایہ سے جو کسي عام پیشے میں لگایا جاتا ہی حاصل ہوسکتا ہی اور جو شخص ایسي شرح سے کچھہ زیادہ ادا نہیں کرتا تو یہہ ظاہر ہی کہ وہ جوکہوں کي اصلي مالیت سے کچھہ زیادہ یا کم سے کم ایسي قیمت سے زیادہ ادا نہیں کرتا جس سے معقول طریقہ سے بیمہ کرنے کي توقع کرسکے اگرچہ بہت لوگوں نے تہوڑا تہوڑا روپیہ بیمہ کے ذریعہ سے پیدا کیا مگر ایسے لوگ بہت تہوڑے ہیں کہ اُنکو اُسکے ذریعہ سے بہت روپیہ ہاتہہ آیا ہو اور اسي لحاظ سے یہہ بات ظاہر معلوم ہوتي ہی کہ نفع نقصان کي جانچ تول اس پیشہ میں اور عام پیشوں کي نسبت جنکي بدولت بہت لوگ بہت سا روپیہ پیدا کرتے ہیں زیادہ اچھي نہیں ہوتي اور باوجود اسکے کہ بیمہ کي شرح بہت کم ہوتي ہی تسپر بھي لوگ اُس سے رو گرداني کرتے ہیں اگر تمام سلطنت کا اوسط لیا جاوے تو منجملہ بیس گہروں کے اونیس بلکہ سو میں ننانوے گہر آتش زدگي کا بیمہ نہیں رکھتے اور اسلیئے کہ سمندر کي جوکہوں اکثر لوگوں کے نزدیک زیادہ خطر ناک ہی تو بیمہ شدہ جہازوں کي تعداد غیر بیمہ شدہ جہازوں کي نسبت بہت زیادہ ہوتي ہی مگر باوصف اسکے بھي بہت سے جہاز ہر موسم میں بلکہ لڑائي کے وقتوں میں بلا بیمہ چلتے ہیں اور یہہ کام اُنکا بعض اوقات حماقت نہیں جب کسي بڑي کمپني بلکہ بڑے تاجر کے بیس تیس جہاز سمندر میں چلتے ہوں تو وہ گویا ایک دوسرے کا بیمہ کرسکتے ہیں یعني حفاظت کرسکتے ہیں اُن سب کا بیمہ نہونے سے جو رقم بچے گي وہ تمام نقصانات ممکن‌الوقوع کا معاوضہ کرسکتي ہی بلکہ کسیقدر بچ بھي رہی گي مگر بہت سي صورتوں میں گہروں کي طرح جہازوں کے بیمہ کرانے سے غفلت کرنا اس عمدہ خیال کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اندھا دھندي اور جوکہوں کے بیہودہ سمجھنے کا نتیجہ ہوتي ہی منافع کي معمولي شرح ہمیشہ جوکہونکی ساتھہ زیادہ ہوتي ہی مگر یہہ امر واضح نہیں ہوتا کہ وہ اُسکي مناسبت سے زیادہ ہوتي ہی یا اسقدر کہ نقصان کا پورا معاوضہ کرسکے پیشوں میں

جسقدر جوکہوں کي زيادتي هوتي هی اُسيقدر لوگوں کے دوالے نکلتے هيں تمام پيشوں ميں نہايت جوکہوں کا پيشہ مال محصولي کا بلا ادا ے محصول کے ليجانا تصور کيا گيا اگرچہ کاميابي کي صورت ميں نفع بهي غايت درجہ کا هی مگر اُسميں دوالا نکلنا بهي يقيني هی خواہ مخواہ کاميابي کي توقع اس پيشہ ميں بهي ويسي هي هوتي هی جيسيکہ اور موقعوں ميں بهي لوگ اندها دهندي سے کرليتے هيں اور يهي اميد اسقدر لوگوں کو دهوکہ ديکر ايسے جوکہوں کے پيشونميں پهنساتي هی کہ باهمي بحث و حرص سے منافع اُنکا اُس مقدار سے گهٹ جاتا هی جو جوکہوں کے معاوضہ کيواسطے کافي هو نقصان کے پورے معاوضہ کے ليئے يہہ امر ضروري هی کہ سرمايون کے معمولي منافعوں سے معمولي اضافی اُنکے بہت زيادہ هوں اور ايسے نہوں کہ صرف اُن نقصانوں کا هی تدارک کرسکيں جو کبهي کبهي واقع هوتے هيں بلکہ پيشہ کرنيوالوں کو اتنا بالائي منافع بچے جتنا بيمہ کرنيوالوں کو بچتا هی ليکن اگر ان سب باتوں کے ليئے سرمايہ کے عام معاوضے کفايت کريں تو اکثروں کے دوالے ان پيشوں ميں بهي اکثر نہ نکلينگے جيسے کہ اور پيشوں ميں اکثر نہيں نکلتے انتهی *

اس سے کچهہ بحث نہيں کہ ادم اسمتهہ صاحب کے نتيجے بجاے خود صحيح هيں يا غلط مگر اتني بات محقق هی کہ جو صورتيں اُنہوں نے قايم کی هيں وہ نتيجے اُنسے پيدا نہيں هوتے کيونکہ بڑے منافع کے پيشوں ميں بهي اکثر دوالے نکل سکتے هيں چنانچہ هم فرض کرتے هيں کہ دس سوداگر ايک ايک لاکهہ روپيہ کا سرمايہ ايک برس کے واسطے ايک ايسے پيشہ ميں لگاويں جو نہايت بے جوکہوں مشہور و معروف هووے اور اور دس سوداگر اُسيقدر سرمايہ اُسيقدر مدت کے واسطے ايک جوکہوں والے پيشہ ميں صرف کريں اور هم ايسي دقت رکهنے والے پيشوں ميں اوسط شرح منافع کي دس روپيہ فيصدي ٹهراويں تو وہ دس لاکهہ روپيہ کا سرمايہ جو بے جوکہوں پيشہ ميں لگايا گيا آخر سال پر گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے گا مگر اُسی مناسبت سے وہ کام ميں لگا رهيگا جيسے کہ پہلے تها اور وہ سرمايہ جو جوکہوں والے پيشہ ميں لگايا گيا اگر وہ بهي سال کے آخر ميں گيارہ لاکهہ روپيہ هوجاوے تو يہہ صاف ظاهر هی کہ هر پيشہ ميں نفع برابر هوتا هی اگرچہ سرمايہ کے مختلف طور سے

لگنے میں بعضے اُنمیں سے برباد ہوجاتے اور بعضے نہال ہوجاتے اس لیئے کہ یہہ امر ممکن ہی کہ دو کا بالکل مال متاع برباد ہوجاتا اور دوسرے دو کا دوچند ہوجاتا اب اگر جوکہوں والے پیشہ کا سرمایہ آخر سال پر دس لاکہہ سے بارہ لاکہہ ہوجاوے تو یہہ امر صاف واضح ہی کہ جوکہوں والا پیشہ بے جوکہوں والے کی نسبت دوگنے نفع کا سبب ہوا اگرچہ وہ کل منافع دسوں میں سے دو یا تین یا ایک ہی شخص کو نصیب ہو اور باقی شریکونکا دوالا نکل جائے *

بیمہ کی مثال اس سے بھی زیادہ بیڈھنگی تقریر ہی کیونکہ اُسکے تمام مراتب سے ایسے نتیجے پیدا ہوتے ہیں جو آدم اسمتہہ صاحب کے نتیجے سے بالکل مخالف ہیں ہم کہتے ہیں کہ بیمہ ایک نہایت بے جوکہوں پیشوں میں سے ہی اگر اُسمیں منافع متوسط ہی تو اُسکے متوسط ہونے کی وجہہ صرف وہ آپس کی زیادہ بحث و حرص لوگوں کی ہی جو اُسکے کرنے میں اُسکے بے جوکہوں ہونیکے باعث سے ہوتی ھے جس سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ جوکہوں والے پیشونمیں بڑے منافع حاصل ہوتے ہیں اور نہ یہہ کہنا درست ہی کہ اکثر آدمی جوکہوں کوحقیر و خفیف سمجھہ کر ایک متوسط شرح بیمہ کی بے جوکہوں ہوجانے پر ادا کرنے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جوکہونکا اسقدر اندیشہ کرتے ہیں کہ اُس سے بچنے کے لیئے بہت ناواجب شرح دینے پر بھی راضی ہوتے ہیں آدم اسمتہہ صاحب کے قول کے موافق بیمہ والوں کو اتنا لینا چاھیئے کہ جوکہوں کی مالیت کے علاوہ مصارف اہتمام اور منافع معمولی کو کافی وافی ہووے چنانچہ آتش زدگی کے بیمہ عام میں † ایک شلنگ چہہ پنس فیصدی پونڈ لیا جاتا ہی منجملہ اُنکے چہہ پنس مصارف اور منافع میں محسوب ہوتے ہیں تو ایک شلنگ جوکہوں کی مالیت سمجہا جاتا ہی مگر بیمہ کرانے والیکو تین شلنگ فیصدی پونڈ سرکار میں داخل کرنے پڑتے ہیں اور اس صورت میں بیمہ کا کل خرچ جو چار شلنگ چہہ پنس فیصدی پونڈ پر ہوتا ہی وہ جوکہوں کی مالیت سے پچگنا ہوتا ہی باوجود اس بڑی شرح کے ہمکو یقین ھے

---

† ایک پونڈ برابر دس روپیہ کے اور ایک شلنگ برابر اٹہہ آنہ کے اور چہہ پنس برابر چار آنہ کے ہوتے ہیں *

که اچهے گهروں میں سے منجمله سو گهروں کے ایک گهر بهي ایسا نهوگا که
اُسکا بیمه نهو اس سے صاف ظاهر هی که لوگ جوکهوں سے اسقدر ڈرتے
هیں که اپنے حفظ و حراست کے واسطے جوکهوں کي بچکني قیمت دیني
گوارا کرتے هیں *

همکو اسبات پر بهي شک هوتا هی که بڑے فائدوں کي توقع یا بڑے
نقصانوں کے اندیشه کا اثر طبیعت پر زیاده هوتا هی جس سے یهه لازم آتا
هی که لوگ بڑے فائدوں کے امکان یا بڑے نقصانوں سے محفوظ رهنے کے
یقین کو اصلي مالیت سے زیاده تر روپیه صرف کرکے خریدنے کو طیار هوتے
هیں اور یهه بات اُن باتوں کے ملاحظه سے جو بیمه اور لاٹري کي نسبت بیان
کي گئیں بخوبي ثابت هوتي هی تهوڑے هي دن هوئے که انگریزي سلطنت
کي طرف سے جو لاٹري هوئي اُس سے بڑا ثبوت اس امر کا حاصل هی
که لوگ امکان حصول فواید عظیم کا اندازه اُن دنوں کي لاٹري کي
نسبت جسکو آدم اسمتهه صاحب نے مشاهده کیا تها بهت زیاده کرتے هیں
اور همیشه ٹکٹوں کي اصلي مالیت بحساب في ٹکٹ دس پونڈ کے معین
رهي اور هر ٹکٹ دس پونڈ کا همیشه ایک ایسي رقم تها جو تمام حاصل
هونے والي رقموں کے مجموعه کے برابر تها اور هر ٹکٹ کي اوسط قیمت
اکیس پونڈ سے چوبیس پونڈ تک تهي اس صورت میں بیس یا تیس
فیصدي کي جگهه اپني توقع کي مالیت کي نسبت سو فیصدي سے زیاده
زیاده ادا کیئے جسطرح که وه بیمه کے معاملوں میں پانسو فیصدي کے
قریب قریب اپني جوکهوں کي مالیت سے زیاده ادا کرتے هیں معلوم هوتا
هی که ٹکٹ کے خریداروں نے چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کي نسبت
کو دیکها اور چوبیس پونڈ اور بیس هزار پونڈ کے حصول کے دو هزارویں
امکان کے درمیان میں کوئي نسبت نديکهي یعني یهه نهیں سوچا که
چوبیس پونڈ دینے سے دو هزار ٹکٹ داروں میں همکو حاصل هونے کا امکان
دو هزارواں هوگا جیسے که وه لوگ اپنے گهروں کا بیمه کرنے میں دو پونڈ اور
پانچ شلنگ کا مقابله ایک هزار پونڈ کے کهونے کے امکان کے دو هزارویں
حصه سے کرنے کے بجاے ایک هزار پونڈ سے کرتے هیں آدم اسمتهه صاحب
نے یهه بات ٹهیک لکهي هی که اگر ادا کي هوئي رقم اور حاصل
هونے والي رقم کے درمیان میں تبدیلي آجاوے تو اگرچه سودا زیاده مفید

هو جاویگا مگر خریداروں کي کثرت بہت گھٹ جاویگي کوئي شخص آدھی ٹکٹوں کو في ٹکٹ بارہ پونڈ کي قیمت سے بھي خرید نہیں کریگا کیونکہ وہ دریافت کرلیگا کہ امکان حصول دو لاکھہ پونڈ کے لیئے ایک لاکھہ بارہ هزار پونڈوں کا ادا کرنا کسقدر لغو و بیہودہ هی لیکن اگر گورنمنٹ کي طرف سے لاٹري هو تو هزاروں آدمیوں سے اس قسم کي حماقت دوگني تگني ظہور میں آویگي علی‌هذالقیاس اگر في سال دو هزار میں سے ایک گھر کے جلنے کے بجائے جسکو هم زمانہ حال کا اوسط سمجھتے هیں دس گھروں میں سے ایک گھر جلنے لگی اور بیمہ کا خرچ جو سالانہ ادا کیا جاتا هی بائیس پونڈ اور دس شلنگ فیصدي هو جاوے تو بلاشبہہ بیمہ گھٹ جاویگا اگرچہ بیمہ کي شرح حال کي نسبت دو چند مفید هوگي*

جن کاموں میں تھوڑے هي خرچ سے بڑے معاوضہ کا امکان هووے وہ لاٹري کي سي خاصیت رکھتے هیں اور گمان کیا جاسکتا هی کہ اُن کاموں میں لوگوں کي باهمي بحث و حرص اسقدر امکان کي اصلي مالیت کي مناسبت سے نہیں هوتي جسقدر اُس ممکن معاوضہ کي زیادتي سے هوتي هے جو اُس خرچ کو منہا کرنے کے بعد باقي رهتي هے اگر یہہ زیادتي بہت بڑي هووے تو گمان کیا جاسکتا هی کہ مقابلہ کرنے والوں کي تعداد کثیر جو فائدہ عظیم کي تعداد کي مناسبت سے هو هر شخص کے امکان حصول کو اسقدر گھٹائے گي کہ اُن کاموں میں انجام کار منافع باقي نرهیگا واضح هو کہ انگلستان میں گرجے میں داخل هونا اور فوج میں بھرتي هونا اور وکالت اسي قسم کے کام هیں کہ اُن میں ایسے عظیم فائدے هوتے هیں کہ انسان کي هر خواهش کو بدرجہ غایت پورا کرسکتے هیں اور جیسا کہ بیان هو چکا هی اُن کے حاصل کرنے کے لیئے اُن لوگوں کو جو کسي شریف شخص سے تعلیم پاچکے هوں کچھہ تھوڑا هي سا اور خرچ کرنا ضرور هوتا هی چنانچہ گرجے میں داخل هونے اور سپاہ میں بھرتي هونے کے لیئے تو کچھہ بھي اور درکار نهو لیکن وکالت کے پیشہ میں پندرہ سو پونڈ کے قریب قریب شاید اور مطلوب هوں ایسي صورتوں میں اگر وکیلوں کي تعداد برسوں کي تحصیل علم کي ضرورت سے دبي نرهتي اور گرجے اور بحري بري فوجوں کے مواجب اُن ذخیروں سے برقرار نرهتے جو

اُنکے استعمال کے واسطے مقرر و مخصوص ہیں تو ہمکو کچھہ شک شبہہ نہیں کہ ان پیشوں میں آپس کی بحث و حرص اُنکے اوسط منافع کو اسقدر سے بھی زیادہ گھٹادیتی جسقدر کہ وہ آج کل ہی اکثر ہم ایسی تجویزیں سنتے ہیں کہ پادریوں کے تمام مواجب جو برابر نہیں ہیں اُنکو برابر کرنا بلکہ کم کرنا قرین مصلحت ہی اگرچہ ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بیس ہزار پونڈ ایک ارک بشپ کو ایسے کام کے لیئے سالانہ دینا جو ایک گرجے کے آباد علاقہ کے پادری کے کام سے جو سو پونڈ سالانہ پاتا ہی مقدار میں کم ہی روپیہ کا مفت ضایع کرنا ہے لیکن متصود اپنا اگر یہہ بات ہو کہ ایک ایسا پادری نہایت سستے داموں ہاتھہ آوے جسکی تعلیم و تربیت میں بہت سا روپیہ صرف ہوا ہو تو وہ مقصود بڑے بڑے مواجب کے گھٹا نے سے حاصل نہوگا بلکہ بڑھا نے سے ہاتھہ آویگا اگر انگلستان کے بشپوں کے علاقونکی آمدنی اکھٹی کیجاوے تو ایک لاکھہ پچاس ہزار پونڈ سالانہ سے کچھہ کم ہوتی ہی اور اس رقم کو اگر دس ہزار پادریوں پرتقسیم کیا جاوے تو ہر پادریکا مواجب پندرہ پونڈ کے قدر بڑہ جاویگا کوئی آدمی یہہ یقین کرسکتا ہی کہ اُس تبدیل سے پادریوں کی دنیوی خواہشیں نہیں گھٹینگی کوئی چیز اتنی گراں نہیں بکتی جتنی کہ وہ شی جسکو نہایت عمدہ سوچی ہوئی لاٹری کی ترتیب سے بیچا جاتا ہی اگر ہم یہہ چاہیں کہ تنخواہیں گران قیمت کو فروخت ہوں یعنی بڑی کارگذاری اور بڑی لیاقت جہانتک کہ ممکن الوقوع ہی ہمکو تھوڑی تنخواہ میں حاصل ہو تو عمدہ ذریعہ اُسکا یہہ ہی کہ بیش قرار مواجبونکی تقرر سے لوگوں کے شوق کو بھڑکاویں اور ایک یا دو شخصوں کو تقرر واجب سے بہت زیادہ عنایت فرماویں تاکہ ہزاروں شخص اپنی اپنی خدمتونکو ہمارے ہاتھہ آدھی قیمت پر فروخت کریں *

یہہ سنا ہی کہ ایکمرتبہ روم میں یہہ بات تجویز ہوئی کہ بڑے گنبذ کی تعمیر کا نہایت سہل طریقہ یہہ ہی کہ ایک قالب مٹی کا اُس گنبذ مطلوب کی صورت کا درست کیا جاوے اور اُسپر تعمیر شروع کیجاوے مگر گنبذ میں سے مٹی کے نکالنے کا خرچ بہت بڑا معلوم ہوا تو اُسی قاعدہ پر جو ہمنے بیان کیا یہہ بات تجویز ہوئی کہ اُس مٹی میں قالب بناتے وقت ادھر اودھر روپیہ پیسے اشرفی بقدر اُس مالیت کے جو اُن مزدوروں

کي نصف اجرت کے واسطے کافي وافي هو جو مزدوري ليکر اُسکو نکالنے ملائے جاوين اور بعد اُسکے لوگونکو بلا اداے اجرت اُسکے اُٹها ليجانيکي اجازت ديجاوے چنانچه تجويز مذکور سے گمان کيا گيا تها که بهت سے لوگ اُس مٹي کے نکالنے کے لیئے جمع هونگے اگرچه حقيقت ميں محنت اُنکي آدهي اجرت پر حاصل هوگي *

هم راے اپني ظاهر کرچکے هيں که وکالت کے پيشه ميں گرجے کي نسبت آمدني زيادہ هی اور اس تفاوت کا سبب هم يهه قايم کرتے هيں که وکالت ميں گرجے کي نسبت لاٹري کي خاصيت کم هے اور پهلے بهي هم بيان کرچکے هيں که خرچ اُسميں زيادہ اور فوايد عظيم اُسميں تهوڑے هوتے هين اور جس پيشه ميں فوايد عظيم نهايت تهوڑے هوتے هيں اور لاٹري اُس مين يکقلم جاتي رهتي هے تو خرچ اُسکا نهايت بڑا هو جاتا هی اُس پيشه ميں آمدني بهت اچهي هوتي هے جيسے مدرسي کا پيشه هے غالباً چندسرمايه ايسے هونگے جنکے کل مجموع سے ايسے محقق اور بڑے منافع کي رقم ملتي هوگي *

تجارت کے بعض بعض معامله ايسے هيں که وہ لاٹري کي خاصيت رکهتے هيں چنانچه تجارت کي کمپنيوں کے وہ حصے اسي قسم کے تهے جنسے تجارت ميں حماقت کا بازار سنه ۱۷۲۰ اور سنه ۱۷۲۵ع ميں گرم هوا منجمله ان هزاروں آدميوں کے جو ملک پيرو اور چلي اور رايوپلاٹا اور کولمبيا اور ميکسيکوکي کمپنيوں کے حصے خريدنے پر جهک پڑے کتنے آدمي ايسے تهے که اُنهوں نے تحقيق اور تفتيش تو در کنار تحقيق کا ارادہ بلکه خيال بهي کيا هو که جس کمپني کے هم لوگ شريک هوتے هيں اُسکي کاميابي بهي غالب هی يا نهيں هاں جو کچهه وہ علم رکهتے تهے وہ صرف اسقدر تها که ريل‌ڈيل‌مونٹ کي کمپني کے حصے جو ستر ستر پونڈ کو خريدےگئي وہ اب بارہ بارہ سو پونڈوں کو فروخت هوتے هيں تو اُنهوں نے اور کمپنيوں کے کئي کئي حصے اسي نظر سے خريد ليئے که اگر کاميابي هوئي تو اُن کو هزار فيصديکا منافع حاصل هونا ممکن هی اور اگر ناکاميابي هوئي تو صرف سو دو سو پونڈ کا نقصان هوگا *

مگر عموماً يهه کها جاتا هی که تجارت کے ايسے معاملے جنميں بهت جلد بڑے فائدے حاصل هوتے هيں لاٹري کي خاصيت رکهنے کي نسبت زيادہ تر معمولي جوئے ميں داخل گنے جاتے هيں نقصان ممکن‌الوقوع اکثر

ممکن‌الوقوع آمدني کي برابر يا اُس سے زايد هوتا هے اور عموماً زيادتي کي مناسبت هم بيان کرچکے هيں که جو ناواجب اميديں يا ناواجب انديشے بڑي آمدني يا بڑے نقصان کے امکان سے پيدا هوتے هيں اب اُنکو ايسا سمجهنا چاهيئے که وه دونوں باهم تل رهے هيں اور آدم اسمتهه صاحب کے اس مسئله کے ظهور کا سامان کرتے هيں که لوگ اپني خوش نصيبي پر بيهوده گمان رکهتے هيں اگر آدم اسمتهه صاحب کي راے صحيح و درست هووے يعني هر شخص اپني تندرستي اور عزم درست ميں اسپر مائل هو که غلطي سے امکانوں اور اتفاقوں کا حساب اپنے حسب مدعا کرے تو يهه لازم هوگا که اُن تجارتوں ميں جنميں بڑي جوکهوں کے انديشه سے بڑے فائده کي توقع هوتي هي لوگ اسقدر بحث و حرص کرنے لگتے هيں که اگر اُن ميں منافع بالکل معدوم نهيں هو جاتا تو اور معمولي معاملوں کي نسبت بهت کم ره جاتا هے اور همکو بهي يهي يقين‌هے مثلاً کهاں کا کهودنا اور سرکاري فنڈوں يعني نوٹوں کے خريد فروخت کرنے کا معامله کرنا سرمايه کے ايسے کام هيں جنميں بالکل بربادي کي جوکهوں کے ساتهه عظيم‌الشان کاميابي کي توقع هوتي هي پهلا معامله يعني کهان کهودنا مشهور هي که معمولي اوسط منافع سے کم هي اُسميں حاصل نهيں هوتا بلکه کل مجموعه منافع کا اتنا بهي نهيں هوتا که نقصان کے مجموعه کا کچهه بهي علاج کرسکے علم اور محنت اور سرمايه اور کاميابي کے اور تمام لوازم مقام کارنوال کے ايک ضلع ميں جو نهايت زرخيز معدني ضلع هي لگائے جاتے هيں اور پهر بهي يهه گمان کيا جاتا هي که اُس تانبے اور ٹين کي مجموعي قيمت جو هر سال وهاں سے نکلتا هي اُن مصارف کي برابر نهيں هوتي جو اُنکے نکالنے ميں صرف هوتے هيں مگر چند سرمايه والوں کو بهت سي دولت حاصل هوجاتي هي اور اُنکي دولتمندي اور کاميابي اوروںکے نقصان بلکه بربادي‌کا باعث هوتي هي *

سرکاري فنڈونکي تجارت ميں اگر کچهه خرچ بهي نکرنا پڑے تب بهي حساب کي روسے ثابت هي که کل مجموعه تجارت ميں کوئي فائده نهيں هوسکتا اسليئے که جو کچهه ايک ذريعه سے حاصل هوتا هي وه دوسرے ذريعه سے ضايع هوجاتا هي ليکن يهه تجارت بهت بڑے خرچ کے ساتهه جاري ساري هي هر سوپونڈ کے فنڈ کے انتقال پر دو شلنگ

چھہ پنس کمیشن دیجاتي هی اور جو آدمي خرید و فروخت آٹھہ لاکھہ پونڈ کے فنڈوں کي سالانہ کرتا هی اور یہہ رقم اُن لوگوں کے نزدیک کچھہ بڑي نہیں جو رات دن ان فنڈوں کي تجارت کرتے هیں تو اُسکو هرسال ایک هزار پونڈ سالانہ کمیشن کے تخمیناً دینے پڑتے هیں اور فرض کرو کہ وہ شخص اوسط کامیابي سے تجارت کرتا هی مگر یہہ هزار پونڈ سالانہ نقصان اُسکا ظاهر هی *

بهر حال اگر هم کچھہ بهي انسانوں کے اُس بهروسہ کے ساتھہ منسوب کریں جو اُنکو اپني بر توخوش نصیبي پر حاصل هی تو بہت کچھہ اُس بهروسے سے نسبت کرتے هیں جو اُنکو اپني بہتر قابلیت پر هوتا هی اور یہہ اعتماد ایسا هی کہ اگر عام هوتا تو اُس سے بهی ایسے هی اتفاقوں اور امکانوں کي حسب مدعا اپنے غلط شماري هوتي جیسے پہلے سے هوتي هی مگر بحسب ظاهر یہہ اعتماد جو هرخاص کام میں نامعقول نہیں هوتا تو پہلے کي نسبت زیادہ قوي اور عام هی *

منجملہ سرمایہ کے اُن کاموں کے جنکي کامیابي محقق نہیں هوتي تیسرے اور آخر قسم کے وہ کام هیں جو لاٹري کے بالکل خلاف هیں یعني وہ کہ اُنمیں همیشہ فائدا تهوڑا هوتا هی مگر قریب یقین کے هوتا هی اور نقصان بڑا هوتا هی مگر وقوع اُسکا بعید هوتا هی *

اگر همارا قیاس صحیح هو تو اس بڑے نقصان کے بعید امکان کو عموماً عظیم‌الشان سمجھنا ضرور هوتا هي اور جو سرمایہ والا اُسکو گوارا کرتا هی تو یہہ لازم هی کہ اُس منافع کے علاوہ جس سے وہ اپنے کاروبار کے بے جوکھوں هونے کي حالت میں راضي هوتا هے پہلے تو بدرجہ اوسط اُسکو ایک ایسا زاید منافع ملنا چاهیئے جو اُسکي جوکھوں کي برابر هووے اور دوسرے ایک اور منافع جو اُسکے اندیشہ اور تردد کا عوض هو یعني برائي کي اُس زیادتي کا عوض هو جو نقصان کي حالت میں کامیابي کي حالت کے فائدہ پر غلبہ رکھتي هی اور تیسرے علاوہ اُس کے ایک اور منافع ملنا اُسکو واجب هی جو اُس بڑے اندیشہ اور خوف کا عوض هو جو وہ اپنے نا کامیابي کي دور اندیشي سے کرتا هی *

اب واضح هو کہ اسي قسم میں وہ سب کام سرمایہ کے داخل هیں جنکو بڑے نقصان والے کاموں سے تمیز کرنے کے لیئے عموماً بے جوکھوں کام

کہتے ہیں جو سوداگر یا کارخانہ دار اپنی ذات کو محفوظ رکھنا چاہے تو یہہ بات اُسکو لازم ہی کہ بڑے فائدہ کي توقع کسي ایک کام سے نکرے مگر سرمایہ کا کوئي بارآور کام بالکل بے جوکھوں نہیں ہوسکتا البتہ ممکن ہی کہ ایک سرمایہ والا کسي ایسے شخص کو جو کسي کام میں سرمایہ لگانا چاہے سرمایہ اپنا قرض دے اور بحسب قانون اُس سے ضمانت لیوے اور وہ ضمانت قرضہ سے اتني زیادہ ہووے کہ وہ قرضہ بے جوکھوں سمجھا جاوے مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اگر وہ سرمایہ کسي تجارت میں لگایا جاوے تو وہ بلاشبہہ جوکھوں میں رهیگا کیونکہ وہ قرض میں لگا رهیگا اور گماشتوں پر بهروسا کیا جاویگا اور ہر طرحکي احتیاط اور دور اندیشي عمل میں آنے کے بعد ممکن ہے کہ ایک بڑے بارآوري کے موسم یا مقدار حصول کے کسي غیر متوقع ذریعہ کے پیدا ہونے یا غیر ملکي اور ملکي انتظاموں میں دفعتا تبدیلي اني یا تجارت کے کاموں میں کهلبلي پڑنے سے نہایت عمدہ تدبیروں کے کاموںمیں بربادي پیش آوے کسي بیوپاري کو اسبات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ دس برس گذرنے پر اُسکا دوالا نہ نکلیگا اگر ہمارا قول راست ہی تو اس نقصان عظیم کي جوکهوں کا معاوضہ جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے فائدے کي توقع نہو تو اُس نقصان کي مالیت سے کسیقدر زیادہ مالیت کا منافع ہونا ضرور ہی جسطرح کہ بڑے فائدہ کے اِمکان کو جبکہ اُسکے مقابلہ میں بڑے نقصان کا خوف نہیں ہوتا اُس منفعت کي مالیت سے زیادہ مالیت پر خرید لیتے ہیں اور جو کہ بہ نسبت اُس معاوضہ کے جو بالکل بے جوکھوں والے کام میں بشرطیکہ کوئي ایسا کام ہووے ہوتا پچھلي قسم کے کاموں میں جسطرح سے تهوڑا معاوضہ ہوتا ہی اُسي طرح سے پہلے قسم کے کاموں میں زیادہ اوسط معاوضہ ہوتا ہے *

اجرتوں اور منافعوں کے اختلافوں کا بیان جو سرمایہ اور محنت کے ایک کام سے دوسرے کام میں منتقل کرنے کي مشکل سے واقع ہوتي ہیں

واضح ہو کہ اجرتوں کا برابر نہونا اور منافعوں کا اختلاف جسپر ابتک گفتگو کي گئي ایسے سببوں سے واقع ہوتا ہی جو خود اُن کاموں

کي ذات میں ہوتي ہیں جن کي بحث ہوچکي اور عموماً ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ وہ اختلاف اُس حالت میں بھي موجود رہتی اگر ایک کام کو دوسرے کام سے جب جي چاہتا بدل‌لیتے مگر ایسے بڑے بڑے اختلاف موجود ہیں جنکا جواب اُن صورتوں میں سے کسي صورت سے نہیں ہوسکتا جنکي روسے لوگ ایک کام کو دوسرے کام پر ترجیح دیتے ہیں اور اسي واسطے وہ صرف اُن مشکلوں کي وجہہ سے جو محنتي اور سرمایہ والوں کو اُنکے کاموں کے بدلے میں پیش آتي ہیں جاري رہتي ہیں *

جس مشکل سے ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ میں محنت منتقل کیجاتي هی ایک بڑے درجہ کي تربیت یافتہ حالت کے لیئے بڑي برائي هے اور وجود اُس مشکل کا تقسیم محنت کي مناسبت سے ہوتا هی ہرشخص ایک وحشي حالت میں ہر کام کے کرنے کي برابر لیاقت رکھتا هی اور ہر ایک کام کرلیتا هی مگر تربیت کي ترقي میں دوباتوں سے وہ میدان روز بروز تنگ ہوتا جاتا هی جسمیں کوئي خاص شخص اپنی اپکو منفعت کے ساتھہ مصروف کر سکتا هی اول یہہ کہ جن کاموں میں وہ مصروف ہوتا هی وہ دمبدم تھوڑے ہوتے جاتے ہیں چنانچہ آدم اسمتھہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ گھنڈي‌دار سوئي کے کارخانہ میں ایک آدمي تو تارکشي کرتا هی اور دوسرا اُسکو سیدھا کرتا هی اور تیسرا اُسکو کاٹتا هی اور چوتھا نوک نکالتا هی اور پانچواں اُسپر گھنڈي چڑھانے کے واسطے اُسکے سرے کو رگڑتا هے اور گھنڈي بنانے میں دو یا تین کام جدے جدے کرنے کےبعد اُسکو سوئي پر قایم کرنا ایک علحدہ کام هی اور جلا دینا سوئي کا ایک اور کام هی اور بعد اُسکے اُنکو کاغذ میں لگانا بھي بجاے خود خاص کام هے غرضکہ ایک سوئي کے بنانے میں قریب اٹھارہ جدے جدے کاموں کے کرنے پڑتے ہیں انتہی پس بڑے کارخانوں‌میں جو آدمي ایک کام کرتا هی اور کاموں میں وہ ناتجربہ کار ہوتا هی *

دوسرے یہہ کہ جدے جدے کام کے کاریگروں کو اپنے اپنے خاص کام میں تقسیم محنت کے باعث سے جو کمال حاصل ہوتا هی وہ اسبات کا مانع هی کہ وہ دوسرا کام جسکو اُنہوں نے نہیں سیکھا وہ اُنسے ہوسکے اگرچہ وہ درجہ غایت کے ہوشیار اور چابک دست‌ہوویں جس کاریگر کي خاص محنت کي مانگ موقوف ہوگئي ہو وہ پرانے پرانے کارخانوں کو ایسے

کاریگروں سے معمور پاویگا کہ اُنہوں نے اوقات اپنی اُسکام میں اُسوقت سے صرف کی ہی کہ اُنکے اعضا اور طبیعت میں قوت آخذہ اچھی تھی *

ایورٹ صاحب سے جو اُن ہوشیار گواہوں میں سے ہیں جنکا اظہار اُس کمیٹی نے لیا جو کاریگروں اور کلوں کی تحقیقات کے لیئے مقرر ہوئی تھی یہہ سوال ہوا کہ کوئی واقعہ آپ ایسا بیان کرسکتے ہیں کہ جس سے یہہ بات ثابت ہو کہ عمدہ عمدہ کاریگروں کو بھی جبکہ اُنکو اُنکے روز مرہ کے کام سے علیحدہ کرکے گو اُسی پیشہ کے دوسرے کام میں مصروف کیا جاوے وہ نکمے ہو جاتے ہیں جواب دیا کہ ہاں میں بیان کرسکتا ہوں چنانچہ میں لینک شایر کے گھنٹہ اور گھڑی کے اوزار اور اُسکی حرکت کے آلات بنانے والوں کا حال نقل کرتا ہوں واضح ہو کہ یہہ لوگ بڑے کاریگر تصور کیئے جاتے ہیں اور وہ اُسی قسم کے آلات کام میں لاتے ہیں جو روئی کی کلوں کے بنانے والے کام میں لاتے ہیں مگر اُنہوں نے گھڑی گھنٹوں کے اوزار اور اُنکے حرکات کے آلات بنانے کے سوا اور کسی کام کی تربیت نہیں پائی پس جب کہ اُن لوگوں سے روئی کی کلیں بنانے کا کام لیا جاتا ہی تو یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اُنکو دھات کے کاموں میں ابھی اسقدر سیکھنا چاہیئے کہ گویا اُنہوں نے ابتک کچھہ بھی نہیں سیکھا ہمنے اُنکو دیکھا کہ وہ روز مرہ کے معمولی کام مثل سوھن سے ریتنے اور خراد پر اوتارنے کے بھی بالکل نہیں جانتے *

گارنیئر صاحب اپنے دلچسپ حاشیوں میں جنکو آدم اسمتھہ صاحب کے ترجموں پر چسپاں کیا فرانس کے ادنی درجہ کے لوگوں کی آسایش کو انگلستان کے مفلسوں کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں اور جو فرق اُسمیں قایم کرتے ہیں اُسکا سبب یہہ بتاتے ہیں کہ انگلستان میں محنت کے دور پر وہ قیدیں قایم کی گئیں جو فرانس میں پائی نہیں جاتیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی گورنمنٹ میں جو محنت میں مداخلت نکرے یہہ امر ممکن نہیں کہ کوئی تندرست اور قوی آدمی بیکار رہے اگر اُسکی بری عادتوں سے محنت کرنا اُسکو ناگوار نہو محنتی آدمی کو جب یہہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنی محنت کے واسطے اپنی مرضی کے موافق کوئی کام انتخاب کرے تو بلاشبہہ ایک نہ ایک کام پاویگا اور جسقدر کہ ملک کی دولت زیادہ ہوگی اُسیقدر کام ملنا اُسکو یقینی ہوگا کام نہ ملنے کی فریاد ایک حیلہ اُن کاہل وجودوں کا ہی جو خیرات کے ٹکڑوں کو محنت کی اجرت پر

ترجیح دیتے هیں اگر وہ محنت کي تلاش کریں تو مثل اپنے همسروں کے پاویں اگرچه فرانس میں انگلستان کي نسبت آبادي ایک تهائي زیادہ اور محنتیوں کي پرورش کا ذخیرہ بهت کم هی مگر محنتي لوگ احتیاج بلکه بے آرامي سے پاک و صاف هیں انتهی *

اسمیں کچهه شک شبهه نهیں که انگریزوں کے قواعد و عادات میں بهت سي باتیں ایسي هیں جنسے انگلستان کے محنتیوں کي محنت پابزنجیر اور گمراہ هو جاتي هی اور ان هي سببوں سے انگلستان کے بهت سے محنتي اکثر مدت تک بیکار رهتے هیں اور یهه بهي یقین هی که فرانس ایسے بهت سے سببوں سے انگلستان کي نسبت آزاد هی وہ انحصار تجارت جو شهروں اور کاریگروں کے سندیافته گروهوں کو حاصل تها اور ظالمانه قانون اور محصول اُس انقلاب کي بدولت جو فرانس میں هوا یکقلم معدوم هوگئے مگر بااینهمه پهر بهي وهاں بهت سي ایسي باتیں باقي هیں که اس قسم کي خرابیاں اُنسے پیدا هوتي هیں بهت دن نهیں گذرے که پولس کے قانون سے قصابونکي تعداد شهر پیرس میں چار سو پر محدود کي گئي اور سب سے بڑے درجه کے کاموں میں سے نهایت عمدہ جو تعلیم کا کام هی سو اُسکو گورنمنت نے اپني مرضي اور اختیار پر منحصر کر رکها هی اور سوداگریکے قانون ملک فرانس کے انگلستان کے قانونوں سے بهي زیادہ خراب هیں اور اس صورت میں اگر فرانسیسي محنتي بیکاري کي وجهه سے کبهي تکلیف نهیں اُٹهاتے تو وہ اس وجهه سے نهیں که اُنکو سرکاري مداخلت سے پوري پوري یا ایک بڑے درجه کي آزادي حاصل هی اگر مصروفیت اُنکي انگلستان کے محنتي لوگوں کي نسبت حقیقت میں زیادہ مستقل هووے تو همکو یقین کامل هی که یهه استقلال خاص کر اُنکے کارخانوں کي کمتر وسعت پر اور تقسیم محنت کي کمی پر مبني هی اور تقسیم محنت کي کمي اُن کارخانوں کي وسعت کے کمتر هونے کے باعث سے هی ایک ثلث سے کم انگلستان کي اور دو ثلث سے زیادہ فرانس کي آبادي کاشتکاري میں مصروف هی مگر باوجود اس کے هم اسبات کے خیال کرنے پر مایل هیں که انگریزي محنتیونکي پرورش فرانسیسي محنتیوں کي نسبتا بهتر هوتي هے مگر اُنکي پوشاک اور اور مصنوعي چیزوں میں جو وہ الگ الگ استعمال میں لاتے هیں کوئي مقابله نهیں انگلستان میں بڑا حصه موتي

چھوٹي چیزونکا فرانس کي نسبت سستا اور اچھا ملتا هی اور کاشتکاري اور کارخانوں کے محنتیوں کي اجرت ملک فرانس میں انگلستان کي نسبت نصف اجرت کے قریب‌قریب هے مسٹر سے صاحب اپني کتاب میں لکھتے هیں کہ ایک گنوار گٹھیا کي بیماري میں مبتلا تھا حسب اتفاق اسنے مجھہ سے علاج اپنا پوچھا چنانچہ میںنے کہا کہ ایک فلالین کي کمري اور کپڑوں کے نیچي پھني چاهیئے مگر وہ یہہ نسمجھا کہ فلالین کیا چیز هی تو میںنے اُس سے دو بارہ کہا کہ اپنے قمیص کے نیچے ایک کپڑے کي کمري پھنو مگر استر اُسکا اوپر رهی اُسنے جواب دیا کہ مجھکو اتنا مقدور کہاں کہ قمیص کے نیچے کوئي کپڑا پھنوں جبکہ اوپر پھنے کا بھي کبھي مقدور نہیں هوا باوجودیکہ یہہ شخص اپنے همسایوں میں کچھہ بري حالت میں نتھا انتہی *

فرانسیسي محنتي انگریزي محنتي کي نسبت زیادہ کاموں میں مصروف رهنے سے زیادہ پیشے موجود رکھتا هی جنمیں وہ مصروف هوسکے اسي وجہہ سے هر کام میں اسکي محنت کم بارآور هوتي هی اور ظن غالب یہہ هی کہ روسي محنتي فرانسیسي محنتي کي نسبت بہت کم بیکار رهتا هی اور تاتاري محنتي اُن دونوں کي نسبت بہت زیادہ کم معطل بیٹھتا هی مگر بہت کم اصول ایسے هیں جو اس اصول سے زیادہ صاف قایم هیں اور سب باتوں کے یکساں رهنے میں محنت کي بارآوري تقسیم محنت کي مناسبت سے هوتي هے اور تقسیم محنت کي مناسبت سے کبھي کبھي بیکاري کي تکلیف اُٹھاني ضرور هوتي هی ایک وحشي آدمي کا حال اُسیکے هتیاروں پر قیاس هو سکتا هی یعني اُسکے سونٹے اور اُسکي کھاڑي سے کہ بھدي اور ناکارہ هوتي هی مگر وہ بجاے خود اپني ذات میں کامل هوتي هی اور ایک تربیت یافتہ کاریگر پہیہ یا بیلن کي مانند هوتا هی یعني جبکہ وہ هزار پرزوں کے ساتھہ کسي پیچیدہ کل میں لگایا جاتا هی تو ایسے کاموں میں مدد دیتا هی کہ آدمي کي عقل اور طاقت سے خارج هیں مگر تنہا لیا جاوے تو محض بیکار اور نکما هے *

ایک کام سے دوسرے کام میں مادي سرمایہ کے منتقل کرنے کي مشکل اُس درجہ پر موقوف هی جس درجہ پر اُسکي صورت مصنوعي چیزوں میں بدلیگئي هو اور بعد اُسکے اُس تبدیلي پر موقوف هوتي هی جو

اُسکے اجزاء کے مرتب کرنے میں کیںچاوے ناطیار مصالحے ایک ایسے کام میں لگنے کے بجاے جسکے لیئے وہ تجویز کیئے گئے ہوں دوسرے کام میں تھوڑی سی دشواری سے عموماً کام آسکتے ہیں مثلاً جو پتھر کسی پل کی تعمیر کے واسطے اکہتے کیئے گئے ہوں وہ ایک مکان کی تعمیر میں بآسانی کام آسکتے ہیں لیکن اگر پل یا مکان میں وہ لگادیئے گئے ہوں تو دوسرے کام میں لگانے کے لیئے اُنکے نکالنے کا خرچ اُن کی مالیت سے زیادہ ہوگا وہ قیمتی آلات جو مستقل سرمایہ کے رکن اعظم ہوتے ہیں علاوہ اُس مطلب کے جسکے واسطے وہ بنائے گئے کسی مطلب کے نہیں ہوتے یہاں تک کہ اُن کی لاگت کا اوسط منافع بھی اُن سے وصول ہونا موقوف ہو جاتا ہے تو اسپر بھی اُسی کام میں مدت تک اسلیئے لائی جاتے ہیں کہ اگر اُنکو دوسرے کام میں لاویں تو اور بھی زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے مثلاً ایک ایسی دخانی کل کا بیس ہزار پونڈ کے صرف سے بنانا خسارہ کا کام ہی جس سے صرف سو پونڈ سالانہ منافع حاصل ہو مگر اس میں اور بھی زیادہ نقصان ہی کہ اُسکو پرانے لوہی میں پانسو پونڈ کو فروخت کر ڈالیں *

واضح ہو کہ عقلی یعنی غیر مادی سرمایوں اور بیجان یعنی مادی سرمایوں میں لحاظ مذکورہ بالا کی حیثیت سے بڑی مشابہت ہے چنانچہ دیانت اور محنت اور راے اور علم اصول اور اور عادتیں اور تعلیم جو اخلاق اور ادراک سے متعلق ہے ہم ان سب کے مجموعہ کو عمدہ تربیت کے نام سے پکارتے ہیں یہہ ایک طرح کے عقلی ناطیار مصالحہ ہیں جنکو اپنی مرضی کے موافق ایک تجویز کیئے ہوئے کام سے پھیر کر دوسرے کام میں لگاسکتے ہیں ایک معین پیشہ کے خاص علم اور خاص عادتیں ایک دخانی کل یا پن چکی کی مانند اپنے خاص کاموں کے سوا اور کاموںمیں بہت کم قدروقیمت رکھتے ہیں مگر عموماً یہہ بات ہے کہ سرمایہ کی دو نوں قسموں میں سے عقلی سرمایہ زیادہ انتقال کے قابل ہی اور جسقدر کہ وہ زیادہ خالص عقلی سرمایہ ہوگا اُسیقدر زیادہ انتقال کے قابل ہوگا جولاھی کی چابکدستی اور علم اُسکا کسی دوسرے پیشہ میں اُسکے لیئے بہت کم سودمند ہوگا لیکن اگر کوئی طبیب یا وکیل کسی وجہہ سے اپنے پیشہ کے جاری رکھنے سے بازآے تو وہ واقفیت اور عقلی عادتیں جو اُسنے اپنے پہلی پیشہ میں حاصل کی تھیں دوسرے پیشہ میں بہت کام آوینگی جسمانی

محنت کے سبب سے خصوصا جبکه محنتي چند معین حرکتیں کرتا رهی یعني اُسکے بعض اعصاب بهت سي محنت میں رهیں اور باقي بهت کم محنت اُتهاویں ترکیب عنصري اکثر بیڈهنگي اور کمزور هو جاتي هی چنانچه شاصاحب ایک جراح کامل نے جو اُکهڑے عضوونکو ٹهیک ٹهاک کرنے میں بهت مشهور تهے همسے یهه بیان کیا که هر آدمي کے جسم کے بیڈهنگے پن کو دیکهه کر میں اُسکے پیشه کو بتا سکتا هوں مگر عقلي محنت باستثناء اُن چند صورتوں کے جو کثرت فکر و غور سے دماغ میں خلل پیدا کرتي هیں اُسکي قوتوں کو ضعیف نهیں کرتي مگر احتمال هی که کبهي کبهي اُسکو خراب کرے یعني بعض اوقات ایک یا دو قوتوں کو اور قوتوں پر نا واجبي غلبه دیوے مگر اتنا غلبه شاذو نادر هوتا هی که انسان کي آینده کوششوں کي بارآوري کو گهٹاوے اور یهه بات عموماً پائي جاویگي که آدمي جسقدر عقلي کام زیاده کرے اُسیقدر وه اور زیاده اور بهتر کرنے کے لایق هوگا *

ایک ملک سے دوسرے ملک میں محنت و سرمایه کے انتقال کي دشواري کا بیان

جو موانع محنت اور سرمایه کے ایک کام سے دوسري کام میں منتقل هونے میں مزاحمت کرتے هیں وه مختلف ملکوں بلکه ایک هي همسایه اور ایک هي ملک میں اُسوقت زیاده هوجاتے هیں جبکه صرف کام کا هي بدلنا نهیں بلکه مقام کا بهي بدلنا پڑتا هی آدم اسمتهه صاحب بیان کرتے هیں که جن دنوں میں کتاب اپني لکهتا تها خود لنڈن اور اُسکے اطراف و جوانب میں عام قیمت محنت کي ایک شلنگ اور چهه پنس روزانه تهي اور پولنڈ اور اسکاٹ لینڈ میں معمولي قیمت صرف آٹهه پنس تهي اور یهه بهي لکهتے هیں که قیمتوں کا یهه تفاوت ایک شخص کی ایک محله سے دوسرے محله میں اوٹهه جانے کے خرچ کے لیئے همیشه کافي معلوم نهیں هوتا اور یهي تفاوت نهایت بهاري جنسوں کے ایک محله سے دوسرے محله کو بلکه ایک بادشاهت کے ایک سرے سے بلکه دنیا کے

ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کثرت سے منتقل هونے کا باعث هوتا هی که وہ تفاوت پهر باقي نهیں رهتا یعني جنسوں کي قیمتیں هرجگهه قریب برابر کے هوجاتي هیں انسان کي طبیعت کے اوچهے‌پن اور اُسکي غیر مستقل هونے کے لحاظ سے جسکا هم ذکر کرچکے هیں اور تجربه سے ایسا معلوم هوتا هی که منجمله اقسام بار برداري کے انسان ایسي قسم هی که انتقال اُسکا نهایت دشوار هی *

جب که مختلف ملکوں کي محنت کي اجرت کا مقابله کیا جاتا هی تو هم همیشه اندازہ اُسکا نقدي پر کرتے هیں اور اسطرح اندازہ کرنے میں دو وجهه سے هم مجبور هیں ایک یهه که قیمتي دهاتیں هي ایسي عمدہ جنسیں هیں جو ساري دنیا میں پهیلي هوئي هیں اور دوسرے یهه که صرف یهي جنسیں ایسي هیں جنکي قیمت هرجگهه برابر یا قریب برابر کے رهتي هی بحسب مقابله اُن سیبوں کي تعداد کے جو جزیرہ جاوہ یا انگلستان میں روزانه محنت کے اعتبار سے حاصل هوویں بهت کم واقفیت حاصل هوگي اور اس سے بهي کم آگاهي اُس حالت میں هوتي هی جبکه † پلکو کے اُس مقدار کا جو کوئي مکسیکو کا رهنے والا حاصل کرے وسکي شراب کي اُس مقدار سے جسکو ایر لینڈ کا باشندہ پیدا کرے مقابله کیا جاوے لیکن اگرچه نقدي کي اجرت سے تمام دنیا کي بازار میں قوموں کي محنت کي مالیت کا اندازہ بهت صحیح اور درست هوتا هی مگر اُس اجرت سے اُس عیش و ارام کي مقدار کا بهت ناقص امتحان هوسکتا هی جو مختلف ملکوں کے محنتیوں کو حاصل هوتا هی اور آدمي اس تفاوت کے سبب سے اپني سکونت کے مقام کو تبدیل کرتا هی زر نقد کي اجرت کے تفاوت سے نهیں کرتا اور اُن تفاوتوں کو هم مختلف ملکوں کي نقد اجرت کا اُن جنسوں کے ساتهه مبادله کرنے سے جو محنتیوں کي استعمال میں آتي هیں قریب تحقیق کے دریافت کرسکتے هیں شمالي امریکا میں نقد اجرت بقدر ایک ثلث کے انگلستان کي نسبت زیادہ هے مگر جو که مصنوعي چیزوں کي قیمت وهاں بڑهي هوئي هی تو اس سے کسیقدر کمي اجرت کا معاوضه انگلستان والوں کو هوجاتا هی مگر جو که انگلستان کي نسبت وهاں خوراک بهت ارزاں هی جو هر جگهه محنتي

† پلکو ایک پینے کي چیز مثل تاڑي کے میکسیکو میں هوتي هے

کے خرچ کا بڑا حصہ ہوتي هی اسلیئے امریکا والے محنتیوں کو جو تفوق انگریزي محنتیوں پر حاصل هی وہ اُس سے زیادہ هی جو اجرت کے تفاوت سے معلوم ہوتا هی کرافورڈ صاحب کي تحریر سے جو اُنھوں نے اپنے رسالت کے حال میں جب وہ انگلستان سے شاہ ہند کے پاس بھیجے گئے تھے لکھي هی دریافت ہوا کہ ملک بنگالہ میں روز مرہ کا مزدور تمام سال میں ہزار دشواري سے تین پونڈ پیدا کرتا هی مگر باوصف اُس قلت اجرت کے بہت سي مصنوعي چیزیں انگلستان کي نسبت وہاں بہت گران بکتي ہیں البتہ خوراک زیادہ ارزان هی اگر وہ ایسي مول پر بکتي جس سستي سے سستي قیمت پر انگلستان میں بکتي هی تو وہاں ایک کنبہ کي پرورش ایک شلنگ سے هفتہ بھر نہوسکتي اور یہہ بات واضح هی کہ ہر ملک میں محنت کي اوسط اجرت ایک اوسط خاندان کي پرورش کے لیئے کافي وافي ہوني ضرور هی اور بمناسبت اراضي اور محنت مطلوبہ کي مقدار کے شاید چاول کي جنس ایسي هی جو زمین سے بافراط تمام پیدا ہوتي هی اسلیئے بنگالي محنتي کي خوراک چاول ہیں اور جب یہہ فرض کیا جاوے کہ اُسکي تمام اجرت خوراک میں صرف ہوتي هی تو دس من کے قریب قریب چاول اُس سے حاصل ہونگے مگر وہي مقدار چاول کي انگلستان میں دس پونڈ یعني سو روپیہ کو خرید ہوسکے گي حاصل یہہ کہ اگر زر نقد کي روسے اندازہ کیا جاوے تو انگلستان کي اجرت جو تیس پونڈ سالانہ هی بنگالہ کي اجرت سے دہ چند زیادہ هی اور اگر مصنوعي چیزوں کے اعتبار سے حساب کیا جاوے تو دہ چند سے زیادہ هی اور چاولوں میں سہ چند کے قریب قریب زیادہ هی *

دو ملکوں کے منافع کي شرح کے مقابلہ میں یہہ دشواري نہیں ہوتي کیونکہ پیشگي لگے ہوئے سرمایہ اور اُسکے معاوضہ کا اندازہ زر نقد میں ہوجانے کے بعد ہر دو ملکوں سے منافع کي شرح کا اصل تفاوت علانیہ معلوم ہوجاتا هے *

واضح ہو کہ آب و ہوا کا اختلاف اور مقاموں کا فاصلہ اور زبانوں کا اختلاف محنت کے پھیلنے کي بڑے موانع ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے پہلا مانع اتنا قوي اور اتنا بڑا هے کہ محنتي کا نقل مکان ایسي آب وہوا میں

جو مزاج کے موافق نہو رضا و رغبت سے بہت کم ہوتا ہی باقي زبانوں کا اختلاف بھي بہت مقاموںکے بڑے فاصلہ کي نسبت زیادہ بڑا مانع ہی مثلاً انگریزي دستکار کو ملک فرانس میں جو اجرت پیشگي حاصل ہوتي ہی وہ اُسکي نسبت زیادہ ہی جو اُسکو امریکا میں جانے سے ملسکتي ھے مگر ایک شخص اگر فرانس کو جاوے تو دس † امریکا کو جاتے ہیں عادتوں اور گورنمنٹوں اور مذہبوںکے اختلاف بجز اُن صورتوں کے کہ نا اتفاقي اور نزاع کے باعث سے عداوتیں قایم ہوجاویں جس سے نقل مکان کرنا خطرناک ہوجاوے بڑے قوي مانع نہیں عادات اور مذہب کے اعتبار سے دو چار ہي ملک ایسے مختلف ہونگے جیسے کہ انگلستان اور ایرلینڈ مختلف ہیں یا گورنمنٹ کي حیثیت سے ایرلینڈ اور‡ یونائیٹڈسٹیٹز کي نسبت زیادہ اختلاف ہی مگر باوجود اسکے ہم جانتے ہیں کہ نقل مکان ایرلینڈ سے ان دونوں ملکوںمیں بہت ہوتے ہیں مگر عموماً § طبعي اور اخلاقي موانع تنہا محنتي یا محنتیوں کے گروہوں کي نقل مکان کے واسطے جب تک کہ اُنکي پرورش اور کام کے واسطے بہت سے سرمایہ کا سہارا نہووے ایسے ہوتے ہیں کہ بجز چند خاص حالتوں کے وہ نقل مکان بہت کم کرتے ہیں مثلاً ایرلینڈ اور انگلستان یا ایرلینڈ اور امریکہ والوں کے نقل مکان کرنے کي حالتوں میں کیونکہ وہاں ترغیب بڑي ہی اور طبعي مانع صرف ایک راستہ ہی جو ایک صورت میں چند ہفتوں میں طے ہوتا ھے اور ایک صورت میں چند گھنٹے لگتے ہیں باقي زبان یکساں ہی *

مگر سرمایہ والوں اور محنتیوں کا برضا و رغبت شریک ہوکر نقل مکان کرنا اور سرمایہ والوں کے یہہ ارادے کہ محنتیوں سے جبراً نقل مکان کراویں اُن بڑے سببوں میں سے ہیں جو انسانوں کي حالت کو ترقي دینے والے اور روک نے والے ہیں پہلي قسم میں وہ مخالفانہ نقل مکان داخل ہیں جنمیں ایک قوم کي قوم نے تحصیل معاش کے واسطے زیادہ

---

† وجہہ اِسکي ظاہر ہی کہ فرانس میں انگریزي زبان نہیں بولي جاتي اور امریکہ میں انگریزي بولي بولتے ہیں جو بعد انگلستان کے انگریزي کا خاص مقام ھے

‡ یعني اضلاع متفقہ یہہ وہ چند ضلع امریکہ کے ہیں جنہوں نے متفق ہوکر سلطنت جمہوري قایم کي ہی

§ طبعي موانعوں سے مثل پہاڑ اور دریا اور جنگل اور سمندر وغیرہکے مراد ہیں

آب و ہوا اور اراضي حاصل کرنے کي توقع سے اپنے پاس پڑوس کے ملکونکا ارادہ کیا چنانچہ مصر کي یورش سے لیکر جو چرواھي بادشاھوں سے ظہور میں آئي یونان کي یورش تک جو ترکوں نے کي دنیا کے مشرقي نصف کرہ کے باشندے ایسے ھي نقل مکانوں کے سبب سے ھمیشہ انقلاب اور آفتوں میں مبتلا رھے بہت سے ملک اور اُن میں انگلستان بھي اسقدر پے درپے قبضہ کرنے والوں کے قبضہ میں آئي کہ آباد ھونے والوں کا کچھہ پتہ نہیں لگتا اور بعضی ملکوں میں اصلي باشندوں کا پتہ اُنکے خراب و بخستہ باقي ماندوں سے جیسیکہ یونان کے ضلع لیکونیا میں ھیلاٹ اور مصر میں فلاح اور ھندوستان میں بھیل ھیں لگتا ھی مگر آج کل یورپ اِن حملوں سے ترساں نہیں اسلیئے کہ کوئي تربیت یافتہ قوم اب ایسي حرکت نہیں کرتي اور لڑائي کے فن کي اس حالت میں جو اب موجود ھی وہ حملے کسي قوم پر کامیاب بھي نہیں ھوسکتے لیکن جب تک کہ فن سپہگري کو ترقي سے اور لڑائي کي عمدہ کلوں کا استعمال بہت وسیع ھونے سے علم اور دولت کو وہ فخر و عظمت حاصل نہیں ھوئي تھے جو اب حاصل ھی تب تک دولت و علم قوت و توانائي ھونے کے بجاے کمزور اور ناتواني کے باعث تھے چنانچہ نہایت کم تربیت یافتہ لوگوں کو ھر حالت میں غلبہ اور فائدہ رھتا تھا مثلاً سسرو صاحب تسلیم کرتے ھیں کہ گال والے یعنی فرانسیسي سپہ گري اور بہادري میں رومیوں پر غالب تھے اور جس وقت تک کہ گال والے پہلے کي نسبت کسیقدر تربیت یافتہ نہیں ھوئے تھے اُنکي سپاھیانہ شہرت بطور گذشتہ واقعات کے مذکور نہیں ھوتي تھي اور اسیطرح امن آماں کي چند صدیوں کے گذرنے پر † برٹنز سیکسنز کا آساني سے شکار ھوگئي اور سیکسنز پر ڈینز غالب ھوگئي ایسي صورتوں میں انسانوں کي مستقل ترقي سے ایک مایوسي سي معلوم ھوتي تھي اگر باروت کا استعمال عین اُسوقت میں رواج نپاتا جبکہ نصف وحشیوں کي سپہگري کي خوبیاں زوال پذیر ھونے لگیں تو غالب معلوم ھوتا ھی کہ وحشیوں کي کسي اور یورش سے ایک اور ‡ متوسط زمانہ ظہور میں آتا

---

† برٹنز یعني قدیم انگریز اور سیکسنز یعني جرمني کے شمالي حصہ کے قدیم باشندے اور ڈینز یعني قدیم ڈنمارک والے

‡ واضح ھو کہ تاریخ تین زمانوں پر منقسم ھی ایک قدیم دوسرا متوسط تیسرا حال کا زمانہ تاریخ داں اسبات کو بخوبي جانتے ھیں زیادہ تشریح کي حاجت نہیں *

جس میں یورپ کا وہ سب مال و دولت جو اُسنے بارھویں اور پندرھویں صدی میں پیدا کیا تھا یکقلم برباد جاتا *

ان مخالفہ حملوں کے مشابہ لیکن حقیقت میں اِنسے بہت مختلف وہ چھوٹے چھوٹے نقل مکان ہیں جنکو ہم نوآباد بستیاں بسانے کے نام سے پکارتے ہیں اور حقیقت اُنکی یہہ ہی کہ تربیت یافتہ قوم کا ایک حصہ اپنے علم و دولت اور مادی اور غیر مادی سرمایوں سمیت ایک ویران یا کم آباد زمین پر جاکر بسنا ہی یہہ ایک مشہور اور نامبارک بات ہی کہ باوجود بڑی ترقی علم اصول گورنمنٹ کے نئی بستیاں بسانے کے صحیح اصول جوں جوں تربیت کی ترقی ہوتی جاتی ہے بہت کم سمجھے جاتے ہیں اور اگر کچھہ سمجھے بھی جاتے ہیں تو اُن پر عمل درآمد بہت کم ہوتا جاتا ہے جن نہایت ابتدا کی نوآباد بستیوں سے جنکو فنیشیا والوں اور یونان والوں نے آباد کیا ہم واقف ہیں معلوم ہوتا ہی کہ وہ بستیاں اُن کے بسنے والوں کے فائدہ کے واسطے قایم ہوئی تھیں چنانچہ وہ لوگ اسبات کے مجاز تھے کہ وہ آپ اپنا حاکم مقرر کریں اور جس طرح چاہیں اپنی محنت صرف کریں اور آپ اپنے کاموں کا اهتمام کریں اور اپنی محافظت کا بھروسا اپنے ذمہ پر رکھیں جن ملکوں سے وہ بستیاں گئی تھیں نئی بستیوں والے اُن ملکوں کے باشندوں کی اولاد تھے مگر آزاد اولاد تھی اور ترقی اُن کی بقدر اُنکی آزادی کے ہوئی فنیشیا والوں نے جو بستیاں افریقہ اور شام میں اور یونانیوں نے اٹلی اور تھریس اور سسلی میں بسائیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بستیاں اُن ملکوں کی بہت جلد برابر ہوگئیں بلکہ اُنسے سبقت لیگئیں جنمیں سے وہ نکلی تھیں یعنی وہ تمام دولت اور قدرت اُنہوں نے حاصل کی جو اُنکے ضلع کی وسعت اور اُس زمانہ کے علم اور مذہب سے حاصل ہونی ممکن تھی اور جو بستیاں کہ رومیوں نے آباد کیں وہ ہرگز نو آباد بستیوں کے نام کی مستحق نہیں بلکہ عموماً وجود اُنکا اسطرح ہوتا تھا کہ ایسی مفتوحہ قوموں کی اراضیات اور سرمایہ اور اُنکی ذات جو تربیت یافتگی میں قریب قریب اپنے فتح کرنے والوں کے برابر ہوتی تھیں فوج والوں کو بطور صلا یا عام باشندوں کو بطور انعامات اُن خدمتوں کی دیجاتی تھی جو بیگانہ ملکوں کی لڑائیوں یا اپنے ملک کی لڑائیوں یا مفسدونکی دفع کرنے میں وہ بجالاتے تھے یہہ سوال ہوسکتا ہی کہ رومیوں کی ان

بستیوں نے دنیا کی ترقی میں مدد کی یا اُسکی مانع ہوئیں *

زمانہ حال میں جو یورپ سے باہر جاکر بستیاں بسیں وہ کسیقدر خود بسنے والونکی منفعت کے واسطے تھیں اور خیال کیا گیا تھا کہ کسیقدر اُس ملک کے فائدہ کے واسطے تھیں جس ملک سے وہ بھیجی گئی تھیں وہ ملک اُن بستیونکے سامانوں کے خرچ کے ایک حصہ اور غیر ملکی حملوں سے اُنکی حفاظت کے کل مصارف کی مدد کرتا رہا ہی اور اپنی تجارت کے بازار میں اُن بستیوں کو انحصار تجارت بخشاهی اور برخلاف اسکے اُن بستیوں سے عموماً یہہ بات چاهی کہ وہ اپنے ضلع کی پیداوار کی تجارت کو اُسی کے ساتھہ منحصر رکھیں یعنی جو جنسیں کہ اُن بستیوں کو درکار ہوں وہ صرف اُسی ملک کی پیداواروں سے حاصل کریں اور اپنے ضلع کی پیداواروں کو صرف اُسی ملک میں بھیجیں اور اُس ملک سے اُن بستیوں کے انتظام کے واسطے بڑے بڑے عہدہدار مقرر ہوتے رہے ہیں اور اور انتظام میں اُسکی طرف سے مداخلت ہوتی رہی ہی اور صرف اسباب کا امتناع اپنے بستی والوں کے لیئے نہیں کیا کہ جو چیزیں اُنکے اصلی ملک میں پیدا ہوتی ہیں وہ کسی بیگانہ ملک سے نخرید نکریں بلکہ اسباب کا بھی امتناع کیا کہ وہ اُن چیزوں کو آپ بھی پیدا نکریں اور بستیوں کو جیلخانہ کے قیدیوں سے آباد کیا اور تمام ناکارہ آدمی اُنمیں حکومت کرنے کے واسطے امیر اور ارکان دولت مقرر کیئے چنانچہ دربار سپین نے حکم دیا کہ جسقدر انگور کے باغچہ میکسیکو میں موجود ہیں وہ یکقلم بیخ و بنیاد سے کھود ڈالے جاویں اور پارلیمنٹ انگریزی نے جزیرہ جمئیکا میں غلامونکی تجارت کی ممانعت کی اور شمالی امریکا کی بستیوں میں لوہے اور اُون اور ٹوپیوں کے کارخانہ مقرر ہونے کی اجازت ندی اور اب بھی † ویسٹ انڈیا والوں کو اپنی شکر صاف کرنیکا امتناع کرتی ہی اور اُن ملکوں نے جنہوں نے بستیاں باہر بھیجیں ہیں ہمیشہ اُن بستی والوں کو اپنی تمام لڑائیوں میں گھسیٹا ہی اور اس وجہہ سے کہ اُن بستیوں کی حالت بخوبی محفوظ نہ تھی اپنی نسبت اُنکی تجارت کو زیادہ مضرت اور اُنکی جان و مال

† ویسٹ انڈیا اُن جزیروں کو کہتے ہیں جو شمالی اور جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہیں اور ایسٹ انڈیا ہندوستان کو کہتے ہیں اسلیئے کہ یہہ مشرق میں ہی وہ مغرب میں ہی

کو زیادہ خطرہ میں ڈالا ھی اور جبکہ بستي والوں کي قوت انکي بڑھي
کہ یہہ ظلم اور زیادتیاں اُنکو ناگوار معلوم ہوئیں تو اُن کے اصلي ملکوں کو
تب بھي یہہ نیک سمجھہ نہ آئي کہ اُنسے امن و امان کے ساتھہ دست
کش ہوجاتے اور اگر دست کش ہونے کے سبب رفع بھي ہوسکتے تب بھي
اُنکو دستبردار ہونا بہتر تھا اور حقیقت یہہ ھی کہ وہ دستبرداري
خواہ مناسب تھي خواہ نہ تھي مگر ٹلنے والي نہ تھي اخرکار واقع ہونا اُسکا
لابدي تھا انگلستان اور فرانس اور پورچگل اور سپین والوں نے اُس دولت
کي نسبت جو اُن بستیوں کے آباد کرنے میں خرچ ہوئي تھي دہ چند زیادہ
اس بیہودہ قصد میں ضایع کي کہ وہ بستیاں اُنکے مطیع و تابع رھیں *

اگرچہ انتظام اُن بستیونکا برے طور سے ہوتا رھا ھی مگر اسمیں کچھہ
شک شبہہ نہیں کہ اُنکو اُن بڑے ذریعوں میں شمار کرنا چاھیئے جنسے
دنیا میں تربیت کا شیوع ہوا *

سرمایہ والوں نے جو بلا تعلق ایک دوسرے کے محنتیوں کے ایسي
نقل مکان کرنے میں علحدہ علحدہ کوششیں کیں جو برضا و رغبت ہوتا
ھی وہ تھوڑے تھوڑے لوگوں کے نقل مکان کرنے پر ہوئیں اور اُنکو اسلیئے
کچھہ حاصل نہوا کہ محنتیوں سے جو دار و مدار ہو جاتی ہیں اُنسے
اُنکے پورا کرانے اور اجرت کي ایسي شرح پر اُنسے سخت محنت لینے میں
بڑي مشکل پیش آتي ھی جو بستي کي شرح مروج سے اسقدر کم ہووے
کہ اُسکے سبب سے سرمایہ والے کو خرچ اور جوکھونکا معاوضہ وصول ہو
جاوے سرولموت ھارٹن صاحب نےجوتدبیریں بڑے بڑے اور ایسے نقل
مکان کرنے کي جنکو ایک قوم کي قوم اپنا کام ٹھہراوے سوچیں اُنپر
اُسقدر توجہہ نہیں کي گئي ھی جسقدر کہ اُن تدبیروں کے بڑے فائدوں
اور اُنکے اندیشہ کرنے والیکي سخت محنت اور خیرخواھي خلایق
کے سبب سے اُنپر ہوني چاھیئے تھي اور استریلیا میں بستي آباد
کرنیکي وہ تدبیر صائب جو اس تجویز پر مشتمل تھي کہ تمام اراضي کي
پہلي قیمت محنتیوں کے وھاں لیجانے میں صرف کیجاوے تجربہ کي
کسوٹي پر اب تک آزمائي نہیں گئي *

بلا رضامندي محنتیوں کے بجبر و اکراہ سرمایہ والوں کا نقل مکان
کرانا بالکل برائي کا باعث ہوتا ھی یعني اُنہوں نے وہ نامعقول تجارت شروع

کي جسمیں آدمي جنس کي جگہہ قایم کیا گیا اور اُس تجارت کو بجاے خود جاري رکھا اور یہہ اسي قسم کي تجارت هی کہ اُسنے کسیقدر اپنے صریح اثروں اور کسیقدر لڑائیوں اور عام خطرہ کے سبب سے جو بضرورت اُسکے ساتهہ هوتے هیں ملک یورپ کي تربیت کو پهلے پهلے اسقدر روکا کہ اور کسي سبب نے ایسا نہیں روکا اور تمام افریقہ اور ایشیا کے بڑے حصہ کو اُس وحشت کي حالت میں جس سے نکلنے کي هر گز توقع نہیں هے اسي تجارت نے مبتلا رکھا هی اور اسي تجارت نے امریکا کے نہایت زرخیز حصونکے باشندونکو اور تهوڑا عرصہ هوا کہ اُسکے تمام جزیروں کے باشندوں کو بهي دو گروهوں یعني ظالم و مظلوم پر منقسم کر رکھا تها *

واضح هو کہ سرمایہ کے ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنے میں بہت کم مشکل هوتي هی چنانچہ جب کسي اور ملکوں میں برابر کي شرح سے مبادلہ هووے تو سرمایہ نقدي کي صورت میں بدوں کسي خرچ کے لیجانا ممکن هی اور کبهي کبهي جو نقصان اس سبب سے عاید هوتا هی کہ اُس ملک کا مبادلہ جہاں سرمایہ کا لیجانا منظور هی اس ملک کے حق میں اچها نہیں تو معاوضہ اُسکا اُس اتفاقي فائدہ سے هوجاتا هی جو اُسوقت نصیب هوتا هی جب کہ مبادلہ اس ملک کے حق میں اچها هووے اسلیئے یہہ بات بے کهٹکے کہي جاسکتي هی کہ نقد سرمایہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو بلا خرچ منتقل هوتا هی مگر سرمایہ کے انتقال میں جو بڑي مشکل پیش آتي هی وہ یہہ هی کہ سرمایہ والے اسبات پر راضي نہیں هوتے هیں کہ وہ اهتمام اپنے سرمایہ کاوروں کے بهروسے پر چهوڑیں یا سرمایہ کے ساتهہ جانے سے گورنمنٹ اور عادات اور آب وهوا اور زبان کا تبدل گوارا کریں مگر تربیت یافتہ لوگوں کے نزدیک اختلاف زبانوں کا بہت احتراز کے قابل نہیں اور علی‌هذالقیاس اختلاف گورنمنٹوں کا بهي اُن لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت نہیں رکھتا جو چند روز کے لیئے سکونت کیا چاهتے هیں بلکہ اس اختلاف کو اکثر فائدہ سمجهتے هیں مثلاً سنہ ۱۸۱۵ ع کي لڑائي میں ایسے غیر ملک کے سرمایہ والوں سے شہر لندن معمور تها جنکي نقل مکان کرنے سے بڑي غرض یہہ تهي کہ نپولین کے ظلم و ستم سے نجات پاویں هاں عادتوں اور آب و هوا کا اختلاف علی‌الخصوص اختلاف آب و هوا کا زیادہ قدر و منزلت رکھتا

ہی مگر وہ بھي بڑے منافع کے بڑي ترغیب کو نہیں روک سکتا چنانچہ
تربیت یافتہ دنیا میں کوئي بندرگاہ ایسا نہ نکلیگا جس میں گریٹ برٹن
کے تجارت پیشوں کا بڑا حصہ نہووے اور اسصورت میں تمام تربیت یافتہ
دنیا میں منافع کي شرح کا اختلاف اجرت کي شرح کے اختلاف سے بہت کم
ہی اور چونکہ روز روز زیادہ ہونا ترقي تربیت کا اُن مختلف ملکوں کے فائدوں
کي دمبدم برابر کرنے پر مائل ہے جو گورنمنٹ اور عادات اور آب و ہوا
کي خوبي پر مبني ہیں تو منافعوں کے موجودہ اختلاف بھي غالباً کم
ہوجاوینگے *

تمت تمام شد

تتمه متعلقه صفحه ۴

خلاصه قانون پرورش غربا جو طامس ٹاملنز صاحب کي قانوني ڈکشنري ميں سے ترجمه کيا گيا

انگلستان ميں پہلي پہل جبري خيرات کا رواج بادشاہ هنري هشتم کے عهد دولت ميں هوا اور جس قانون کي روسے اس طرح خيرات هونے کا قاعدہ مقرر هوا اُسکا منشاء يهه تها که ناتوانوں يعني محتاجوں کي پرورش کيجاوے اور قوي اور تندرست غريبوں کو ايسے کام مليں جنسے اجرت حاصل هو غرض که اصل محتاجوں اور مفلسوں کا تفاوت ظاهر هوجاوے چنانچه محتاج سے ايسے لوگ مراد هيں جو محنت کرنے کے قابل نهيں هوتي يا اُنسے صرف اس قدر محنت هوسکتي هی جس سے وجهه معاش کافي بهم نهيں پهونچ سکتي اور مفلس ايسے لوگوں کو کهتے هيں که اُنکو معاش پيدا کرنے کے واسطے محنت کوني لابدي هوتي هی پهر جو کچهه قانون غريبوں کي پرورش کے واسطے جاري هوئے ظاهرا اُنکي بنياد ان هي دو قسم کے غريبوں کي پرورش پر تهي سب سے پهلا قاعدہ جو اب تک منسوخ نهيں هوا وہ ايکٹ ۴۳ ملکه ايلزبت کي دفعه ۲ هي اور وهي ايکٹ حقيقت ميں اس موجودہ قانون کا ماخذ هی اُس ايکٹ کي روسے هر † پيرش ميں غريبوں کي پرورش کے مهتمم مقرر هوتے تهے جنکا بڑا کام يهه هوتا تها که پهلي قسم کے غريبوں کي پرورش کے واسطے کافي امداديں جمع کريں اور دوسري قسم کے غريبوں کے واسطے کام کا انتظام کريں اور ايک منصف کو يهه اختيار ديا جاتا تها که اگر کوئي شخص مفلسوں ميں سے اُسکام کو نکرے جسميں اُسکو مصروف کيا جائے تو اُسکو تاديب خانه ميں بهيجي *

---

† جسطرح بستياں يعني شهر اور قصبې اور ديهات کي تقسيم ضلعوں اور پرگنوں پر باعتبار کلکٹري يا تحصيل کے هوتي هی اور خود آبادي کي تقسيم محلوں پر هوتي هی اسيطرح انگلستان ميں آباديوں کي تقسيم باعتبار گرجوں کے بهي علاوہ تقسيم معمولي کے هوتي هی يعني ايک ايک گرجے سے ايک ايک محله يا کئي کئي محلے يا بستي يا بستياں متعلق هوتي هيں پس ايک گرجے سے جسقدر آبادي متعلق هوتي هی اُسکو پيرش کهتے هيں *

بہت سے ایسے سببوں سے جنکا یہاں ذکر کرنا کچھہ ضرور نہیں انتظام کے اصول مذکور سے کنارہ کیا گیا اور مختلف قانون جاری ہوئے جنسے بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں جنکا دفع کرنا اس پچھلے قانون یعنی ایکٹ نمبر ۴ و ۵ کے دفعہ ۷۶ کا مقصود ہی جنمیں سے سب سے بڑی برائی یہہ معلوم ہوئی کہ توانا اور تندرست لوگوں کو اول قسم کے محتاجوں کیطرح امداد ملتی تھی جو کہ اس ترمیم شدہ حال کے قانون سے غربا کی پرورش میں بہت سا اختلاف واقع ہوگیا ہی اسلیئے ہم اس قانون کی چھان بین کرینگے اور اُن قانونوں کا حوالہ دینگے جو بالکل یا کسیقدر منسوخ نہیں ہوئی جس سے سمجھہ نے میں کچھہ دقت نہو اور وہ قانون یہہ ہی *

ایکٹ واسطے ترمیم اور تہذیب اُن قانونوں کے جو انگلستان اور ویلز کے غربا سے متعلق ہیں مجریہ اگست سنہ ۱۸۳۴ع

اس قانون کی روسے کمشنروں کا مجمع غربا کی پرورش کے کارو بار کی احتیاط اور حفاظت کے واسطے تمام پیرشوں کے مرکز میں مقرر ہی اور اُنکے نایب بھی اسی قانون کے بموجب کار روائی کرنے کو مقرر ہیں اور ان کمشنروں کی موقوفی بحالی کا اختیار گورنمنت کو حاصل ہے اور یہہ کمشنر اپنے دستخطی حکمنامہ سے ہر شخص کو جسکا طلب کرنا پرورش غربا کے کسی کام کے انصرام کے لیئے مناسب ہو طلب کرسکتے ہیں اور ہر ایک معاملہ کی تحقیقات کرسکتی ہیں اور ہر ایک شخص کا جواب لے سکتے ہیں اور ہر قسم کا ثبوت تحریری اور تقریری بحلف لیکر اُسکے بیان پر مظہر کے العبد کراسکتی ہیں لیکن اپنے گردنواح کے باشندوں کو دس میل سے زاید فاصلہ سے طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

لیکن یہہ کمشنر پیرش یا یونین کی جائداد غیر منقولہ کی دستاویز کے سوا اور کسی اراضی کی دستاویز کو عدالت دیوانی کی طرح طلب کرنے کا اختیار نہیں رکھتے *

اور ہمیشہ یہہ کمشنر اپنی کار روائی کی روئداد سال تمام میں ایک بار اگر اُن سے طلب کی جارے لکھہ کو گورنمنت کے کسی سکرتر اعظم کے حضور میں پیش کیا کرتے ہیں اور پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے دو ہفتہ کے اندر اُنکو عام رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دونوں فریقوں کے حضور میں گذراننے پڑتی ہی اور اُنکی کارروائی کی نسبت سکرتر جو کچھہ استفسار اُن سے کرے وہ اُسکا جواب دیتے ہیں *

اسسٹنٹ کمشنروں کو چیف کمشنروں کی ہدایت اور تجویز کے بموجب کاربند ہونے کے لیئے مناسب مقاموں پر مقرر کیا جاتا ہی جنکی تعداد نو سے زیادہ نہیں ہوتی اِن دو نوں قسم کے عہدہ داروں یعنی چیف کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنی کی اجازت نہیں ہوتی *

کمشنروں کو سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری اور محرر چپراسی اور اور عہدہ داروں کے نوکر رکھنے اور برخاست کرنے کا اختیار ہوتا ہی مگر تنخواہ ان سب عہدوں کی

گورنمنٹ کي تجویز پر منحصر هوتي هی اور کمشنر اپنے اختیارات اسسٹنٹ کمشنروں کے سپرد کرنے کے مجاز هوتے هیں *

کمشنر اور اور هر ایک شخص جو اس قانون کي رو سے مقرر کیا جاتا هی پانچ برس سے زیادہ اپنے عهدہ پر نهیں رہ سکتا *

جهوتي گواهي دیني یا جهوتے بیان پر دستخط کرنے سے مظهر اس قانون کي رو سے بهي دروغ حلفي میں ماخوذ هوتا هے اور کمشنر کے حکمنامہ سے تجاهل کرنا یا سچي گواهي کو چهپانا بد چلني میں شمار کیا جاتا هی اور گواهیوں کے اخراجات اس قانون کي روسے امداد غربا میں سے بطور اخراجات اتفاقي کے محسوب هوتے هیں *

قوانین پرورش غربا کي برائیوں وغیرہ کي رپورٹ کرنے کے واسطے جو کمشنر مقرر هوئے تهے اُنهوں نے اپني رپورٹ میں تحریک کي تهي کہ انگلستان کے مرکز میں ایک بورڈ یعني مجمع کمشنروں کا معہ چند ضروري اسسٹنٹ کمشنوں کے مقرر کیا جاوے تاکہ پرورش غربا کے تمام کاروبار کي نگرانی کریں اور اُنکو اختیار دیا جاوے کہ کارخانوں کے انتظام کے واسطے قاعدے قایم کریں اور اسبات کے بهي قواعد معین کریں کہ کسقدر اور کسطرح غریبوں کي پرورش کیجاوے اور کتني محنت اُن سے کارخانوں میں لیجاوے اور تمام ملک میں یهہ سب قاعدے یکساں رهویں *

اسلیئے چودهویں اگست سنہ ۱۸۳۴ ع سے یهہ بات قرار پائي کہ بندوبست پرورش غربا کا موجودہ قوانین کے بموجب کمشنروں کے اختیار میں رهے اور اس قانون سے جو کچهہ اختیار کمشنروں کو دیئے گئے اُنکی انجام دہی کے لیئے وہ کمشنر حسب دفعہ ۳۹ ایکٹ ۷ جارج سویم کے غریبوں کے انتظام اور اُن کے بچوں کي تربیت اور کارخانوں پر حکومت کے قاعدے تجویز کرنے کے مجاز هیں اور جن مکانوں میں وہ بچے پرورش پاویں اُنکے اهتمام اور اُن بچوں کے شاگرد کرانے اور کارخانوں کے سب سربراہ کاروں کے کاروبار کے ملاحظہ کرنے اور محافظوں اور پیرش کے اور عهدہ داروں کي هدایت اور حساب کتاب رکهنے اور معاهدہ کرنے کے واسطے قواعد بنانے غرضکہ تمام قانون پرورش غربا کي تعمیل کرانے کے وهي کمشنر مجاز هیں مگر اُن کے ان سب قواعد کا اجرا سکرٹري گورنمنٹ کي منظوري پر منحصر هوتا هی جو اُنکو پارلیمنٹ میں پیش کرتا هی اور اسسٹنٹ کمشنروں کے احکام بلا مہر کمشنروں کے موثر نهیں هوتے اور محافظوں اور ملازموں کي نسبت اُن کے احکام بغیر اسبات کے کہ چودہ دن پیشتر اُنکو اُنسے بذریعہ نقل کے اطلاع هوئي هو جاري نهیں هوسکتے *

محتاج خانوں کا بیان

ملکہ ایلیزبت کے ایکٹ ۴۳ کي روسے یهہ بات مقرر کي گئي هی کہ گرجی کا افسر اور سربراہ کار کو چاهیئے کہ کسي افتادہ زمین کے قطعہ پر حسب اجازت لارڈ میئر کے

اُسي پيرش کے عام خرچ يا ضلع کے خرچ سے جو بطور چندہ وصول کرليا جاويگا ناتوان غريبوں کي آسايش اور آرام کے واسطے مکانات بنوادے اور ايک ايک مکان ميں کئي کئي کنبے بسادے *

بذريعہ ايکٹ ۹ جارج اول کي دفعہ ۷ کے کئي پيرشوں کے گرجوں کے افسر يا سربراہکار جو متفق ہوگئے ہوں غريبوں کے واسطے مکانات بطور کرايہ يا بطريق بيع کے حاصل کرسکتے ہيں اور کسي دوسرے پيرش کے گرجے کے افسر يا سربراہکار سے غريبوں کي سکونت يا پرورش يا کام ميں مصروف رکھنے کے واسطے معاہدہ کرسکتے ہيں *

ان قوانين کي رو سے يہہ ضرور نہيں کہ محتاج خانوں کے واسطے علحدہ ہي مکانات تعمير کيئے جاويں بلکہ پيرش کے لوگوں کو اختيار ہي کہ وہ اپنے مکانات ميں بھي اُنکو جگہہ ديں *

اکثر گرجے کے افسر اور سربراہ کار غريبوں کي پرورش کا ٹھيکہ لوگوں کو ديسکتے ہيں *

اور غريبوں کے محافظوں کو بجز چندہ جمع کرنے کے اور سب اختيار ويسے ہي حاصل ہوتے ہيں جيسے کہ سربراہکاروں کو حاصل ہوتے ہيں کيونکہ ايکٹ ۲۲ جارج سويم کے دفعہ ۸۳ کي رو سے يہہ محافظ مقرر کيئے گئے تھے اُس ايکٹ ميں يہہ حکم تھا کہ چندہ سربراہکار جمع کيا کريں اور محافظوں کو بقدر ضرورت سپرد کيا کريں ليکن اب محافظوں کا تقرر ايکٹ ہذا کي رو سے ہوتا ہي جيسا کہ آگے بيان ہوگا *

ايکٹ ۳۰ جارج سويم کي دفعہ ۴۹ کي رو سے منصفوں کو اختيار ديا گيا تھا کہ محتاج خانوں کا ملاحظہ کيا کريں اور ہر سہ ماہي پر محتاجوں کے حال کي رپورٹ پارليمنٹ کے اجلاسوں ميں پيش کيا کريں *

اور ايک اور قانون کي رو سے گرجے کے افسر اور سربراہکاروں کو اختيار تھا کہ کسي قريب کے پيرش ميں محتاج خانوں کو بناويں يا بڑھاويں يا فروخت کريں يا خريد کرليں *

کسي محتاج خانہ ميں پيدا ہونے يا مقيم ہونے سے پرورش پانے کا حق نہيں قايم ہوتا *

محتاج خانوں کے انتظام کے قواعد ايکٹ ۲۲ جارج سويم کي دفعہ ۸۳ کے نقشہ ميں مندرج ہيں *

اور محتاج خانوں ميں بد چلني کرنے کي سزا ايکٹ ۵۵ جارج سويم کي دفعہ ۱۳۷ ميں درج ہي *

ايکٹ ۵۰ جارج سويم کي دفعہ ۵۰ کي رو سے منصفوں کو اختيار حاصل تھا کہ ايکٹ ۲۲ کے دفعہ ۸۳ ميں جو قواعد مندرج ہيں اُنکي تعميل ايسے محتاج خانوں

میں جنمیں کوئي اُستاد یا اُستاني نہو کراویں اور جب مناسب سمجھیں اُن قواعد کي ترمیم کریں لیکن اب اُن قواعد کا اختیار بالکل کمشنروں کے سپرد کردیا گیا ھی اور کوئي حاکم اُنمیں کسیطرح کي تبدیلي بلا منظوري کمشنروں کے نہیں کرسکتا *

اور محتاج‌خانوں کا بنانا اور بڑھانا کرایہ پر لینا یا بدلنا جن لوگوں کے اختیار میں قانوناً دیا گیا ھی اُنکے کاروبار کا اجرا کمشنروں کي منظوري پر منحصر رکھا گیا ھی اور کمشنروں اور اسسٹنٹ کمشنروں کو ھر پیرش کے مجمعوں میں شریک ھونے کا اختیار ھی مگر منظوري کرنے کا اختیار نہیں ھی *

اور ایسے پیرشوں اور یونینوں میں جنمیں محتاج‌خانہ نہوں محتاج‌خانہ کے واسطے اگر کمشنر مکانات خرید کرنا چاھیں تو محافظوں یا چندہ دینے والوں کي کثرت رائے کي منظوري ضروري ھی لیکن کسي نئے بنی ھوئے محتاج‌خانہ کے بڑھانے یا کچھہ ترمیم کرنے کے لیئے ایسي منظوري کي کچھہ ضرورت نہیں *

پیرشوں کا یونینن یعنے مجموعہ

کمشنر پیرشوں کا مجموعہ بنانے کا اختیار رکھتے ھیں چنانچہ پرورش غربا کے لیئے اگر وہ مناسب سمجھیں تو کئي پیرشوں کو جمع کرسکتے ھیں جنکا مجموعہ قانون کي رو سے یونینن پکارا جاتا ھی جسکے بعد اُن پیرشوں کے محتاج‌خانے عام استعمال کے لایق ھوجاتے ھیں اور جبکہ یہہ مجموعہ بنایا جاتا ھی تو کمشنر ھرایک پیرش کے اوسط خرچ کا حساب کرلیتے ھیں اور اُن سب پیرشوں کا چندہ ایک جگہہ جمع کیا جاتا ھی اور کمشنروں کو یہہ بھي اختیار ھی کہ ان مجموعوں کو جب وہ مناسب سمجھیں توڑ دیں یا اور پیرشوں کو اُنمیں شامل کردیں اور اُسقدر مضمون ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے دفعہ ۸۳ کا جس سے اسبات کي ممانعت ھی کہ کوئي پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي امداد نکرے یا فلان فلان قسم کے لوگوں کي امداد کرے اور ایکٹ ٥٦ جارج سویم کے دفعہ ۱۳۹ کا اُسقدر مضمون جسقدر کہ اُن قواعد اور قوانین کي منسوخي یا ترمیم سے متعلق ھی جنکي رو سے یہہ بات معین تھي کہ پیرش دس میل سے زیادہ فاصلہ کے محتاج‌خانہ کي بھي امداد کرے منسوخ ھوگیا اور کوئي مجموعہ پیرشوں کا جنکے قایم کرنے کا ایکٹ ۲۲ جارج سویم میں ذکر ھی اب بلا منظوري کمشنروں کے معین نہیں ھوسکتا *

محتاجوں کے محافظوں کا بیان

پہلے پہل محافظوں کا تقرر بموجب دفعہ ۸۳ ایکٹ ۲۲ جارج سویم کے ھوتا تھا جسمیں پیرشوں کو اختیار تھا کہ ایسے محافظ مقرر کریں جو تنخواہ‌دار ھوں اور اُنکو سوائے چندہ جمع کرنے کے اور سب وہ اختیار دیئے جاویں جو سربراہ کاروں کو حاصل

تھے اور اور قانونوں میں اُنکے تقرر کے خاص خاص طریقے مندرج تھے لیکن ایکٹ ھذا کے بموجب اُنکا تقرر اسطرح عمل میں آتا ھی *

یعني جو مقام پیرشوں کے مجموعہ کا صدر سمجھا جاویگا اُس میں ایک مجمع محافظوں کا اُس یونیئن یعنے مجموعہ کے محتاجوں کي پرورش کے اهتمام و انتظام کے واسطے منتخب کیا جاویگا اور کمشنر اُن محافظوں کي تعداد اور اُنکے واسطے کام مقرر کرینگے اور ھر شخص کے محافظوں میں منتخب ھونے کے لیئے ایک صفت خاص تجویز کرینگے جسکے بدوں کوئي محافظ منتخب نہو اور وہ خاص صفت یہہ ھی کہ وہ یونیئن کے کسي پیرش میں چندہ دیتے ھوں اور اُنکے لگان کي آمدني چار سو روپیہ سے کم نہو اسیطرح ایک پیرش کے محتاجخانہ کے لیئے بھي محافظ مقرر ھوسکتے ھیں *

محافظوں کا تقرر ھرسال کي پچیسویں مارچ کو یا اُسکے قریب ھوگا اور پیرش میں کے رھنے والے منصف جو گورنمنٹ کیطرف سے اپنے عہدہ پر مامور ھوں بلا لحاظ اُس عہدہ کے محافظوں میں منتخب ھونگے *

محافظوں کو پیرش یا یونیئن کے جائداد رکھنے والے اور اور چندہ دینے والے منتخب کرکے مقرر کرینگے اور دو ھزار روپیہ سے کم چندہ دیني والوں کو ایک ووٹ یعني منظوري دینے کا اختیار ھوگا اور دوھزار روپیہ یا دوھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو دو ووٹ دینے کا اختیار ھوگا اور چار ھزار روپیہ یا چار ھزار سے زیادہ چندہ دینے والوں کو تین ووٹ دینے کي اجازت ھی اور جائداد رکھنے والے اُس قاعدہ کے بموجب ووٹ دینے کا اختیار رکھتے ھیں جو ایکٹ ٥٨ جارج سوم کے دفعہ ٦ میں مندرج ھی یعني پانسو روپیہ چندہ کے دینے پر ایک ووٹ اور ھر ڈھائي سو روپیہ کے زیادہ ھونے پر ایک اور ووٹ دینے کا اختیار ملتا ھی مگر چھہ ووٹ سے زیادہ نہیں دیئے جاسکینگے گو کتنا ھی زیادہ روپیہ اُنسے لیا جاوے اور ھر ایسا جائداد رکھنے والا جو کسي دوسرے شخص کي جائداد پر بھي بطور کارندہ یا مختار کے قابض ھو وہ مالک ھونے کے اعتبار سے بھي ووٹ دیسکتا ھی اور مختارتاً بھي دے سکتا ھی یعني دو ووٹ دینے کا حق رکھتا ھی اور ملکیت کي مالیت کا اندازہ جمع سرکاري سے کیا جاویگا اور جو کہ ووٹ تحریر میں لیئے جائینگے اور کمشنروں کي ھدایت کے بموجب جمع کیئے جاوینگے تو † ویسٹري میں ووٹ لینے کي کچھہ ضرورت نہیں *

محتاجوں کے محافظوں کو سواے اسبات کے اور کوئي جوابدھي بہت کم ھوتي ھی کہ کمشنروں نے جو محتاجوں کي پرورش کے قواعد مقرر کردیئے اُنکے بموجب

---

† ویسٹري گرجے میں ایک کمرہ ھوتا ھی جسمیں گرجے کے کام کا متبرک اسباب رکھا رھتا ھی اُس کمرہ میں پیرش والوں کا جلسہ نیک کاموں کے واسطے ھوا کرتا ھی *

کار بند رهیں اور جو عہدے مقرر کرنی ضرور هوں وہ کمشنرون کي منظوري سے مقرر کریں اور ایک ایسے پیرش میں جهاں محتاج خانہ نهو محتاج خانہ بنانے کے لیئے اور یونیئن میں سے کسي پیرش کو علحدہ کرنے یا اُسمیں اور زیادہ کرنے یا بالکل توڑ دینے کے لیئے کمشنروں اور محافظوں کا اتفاق راے ضرور هی *

ایسے پیرش جنمیں پرورش کا حق اور چندے کے طریقے یکسان هون ایک هي سمجهي جاسکتے هیں اور محافظوں کو اس وجهہ سے کئي پیرشون کي جائدادون کي جمع بندي کرني پڑے گي *

اور محافظون کے لیئے بهي وهي سزائیں مقرر هین جو سربراہ کارون کے واسطے معین هیں اور اگر وہ غربا کي پرورش کا ٹهیکہ لیویں تو ایک هزار روپیہ جرمانہ اُنپر هوگا *

محتاج خانوں کے انتظام

ایکٹ ۲۲ جارج سویم کي دفعہ ۳ کے نقشہ میں مفصلہ ذیل قواعد اور احکام جو مندرج هیں اُنکو کمشنر بیکار اور ترمیم اور تبدیل کرسکتے هیں اور بجاے اُنکے نئے قاعدہ بهي قایم کرسکتے هیں اور خاص تاکیدي حکم یهہ هی کہ کمشنروں کے ایجاد کیئے هوئے قاعدوں کو ایسا سمجهنا چاهیئے کہ وہ گویا قانون کا اصلي جز هیں *

کوئي دیوانہ جس سے ضرر کا اندیشہ هو یا بدحواس یا شدت سے احمق محتاج خانہ میں چودہ دن سے زیادہ نهیں رکها جاسکتا *

منصفوں کو ویساهي اختیار محتاج خانوں کے ملاحظہ کرنے کا هوگا جیسا کہ ایکٹ ۳۰ جارج سوم کي روسے حاصل تها اور جو شخص اُن قواعد سے انحراف کریگا اُسکي تحقیقات دو منصفوں کے اجلاس میں هوگي اور اُسکو وہ سزا دیجاوے گي جو کمشنروں کے قواعد کي دانستہ تعمیل نکرنے والوں کو هوني چاهیئے اور اگر کسي معاملہ میں کوئي قاعدہ کمشنروں نے بنایا هو تو طبیب یا جراح یا دوا ساز یا پیرش کے گرجے کے پادري کا نایب تحقیقات کرکے اُسکي اطلاع کرنے کا ویساهي اختیار رکهتا هی جیسا کہ قانون مذکورہ بالا کي روسے رکهتا تها *

جن قواعد کے لکهنے کي طرف هم ابهي اشارہ کرچکے هیں

وہ یہہ هیں

اول جو شخص کسي محتاج خانہ میں بهیجا جاوے اور وہ کام کرنے کے لایق هوگا اُسکو گورنر کسي ایسے کام میں لگاویگا جو اُسکي طاقت اور استعداد کے مناسب هو *

دوسرے گورنر خاص اس بات کا لحاظ رکھیگا کہ محتاج خانہ کے مکان اور اسمیں کے رہنے والے میلی کچیلی نہوں پاک صاف رہیں اور محتاجوں میں سے جن لوگوں کو اُن کاموں کے انجام دینے کے لایق اور قابل سمجھے اُنسے مدد لیوے اور محتاجوں کا کہانا پکانے میں بھي اُنسے استعانت چاهے اور جو شخص محتاجوں میں سے اُس کام سے غفلت یا انکار کرے جو اُسکو گورنر نے بتایا هو تو اُسکو حوالات میں رکھنی یا غذا کي تبدیلي کرنے سے جیسا کہ گورنر مناسب سمجھے سزا دیجاویگي اور اگر کوئي شخص اسي قسم کے جرم کا دوبارہ مرتکب هو تو اُسکي شکایت اُس منصف کے روبرو کیجاوے گي جسکے علاقہ میں وہ محتاج خانہ هو اور منصف بعد ثبوت جرم کے اُسکو تادیب خانہ میں اُس میعاد کے واسطے بھیجیگا جو ایک مہینے سے کم اور دو مہینے سے زیادہ نہو *

تیسرے محتاج خانوں کے مکانات کے کمرے جنمیں محتاج رکھے جاویں وہ اُنکي حالت کے مناسب اور اُنکي اسایش کے لائق هوں اور نہایت عمدہ کمروں میں گورنر ایسے محتاجوں کو جو شریف اور معزز خاندانوں کے هوں اور بدبختي سے مصیبت کے مارے مفلس هوگئے هوں اُن محتاجوں پر ترجیح دیکر جو بد چلني اور اوارہ مزاجي سے مفلس هوئے هوں رکھے اور علیل یا بیمار محتاجوں کے واسطے علحدہ کمرے هونگے اور طبیب اور دوا ساز اُنکے علاج کے واسطے اُس پیرش یا علاقہ کے خرچ سے جسمیں وہ محتاج خانہ هو ضرورت کے وقت بھیجا جاویگا *

چوتھے جو مفلس کام کرنے کے لایق هونگے اُنکو کام پر گھنٹہ بجاکر بلایا جاویگا اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک وہ صبح کے چھہ بجے سے بارہ پر چار بجے تک کام کرینگے اور ۳۰ ستمبر سے ۲۴ مئي تک دن کے آٹھہ بجے سے چھہ بجے تک کام کرینگے مگر اُن هي گھنٹوں میں کھانے پینے طبیعت بہلانے سستانے کے گھنٹے بھي شامل میں پانچویں گورنر تمام استعمالي اسبابوں مثل کمل اور میز چوکي اور باسن وغیرہ اور اُن کچے مصالحوں کا جنکي مصنوعي چیزیں بنائي جاویں اور تمام طیار شدہ چیزوں کا حساب درست رکھیگا اور اُسکو محافظوں کے ششماهي اجلاس میں پیش کیا کریگا اور جسوقت وزیٹر محتاج خانہ میں آوے اُسکو ملاحظہ کرایا کریگا *

چھٹے گورنر تمام هر محتاج کو دن میں ایک بار دیکھنے جایا کریگا اور اسبات کي احتیاط کریگا کہ ایندھن اور بتیاں اور خوردنے اشیاء کو لوگ ضایع تو نہیں کرتے اور سونے کے وقت ایندھن اور بتیاں بجھادي گئیں یا نہیں اور سونے کا وقت ۲۹ ستمبر سے ۲۵ مئي تک آٹھہ بجے شام کا هی اور ۲۵ مئي سے ۲۹ ستمبر تک نو بجے شام کا هی *

ساتویں جب کوئي محتاج کسي کمرہ میں مرجاوے تو گورنر فوراً اُس مردہ کو دوسرے علیحدہ مکان میں رکھے اور اچھي طرح جسقدر جلد شایستگي سے ممکن هو اُسکي تجهیز و تکفین کرادے اور اُسکے کپڑوں اور اسباب کي حفاظت کر کے اور محتاجوں کے صرف کے واسطے اُسي پیرش یا مقام کے محتاجوں کے محافظ کے حوالہ کرے جس سے وہ مردہ علاقہ رکھتا هو اور اُسکي تجهیز و تکفین کا خرچ اُسي محافظ سے اُسکو ملیگا *

آٹھویں کسي شخص کو بجز اُن لوگوں کے جو وهاں پرورش پاتے هیں یا کام کرتے هیں محتاج خانہ میں آنے جانے کي بلا حکم گورنر کے اجازت نہیں هوگي اور تیز شرابوں کا استعمال بالکل ممنوع هی اور اور کم نشہ کرنیوالي شرابیں بھي بلا اجازت گورنر کے محتاج خانہ میں نجانے پاوینگي *

نویں گورنر تمام قواعد اور قانون کو کم سے کم ایک مهینے کے بعد تمام محتاجوں کو سنایا کریگا *

دسویں هر اتوار کو جو محتاج گرجے تک جانے کے قابل هونگے وہ خدا کي عبادت کرنے کو جایا کرینگے مگر اب موجودہ قانون کي رو سے بوجهہ اُن قواعد یا اور اُن قاعدوں کے سبب سے جو کمشنر بناویں کوئي مفلس اپنے مذهب کے اصول کے خلاف عبادت کرنے پر مجبور نہو سکیگا اور نہ کسي بچہ کي تعلیم اُسکے ماں باپ کے عقاید کے خلاف کیجاویگي *

گیارهویں گورنر هر ایسے شخص کو جسکا محتاج خانہ میں زیادہ رهنا محافظوں کي راے میں مناسب نہو حسب‌الحکم محافظوں کے محتاج خانہ سے خارج کریگا *

قانون پرورش غربا کے کمشنروں کي پہلي رپورٹ میں جو محتاجوں کے کارخانوں کے انتظام میں کي گئي قواعد مفصلہ ذیل تجویز کیئے گئے تھے *

اول مردوں کو عورتوں سے علحدہ رکھنا چاهیئے *

دوسرے کسي کو کارخانہ سے باهر جانے یا دوستوں سے ملاقات کرنے کي اجازت نہوني چاهیئے *

تیسرے حقہ کشي کي ممانعت هوني چاهیئے *

چوتھے بیر شراب موقوف کردیني چاهیئے *

پانچویں هر وقت کام میں مصروف رکھنا چاهیئے *

چھٹے مناسب مهرباني اور توجهہ سے اُنکے ساتھہ پیش آنا چاهیئے *

عہدہدار پیرش کے

محافظوں اور سربراہ‌کاروں سے کم درجہ کے عہدہداروں کا بندوبست کمشنروں کے اختیار میں ہوگا چنانچہ کمشنر محافظوں اور سربراہ کاروں کو ہدایت کرسکینگے کہ فلان عہدہ پر ایسے ایسے شخصوں کو مقرر کریں جو پرورش غربا کے کاروبار کے لائق ہوں اور پیرش یا یونیٔن کے حساب کتاب کو جانچ کر جائز خواہ ناجائز کرسکیں اور اُن عہدہداروں کے کام اور اُنکي تعیناتي کي حدیں اور طریق اُنکے تقرر اور برخاستگي کا اور عہدہ پر بحال رہنیکا اور قسم ضمانت کي جو اُنسے لیجاوے کمشنروں کي ہدایت اور اختیار پر موقوف هی *

سربراہوں یا خزانچیوں غرض کہ ہر ایسے شخصوں کو جنکو اُس روپیہ کے جمع خرچ کا کام سپرد ہو جو غربا کي پرورش کے واسطے بطور جمع بندي کے وصول کیا جاتا هی حکم هی کہ اپنا حساب ہر ششماہي پر علاوہ سالانہ کے محافظوں یا محاسبوں کو سمجھائیں اور اگر کوئي محافظ یا محاسب نہو تو منصفوں کے خفیف اجلاس میں پیش کریں اور اگر اُنسے چاہا جاوے تو اُس حساب کو حلف سے تصدیق کریں *

اور کسي محافظ وغیرہ سے جسکي تحویل میں کچھہ باقي رہ گئي ہو وہ اُسي طرح وصول ہوسکتي هی جسطرح کہ اس قانون کي روسے جرمانہ وغیرہ وصول کیئے جاتي ہیں *

کارخانوں کے گورنروں اور سربراہ‌کاروں کے مددگاروں یا اور تنخواہ دار عہدہدارونکو کمشنر تجویز خود یا محافظوں خواہ سربراہوں کي شکایت اور تجویز سے موقوف کرسکتي ہیں *

اور شخص برخاست شدہ بلا استرضاے کمشنروں کے کسي تنخواہ دار عہدہ پر بحال نہیں ہوسکتا *

جو لوگ سنگین جرموں یا فریب یا حلف دروغي کي سزا پا چکے ہوں وہ پیرش کے کسي عہدہ پر مقرر ہونے یا غربا کي پرورش کے انتظام میں دخیل ہونے کے قابل نہیں سمجھے جاوینگی *

پرورش کرنیکا طریق اور کون لایق پرورش کے هی

ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت میں حکم هی کہ ہر پیرش کہ گرجے کے افسر اور دو چار رئیس اُس پیرش کے جنکي تعداد کي کمي بیشي اُس پیرش کي وسعت پر منحصر ہوگي بڑے دنسے ایک مہینے کے اندر اندر بلکہ اول هی ہفتہ میں دو یا دو سے زیادہ منصفوں کي مہر دستخط سے جن میں سے ایک منصف اُسي پیرش میں رہتا ہو غربا کي سربراہ‌کاري کي سند حاصل کرینگے وہ سب سربراہ‌کار یا اکثر اُن میں سے اُس پیرش کے ایسے بچوں کو کام پر لگایا کرینگے جنکے ماں باپوں کو اُن کي تربیت کا

مقدور نہو اور ایسي لوگوں کو بھي جو اپني پرورش کا کوئي وسیلہ نہیں رکھتے اور کوئي معمولي پیشہ یاتجارت نہیں کرتے خواہ وہ مجرد ہوں خواہ اهل و اعیال رکھتے هوں کام پر لگاوینگے اور هفتہوار یا ماهواري کا قابضان اراضي اور مکانات اور دهک لینے والوں اور پادري اور لکڑي کے جنگل کے قابضوں اور کوئیلہ کي کهان والوں پر بحساب رسدي چندہ معین وصول کرکے تندرست مفلسوں کے کام میں مصروف رکھنے کے لیئے سن اور سني اور اون اور سوت اور لوهے لکڑي وغیرہ کا بہت سا ذخیرہ جمع کیا کریں اور نیز کافي روپیہ اندهے لنگڑے لولی اپاهج ضعیف اور ناتواں محتاجوں کي پرورش کے واسطے جو محنت کرنے کے قابل نهوں جمع کیا کریں اور مفلسوں کے بال بچوں کے شاگرد کرانے کے واسطے بھي اُسي پیرش سے جس میں وہ محتاجخانہ هو روپیہ بهم پهونچایا کریں اور یهي سربراہکار تمام کار و بار خرید فروخت مذکورہ بالا ذخیروں کي اشیاء کا کیا کرینگے *

اور قانون میں یہہ حکم هی کہ جن لنگڑے لولوں اندهوں ضعیف و ناتوانوں کے ماں باپ یا دادا دادي یا بیٹے پوتے کافي مقدور رکھتے هوں وہ اُنکي پرورش اپنے روپیہ سے اُس حساب سے کرینگے جو اُس پیرش کے منصف جس میں وہ رهتی هوں اپنے سہ ماهي کے اجلاس میں اُنکے ذمہ مقرر کریں اور جو کوئي منصفوں کي تجویز کي هوئي شرح کے بموجب نکریگا اور اُنکي عدول حکمي کریگا تو اُسکي دس روپیہ ماهواري کي قرقيهوا کریگي *

بموجب ایکت ۹ جارج اول کے جو لوگ محتاجخانہ میں جانے سے انکار کرینگے اُنکي پرورش نهیں کیجاویگي مگر ایکت ۳۶ جارج سوم کي رو سے اُس صورت میں اُنکي پرورش محتاجخانہ سے علحدہ گهر بیٹھے هوسکیگي کہ اُنکو کوئي چندروزہ خفیف بیماري یا مصیبت لاحق هوگئي هو یا محتاجخانہ کي آب و هوا مضر هوگئي هو *

انهیں قوانین کي رو سے سربراہکاروں پر لازم هی کہ پیرش کے تمام محتاجوں کي جو اپني ضروریات بهم پهونچانے میں قاصر هوں خواہ وہ مستقل باشندہ اُس پیرش کے هوں خواہ عارضے یعني ایسے کہ اتفاق سے بوجهہ کسي ضرورت کے اُس پیرش میں آئے هوں مگر کسي اتفاقي مصیبت یا بیماري وغیرہ سے وهاں سے جانا اُنکا مصلحت نهو یا اُس پیرش کے گرد نواح کے رهنے والے هوں اور بسبب کسي عارضہ یا مصیبت کے بلا مکر و فریب اُس پیرش میں اسایش حاصل کرنے کو آئے هوں حوایج معمولي اور غیر معمولي یعني بیماري وغیرہ میں دوا اور طبیب جراح وغیرہ بهم پهونچایا کریں اور یہہ بھي اُنپر فرض هی کہ ولدالزنا بچوں کي بھي پرورش کیا کریں اور اُنکے پاس جو دستاویز اُس روپیہ کي هوگي جس کے ادا کرنے پرزاني اپنے بچہ کي پرورش سے بري‌الذمہ هو جاتا هی در صورت نہ وصول هونے روپیہ کے اُس دستاویز کے ذریعہ سے ضامنوں پر نالش کرسکینگے *

یہہ بات طی ہوچکی ہی کہ جس شخص کی اسقدر کثرت سے اولاد ہوگی کہ وہ سب کی پرورش نکرسکے یا کوئی کافی مزدوری کا کام اُسکو نہ ملے تو اُسکو بھی ناتوانوں کی طرح امداد ملیگی اگرچہ یہہ بیان ہو چکا ہی کہ ناتواں سے ایسا شخص مراد ہوتا ہی جو حقیقت میں محنت کرنے کے قابل نہو اور اُس شخص کا حال ایسا نہیں ہی تو حسب منشاء اس قانون کے اُسکو خیرات سے امداد نملنی چاہیئے *

اس قانون کی رو سے پرورش غربا کا تمام کام کمشنروں کے اختیار میں ہی کیونکہ اس قانون میں اس بات کے بیان ہونے کے بعد کہ ایسے شخصوں کے کنبوں یا شخصوں کو امداد ملنے کا بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبتھ کے طریقہ جاری ہوگیا تھا جو امداد حاصل کرنے کی حالت میں کسبیندر یا بالکل لوگوں کے نوکر ہوتے تھے اور بعد منسوخ کرنے ایسے قوانین کے جنکی رو سے منصفوں کو اُنہیں لوگوں کو گھر بیٹھے مدد کرنے کی اجازت تھی کمشنروں کو حکم ہی کہ کمشنر ایسے قواعد کے ذریعہ سے جو اُنکے نزدیک مناسب ہوں یہہ بات قرار دینگے کہ کسی خاص پیرش کے تندرستوں یا اُنکے کنبوں کو کسقدر اور کس مدت تک اور کس کس طرح محتاجخانہ سے باہر مدد دی جاوے اور سواء اُنکی تجویز کے اور کوئی امداد جایز نہیں اور جو کچھہ ہوگی وہ موقوف کردیجائیگی باستثناے ایسی خاص حالتوں کے بیس روز کے اندر سربراہ‌کار یا محافظ اُنکی اطلاع کمشنروں کو کرینگے اور کمشنر کسی سکرتر اعظم گورنمنٹ کو کرینگے *

پس اس قانون کی رو سے جو قواعد کمشنروں نے جاری کیئے ہیں وہ بہت سادے ہیں چنانچہ تندرست مفلسوں کو بجز چند حالتوں یعنی بیماری حادثہ وغیرہ کے جنمیں محافظوں اور سربراہ‌کاروں کو امداد دینے کا اختیار ہی کچھہ بھی مدد نملیگی جب تک کہ وہ معہ کنبہ محتاجخانہ میں داخل نہوں *

پرورش کسکے ذریعہ سے ہونی چاہیئے

کسی پیرش کے دو منصف یہہ حکم دینیکا اختیار رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ضعیف بوڑھے یا کمزور بچہ کے محتاجخانہ سے باہر پرورش کیجاوے اور اُنمیں سے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا لکھدے کہ مجھکو اچھی طرح علم اسبات کا ہی کہ یہہ شخص محنت کرنے کے قابل نہیں لیکن عموماً تمام محتاجوں کی پرورش کا اختیار محافظوں یا پیرش کے منتخب لوگوں کو اُن قوانین کے بموجب ہوتا ہی جنکی رو سے وہ مقرر کیئے جاتے ہیں *

کوئی سربراہ‌کار اُس سے زیادہ امداد نکرسکیگا جسقدر کہ محافظ یا منتخب لوگ اُسکو حکم دیویں بجز چند روزہ ناگہانی بڑی سخت ضرورت کے پیش آنے کے اور اُس میں بھی سواے ضروریات کے روپیہ پیسہ کی امداد نکریگا خواہ مدد پانے والا محتاجخانہ میں رہتا ہو یا نرہتا ہو *

اور اگر کوئي سربراہ‌کار ایسي چند روزہ سخت ضرورت میں مدد کرنے سے چشم‌پوشي کرے تو منصف اُسکو حکم دے سکتا هی که ایسے چند روزہ مدد ضروري چیزوں کي سواء روپیه کے دیوے اور اگر سربراہ کار تعمیل اس حکم کي نکرے اور اُس سے سرتابي کرے تو دو اور منصفوں کے روبرو تحقیقات اُسکي کرکے بشرط ثبوت جرم پچاس روپیه تک جرمانه کیا جاوے اور اسیطرح کوئي منصف علاج سے مدد کرنیکا حکم دے سکتا هی اگر کہیں دفعتاً خطرناک بیماري لاحق هو اور اس حکم کي سرکشي کرنے کي بھي وهي سزا هی جو مذکور هوئي لیکن کوئي منصف علاوہ اُس مدد کے جسکا اس قانون میں حکم هی اور کسي امداد کا حکم نہیں دے سکتا *

اس قانون کے بموجب بھي یهه هدایت هي که محتاج خانه کے اندر خواہ باهر جو کچھه مدد کیجاوے اُسکو محتاج خانه کا گورنر یا اور کوئي ایساهي عہدہ‌دار یا سربراہ کار کتاب مین درج کیا کرے *

قانون کا منشاء یهه هی که جو کچھه مدد کسي عورت کو دي جاتي هی اُسمیں اُسکا شوهر بھي شریک هوتا هي اور جو مدد کسي شانزدہ ساله یا اس سے کم عمر کے لڑکے کو دیجاتي هی اُسمیں اُسکا باپ بھي شریک سمجھا جاتا هی اسیطرح بیوہ عورت اپنے بچه کي امداد میں شامل گني جاتي‌هی یعني جو کچھه پرورش کسي عورت یا لڑکے کي کیجاتي هی حقیقت میں وہ شوهر اور باپ اور بیوہ کي بھي هوتي هی *

یهه قانون اسباب کو بھي اور استحکام دیتا هی که ماں باپ اپني اولاد کي پرورش کے ذمه‌دار هیں اور اولاد اپنے ماں باپ کي پرورش کي جیسا که پہلے بیان هوچکا *

پہلے قانون کي روسے پیرش کے عہدہ‌دار ایسے شخصوں کي جو اپنے کنبه کي پرورش کا مقدور تو رکھتے هوں مگر بسبب اپني فضول خرچي وغیرہ کے لکر سکیں هفته‌وار یا ماهواري قرض کے طور پر مدد کرسکتے تھے اب اس قانون کي روسے بھي کمشنروں کو ایسے لوگوں کو روپیه پیشگي دینے کي اجازت هی اور اگر اکیس برس کي عمر کے آدمي کو یا اُسکي زوجه کو یا سوله برس کي عمر سے کم کے آدمي کے کسي عورت کو کچھه دیا جاویگا تو گو اُسکے وصول کے واسطے کوئي دستاویز لکھي گئي هو یا نهو وہ قرض سمجھا جاویگا اُس مدد لینے والے کي اُجرت یا اُس شخص کي جسکو سمجھا گیا هو که اُسکو مدد پہونچي هی اُس شخص کي معرفت بموجب دفعه ۵۹ اسي قانون کے قرض میں وصول کر لیجاوے جو اُس سے کوئي اُجرت کا کام لیویگا *

اور ایکٹ ۴۳ جارج اول کا اُسقدر مضمون جس سے یهه اجازت تھي که ایسے سپاهي کے کنبه کي بھي پرورش کسي شرح سے کیجاوے جو اپني نوکري میں مستعد اور سرگرم هو منسوخ هوگیا اور اُس مضمون کا یهه نتیجه بھي که پیرش کے عہدہ‌داروں

اور مجسٹریٹوں میں کچھہ فرق نہ رہا تھا کیونکہ پیرش کي امداد کي درخواست کرنے میں لوگ بہت کم شرم کرتے تھے منسوخ ہو گیا *

شاگردي کا بیان

پہلے پہل کے ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبیت کي رو سے گرجے کے افسر اور دو منصفوں کي کي مرضي کے موافق لڑکوں کو چوبیس برس کي عمر تک اور لڑکیوں کو اکیس برس کي عمر تک یا شادي کے دن تک شاگرد کرانے کا اختیار رکھتے تھے اور اُسکے بعد کے اور قانونوں میں اُن جابرانہ معاهدوں کي نسبت مختلف احکام مندرج هوئے اس قانون کي رو سے یہہ بات قرار پائي هی کہ جو منصف اُن معاهدوں کا اُسي طرح هونا مناسب سمجھیں تو وہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ لکھدیں کہ یہہ معاهدے کمشنروں کے تجویز کیئے هوئے قاعدوں کے خلاف نہیں هیں ورنہ وہ هرگز جائز نهونگے اور یہہ سارٹیفکٹ هر معاهدہ کے ذیل میں لکھا جاویگا *

نقل مکان کا بیان

اور دفعہ ۶۲ اور ۶۳ کے مطالب سے ایسے مفلسوں کي نقل مکان کي دشواري کو آسان کیا گیا هی جو کسي پیرش میں سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت رکھتے هوں *

سیٹل منٹ کا بیان

سیٹل منٹ یعنے مستقل سکونت اُس حق کو کہتے هیں جو محتاج لوگ کسي ایسے پیرش سے جو اُنکي پرورش کرتا هو امداد چاهنے کا حق رکھتے هیں اور اُس پیرش میں لوگوں کو پرورش پانے کے لیئے منصفوں کے حکم سے لیجاتے هیں لیکن ایسے مقام میں جهاں سربراہکار نهوں وهاں سیٹل منٹ نہیں حاصل هو سکتا اور وهاں نہ کہیں اور سے محتاجوں کو پرورش پانے کے لیئے بهیجا جاسکتا هی نہ وهاںسے کسي اور مقام کو جهاں پرورش هوتي هو بهیجا جا سکتا هی اسلیئے هر شخص جو انگلستان اور ویلز میں پیدا هوا هو وہ بذریعہ اپني پیدایش یا مربیوں کے سیٹل منٹ حاصل کرسکتا هی *

جن طریقوں سے کہ اب سیٹل منٹ حاصل هو سکتا هی وہ یہہ هیں اول پیدایش دوسري مربیوں کا وسیلہ تیسرے شادي چوتھے شاگردي پانچویں ایک جائداد کو کرایہ پر لینا اور سال بھر کي اُسکي شرح ادا کرنا چھٹے صاحب جائداد هونا ساتویں چندہ ادا کرنا موجودہ قانون کے جاري هونے سے پهلے دو طریق سیٹل منٹ حاصل کرنے کے اور بهي تھے ایک تو کرایہ پر دینا اور نوکري دوسري منصب والا اور عهدہدار هونا اول پیدایش پیدایش کے ذریعہ سے اولاد جائز کي سیٹل منٹ باپ کے سیٹل منٹ سے هوتي هی اگر معلوم هو اور جو معلوم نهو تو ماں کي سیٹل منٹ سے هوتي هی اور جو دونوں کي معلوم نهو تو بچہ کے مقام ولادت سے معلوم هوتي هی اگر اُسکا مقام ولادت بهي

دریافت نہو سکے تو اُسکي پرورش بطور عارضي مقاس کے اُسي مقام میں کیجاوے جہاں وہ مقیم ہو *

ولدالزنا کا مقام سکونت وھي قرار پاتا ھی جو اُسکي ماں کا ہو تاوقتیکہ سولہہ برس کا ہو یا بذریعہ شادي وغیرہ کے سیٹل منت حاصل نکرے *

موجودہ قانون کي روسے یہہ حکم ھی کہ جو شخص ایسي عورت سے شادي کرے جسکے بال بچے بھي ھون خواہ وہ زنا سے پیدا ھوں یا نکاح سے تو اُس شخص پر فرض ھي کہ وہ اُنکو اپنے کنبہ کا جزو سمجھہ کر سولہ برس کي عمر تک یا اُنکي ماں کے وفات تک اُنکي پرورش کرے *

دوسرے مربیوں کا وسیلہ ہم دریافت کرچکے کہ جو کوئي لڑکا اپنے باپ کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے اور لڑکي اپني ماں کے ذریعہ سے سیٹل منت حاصل کرے وہ اُس سیٹل منت سے بدل جاتي جو وہ اپنے کسي خاص حق سے حاصل کرے غرضکہ وہ سیٹل منت اُسوقت جاتي رھتي ھی جبکہ بچہ کي عمر اکیس برس کي ھو جاوے یا وہ شادي کرلے یا کوئي اور ایسا رشتہ اختیار کرلی جسکے سبب سے اُسکے مربیونکا اُسپر کوئي اختیار نرھے اسلیئے بالغ کو آزاد اُسوقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک کہ وہ شادي نکرلے یا اپنے حق سے سیٹل منت حاصل نکرلے *

تیسرے شادي اگر کوئي عورت کسي ایسے شخص سے شادي کرے جو ایک معلوم سیٹل منت رکھتا ھو تو وہ سیٹل منت اُس عورت کي بھي سیٹل منت ھو جاتي ھی گو اُس سے پہلے وہ سیٹل منت رکھتي ھو یا نرکھتي ھو اور اسیطرح اور ھر ایک سیٹل منت جو اُسکا شوھر اپني وفات تک حاصل کرتا جاویگا اُسکي ھوتي جاویگي خواہ وہ عورت اپنی شوھر کے سیٹل منت میں کبھي رھي ھو یا نرھي ھر شادي کے بعد وہ سواے اپنے شوھر کے سیٹل منت کي کوئي خاص اپني سیٹل منت حاصل نہیں کرسکتي اور اگر اُسکے شوھر کي کوئي سیٹل منت نھو تو اُسکي خاص سیٹل منت اگر کوئي ھووے تو وہ بھي معطل رھتي ھی البتہ بعدوفات اُسکے شوھر کے وہ کام دیتي ھی اور کوئي اور نئي سیٹل منت حاصل کرنے تک وہ قایم رھتي ھی *

چوتھے شاگردي اگر کوئي شخص شاگردي کرے اور کسي شہر یا پیرش میں آباد ھو تو اِس آباد ھونے یا شاگردي کرنے سے ایک عمدہ سیٹل منت حاصل کریگا اور سیٹل منت اُسکي اُس پیرش میں قرار پائیگي جس پیرش میں وہ اپني شاگردي کے آخیر چالیس دن میں رھا ھو باستثناے ایسي صورت کے کہ اُسکی پاس ایک سارٹیفکت ھو یعني کسي پیرش کا ایسا سارٹیفکت ھو جس میں اُس پیرش والوں کا یہہ اقرار ھو کہ یہہ شخص اگرچہ یہاں سے اور جگہہ کو جاتا ھی مگر یہہ اور اسکا کنبہ قانوناً ھمارے پیرش کا مستقل باشندہ ھی جس اقرار سے وہ پیرش جہاں

يهه سارٹيفكٹ رکهنے والا جاوے أس بوجهه اور خرچ سے بريالذمه هو جاتا هی جو أس شخص کے وهاں جانے سے أس پر عايد هوتا *

پانچويں ايک جائداد وغيرہ کو کرايه پر لينا جائداد جو مکان اراضي وغيرہ هو وہ اور شخصوں کي ملکيت هوني ضرور هی اور وہ بجاے خود علحدہ هو کسي مکان وغيرہ کا جز نهو اور أسکی قبضه کرنے ميں کوئي اور دوسرا شخص شريک نهو ليکن اگر کسي جائداد کے متعدد قطعه هوں اور مختلف لوگوں سے أنکو مختلف وقتوں ميں کرايه پر ليا جاوے جسکے کل کرايه کا مجموعه سو روپيه هو اور وہ سب قطعی ايک هي پيرش ميں هوں تو کوئي قباحت نهيں *

يهه ضرور هی که ايک سال کے واسطے سو روپيه کرايه پر کرايه دار ليوے اور کرايه أسکا بهي ادا کرے اور اپنا هي قبضه رکهے کسي اور کو کرايه پر نديوے اور پيرش ميں چاليس روز رهنا أسکا ضرور هی يهه ضرور نهيں که خاص اپني جائداد پر رهی *

علاوہ ان باتوں کے اِس قانون کي دفعه ٦٠ ميں حکم هی که آيندہ سے کوئي سيٹل منٹ جائداد پر صرف قابض هونے سے مکمل نهوگي جب تک که قابض پر مفلسوں کے چندہ کي جمع بندي بهي نهو جاوے اور سال بهر تک أس جائداد پر چندہ نه وصول کرليا جاوے *

چهٹے صاحب جائداد هونا اپني هي جائداد پر خود قابض هو يا بذريعه ٹهيکهداري کے قبضه هووے غرض که کسي قسم کے ايسے پٹه کے ذريعه سے جو قانونا جايز هو قبضه هو اور صاحب جائداد کو سواے خريد نے کے أسکي جائداد بذريعه هبه يا ورثه يا شادي غرض کسي جايز طريق سے حاصل هوئي هو اور جائداد خواہ مکان هو يا زمين هو سيٹل منٹ حاصل هوتي ليکن ايک جائداد پر کسي معين ميعاد تک بلا قبض و تصرف کچهه سالانه حق مالکانه ملنے سے اور جائداد مشترکه کے ايسے حق سے جس سے کبهي کچهه غرض نرکهي هو سيٹل منٹ حاصل نهيں هوتي *

بذريعه جائداد کے سيٹل منٹ حاصل کرنے کے لیئی يهي بات کافي نهيں که ايک پيرش ميں جائداد هو بلکه أس پيرش مين چاليس دن تک سکونت کرني ضرور هی جس ميں وہ جائداد واقع هو اور سکونت کرنے ميں بهي شرط يهه هی که صاحب جائداد بذات خود رهے بي‌بي اور بال بچوں کي سکونت معتبر نهيں اور يهه رهنا لگاتار چاليس دن تک هو خواہ کئي بار رہ کر چاليس دن پورے کيئی هوں اور يهه ضروري نهيں که جائداد پر خود صاحب جائداد هي قابض هو أسکي طرف سے ٹهيکهدار کرايه‌دار کاقابض هونا کافي هی مگر اس صورت ميں يهه لازم هی که صاحب جائداد أس پيرش ميں سکونت رکهتا هو جهاں أسکي جائداد واقع هو *

اِس قانون کي دفعه ۶۸ ميں جو کسي گذشته طريقوں پر سيٹل منٹ کے کچهه اثر نهيں کرتي يهه حکم هی که جو شخص بذريعه جائداد کے سيٹل منٹ حاصل کرے اُسکي سيٹل منٹ جب تک قايم رهتي هی که وه اُس پيرش سے دس ميل کے فاصله کے اندر اندر رهی جس پيرش ميں اُس کي جائداد هو اگر کوئي شخص اس فاصله مذکور کے اندر نرهي اور اتفاقاً کسي اور پيرش کے ذمه اُسکے پرورش کا بار پڑے تو وه اُسي پيرش ميں بهيجديا جاوے گا جهاں نئي سکونت کرنے سے پهلے آباد تها اور اگر اُسنے کسي اور پيرش ميں قانوناً کوئي سيٹل منٹ حاصل کرليا هوگا تو وهاں بهيجا جاويگا *

ايک جائداد کا جو کوئي قانوناً وارث هو وه اُسوقت تک سيٹل منٹ حاصل نهيں کرسکتا جب تک که وه اُس جائداد پر قابض نهوجاوے *

ساتويں ادا کرنا چنده کا ايک شخص پر سيٹل منٹ حاصل هونے کے ليئے چنده مقرر هونا اور اُس سے اُسکا وصول هونا ضرور هی اگر ايک زميندار پر چنده مقرر هوتا هی، اور اُسکا کاشتکار ادا کرتا هی تو کاشتکار مستحق سيٹل منٹ کا نهيں هوتا بذريعه کاشتکار کے چنده وصول هونا کافي هی يهه کچهه ضرور نهيں که خود زميندار هي اُسکو ادا کرے چنده سے قانون کي بموجب پرورش غربا کا چنده اور گرجا کا چنده اور زمين کا محصول اور اور هر ايک محصول مراد هی جو پيرش کي حدود ميں وصول کيا جاتا هی اور قانون کي روسے صفائي شهر کا چنده اور چنده سڑک اور کهڑکي کا محصول اور مکان کا محصول يا اور کسي جمع بندي کے محصول ادا کرنے سے سيٹل منٹ حاصل نهيں هوتا *

پرورش زنا سے پيدا هوئي بچوں کي

ابهي هم بيان کرچکے هيں که ولدالزنا کي سيٹل منٹ سوله برس کي عمر هونے تک يا اپنے کسي اور استحقاق سے سيٹل منٹ حاصل کرنے تک اُسکي ماں کي سيٹل منٹ هوتي هی اور اُسکي ماں جب تک بے شوهر کئي يا بيوه رهی تو سوله برس کی عمر تک اور اگر لڑکي هو تو اُسکي شادي کرنے تک اُسکي پرورش اُسکي ذمه هوتي هی *

اس قانون ميں بعد منسوخ هونے اُن قوانين کے جنکي روسے کسي ولدالزنا کا باپ اُس بچه کي پرورش کا خرچ ندينے کي وجهه سے مقيد هوتا يا ماں سزا کے قابل هوتي يهه حکم هی که اگر کسي ايسے بچه کي ماں اُسکي پرورش کي قابليت نرکهتي هو اور وه بچه محتاج خانه ميں پرورش کے واسطے سپرد کيا جاوے تو اُسکے داخل هونے کے بعد جو سه ماهي کا اجلاس هو اُس اجلاس کے روبرو سربراه کار يا محافظ يهه درخواست کرينگے که اجلاس سے ايک حکم اُس شخص کے نام جسکو وه اُس

بچه کا باپ ٹھہرائیں جاري هو که جو کچهه اُس بچه کي پرورش کا خرچ پیوش کے ذمه پڑا ادا کرے *

اور عدالت اُس شخص کو اطلاع کرنے سے چوده دن کے بعد جواب اور اظہار فریقین کے لیکي اگر بعد تحقیقات کے یہه ثابت هوگا که یهي شخص جسکو سربراه کاروں نے اُس بچه کا باپ قرار دیا تها حقیقت میں اُسکا باپ هي تو عدالت جیسا کچهه مناسب سمجهے گي اُسکي نسبت حکم دیگي *

لیکن یهه حکم جب تک قابل نفاذ نهوگا که حسب اطمینان عدالت کے اُس بچهکي ماں کے بیان میں سے کسي بڑي سي بات کي تصدیق اور گواهوں کي گواهي سے نهوئي هو اور یهه حکم صرف اُسیقدر خرچ لیئی جانے کي نسبت نافذ هوگا جسقدر اُس بچه کي پرورش کے لیئے اصل میں درکار هوگا اور اُس بچه کي ساتهه برس کي عمر هونے تک جاري رهیگا اور جو کچهه روپیه اُسکے باپ سے لیا جاریگا اُسمیں سے اُسکي ماں کو کچهه ندیا جاویگا نه اُس کي ماں کي پرورش میں کسیطرح خرچ کیا جاریگا *

سربراه کاروں کي درخواست گذرنے پر اگر عدالت مناسب سمجهے گي تو اُس بچه کي پرورش کا خرچ اُسکے روز ولادت سے شمار کریگي بشرطیکه اُس درخواست گذرنے سے چهه مهینے پیشتر اُسکي ولادت هو اور اگر اُسکي ولادت چهه مهینه پیشتر سے زیاده کي هووے تو اُسکي پرورش کا خرچ دوسري شش ماهي کے شروع سے لگایا جاریگا *

اور اُس مقدمه کي جوابدهي میں اُس شخص کا جس سے اُس بچه کي پرورش کا خرچ وصول کرنے کا اراده کیا گیا هی جو کچهه خرچ هوگا اگر اُسکي نسبت عدالت کچهه حکم ندیوے تو وه سربراه کاروں کي ذمه پڑیگا *

عدالت سربراه کاروں اور محافظوں کے دعوے کي درصورت غیر حاضري مدعاعلیه یا مدعاعلیه کے وکیل کي بهي تحقیقات کریگي سوائے اسبات کے که سربراه کار یا محافظ مدعاعلیه کا دستخطي اقبال دعوے پیش کریں اور اس صورت میں بهي عدالت مجازهی که تحقیقات مزید کے لیئی اظہار گواهوں کے لیوے *

ایک هي منصف کسي ولدالزنا کے باپ کو اپنے دستخطي حکمنامه سے طلب کرسکتا هی اور اگر اُسکو یقین اسبات کا هوجاوے که وه روپوش هوجاویگا تو منصف اُس سے ضمانت کافي طلب کرسکتا هی اور اگر وه ضمانت دینی میں تساهل کرے تو ضمانت داخل کرنے یا مقدمه فیصل هونے تک تادیب خانه میں رکهه سکتا هی *

کسي ایسے بچه کي پرورش کے خرچ کا ایک مهینے کا بقیه صرف ایک هي منصف اسطرح سے وصول کرسکتا هی که اُس شخص کو دو منصفوں کے روبرو حاضر کرے اور وه دونوں منصف اُسکے انکار یا غفلت پر اُسکو سزا دیکر یا اُسکے اسباب کو نیلام کرکے

یا اُسکي محنت کي اجرت اجرت دینے والے کي معرفت ضبط کرکے وہ بقیہ اور خرچہ وصول کریں *

مفلس کا ایک پیرش سے نکالکر کسي دوسرے پیرش میں بهیجدینا

پہلے قانون کے بموجب یہہ حکم تها کہ جب مفلس لوگ پیرش میں ایسے مکانات میں آکر آباد هوں جنکي سالانہ آمدني دس پونڈ سے کم هو تو یہہ بات معلوم هوتي هی کہ اُنکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا هی وہ نکال کر اُس پیرش کو بهیجدیئے جاوینگے جہاں کي سیٹل منٹ اخیر میں اُنہوں نے قانوناً حاصل کي هوگي حقیقت میں نہ پہلے کوئي شخص نکالا جاتا تها نہ اب نکالا جاسکتا هی جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ اُسکا خرچ پیرش کے ذمہ پڑتا هی بدمعاش اور بدرویہ اور قید بهگتے هوئے لوگ ایسے هي سمجهے جاتے هیں کہ اُنکے خرچ کا بار پیرش کے ذمہ هی اور یهي لوگ همیشہ نکالے جانے کے قابل هیں *

یہہ اخراج اُسوقت جایز هوگا کہ وہ شخص پیرش کے کسي عہدہ دار سے امداد حاصل کریگا صرف مدد مانگنے پر درست نہیں لیکن جو لوگ کہ اپني مملوکہ جائداد پر رهتے هوں گو کیسي هي تهوڑي اور کم هو وہ نہیں خارج هوسکتے اور بعض تعلقات اور رشتے بهي ایسے هیں کہ وہ اخراج کے مانع هیں مثلاً ایک کتخدا عورت اپنے شوهر سے بلا رضامندي آپسکے جدا نہیں هوسکتي گو وہ عورت کسي غیر ملک کي رهنے والي هونے کي وجہہ سے سیٹل منٹ نرکهتي هو سواے اسبات کے کہ وہ اپنے شوهر سے جدا رهتي هو اور ایک بچہ شیر خوري کے زمانہ میں اپني ماں سے علحدہ نہیں هوسکتا اور یہہ معلوم هوتا هی کہ بہت سي حالتوں میں نوکر اور شاگرد اپنے آقا اور اُستاد سے بلا رضامندي باهمي کے جدا نہیں هوسکتے اور جو لوگ ایسے مقاموں کے رهنے والے هوں جو کسي پیرش کي حدود میں واقع نہوں یا کوئي مقام سکونت نہیں رکهتے وہ بهي خارج نہیں هوسکتے اور طریق خارج کرنیکا یہہ هی کہ جب کسي ایسے مفلس کا خرچ پیرش کے ذمہ عاید هوتا هی تو پیرش کے عہدہ دار منصف سے اُس شخص کے نکال دینے کي درخواست کرتے هیں لیکن حکم نافذ هونے سے پہلے مفلس یا ایسے لوگوں کا جو واقف حال هوتے هیں اُسکي سیٹل منٹ کي نسبت اظہار لیا جاتا هی اور اگر منصفوں کو گواهوں کي گواهي سے اسبات کا اطمینان هوجاوے کہ اس مفلس کا خرچ حقیقت میں پیرش کے ذمہ پڑتا هی حالانکہ اُسکي سیٹل منٹ قانوناً دوسرے مقام کي هی تو اُسکے اُس مقام کے بهیجے جانے کا حکم دینگے *

اگر کسي مفلس کے اخراج کا حکم اُس کا خرچ پیرش کے ذمہ بطور مذکورہ بالا پڑنے کے سبب سے دیا جاویگا تو وہ اُسدن سے اکیس روز کے بعد خارج هوگا جس دن کہ ایک تحریري اطلاع اس بات کي کہ اُسکا خرچ اس پیرش کے ذمہ آتا هی معہ

نقل حکم اخراج اور نقل اظہار جسکي بنا پر وہ خارج کیا گیا اُس پیرش کے سربراہ کارون خواہ محافظوں کے پاس ارسال ہوگي جہاں وہ بہیجا جاویگا اور جن محافظوں یا سربراہ کاروں کے پاس وہ حکم بہیجا گیا ہو اگر وہ اُسکو قبول و منظور کریں تو باوجود نہ گذرنے اکیس روز کے بھي وہ خارج کرکے بہیجدیا جاویگا اور اگر اُس مفلس کے اخراج کے حکم کی اپیل کي اطلاع اُس پیرش میں جہاں سے وہ خارج ہونے کو ہی اکیس دن کے اندر آجاوے تو وہ جب تک خارج نہوگا کہ میعاد اپیل کي نگذرے یا اپیل میں یہہ معاملہ طے نہوجاوے *

اس حکم اخراج کا اپیل ہر سہ ماہي کے اجلاس میں ہوسکتا ہی خواہ مفلس کرے یا پیرش کے عہدہدار کریں یا کوئي ایسا شخص جو سمجھے کہ مجھے کچھہ نقصان ہوتا ہی لیکن اکثر پیرش کے عہدہدار ہي کیا کرتے ہیں یہہ ضرور ہی کہ موجبات اپیل مجمل چودہ دن پیشتر موجبات مفصل پیش کرنے سے پیش کیجاوے جسپر اکثر گرجے والوں یا سربراہ کاروں کے دستخط ہوں اور کم سے کم تین محافظوں کے ہونے چاہئیں اور سہ ماہي کے اجلاس میں جب کہ اپیل کي تحقیقات کیجاوے گي تو اپیلانٹ سے بجز اُس ثبوت کے جو اُنہوں نے درخواست اپیل میں تحریر کیا ہو اور کچھہ ثبوت نلیا جاویگا *

اخراج کے حکم کی اپیل صرف سہ ماہي کے اجلاس ہي میں طی نہیں ہوجاتے بلکہ سہ ماہي کے اجلاس کي عدالت کو اگر اپنے فیصلوں کے جواز پر شک ہو تو ہارے ہوئے فریق کے وکیل کی درخواست کرنے پر مقدمہ عدالت شاہي میں بہیجدینے کا اختیار ہی اور اگر اجلاس مقدمہ کو عدالت شاہي کے سپرد نکرے تو منصفوں کے ابتدائي حکم اور اجلاس کے اپیل کا حکم اخیر تحقیقات مزید کے واسطے عدالت شاہي میں جا سکتا ہی اور وہ عدالت اُن حکموں کو بسبب اُنکے ناقص ہونے کے منسوخ کرسکتي ہی مگر یہہ بات ضرور ہی کہ اس عدالت کا حکم صادر ہونے سے چھہ روز پیشتر اُن منصفوں کو اُنکے حکم کے قابل منسوخ ہونے کي اطلاع دیجاتي ہی تاکہ وہ اپنے حکم کے بحال رہنے کي جو کچھہ وجوہات رکھتے ہوں پیش کریں اور کسي حکم کي منسوخي کي درخواست اُس تاریخ سے چھہ مہینے کے اندر اندر ہو سکتي ہی جس تاریخ وہ حکم صادر ہوا ہو *

بعد صادر ہونے قطعي فیصلہ اخیر کے وہ پیرش جہاں کي سیٹلمنٹ مفلس رکھتا تھا اُس پیرش کو جہاں اُس مفلس نے دوران مقدمہ میں پرورش پائي تمام اخراجات اُسکي مدد وغیرہ کے ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہی اور اپیل کا خرچہ منصفوں کي راے پر منحصر ہی اور اپیلانٹ کي غیرحاضري میں بھي اپیل کا تصفیہ کرسکتے ہیں اور خرچہ اپیل کا رسپانڈنٹ کو دلا سکتے ہیں *

سزا

موجودہ قانون کے روسے تیز شرابوں کے محتاج خانہ میں لانے کي ممانعت هی خواہ غیر شخص لاوے خواہ گورنر محتاج خانہ کا لاوے غیر شخص پر سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر پر دو سو روپیہ سے کم جرمانہ هوگا اور گورنر کو کسي بالغ کی جسماني سزا دینے یا کسي مفلس کے چوبیس گھنٹہ سے زیادہ حوالات میں رکھنے یا اس قدر وقت سے زیادہ حوالات میں رکھنے پر جسقدر کسي منصف کے حضور میں حاضر کرنے میں لگی یهي سزا هوگي اور اگر وہ یهہ جرمانہ نہ ادا کرے تو چهہ مهینے کي قید کا سزاوار هوگا اور اس قانون میں یهہ بهي تاکید هی کہ اُن سب دفعات کو جو سزا کے بیان میں هیں چهپواکر یا خوش خط لکهواکر محتاج خانہ کے کسي عام مقام میں آویزان کرادي جاویں اور در صورت نہ آویزاں کرانے کے سو روپیہ جرمانہ هوگا *

محتاج خانہ کے سربراہ‌کاروں اور گورنروں اور عهدہ‌داروں کو قواعد کي پابندي نکرنے اور اسباب وغیرہ چورانے پر بهي سزائیں دیجاتي هیں اور ایسے لوگوں کو بهي جو کمشنروں کے قواعد سے دانستہ غفلت یا سرتابي کریں یا کمشنروں کي حقارت کریں سزا دیجاتي هی یعني پہلے جرم کے ارتکاب میں پچاس روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہوگا اور دوسرے جرم میں سو روپیہ سے زیادہ نہیں اور تیسرے جرم کي سزا جو بدچلني سمجھا جاتا هی دو سو روپیہ جرمانہ معہ کسیقدر قید کے یا صرف جرمانہ هوتا هی *

تمام رقمیں جو ماں باپ یا اولاد پر بموجب ایکٹ ۴۳ ملکہ ایلیزبت کے واجب هوتي هیں اور اور تمام رقمیں تاوان اور جرمانہ کي طرح وصول کیجاتي هیں یعنے دو منصف وصول کرتے هیں اول کوئي کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئي منصف اُس شخص کو جس سے کوئي رقم وصول کرني هی طلب کرتا هی اور وہ دو منصف اُس معاملہ کے طے کرنے اور شخص مذکور سے بذریعہ سزا دینے کے اور اُسکي جائداد منقولہ اور غیرمنقولہ نیلام کرنے کے وہ رقم اور سب خرچہ وغیرہ وصول کرنے کا اختیار رکھتے هیں اور بعد صادر هونے حکم کے اگر روپیہ وصول نہو تو منصف اُس شخص کو تاوقتیکہ وہ ضمانت دے یا روپیہ ادا کرے ماخوذ رکھہ سکتے هیں اور اگر کافي عذاب اُسکو نہو تو جیلخانہ یا تادیب خانہ میں تین مهینے کے واسطے قید کرسکتے هیں پچاس روپیہ تک کے جرمانہ یا کسي ولدالزنا کے معاملہ کا کوئي حکم هو اُسکا اپیل سہ‌ماهي کے اجلاس میں دائر هوسکتا هی *

گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار دو منصفوں کي اتفاق راے سے چندہ کي شرح تجویز کرینگے اور آیندہ اتوار کے دن اُسکو مشتہر کردینگے *

اور یہہ بات ثابت کرنے کے لیئے کہ کسي کي رو رعایت کچھہ نہیں کي هی گرجے کے افسر اور سربراہ‌کار ہر شخص کو جو دیکھنا چاهی وقتاً فوقتاً اپنے دستخطي چندہ کي کتاب کو آٹھہ آنہ فیس کے لیکر دیکھائینگے اور چوبیس ناموں کي نقل چار آنہ فیس لیکر دینگے اور اگر وہ ندیکھائیں یا نقل ندیں تو دو سو روپیہ جرمانہ اُنپر کیا جاویگا *

جس مقام پر گرجے کے افسر موجود نہوں تو صرف سربراہ‌کار هي تمام کار و بار کوجو پرورش غربا اور تجویز چندہ سے متعلق هوں انجام دینگے *

گرجی کے افسر یا سربراہ‌کار چندہ کي شرح هر شخص کي ایسي منقولہ اور غیر منقولہ ملکیت پر قایم کرنے کے مجاز هیں جو ظاهر اور اُسي پیرش میں هو عام قاعدہ یہہ هی کہ هر قسم کي ملکیت جو پیرش میں واقع هو اور اُس سے سالانہ منافع حاصل هوتا هو چندہ لگانے کے قابل هوتي هی *

ایک خاص قانون کے ذریعہ سے ایسے مکانوں کے مالکوں سے بھي چندہ لیا جاتا هی جو ایک سال کے اندر ساٹھہ روپیہ سے دو سو روپیہ تک کرایہ پر تین مہینے سے کم کے لیئے دیئے جاتے هوں اور وہ چندہ کرایہ دار کے اسباب تک سے وصول هوسکتا هی اور وہ مالک کے کرایہ میں سے مجرا لیگا *

اور چندہ کي شرح سب پر ایک هي مناسبت سے قایم هوتي هی اور اس مناسبت کے لحاظ رکھنے کے واسطے سربراہ‌کاروں پر لازم هوتا هی کہ گذشتہ جمع بندیوں یعنی چندہ کي کتابوں کے ذریعہ سے شرح تجویز کریں اور اگر کوئي بے اعتدالي سرزد هوگي تو منصف اُسکو خفیف اجلاس میں یہانتک کہ سہ ماهي کے اجلاس میں صحیح اور درست کردیں مکانوں کي سالانہ آمدني کي نصف اور اراضي کي سالانہ آمدني کي تین چوتھائي پر شرح چندہ کي قایم کرني غیر مناسب نہیں *

بموجب دفعہ ۶ و ۷ ایکٹ ۶ و ۷ ولیم چہارم کے چندہ کي شرح مناسب اور یکساں مقرر کرنے کا یہہ طریقہ قایم کیا گیا کہ هر ایک جائداد کي اُس آمدني میں سے جو قیاساً سال بسال اُس سے وصول هوسکے مرمت اور بیمہ وغیرہ کے خرچ اور نیز اور ضروري ایسے خرچ کي منہائي کے بعد جس سے وہ جائداد کرایہ وصول هونے کے قابل رهي جو کچھہ باقي رهے اُسپر چندہ لگایا جاوے مگر چندہ لگانے کے جو اصول پہلے سے چلي آتی هیں اُن میں تبدیلي نہیں هوئي *

قانون کے مطالب کي عمل درآمد کے سرانجام کرانے کے لیئے جائدادوں اور اراضیات کي پیمایش اور تخمینہ کرانے کا وقت قایم کرنا کمشنروں کے اختیار میں هی *

جن لوگوں پر چندہ لگایا جاوے وہ اپنے چندہ کي نقل مفت حاصل کرسکتے هیں *

پیرش کے چندہ کی جمعبندی کا اپیل جو لوگ اپنے ذمہ چندہ غیر مناسب سمجھیں منصفوں کے اُس اجلاس میں دایر کرسکینگے جو ہر قسمت یا ضلع کے لیئے وہ خاص اجلاس کرینگے اور اطلاع اُسکی اتھائیس روز پیشتر کرینگے اور منصفوں کے فیصلہ کا اپیل سہ ماہی کے اجلاس میں ہوسکتا ہی بشرطیکہ اپیلانٹ بعد فیصلہ کے چودہ دن کے اندر درخواست مجمل اپیل کی گذرانی اور اقرار نامہ اور ضمانت اسبات کی داخل کرے کہ تحقیقات اپیل کی کراونگا اور جو کچھہ حکم ہوگا اُس سے سرتابی نکروں گا اور اُس کلکٹر یا سربراہ‌کار کو جسنے چندہ تجویز کیا ہو اجلاس سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع اپنے اپیل کرنے کی کرے *

ایسے پیرشوں کی امداد کے لیئے اَور پیرشوں پر چندہ لگایا جاسکتا ہے جنمیں غربا کی پرورش کے لیئے کافی چندہ جمع نہوسکے *

ازروے قانون کے چندہ لگانے کا نقشہ ذیل میں درج کیا جاتا ہی *

نقشہ جمع بندي چندہ جو واسطے پرورش غربا مرتّن متعلقہ ضلع سري کے پیرش کے ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۳۷ع میں
بحساب فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ کے مرتب کیا گیا

نمبر	بقیہ واجب یا جسمیں عذر هو	نام قابض جائداد	نام مالک جائداد	قسم جائداد یا ملکیت جسپر چندہ لگایا گیا	نام اور موقع	تخمیني وسعت	لگان یا کرایہ تخمیني	امدني قابل چندہ	شرح چندہ فیصدي دو روپیہ آٹھہ آنہ
۱	*	جیمس اسمتھہ	جان گرین	اراضي اور مکانات	رائیت ایکرکھیت	چالیس ایکز	چھہ سو روپیہ	پانسو پچاس روپیہ	تیرہ روپیہ بارہ آنہ
۲	*	ایضا	ایضا	مکان اور باغ	ویست سیٹریت یعني مغربي بازار	ایک رزة	تین سو روپیہ	دو سو پچاس روپیہ	چھہ روپیہ چار آنہ
۳	پانچ آنہ جس میں عذر هی	جان پرآر	ایضا	مکان	برک لین	*	پندرہ روپیہ	بارہ روپیہ آٹھہ آنہ	پانچ آنہ
وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ